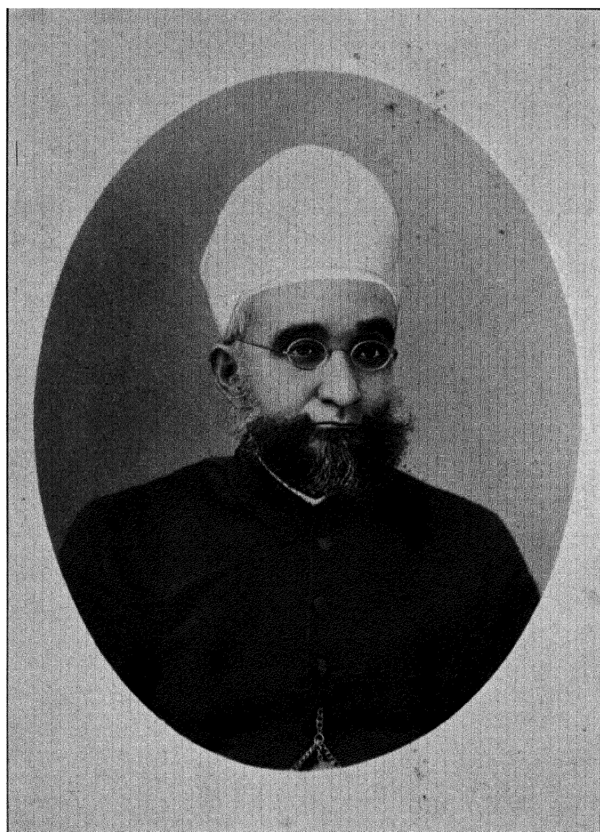
نواب عزیز جنگ بہادر مؤلف



اعزاز و شکرانۂ اعزاز

اعزاز (۱) مین اپنی اس تالیف کی اعلی کامیابی پر خداوند کریم کا شکر گزار ہون اور یہ بات میرے لئے باعث افتخار ہے کہ اس کا نام میرے آقاے ولی نعمت حضور پر نور بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی کے مبارک تخلص کو اپنے سر پر لئے ہوے ہے اور اسکا آغاز آپ ہی کی مبارک جوبلی چہل سالہ کی تقریب مین ہوا۔

(۲) مین ہز اکسلنسی لارڈ منٹو بالقابہم گورنر جنرل ہند کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ آپ نے براہ عنایت مجھکو اجازت عطا فرمائی کہ مین اس کتاب کا ڈڈی کیشن آپ کے نام نامی سے کرون۔ صاحب رزیڈنٹ حیدرآباد بذریعہ مراسلہ نشان (۲۵۸۱ہی) ۲۴- جون ۱۹۰۶ع مجھ کو اطلاع دیتے ہین کہ ہز اکسلنسی آپ کا شکریہ ادا کرتے ہین کہ آپ نے انکو ایسی عالمانہ تالیف مین اونکی یادگار قائم ہونے کا موقع دیا۔

اعانت | (۳) مین ہز اکسلنسی ویسرائے موصوف کا دل سے شکرگزار ہون
کہ آپ نے باجلاس کونسل یہ حکم فرمایا کہ مؤلف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس
طرح وہ شائع ہوتی جاے پان پانسو روپیہ کا آنریریم (صلۂ تالیف) عطا کیا جائے۔
(۴) مین اپنے آقائے ولی نعمت اعلیٰ حضرت والی سلطنت دکن حضور
پرنور سرکار نظام ادام اللہ اقبالہم کا شکریہ بجان و دل ادا کرتا ہون کہ سرکار
ممدوح نے حکم فرمایا کہ سلطنت آصفیہ کے شاہی خزانہ سے بھی مؤلف کو اس کتاب
کی ہر ایک جلد پر جس جس طرح وہ شائع ہوتی جاے پان پانسو روپیہ کا انعام صلۂ
تالیف عطا کیا جائے (دیکھو مراسلۂ معتمد فینانس نشان (۳۰۹۱) مورخہ ۱۶- ابان سنہ ۱۳۱۹ف
موسومہ معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ)
(۵) حیدرآباد کے امرائے عظام سے جناب نواب فخر الملک بہادر
معین المہام صیغۂ تعلیمات و عدالت و طبابت و امور عامہ) کی علم دوستی کا بھی شکرگزار
ہون کہ آپ نے اپنے خانگی خزانہ سے اس تالیف کی ہر ایک جلد پر سو روپیہ کا اعزازی
انعام مقرر فرمایا ہے۔
شکریۂ علمی | (۶) اگرچہ اس کتاب کی ہر ایک جلد کے پانسو نسخون کی طبع کا حقیقی
صرفہ بقدر ال الما ۵ سکۂ محبوبیہ ہے اور معاونین باالقابہم کی امداد کا مجموعہ اسوقت
تک تقریباً ال مالا سکۂ محبوبیہ۔ لیکن محض اس خیال سے کہ پبلک کو نفع پہونچے
مین نے مصارف کے ایک خفیف سے حصہ کا بار اپنی ذات پر اٹھا کر جملہ نسخہای مطبوعہ کو

مع حق تالیف کتاب بلا کسی معاوضہ کے پبلک کے لئے وقف کردیا ہے۔ معزز ناظرین کتاب پر روشن ہے کہ یہ ۲۸ جلد کی کتاب ہے اور کمال اہتمام کے ساتھ چھ مہینے مین ایک جلد شائع ہوتی ہے اور بظاہر مجھ کو صرف خداوند کریم سے توقّع ہے کہ مین اس کتاب کی تکمیل اپنی باقی ماندہ عمر مین کرسکون۔ وہو علیٰ کلّ شیٍٔ قدیر

پبلک کا فدائی

احمد عبد العزیز۔ نایطی

(خان بہادر شمس العلماء) (عزیز جنگ بہادر)

ریختۂ کلک فصاحت رقم علامۂ دہر افضل العلماء الشیخ علی اکبر بن الشیخ مصطفیٰ بن الشیخ محمود الشروانی الشماخی۔

بعد حمد من منّ علینا بتعلیم اللغات و ترکیب الحروف و اداء الکلمات و میّزنا بذالک عمّا شارکنا من الحیوانات پوشیدہ نماناد برارباب فضل و کمال

کہ احداث موضوعات لغویہ از جملۂ موہبت کبریٰ و عطیت عظمیٰ است زیراکہ در مقام تفہیم و تفہم اشارت و کنایت ناقص و مستلزم عسر و حرج ولہذا در مقام امتنان خداوند عالم بحضرت آدم تعلیم اسماء فرمودہ۔ و معرفت لغات تمدن راس اساس و اصل اصول است و لہذا قدیماً و حدیثاً مردم اموال کثیرہ و مصارف وفیرہ در جمع و ضبط لغات صرف نمودہ اند۔ و در یک زبان کتب کثیرۂ کبیرہ و متوسطہ و صغیرہ تصنیف نمودہ اند بما لا مزید علیہ و در دو زبان و یا زیادہ نیز کتب بسیار تصنیف و تالیف کردہ اند مگر لایسمن و لایغنی من جوع۔ و در این زمان بشارت توامان موفق شدم بمطالعۂ جلد اول و دوم آصف اللغات مؤلفۂ جناب مستطاب نادرۃ الدوران و بادرۃ الزمان عین انسان الفصاحۃ و انسان عین البلاغۃ بدر الفضلاء و شمس العلماء نواب عزیز جنگ بہادر دام عزہ و توفیقہ۔ دیدم در حقیقت این کتاب مستطاب گلشنی است مزیّن از اقسام اوراد و ازہار و خزانہ ایست مشحون از انواع ثمینۂ جواہر۔ ففی کل لفظ منہ روض من المن و فی کل سطر منہ عقد من الدرر۔ نمی دانم در توصیف این کتاب مستطاب بچہ عبارت تعبیر بیاورم و در مدح آن بکدام لفظ بتفسیر بپردازم۔ ہرچہ ذکر کنم و آنچہ بگویم مشابہ بمرتبۂ این کتاب بالاتر

واعلا تر است۔ ہذا کتابٌ لو یباعُ بوزنہ ذہباً لکان البائع المغبونا۔ مگر بمقتضای مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ وبموجب المیسور لا یسقط بالمعسور درین باب بقدر حوصلۂ خود سخن میرانم و بلوغ اقصی الغایات را بارباب فضل وکمال وامی گذارم زیراکہ وفوق کلّ ذی علم علیم از جملۂ محسنات این کتاب یکی آنست کہ بعبارت بسیار صاف خالی از غلق واضطراب موافق محاورہ نوشتہ شدہ است ودیگر این کہ جمیع ناظرین ازین کتاب فیض یاب وبہرور می باشند کہ یستفید منہ المبتدی ویستمدُّ منہ المتوسّط والمنتہی ودیگر این کہ درین کتاب بیک کرشمہ دو کار بکار بردہ شدہ است اردو زبان فارسی را وفارسی زبان اردو را ازین کتاب بخوبی وخوبی حاصل میکند۔ ودیگر این کہ کسیکہ فی الجملہ سوادی داشتہ باشد وباین کتاب قدری در مطالعہ اوقات خود را صرف کند در جز و زمانی کامل خواہد شد ودیگر این کتاب نسبت بہر طالب زبان فارسی مانند اوستاد کامل ومہربان است کہ ہرچہ بپرسد جواب بشنود وآن استاد بکمال سعی در فہمانیدن داشتہ باشد۔ دیگر این کہ مؤلف دام توفیقہ درین کتاب ملتزم شدہ کہ مہما امکن لغتی بدون اسناد یعنی بدون سند از اہل زبان ذکر نکنند بلکہ از برای ہر لفظ ولفظی برہان وسند از اقوال معتبرین ذکر میکنند ودیگر اینکہ سلسلہ وار اوّل زبان فارسی را خواہ مفردہ وخواہ مرکّب خواہ امثال وخواہ استعارات ذکر می کنند بعد در طبق آنہا زبان اردو را ذکر می کنند ہر دو را باسند واین بسیار زحمت وارد مؤلّف دام توفیقہ درین باب معلوم میشود محنت زیاد کشیدہ اند دیگر اینکہ این کتاب بغایت مطّرد ومنعکس ونہایت جامع ومانع است چنانچہ از مقابلہ وموازنۂ آن باکتب دیگر معلوم می شود باضدادہا تعرف الاشیاء ودیگر سند ومعنی ہر لفظ را

نسبت بہر کتاب مستند داخلہ دادہ اند و درخود این یک نحو فائدۂ عظیمہ است و دیگر در مقام اختلاف معانی در کتب مستندہ عجیب محاکمہ فرمودہ اند و غریب طریقہ اختیار نمودہ اند کہ نمیشود تا ناخن بند کرد۔ فتلک عشرۃ کاملہ ۱۵ھ ان مدحت محمداً بمقالتی ولکن مدحت مقالتی بمحمد

تقریظ منظوم از یگانۂ دہر وحید العصر جناب مولوی ابو الحمید صاحب آزاد رجسٹرار اوّل حیدرآباد تلمیذ عالی جناب نواب فصیح الملک داغ دہلوی۔ مغفور۔

ما را دلیست کز غم دہر است سوگوار
جز ماتم زمانہ نبود است ہیچ کار
در دشت سینہ ام زدہ شاہ جنون علم
عقل از سرم نمودہ بہ فرسنگہا فرار
کس در طریق درد نماندہ رفیق من
جز نالہ کو بعہد وفا بود استوار
نی ہمدمی کہ شرح دہم حال دل باو
نی طاقتیکہ صبر و تحمّل برم بکار
نی فرصتیکہ یک نفس آیم بہ خویشتن
بیچارہ یک دل است و بگردش الم ہزار
او گرید و زمانہ بخندد بہ حال او
چون شبنمی کہ گرید و گل خندد آشکار
بینم کہ بعد فصل خزان گل دمد بباغ
دانم نسیم را کہ رہاند ز جور خار
لیکن دلم ز ہیچ تسلّی نمی شود
امسال بہر خاطر من ہست مثل پار
آن عہد قدردانی نظم و بہار نظم
رفت آن چنان کہ باز نیاید بروزگار
شاید کہ ابر زار بگرید برین چمن
زیبد کہ جامہ چاک زند گل دم بہار
افسرد خاطر از چمن پارسی زبان
گل برگ خشک چند کزو ماند یادگار
آنہم بدشت و کوہ پریشان فتادہ بین
از دست برد صرصر ناقدری دیار

عشق خرد شکار بچوگان اضطراب	گوی دلم ربوده ز میدان اختیار
از شور ناله ام که به سمع خانهار رسید	ذوق سرور باده مبدل شد از خمار
صد شکر بخت آمده مردی برون ز غیب	کو آب رفته باز بیارد بجویبار
نوّاب شمس علم و لیاقت عزیز جنگ	در علم و فضل گو شده مشهور در دیار
محنت کشید بیحد و زحمت کشید سخت	تا این چمن شگفت و گل آمد بشاخسار
گرد آورید نسخه ز مجموعهٔ لغت	مجموعهٔ چو دستهٔ گل دامن بهار
مجموعهٔ که بهتر از آن نیست در جهان	مجموعهٔ که خوشتر از آن نیست در دیار
مجموعهٔ که نیست مثالش درین زمان	مجموعهٔ که نیست نظیرش بروزگار
مجموعه ایست یا که ریاض گل امید	مجموعه ایست یا که گلستان پر بهار
مجموعه را که نام نهاد آصف اللغات	از انتساب شاه دکن یافت افتخار
زین آصف اللغات شود مستفید خلق	اردو و پارسی عربی را بود مدار
ارباب نظم را به نظائر مدد کند	بهر محاورات زبان آید او بکار
اشعار منتخب بسند انتخاب کرد	این کار بود مشکل و او کرد اختیار
آسان نبود راه که او اختیار کرد	کز دست سعیش آمده آبی بروی کار
حلّ لغات کرد که این حلّ مشکلات	مشکل کشائی نگهش را نگاه دار
جزوی به نقش بندی کلکش نگاه کن	تا بنگری که خامهٔ مانی است در نگار
بینی که تختهٔ ورق گلشن نویست	گوئی حدیقه ایست نظر کردهٔ بهار

ازبست وهشت۔ جلد سوم اختتام یافت	اتمام باقیش شود از عون کردگار
در هیچ کس سپهر سی عالم هزار شکر	از مین عهد آصف و سرکار نامدار
انعام هر مجلّد این ازدو سلطنت	اعنی نظام و هند عطا گشته یک هزار
صد آفرین بهمت مردانهٔ ولا	کو در سپاس این بطریق خجسته کار
یغمای خلق کرد چنین نعمت ثمین	شد بی بها خزانهٔ او مفت روزگار

آزاد این نگار سراپا بهار حسن
محفوظ باشد از غم آسیب روزگار

آصف اللغات

جامع الفاظ مفرده و مرکبهٔ اصطلاحی و استعمال و امثال فارسی زبان و مقولهای عجم

ملتزم با سناد متقدّمین و متاخّرین مسلّمة الاستناد و برای هر یک لفظ ترجمهٔ

با محاورهٔ زبان اردو مع اسناد کلام زباندانان هند

جلد سوم

مؤلّفه شمس العلما مولوی احمد عبد العزیز (خان بهادر نواب عزیز جنگ) وظیفه یاب سرکار آصفیه

الف ممدوده و مقصوره

سنه ۱۳۲۸ هجری مطابق سنه ۱۳۱۹ فصلی

عزیز المطابع حیدر آباد دکن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بحمد اللہ کہ آغاز جلد سوّم این کتاب صورت گرفت - ازینجا بیان ماخذ ہر یک لغت را لازمۂ تعریف آن قرار دادہ ایم و بہ دریافت حقیقت لغت جگرکاویہا کردہ ایم حیف است کہ در دو جلد گذشتہ اندرین خصوص مقصّر ماندیم و تیلافی ما فات فی الجملہ تدبیری بدست آمدہ کہ چون بر مرادفات لغات گذشتہ می رسیم ہمدرآنجا باشارۂ لغت گذشتہ از ماخذ آن ہم بحثی می کنیم - تحقیق پسندان نازک خیال درین خصوص بحرف گیری کار نگیرند و بر مشکلات ما توجّہ بگمارند کہ از تالیفات پیشینیان ذخیرۂ ازبرای این کار نازک بدست ما رسیدہ کہ وجودش بمنزلۂ عدم است (۲) ہمدرین روزہا کتابی چند کہ بسلک ماخذ این تالیف درآمدہ تفصیلش بہمان سلسلہ و ترتیب ہدیۂ ناظرین میشود کہ در جلد اوّل و دوّم بکار بردہ ایم -

(۱) حکایت یوسف شاہ سراج - مترجمۂ یکی از معاصرین ما مرزا جعفر قراجہ داغی در فارسی زبان بجامع اکثر لغات و استعمالات معاصرین عجم است مختصریست خیلی مفید - و نظام المعا

مدراس چاپ شدہ ارزان بدست می آید۔

(۲) خزانۃ اللغات۔ کتابی است مبسوط۔ جامع شش السنہ یعنی اردو۔ فارسی۔ عربی۔ سنسکرت۔ انگریزی۔ و ترکی مصنفہ محترمہ اش شاہجہان بیگم والیۂ ریاست بھوپال در سنۂ ہزار و سہ صد و چہار ہجری در مطبع شاہجہانی حلۂ اشاعت در بر کشید۔ گویند کہ ہمدران زمان تالیفش باختتام رسید۔ لغت اردو را مقدم دارد و بمقابلۂ آن ترجمۂ پنج السنۂ دیگر می نگارد و مترجمین را ازین کتاب امدادی کافی بہم می رسد و ما را بہ تحقیق ماخذ الفاظ اعانتی۔ اختتامش بر ہزار و سہ صد صفحہ چیزی زائد۔ حالا کمیاب است و گران قیمت۔

(۳) سخندان پارس۔ رسالہ ایست مختصر در اردو زبان بر صد و بست و ہفت صفحہ ختم آن خجستہ یادگار شمس العلماء۔ مولوی محمد حسین آزاد باشد کہ از اصول تحقیقات فلسفۂ لغات و السنہ ذکری کردہ و بعض لغات سنسکرت و فارسی را بمطابقت لفظی و معنوی بمقابل ہمدیگر آوردہ در سنہ ہزار و ہشصد و نود و ہشت عیسوی در مطبع رفاہ عام لاہور چاپ شد ارزان بدست می آید۔

(۴) سرگذشت وزیر خان لنکران۔ رسالہ ایست خیلی مختصر۔ در فارسی زبان مؤلف او خود را در پردۂ خفا دارد و لیکن شک نیست کہ روزمرۂ فرس را بآئین بہین می نگارد ما بہ بیان استعمالات معاصرین عجم خال خال ازین کتاب کار گرفتہ ایم بسال ہزار و ہشصد و نود عیسوی در نظام المطابع مدراس چاپ شدہ ارزان و آسان بدست می آید۔

(۵) سواء السبیل الی معرفۃ المعرب و الدخیل۔ نتیجۂ جانکاہی و دیدہ ریزی تو مار زلد پرنسپل اورینٹل کالج لاہور است کہ در سنہ ہزار و نہ صد و سہ عیسوی بمطبع رفاہ عام آگرہ شائع شد

موضوع این از نامش روشن است و ما را بتحقیق ماخذ لغات فی الجمله مددی می دهد - صد و سی صفحه دارد و از زبان گیری می آید - زبانش فارسی است -

(۶) شکسپیر ڈکشنری - این لغتی است خیلی مبسوط در زبان انگریزی که مؤلف معروفش شکسپیر است - الفاظ فارسی و آردو و عربی را بسلسلهٔ ترتیب حروف هجا بحروف عربی نوشته تعریفش بزبان انگریزی کند ما بدریافت ماخذ لغات ازین ذخیرهٔ معتبره کاری گرفته ایم - در سنه هزار و هشتصد و سی و چهار عیسوی بمقام انگلند چاپ شد حالا کمیاب است و خیلی گران بها -

(۷) فرہنگ ترکتازان ہند - از تالیف لطیف میرزا نصر الله فدائی است که در سلطنت آصفیه به دولت یار جنگ مخاطب بود - در حیاتش با او لطف صحبت داشتیم - مردی بود خیلی با خبر - خجسته یادگارش روزمره معاصرین عجم را ذخیره ایست معتبر - چهار صد و سی و سه صفحه دارد و بمطبع خاص او طبع شد - حالا در حیدر آباد کمیاب است گویند که از ملک الکتاب بمبی بدست می آید

(۸) فرہنگ روزنامهٔ شاه ایران - مولفهٔ منشی سید محمد ذاکر مدراسی - در فارسی زبان - رساله ایست مختصر بر هشتاد و پنج صفحه - فائق تر از (رہنمای سہولت) که ذکرش در آغاز جلد دوم گذشت به عرض معانی محتاط است و ترجمه انگریزی هم متقابل هر یک لغت فارسی دارد در سنه هزار و هشتصد و نود و پنج عیسوی در مطبع احمدی مدراس چاپ شد و حالا کمیاب است -

(۹) لطائف اللغات - این فرہنگیست قدیم از عبد اللطیف بن عبد الله مخصوص از برای حل لغات مثنوی مولانا روم رحمه الله - نسخهٔ مطبوعه از نظر ما نگذشت و از نسخهٔ قلمی که پیش ماست سال تالیفش متحقق نمیشود انقدر دانیم که در اکثر کتب لغات مروجه ذکرش آمده

فرزانہ مؤلفش مختصر نگار است و پابند سند نیست خیلی کمیاب۔
(۱۰) لغت ترکی ۔ نجستہ یادگار فضل اللہ خان است کہ لغات ترکی را بفارسی زبان بیان کردہ در سنہ ہزار و دوصد و چہل ہجری بطبع خانہ شیخ ہدایت واقع کلکتہ کسوت طبع در برکشید و بر دو صد و چہل و چار صفحہ باختتام رسید۔ کتابی است خیلی مفید و کمیاب و ہیئت کذائی آہن بہ کہنگی و فرسودگی نقشی بر آب۔
(۱۱) محیط المحیط ۔ لغتی است اہم باسمی در زبان عرب خیلی مبسوط و مستند۔ مؤلف محترمش المعلم بطرس البستانی است کہ در سنۂ ہزار و ہشتصد و شصت و ہفت عیسوی در بیروت چاپ شد۔ ما بہ تحقیق ماخذ بعض لغات فرس و اکثر لغات عرب کہ جزو مرکبات فرس است ازین ذخیرۂ مبسوط کار می گیریم۔ حالا کمیاب است و بگران قیمت ہم بدست نمی آید۔
(۱۲) مخزن الادویہ ۔ این کتابیست خیلی معتبر در مفردات طب بفارسی زبان و بترتیب حروف ہجا مثل فرہنگی در کمال بسط بیان ۔ از میر محمد حسین ابن سید السند محمد ہادی العقیلی العلوی الخراسانی کہ بتحقیق اسمای فارسیۂ ادویہ معین ماست بر نہصد و ہفتاد و چار صفحہ شامل و بسنہ ہزار و دو صد و چہل و ہشت ہجری در کلکتہ چاپ شد از دیگر مطابع ہند ہم بقیمت معتدل بدست می آید۔
(۱۳) مدار الافاضل ۔ مؤلف محترم این علامہ الہ داد فیضی ابن اسد العلماء علی شیر سرہندی است ۔ فرہنگیست محتوی بر لغات عربی و فارسی و ترکی ۔ خال خال از کلام قدما سند ہم پیش می کند۔ حسن تالیفش بسنہ ہزار و یک ہجری صورت گرفت و نسخۂ مطبوعہ این از نظر ما نگذشت ۔ نسخۂ قلمی بدست آوردہ ایم کہ نایاب است۔

(۱۴) منتهی الارب - این فرهنگیست معروف و مخصوص بلغات عرب در فارسی زبان که فرزانه مؤلفش عبدالرحیم بن عبدالکریم صفی پوریست بهترین طبعش در سنه هزار و هشتصد و هفتاد و یک عیسوی در مطبع سرکاری لاهور و ورای آن در اکثر مطابع هند چاپ شده بقیمت معتدل گیر می آید - کتابیست خیلی مبسوط و در دو هزار و دو صد و هفتاد و شش صفحه بر چهار مجلدات منقسم -

نشان سلسله	نشان سلسلهٔ جلد دوم	نام کتاب	مختصر نام کتاب	نشان سلسله	نشان سلسلهٔ جلد دوم	نام کتاب	مختصر نام کتاب
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۱	۵۷	حکایت یوسف شاه سراج	حکایت	۸	۶۴	فرهنگ وزنامهٔ شاه ایران	روزنامه
۲	۵۸	خزانة اللغات	خزانه	۹	۶۵	لطائف اللغات	لطائف
۳	۵۹	سخندان پارس	سخندان	۱۰	۶۶	لغت ترکی	ترکی
۴	۶۰	سرگذشت وزیرخان لنکران	سرگذشت	۱۱	۶۷	محیط المحیط	المحیط
۵	۶۱	سواء السبیل	سواء	۱۲	۶۸	مخزن الادویه	مخزن
۶	۶۲	شاکسپیر دکشنری	شاکسپیر	۱۳	۶۹	مدار الافاضل	مدار
۷	۶۳	فرهنگ ترکتازان هند	ترکتازان	۱۴	۷۰	منتهی الارب	منتهی

(۴۳۲)

آوند آب | استعمال - بقول صاحب آنند (ذیل لفظ آبدان چیزی که دران آب نگهدارند بمعنی ظرف آب مؤلف گوید که بمعنی آوند شراب و آوندی هم توان گفت چنان که صاحب سروری بر لفظ آوند در سندی استعمال کرده که بر معنی سوّمش گذشت زیرا که آوند بمعنی مطلق ظرف آمده (اردو) پانی کی صراحی یا کوزه - دیکهو لفظ آوند کی تیسری معنی

آوند خواستن | استعمال - بمعنی دلیل خواستن است سند این بر معنی دوم لفظ آوند گذشت (اردو) دلیل چاهنا - دلیل طلب کرنا

آوندی | بقول صاحب برهان ظرفی باشد که شراب دران کنند - صاحب ناصری بضمن معنی سوّم آوند ذکر این کرده (اردو) ظرف شراب - صاحب آصفیه نے ظرف آفتاب انهین معنون مین لکها هے -

آونگ | بقول صاحب برهان و جامع بسکون نون و کاف فارسی (۱) بمعنی ریسمانیکه رخت بران اندازند و خوشه های انگور نیز ازان آویزند و (۲) هر چیز آویخته را نیز گویند صاحب ناصری باتفاق برهان سند آورده (انوری ۵۱) دختر رز که تو برطارم تاکش دیدی خم ؛ مدّتی شد که بر آونگ سرش در کتب است ؛ (حکیم زجاجی ل ۵۲) نگونش دران چاه آونگ کرد ؛ هنوز اندر انجاست آونگ مرد ؛ فرماید که آوند و آونگ هر دو بدین معنی مرادف یکدیگر است که آنرا آویزان و آونگان گفته اند و آون مخفّف آونگ است صاحب جهانگیری و سروری بذکر معنی اوّل برای معنی دوم سند دیگر هم آورده که بر آونگ شدن و آونگ کردن می آید به تحقیق مؤلف (۳) بمعنی قطره هم و این مجاز باشد چنانکه اختسکی گوید (۵۳ از سروری) باد سردم هر دم از نوک مژه ؛ صد هزار آونگ اشک آویخته ؛

صاحب مؤیّد نسبت معنی اوّل فرماید که رسنی که یک سرش بجائی وسر دوم بجای دیگر بندند وبران جامه وانگور ومانند آن آویزند ودرین ولایت الگنی خوانند ونسبت معنی دوم گوید که بمعنی آویزان نیز فرماید که دراوات بزیادت رای مهمله (آورنگ) آورده وگفته که عرب معلاق وہند للگنی نامند وقیل میوهٔ آویخته ودر بعضی نسخ دستور (آورانگ) بالف مسطور است (انتهی) صاحب رشیدی بر معنی اوّل قانع وبر لفظ آونگان ذکر معنی دوم ہم کند صاحب شمس وبہار عجم نسبت معنی اوّل ہمزبان مؤیّد واز معنی دوم ساکت مسیح کاشی ـــ) درآونگ محنت بخواہم ہمیشه ٭ چو خوابی که دارد درآونگ انگور ٭ (اردو) (۱) دیکھو معنی (۱) لفظ آوند (۲) دیکھو لفظ آون (۳) قطره بقول صاحب آصفیّه (عربی) اسم مذکر ـ بوند ـ پانی کی بوند (آتش ـــ) بڑا شور سنتے تھے پہلو مین دل کا ٭ جو چیرا تو اک قطرهٔ خون نه نکلا ٭ ـ

آونگان بقول برہان بروزن نافرمان آویختن وآویخته شده وآویزان را گویند صاحب مؤیّد تنہا بر آویخته وآویزان قانع صاحب سروری بر معنی از جلال الدین خوانی سند آرد (ـــ) رفته تا بازوش از تندی مرکب آستین ٭ گشته آونگانش از پہلوی استر پوستین ٭ صاحب رشیدی فرماید که چیزی که بر آونگ ریخته باشند آونگان باشد صاحب ناصری بر لفظ آونگ ذکر این کرد که گذشت ـ مؤلّف گوید که آنچه صاحب برہان بمعنی مصدری را بیان کرده است مقصودش آویزش باشد که حاصل بالمصدر است وآونگان اسم مفعول از آونگدن یا آونگیدن چون آویزان از آویختن وآویزیدن وآویزانیدن مخفی مباد که (آواگون) بالف ممدوده وفتح کاف فارسی

و واو و سکون نون بزبان سنسکرت نقل مکان و تبدیل و تغیّر آمده کذا فی الساطع و متحقّق است که بسیاری از لغت فرس ماخوذ است از زبان سنسکرت پس عجبی نیست که ماخذ آون و آونگ و آونگ که گذشت (آ و اگون) باشد واللّه اعلم بحقیقة الحال محققین فرس در بیان ماخذ پی نبرده اند و مصدر آونگدن یا آونگیدن راهم کسی ننوشت (اردو) دیکھو آونگ کی دوسری معنی۔

آونگدن | بخیال مؤلف مصدریست (۱۹۳)
ماخوذ از زبان سنسکرت که بیانش بر لفظ آونگان گذشت و عجبی نیست که آونگیدن هم باشد۔ بمعنی آویختن پس حاصل بالمصدر این آونگ است چنانکه برهان در بیان معنیش گفته که بمعنی آویختن باشد و مفعول این آونگان هیچو آویزان صاحبان تحقیق ذکر این کرده اند که گذشت پس مضارعش آونگد و امرش آونگ و بدینوجه که تصریف کامل این در زبان فرس بجز اسم مفعول یافته نشد جا دارد که ناقص التّصریفش گوئیم و تعریف ناقص التصریف بقول صاحب بحر عجم که در دیباچهٔ کتاب ذکرش کرده آنکه بعضی از صیغه های او مستعمل و بعضی متروک باشد (الخ)۔ و اگر بر قلّت استعمال که صاحبان لغت صرف مفعولش را ذکر کرده اند خیال کنیم تواهیم گفت که متروک التصریف است امّا با وجود حاصل بالمصدر و صیغهٔ اسم مفعول و قرینهٔ اخذ از زبان سنسکرت ترک این مناسب نبود که بسیاری از مصادر متروک التّصریف را هم اهل لغت ذکر کرده اند (اردو) لٹکنا۔

(۱۹۴) **آونگ شدن** | استعمال۔ بمعنی لازم آویختن است چنانکه صاحب سروری سندی بمعنی دوم لفظ آونگ آورده (س۵) جانم چو به دار حیرت آونگ شود ٭ صحرای جهان بر دل من تنگ شود ٭ (اردو) لٹکنا۔

(۴۹۵) **آونگ کردن** استعمال - متعدی مصدر گذشته باشد یعنی آویزانیدن صاحب جهانگیری بر معنی دوم لفظ آونگ سندی که از مولوی معنوی آورده بکار نمی خورد (س ۵) وظیفهٔ تو رسید نیافت راه ز دردِ پ ہے کرم که ز بهٔ وزن بکرد بش

آونگ پ (اردو) لٹکانا۔

آونگیدن بحث این بر مصدر آونگدن گذشت۔

آونوس استعمال - بقول صاحب انند بحواله فرہنگ فرنگ مبدّل آبنوس است که گذشت زیراکه (آو) مبدّل آب باشد دیگرکسی ذکر این نکرد ما بر لفظ (آبنوس) بحثی نکرده ایم که آبنوس از لفظ آب و نوس مرکّب شده یا چیزی دیگر است اہل لغت فرس از بیان ماخذش سکوت ورزیده اند امّا امیرمینائی مغفور در امیر اللّغات گوید که آبنوس مشترک است در عربی و فارسی و تحقیق نرسیده که عربیان از فارسی گرفته اند یا فارسیان از عربی سنو باید که آبنی بمعنی سنگ لغت عبرانیست و بلغت لاطینی سنگ را آبنیس گویند و بدین سبب که چوب آبنوس بسیار سخت و سنگین می باشد عجبی نیست که فارسیان این را آبنوس ساختند (انتخ) گوئیم که چوب آبنوس از فرط سنگینی در آب غرق میشود و بوجه سختیش آب در مسافدش داخل نمیشود و اثر آب آنرا خراب نمی کند و بزبان سنسکرت ابھاس یعنی سلامت و امن و ابهاسی سالم و مامون آمده (کذا فی الساطع) پس باشد که فارسیان آبنوس بصفت آو که بالا مذکور شد از ابهاس گرفته باشند واللّٰہ اعلم - امّا قابل غور اینست که فارسیان آبنوس را آونوس ہم گفته اند و ازین که (آو) مبدّل (آب) است متحقق باشد که آبنوس مرکّب است از آب و نوس حالا باید که بتحقیق لفظ نوس گرائیم و می گوئیم که در

سنسکرت (نواس) بقول صاحب ساطع بمعنی مسکن و مقام است و ہیچ شک نیست که ماخذ بسیاری از لغات فارسی سنسکرت است پس بدین وجه که این چوب از سنگینی خود در آب غرق شود و مقیم گردد فارسیان این را آب نواس گفتند یعنی مقیم آب و ساکن در آب پس بکثرت استعمال الف حذف شد و (آب نوس) گردید و الله اعلم) گویند که چون چوب آبنوس که سیاه مائل بسرخی است در آب غرق شود و سالہا بر او گذرد داخل آب خمیده میشود شکل کمان و این اثر رطوبت برای جمیع اقسام چوب متحقق پس بالای آب عکس او ہیچو کمانی سرخ بنظر آید ملاحان می دانند که در ته آب چوب آبنوس است و از تیکه بیش بہاست برمی آرند و بعد آتش راست کنند و بفروشند پس بدین سبب که نوس در لغت فرس قوس قزح را گویند فارسیان این را آبنوس نام کردند و مبدل آن (آونوس) شد خدا میداند که حقیقت این لفظ چیست می بایست که این بحث را بر لفظ (آبنوس) کنیم امّا فروگذاشتیم خوب شد که تلافی مافات را موقعی بدست آمد ـ من الله التوفیق و بیده ازمّة التحقیق ـ بخیال ما عربیان این را از لغت فرس گرفته اند چنانکه (آبزن) را بمعنی چہارمش که گذشت (اردو) دیکھو آبنوس ـ

آوو | بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح واو اوّل و سکون واو ثانی نام شہریست دبس ـ صاحبان مؤیّد و شمس و سروری ہم ذکر این کرده اند (اردو) ایک شہر کا نام ـ

آوه | بقول صاحب برہان و سروری و جامع بفتح ثالث و ظہور ہا بمعنی (۱) آه و وای و افسوس باشد صاحب ناصری این را ہمین معنی مخفف آوخ گوید بخیال ما مبدّل است

جہانگیری از مولوی معنوی سند آوردہ (س) ہمچو مجنونی کہ بشنید از یکی: کہ مرض آمد بلیلی اندکی؛ گفت آوہ بی بہانہ چون روم؛ ور بمانم از عیادت می شوم: صاحب رشیدی گوید کہ بدین معنی عربی است و در فرہنگہا فارسی توہم کردہ اند (اردو) دیکھو آوخ۔

(۲) آوہ - بقول برہان و ناصری وجہانگیری و جامع و مؤید باخفای ہا نام شہریست نزدیک بساوہ وبقول صاحب رشیدی دہی است از ساوہ معربش آبہ و شہریست از مشرق کہ نزد دریاستؔ ازان احزیر باد) معروفست و کان یاقوت قریب بدان شہر است (اردو) ایک شہر اور دیہہ کا نام۔

(۳) آوہ - بقول برہان و ناصری و سروری و رشیدی کورہ و دارش خشت پزی باشد۔ صاحب جہانگیری باتفاق برہان گوید کہ این را پزاوہ نیز نامند صاحب جامع گوید کہ کورۂ خشت و آہک پزی باشد (اردو) آوہ بقول امیر (فارسی) اردو مین مستعمل مذکر۔ وہ بھٹی جس مین کمار کچّے برتنون کو رکھکر پکاتے ہین مؤلف کہتا ہے کہ اینٹ کی بھٹی کو دکن مین شولہ کہتے ہین۔ پزاوہ بقول صاحب آصفیہ (فارسی) اردو مین مستعمل مذکر۔ آوا۔ بھٹی۔ وہ جگہ جہان اینٹین پکتی ہین پجاوا مؤلف کہتا ہے کہ جس جگہ مین چونہ پکایا جاتا ہے اس کا نام چونے کی بھٹی ہے۔

(۴) آوہ بقول صاحب برہان برآورندہ صدا و ندا باشد صاحب ناصری گوید کہ بمعنی صدا و نداست۔ صاحب جہانگیری را با برہان اتفاق۔ بقول صاحب جامع صدا و نداکنندہ (اردو) پکارنے والا۔

(۵) آوہ - بقول برہان زنجیرہ را گویند کہ نقاشان و دوزندگان بر کنارۂ چیزہا کشند و بدوزند صاحبان ناصری وجہانگیری وجامع ورشیدی باتفاق صاحب برہان ذکر این کردہ صاحب سروری گوید کہ این صنعت نقاشان وکشیدہ دوزان است کہ بر کنار نقشہا و طرحہای خود کشند ودوزند (اردو) زنجیرہ بقول آصفیہ - اردو - اسم مذکر - لہریا - آپ ہی نے (لہریا) پر فرمایا ہے - لہردار - آڑی ترچھی دھاریون کا خنجری دار - وہ خنجر نما نشان جو متواتر بنے ہوے ہون -

آوہا | بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ مبدل آب ہا کہ آو مبدل آب است - (اردو) آب کی جمع - اردو مین غیر مستعمل - واحد ہی سے جمع کا کام لیا جاتا ہے -

آویچ | بقول صاحب برہان بر وزن ومعنی آویز است کہ از آویختن باشد چہ در فارسی جیم ابجد بہ زای ہوز وبرعکس تبدیل می یابد صاحب ناصری باتفاق برہان گوید کہ در پارسی دری جیم وزای معجمہ بایکدیگر بدل شود - صاحب جامع گوید کہ از آویختن آویچ است - بقول صاحب نوادر حاصل بالمصدر آویختن - آویزش وآویز وآویچ باشد نیز آویچ فاعل وامر بدین معنی مؤلف گوید کہ فاعل ترکیب باشد نہ بدون آن یعنی بقاعدۂ فارسیان ہرگاہ صیغۂ امر بعد اسمی مرکب شود افادۂ معنی فاعل یا مفعول کند (اردو) آویزش اردو مین کہہ سکتے ہین امیر اور صاحب آصفیہ نے اس کا ذکر نہین کیا آویختن کا اردو ترجمہ لٹکانا - لٹکنا ہے اردو مین اسکا حاصل بالمصدر بھی مصدر کے وزن پر آتا ہے -

آویختن | بقول صاحب بحر عجم در گرفتن
شخصی بشخصی و چیزی بچیزی و کشیدن (کامل
التصریف) مضارع این آویزد بقول صاحب
موارد (۱) فروهشتن (۲) بمعنی دوم هیچ صراحت
نمی کند (۳) بمعنی پیچیدن و در گرفتن بخیال
ما معنی سوم من وجه متعلّق به معنی دوم است
ولیکن در نمبر ۲ و ۳ فرقی نازک باشد چنانچه
آویختن کسی قندیل را از سقف مثال معنی اول
است و آویختن شپّره از سقف خانه تمثیل
معنی دوم و آویختن کسی بکسی شاهد معنی سوم
فارسیان برای معنی سوم بر مصدر آویختن اکثر
کلمهٔ (در) بیفزایند صاحب نوادر بر فروهشتن
و پیچیدن قانع (صائب ص) همچو آئینه که
بر شارع عام آویزند * عمر من صرف پریشان
نظری می گردد * (وحید ص) مردمک نیست
که مجنون سیه بخت ز رشک * پردهٔ در نظر ریو پیچ
غزالان آویخت * (واهی قمی ص) رنگ
و یدن کند گرد آهی میلی لگل چیدن * بگو با غمزه
تا آویزدش با دار استغنا * (گلستان نثر ۲
"عقد ثریا از تاکش آویخته" (صائب ۵۳)
مباد آه کم فرصت بدامانت در آویزد * ز
خلوت بر سیار نهار بیبا کانه و شبها * (گلستان
نثر ۳) "موکّلان عقوبت در وی آویخته" بهار
صاحب بحر مصدر در آویختن را بجایش ذکر کرده
اند بمعنی آویزش کردن و صاحب بحر (در آویختن
بهم) را بمعنی با هم جنگ کردن گوید که بجای خود
آید امّا بخیال ما اختلاف استعمال است و در
معنی فرق ندارد یعنی (آویختن کسی با کسی) و
(در آویختن کسی با کسی) و (بهم آویختن کسی با
کسی) مرادف یکدیگر است (اردو) (۱)
لٹکانا۔ (۲) لٹکنا۔ (۳) لپٹنا۔ لپٹ جانا۔

(۱۲۶۵) **آویختن بدام** | استعمال۔ پیچیدن و
در گرفتن دام که متعلق به معنی سوم آویختن
است چنانکه ظهوری گوید (ص) بال و پر

ملائکہ در گرد حیرت است ؛ آویختن بدام تو صیادی من است ؛ (اردو) دام سے لپٹ جانا

آویختن شبنم | مصدر اصطلاحی - باضافت نون بمعنی سیلان شبنم بہ چکیدن باشد چنانکہ سلمان ساوجی گوید (ے) باغیست فضای کبریایت ؛ بیرون ز ریاض سبز طارم ؛ از ہر ورقش چو طاق خضرا ؛ آویختہ صد ہزار شبنم ؛ (اردو) شبنم ٹپکنا پڑنا (رنگین ے) ٹپکے پڑتی ہے اس سے گدراہٹ ؛ ہے یہ عالم تری جوانی کا ؛ (نکہت ے) سینے میں دل خون شدہ ہر روئے نکو پر ؛ اک بوند لہو کی ہے کہ ٹپکے ہی پڑے ہے ؛

آویختن کمان | مصدر اصطلاحی - کمان را بر دوش داشتن است چنانکہ ظہوری گوید (ے) آویختہ غم کمان دعوی ؛ بازوی کشیدنی ضرور است ؛ (اردو) کمان باندھنا تیر و کمان باندھنا - کہ سکتے ہیں - یعنی کمان کندھے پر لٹکانا - جیسے تلوار باندھنا -

آویختہ | بقول صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ فرو ہشتہ مؤلف گوید کہ مفعول آویختن است کہ گذشت بر ہر سہ معنیش شامل - بیان این ضرورت نداشت (جامی ے) از رشک آن گنجینہ بر خاک خذلان ریختہ ؛ نظمی کہ بود آویختہ در کعبہ بہر امتحان ؛ (اردو) (۱) لٹکا یا ہوا (۲) لٹکا ہوا (۳) لپٹا ہوا -

آویختہ رو | اصطلاح - بقول صاحب انند بحوالہ مظہر العجائب بضم رای مہملہ بمعنی شرمناک - از اسمای معشوق حیف است کہ سندی پیش نکرد - بتحقیق ما از معاصرین بائدان از صفات عاشق است نہ معشوق و آویختن رو علامت اضمحلال و ناکامی عاشق است نہ شرم معشوق (اردو) منہ لٹکا یا ہوا - لکن میں مستعمل ہے " خیر باشد آج آپ منہ لٹکائے ہوئے ہیں " یعنی متفکر معلوم ہوتے ہیں

اگرچہ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کو ترک کیا ہے لیکن ہم نے اس کا استعمال اہل زبان سے سنا ہے۔ چہرہ اترنا۔ بقول آصفیہ صورت کا مرجھانا۔ منھ اترنا۔ اردو میں مستعمل ہے۔

آویز | بقول صاحب ناصری (۱) بمعنی ستیزہ و در آویختن (سـ۵) با شیر و پلنگ ہر کہ آویز کند؛ آن بہ کہ ز تیر فقر پرہیز کند؛ این ہمت مردان تو چو سوہان میدان؛ گر خود نبرد برندہ را تیز کند؛ صاحب رشیدی این را مرادف (آویزہ) گوید بمعنی ستیزہ و صاحب شمس گوید کہ ارزان و لرزان و در مؤید است (درزن بختہ) ما در مؤید نہ این لفظ را یافتیم و نہ این معنی را ولفظ درزن کہ تحقیقش بجای خود آید درین جا مناسبتی ندارد۔ بقول صاحب نوادر و موارد حاصل بالمصدر آویختن صاحب نوادر فرماید کہ (۲) آویز اسم فاعل و امر ہم است از مصدر آویختن مؤلف را با اسم فاعل اتفاق نیست زیرا کہ اسم فاعل آویختن آویزندہ باشد (از ناصری ع) سر ما را تو بر فتراک آویز؛ ازسندی کہ صاحب ناصری پیش کردہ مصدر (۳) آویز کردن حاصل می شود کہ بہ معنی جنگ کردن است و در آویختن (اردو (۱) لڑائی (۲) لٹکانا کا امر۔ لٹکا (۳) لڑنا لپٹ جانا۔

آویزان | صاحب نوادر گوید کہ آویختن و آویختہ شدن کذا فی البرہان لیکن معنی اوّل تامّل است مؤلف در برہان این را نیافت و ما را با ہر دو معنی بالا اختلاف است آویزان بقاعدۂ فارسیان اسم حالیہ باشد و آن اسمی است مشتق کہ ازان کیفیّت فاعل یا مفعول یعنی صدور یا وقوع فعل بطور تواتر و استمرار یافتہ شود و آن را بزیادت الف و نون بر صیغۂ امری سازند (کذا فی احسن)

(اردو) آویزان بقول امیر - فارسی اردو مین مستعمل - لٹکا ہوا معلّق (قلق ؎) لقریٔ میٔوڈن مین انجم سان :: قمقمے نور کے تھے آویزان ::

آویزانیدن بقول صاحب بحر عجم متعدی آویختن (کامل التصریف) مضارع این آویزاند - صاحب موارد ذکر این بحوالۂ صفوۃ المصادر کردہ بمعنی (آویختن) فرمود نوشتہ مؤلّف گوید کہ مقصود صاحب بحر آنست کہ این را بلحاظ معنی دوم آویختن متعدی بیک مفعول گیریم کہ مرادف معنی اوّل آویختن باشد و مقصود صاحب موارد آنست کہ این متعدّی بد و مفعول است مؤلّف گوید کہ این متعدّی بیک مفعول و دو مفعول ہر دو باشد (اردو) لٹکانا۔ لٹکوانا

آویزش بکسر واو و زای ہوّز - بقول صاحب نوادر حاصل بالمصدر و اسم فاعل و امر بدین معنی از آویختن - صاحب موارد بر حاصل بالمصدر قانع و مؤلّف باوست عجب است کہ صاحب نوادر این را اسم فاعل و امر گفتہ صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ گوید کہ مقابل آمیزش است سندی پیش نکرد فارسیان این را مرادف آمیزش گفتہ اند کہ گذشت بخیال ما اختلاط چیزی با چیزی در طبیعت آمیزش است و ارتباط اعضا در جسم آویزش چنانکہ جامی گوید ؎ ز آمیزش جسم و آویزش او :: چنان گشتی از گوہر خویش غافل :: (اردو) لپٹ جانا - لپٹ پڑنا کا حاصل بالمصدر مصدر ہی کے وزن پر آتا ہے - آویزش کا ترجمہ قریب تر ہے ینگا مشتی - ہاتھا پائی - ہے -

آویزکردن (استعمال) ذکر این بلفظ آویز گذشت -

آویزگن (اصطلاح) بقول برہان و جامع و نوادر بسکون زای ہوّز و کسر کاف

فارسی و نون ساکن گدای مبرم و ابرام کنندہ را گویند صاحب ناصری گوید کہ گدائی کہ بہر کس در آویزد و چیزی خواہد و لجاج کند آونگ آویزندہ و امر آویختن (الخ) للہ العجب چہ پریشان بیانی ہاست ۔ مقصود صاحب ناصری جز این نباشد کہ آویز امر آویختن است و بحالت ترکیب افادۂ اسم فاعل ہم کند مخفی مباد کہ گن بکسر اوّل بمعنی صفت است ۔ ہرگاہ با کلمۂ ترکیب یابد افادۂ معنی صاحب کند چون شرم گن بمعنی صاحب شرم (کذا فی البرہان) پس آویز گن صاحب آویزش و کنایہ از گدای مبرم صاحب سروری و رشیدی فرماید کہ آویز گن آنکہ ہر کرا بیند ازو در آویزد و چیزی خواہد (اردو) بقول صاحب جامع اللغات وہ گدا جسے لئے بغیر دروازے سے نہ ٹلے ۔ بقول آصفیہ منڈچرا (ہندی) اسم مذکر وہ فقیر جو سر اور چہرہ استرے وغیرہ سے زخمی کر کے مانگتا پھرتا ہے اگر کوئی دکاندار نہ دے تو وہین اڑ کر بیٹھ جاتا ہے (آتش ۵) قبر پر شیرینی لیجاوے اگر انصاف ہو منڈچرا شاگرد ہووے کوہکن استاد کا ۔ جو فقرا بغیر کسی زخم لگانے کے اڑے رہتے ہین اور بغیر لینے کے نہین ٹلتے اون کو دکن مین اڑیل فقیر کہتے ہین ۔

آویزہ بقول صاحب برہان بر وزن پاکیزہ (۱) گوشوارہ را گویند اسد اللہ خان غالب در قاطع برہان گوید کہ حاشا کہ آویزہ و گوشوارہ یکی تواند بود ۔ گوشوارہ چیزی است زرنگار یا مرصّع بجواہر آبدار کہ بر دستا پیچند و آویزہ پیرایہ ایست کہ در نرمۂ گوش سوراخ کنند و آن پیرایہ در آن اندازند تا آویزان باشد ۔ باز بر حاشیہ نویسد کہ آویزہ خصوصیت بگوش ندارد و در کلاہ و تاج و تخت و چتر نیز استعمال یابد با گوشوار و گوشوارہ باوجود این معنی کہ

نوشتہ آمد ہر گونہ پیرایۂ گوش را نیز گویند نہ تنہا
آویزہ را (انتہی) صاحب قاطع القاطع در
جواب غالب بدرشت زبانی کار گرفتہ انصاف
بالای طاعت است اگرچہ صاحبان جامع
جہانگیری - سروری - ناصری - شمس -
بہار - وانند تائید برہان می کنند امّا استعمال
این کہ در کلام فرس یافتہ شد با آویزۂ گوش
است وہو ہذا - (کمال اسمعیل ؎) ای از تو
مرا گوش پرو دیدہ تہی ۞ خوش آنکہ ز گوش یا
در دیدہ نہی ۞ تو مردم دیدۂ نہ آویزۂ گوش ۞
از گوش بدیدہ آ کہ در دیدہ بہی ۞ صاحب
ناصری صراحت کند کہ (۲) آویزہ - ہر چیز
کہ آویزند از تلبور وغیرہ مؤلف گوید کہ در معنی
عام خصوصیت با گوش ہم نباشد مارا از کلام
جامی سندی بدست آمدہ (جامی ؎) تن
کہ آزردۂ تیغ ستمش بود نماند ۞ جان کہ آویزۂ بند
کمرش بود برفت (ولہ ؎) تشبیہای وی از

گوہر پاک چو کردہ یا قوت ترا آویزۂ تاک پس
زیورے کہ گوشوارہ نام دارد آنرا آویزۂ
گوش گفتن خوش است وعجب نیست کہ فارسیان
از مجرد آویزہ ہم ہمین زیور را گرفتہ باشند چنانکہ
اتفاق محققین است کہ بر نمبر (۱) مذکور شد خصوصًا
قول صاحب برہان وجامع وناصری کہ از
اہل زبانند منزلتی دارد - در کلام فرس مجرد
(آویزہ) بمعنی آویزۂ گوش بنظر ما نرسید حیف
است کہ صاحب قاطع القاطع ہم سندی
باین خصوصیت پیش نکرد (۳) بقول صاحب
رشیدی آویزہ مرادف آویز بمعنی ستیزہ باشد
دیگر کسی ذکر این نکرد (۴) بقول صاحب نوادر
کہ بذیل آویختن نوشتہ آویزہ ہر چہ بدل آویزد
عمومًا وگوشوارہ کہ از گوش آویزند خصوصًا
دیگر کسی ذکر این نکردہ (اردو) (۱) آویزہ بقول
امیر (فارسی) مذکر - ایک قسم کا زیور جسے عورتین
کان مین پہنتی ہین (سودا ؎) حسن سے

کان کے آویزے مین یہ لطف کہ جون مستعد
قطرۂ شبنم کہ پڑے جلد ٹپک (ظفر ؎) کان
کے آویزۂ لعلین پہ کب ہے زلف یار پہ نیش
یہ پتھر چٹا ہے لیتا ہے پتھر کو چاٹ (بحر ؎)
آویزہ بار بار اٹکتا ہے زلف مین ؛ افعی کا
دانت بن کے ڈسے گا گھر کسے ؛ صاحب
آصفیہ نے اس کا اردو ترجمہ لٹکن کہا ہی
(۲) لٹکن بقول صاحب آصفیہ (ہندی)
اسم مذکر۔ گھنڈے کا لنگر۔ پنڈلم۔ شاقول۔ (جھاڑ
فانوس کی بلورین قلمین۔ آویزے) جھولا
لٹکتی ہوئی ہر چیز۔ جھومتی ہوئی چیز۔ آپ نے
اسی لفظ پر لکھا ہے کہ ناک کے زیور بلاق
اور کان کے زیور کرن پھول کو بھی لٹکن کہتے
ہین (۳) دیکھو آویز (۴) من بھاتا۔ بقول
صاحب آصفیہ (ہندی) دلپسند۔ دل پذیر۔
مرغوب خاطر۔ خوشگوار۔

(۱) آویزہ بستن | استعمال۔ بقول بہار
(۲) آویزہ بند | نمبر (۲) شخصی کہ آویزہ را
بہ گوش بہ بند د (ملا عبداللہ ہاتفی ؎) چو
گوش خدیو از لآلی پند ؛ شد از روی اخلاص
آویزہ بند ؛ مؤلف گوید کہ اشارۂ گوش در
در مصرع اوّل این معنی خاص را پیدا کند۔
ورنہ (آویزہ بند) عام باشد و تخصیص از
گوش ندارد این معنی از معنی دوم آویزہ پیدا
میشود کہ گذشت۔ (اردو) (۱) آویزہ پہنانا
(۲) بقول جامع اللغات وہ شخص جس نے
آویزہ زیور پہنا ہو۔

آویزیدن | بقول صاحب انند بحوالہ فرہنگ
فرنگ آویختن و چسپیدن بچیزی۔ دیگر کسی ذکر
این نکرد (اردو) دیکھو آویختن۔

آویژگان | بقول صاحب جامع و ناصری و برہان بانا و کاف فارسی بروزن
فالیزبان خواص و دلبران و معشوقان را گویند صاحب انند گوید کہ ویژہ بمعنی خلاصہ

وخاصہ وصاف وپاک است لہذا فارسیان۔ ارباب صفا وصفوت را کہ مرتاض اند وثیرہ
درون خوانند مؤلف گوید کہ این بقاعدۂ فرس جمع آویژہ باشد کہ بمعنی خاص وخالص و
پاک وپاکیزہ می آید ازین جاست کہ آویژگان را فارسیان بمعنی خاصان گرفتہ اند وثیرہ را
ازین تعلقی نباشد (اردو) بقول صاحب جامع اللغات معشوق۔ خوبصورت لوگ صاحب
آصفیہ نے لفظ خواص پر لکھا ہے کہ (عربی) اسم مذکر۔ خاص کی جمع۔ عوام کا نقیض اردو
مین مستعمل ہے۔

آویژہ بقول صاحب برہان بازای فارسی (۱) بمعنی خاص (۲) خالص وپاک
وپاکیزہ (۳) شراب انگوری باشد صاحب جامع بمعنی اوّل و دوم قانع (اردو) بقول
آصفیہ (۱) خاص (عربی) اردو مین مستعمل عام کا نقیض مخصوص۔ عمدہ۔ منتخب (۲) خالص
(عربی) اردو مین مستعمل صاف کھرا۔ پاک۔ پاکیزہ (۳) انگوری شراب مونث۔

آویش بقول صاحب شمس بمد وقصر یای پارسی مرادف آتش است چنانکہ
انوری گوید (ع) گرگند چوب آستان توحکم ٭ شحنہ چوبہا شود آویش ٭ صاحب برہان
این را بدال مہملہ آوردہ است کہ گذشت صاحب ناصری ہمین شعر انوری را سند لفظ
آدیش بدال مہملہ آوردہ است وعجب آنست کہ خود صاحب شمس ہم این شعر را بسند لفظ
آدیش بدال مہملہ نوشتہ فتامل بخیال مؤلف تسامح صاحب شمس است کہ این را
بذیل ردیف ممدودہ با واو ہم آوردہ دیگر کسی از اہل لغت ذکر این نکردہ (اردو)
دیکھو آتش۔

آویشن | بقول برہان وجامع باشین نقطہ دار بروزن پاشیدن (۱) کاکوتی راگویند
وآن گیاہیست کہ بعربی سعتر بری خوانند و درگیلان کتکتو گویند و (۲) بمعنی آویختن و
(۳) برکشیدن تیغ از غلاف ہم آمدہ صاحب ناصری گوید کہ مرادف ہمان آوشن کہ
مذکور شد (ناصر خسرو) چو کنی دنیا ہی دین و خرد زیراک ؛ خوش نباشد نان بے زیرہ و
آویشن ؛ صاحب سروری وجہانگیری ورشیدی بمعنی اوّل قانع ۔ وجہانگیری اینقدر
بیفزاید کہ در ہندوستان این را ساتل مرواخوانند ۔ معلوم میشود کہ این لغت پہلوی ست
کہ صاحب پہلوی ذکر این بمعنی اوّل کردہ است صاحب شمس بر لفظ آویشہ نون زدہ
را ہم ذکر کند و صرف معنی اوّل را بیان فرماید مؤلف گوید کہ مقصود صاحب برہان و
جامع از معنی دوم حاصل بالمصدر آویختن باشد یعنی مرادف آویزش و ہم چنین معنی
سوم ۔ از مصدر آہنیختن مرادف معنی آہیخ و آہیک کہ می آید زیرا کہ این مصدر نیست
کہ از و معنی مصدری پیدا کنیم باشد کہ بدین ہر دو معنی فارسیان این را اسم جامد گرفتہ باشند
امّا صاحب مؤیّد این را بمعنی اول آوشیتن نوشتہ فرماید کہ با یای فارسی موقوف (کہ مقصودش
یای معروف است) گیاہی است منسوب بقدشاہدان بتازیش سعتر نامند (انتہی) ما
نسخہ قلمی از مؤیّد الفضلا داریم کہ بسیار کہنہ است اگر غلطی کاتبش راہ نیافتہ باشد و لفظ
صحیح آویشن (آوشیتن) قرار یابد دران صورت معانی نمبر ۲ و ۳ حسب قول برہان درست
شود مگر دیگر کسی از اہل لغت (آوشیتن) را نوشتہ و صاحب مؤیّد برین لفظ ذکر معانی ۲
و ۳ نکردہ واللہ اعلم (اردو) (۱) دیکھو آورشن (۲) دیکھو آویزش و آویز (۳) تلوار کھینچنا

کا حاصل بالمصدر بھی مصدر ہی کے وزن پر آیا ہے ۔

آونیشه بقول صاحب برہان وجامع وجہانگیری وسروری ورشیدی وشمس بفتح شین نقطہ دار بمعنی اوّل آوئیش است کہ گاگو باشد۔ صاحب ناصری بذیل لفظ آویشن	ذکر این کردہ و از یوسفی طبیب سند آوردہ (ع) آونیشه خوری چو نیم مثقال ٭ بیرون برد از تن تو بلغم ٭ (اردو) دیکھو آورشن ٭

الف ممدوده باہای ہوّز

آه بقول صاحب برہان بسکون ہا کلمہ ایست کہ بوقت افسوس وحسرت و مصیبت گویند صاحب ناصری باتفاق برہان این قدر بیفزاید کہ صدای نفسی ہم آہ باشد کہ با نالہ از سینہ برآید مؤلف گوید کہ چنین باشد ما حقیقت این را بذیل عرض می کنیم ناصری (ع) تا ماہ رسید آہم امشب ٭ آه ار نرسد بماہم امشب ٭ و فرماید کہ بی مد ہم آمدہ صاحب رشیدی بر لفظ معروف قانع ۔ صاحب تحقیق فرماید کہ این لفظ عربیست و آن نزد فارسیان کم از نالہ باشد و نالہ کم از فغان چنانکہ گفتہ اند (شوکت بخاری ع) از لب من کے فغان دلخواہ می آید برون ٭ نالہ ام از ناتوانی آه می آید برون ٭ (ظہوری ع) چنین بردغم او گرتوان مردم را ٭ عجب کہ نالہ نسازد فغان مردم را ٭ بہار گوید کہ از اصوات است و با تقصیر نیز آمدہ و این از لفظ آہک مستفاد میشود چنانچہ بیاید و بر آہک فرماید کہ بالمد والقصر جونہ را گویند کہ چون آب بر ان پاشند بخاری مانند آه ازان برخیزد (الخ) مؤلف گوید کہ آہک بتصغیر یا تحقیر آه است ۔ ماخذش آه باشد نہ بالعکس چنانکہ از ادّعای بہار مستفاد میشود پس آه بجا ایست

که چون در حالت رنج و اندوه از سینه بر می آید آوازی با او بر آید و حقیقت آواز این است که تنجیر داخلی با تنفس خارج شود و مجرای تنفس که بینی است از برای ہر دو تنگی کند و آه برای خروج خود مدد از دہان گیرد چون دہان به بی اختیاری باز گردد آوازی نازک بر آید که آن فی الحقیقت آه از بیرون آمدن بخار و کشاده شدن دہان است ہمین قدر است حقیقت آه حقیقی و بس صاحبان حسرت و افسوس و مبتلایان غم و اندوه به نقل این صوت فطرتی کلمه آه را ہم از زبان بر آرند که این نقل است و آن اصل پس صوت نقل بلندتر از اصل باشد و اضح باد که از بیان ما که بالا مذکور شد ضرورت تلاش ماخذ این باقی نماند مخفی مبا د که بزبان سنسکرت آہت بمعنی قربانی سوخته آمده کذا فی الساطع پس عجبی نیست که فارسیان از سنسکرت این را گرفته باشند زیرا که آه ہم دود یا بخار سوزش دل است ما تکمله این بحث بر لفظ آہسته نوشته ایم ۔ فارسیان صفات و تشبیہات آه را بیان کرده اند و بہار و انند ذکر آن فرموده اند که بترتیب نقلش می کنیم (صفات آه) (۱) آتش آلود (۲) آتشبار (۳) آتشناک (۴) آتشین (۵) آتاقه دار (۶) اثر باخته (۷) برق فام (۸) بلند (۹) بے اثر (۱۰) بی سامان (۱۱) پرده سوز (۱۲) پریشان (۱۳) جانگداز (۱۴) جگردوز (۱۵) جگرسوز (۱۶) حسرت آلود (۱۷) خام (۱۸) درد آلود (۱۹) دردناک (۲۰) دروغ (۲۱) درون تاب (۲۲) دوبالا (۲۳) دودآمای (۲۴) دودپیمای (۲۵) دہن دریده (۲۶) دیرسال (۲۷) ستاره سای (۲۸) سحرخیز (۲۹) سحرگاہی (۳۰) سرد (۳۱) سرکش (۳۲) سوزان (۳۳) سوزناک (۳۴) سینه سوز (۳۵) سیه مست (۳۶) شجاع (۳۷) شرربار (۳۸) شعله ناک

(۴۹) شور فشان (۴۰) صبحگاہی (۴۱) صور آوای (۴۲) عالم سوز (۴۳) عنبرین (۴۴) غم آلود (۴۵) غم پرور (۴۶) فلک پیمای (۴۷) قیامت جلوہ (۴۸) کلفت آشنا (۴۹) کم فرصت (۵۰) گردون دوز (۵۱) گرم (۵۲) گریہ آلود (۵۳) مسلسل (۵۴) معنبر (۵۵) موزون — **تشبیہات آہ** (۱) آتش (۲) اژدہا (۳) افعی (۴) برق (۵) تار (۶) تیر (۷) تیغ (۸) جاروب (۹) چوگان (۱۰) خامہ (۱۱) خدنگ (۱۲) دشنہ (۱۳) دود (۱۴) رشتہ (۱۵) رشتۂ گوہر (۱۶) رقم مشکین (۱۷) زلف (۱۸) زنجیر (۱۹) سرو (۲۰) سطر (۲۱) سموم (۲۲) سنبل (۲۳) شعلہ (۲۴) شمشیر (۲۵) شمع (۲۶) طرّہ (۲۷) علم (۲۸) قاصد (۲۹) قامت (۳۰) کمند (۳۱) گرد (۳۲) گوہر (۳۳) گیسو (۳۴) لوای (۳۵) مشعل (۳۶) مصرع (۳۷) موج (۳۸) مہمان ناخواندہ (۳۹) ناوک (۴۰) نبض (۴۱) نخ (۴۲) نخل (۴۳) نہال صاحب انند گوید کہ بالفظ کشیدن۔ کشادن۔ دمیدن وزدن مستعمل۔ ما می گوئیم کہ استعمال فرس وسیع تر ازین است کہ در ملحقات این می آید۔ مخفی مباد کہ فارسیان جمع آہ۔ آہ ہا آوردہ اند ظہوری ؎ بیدلان از حسرت قدکسی ؛ آہ ہا از دل چہ موزون می کنند ؛ (اردو) آہ بقول امیر (فارسی) اردو مین مستعمل کلمۂ افسوس (ناسخ ؎) بس مین ہوتا مین پراے نہ کبھی اے ناسخ ؛ آہ میرا مرے قابو مین اگر دل ہوتا ؛ بقول امیر کسی تکلیف سے کراہنے کی صدا (فقرۂ امیر) بیمارون کی آہ آہ سے رات بھر نیند نہین آئی ؛ بقول صاحب رسالۂ تذکیر و تانیث (مونث) (سالک ؎) کہتے ہین آہ شعلہ فشان عرش تک گئی ؛ لو آج پردہ داری اہل فلک گئی ؛ بقول امیر صفات آہ حسب ذیل ہین (صفات)

(۱) آتشبار (۲) آتشناک (۳) آتشین (۴) اثروار (۵) بلب تارسیدہ (۶) بے آواز (۷) بے اثر (۸) بے تاثیر (۹) پرو ود (۱۰) پرشرر (۱۱) پریشان (۱۲) پیچان (۱۳) پیہم (۱۴ و ۱۵) تاب شکن تاب گسل بقول امیر طاقت وصبر لیجانیوالی (۱۶) ٹھنڈی (۱۷) جانکاہ (۱۸) جگرگداز (۱۹) حسرت آلودہ (۲۰) خاراگداز (۲۱) خطاکار (۲۲) خونبار (۲۳) خونچکان (۲۴) خون فشان (۲۵) دردناک درد آمیز (۲۶) دروفزا (۲۷) رسا (۲۸) زبانہ کش (۲۹) سرد (۳۰) سوزان (۳۱) سوزناک (۳۲) سوزندہ (۳۳) شب خیز (۳۴) شب گیر (۳۵) شرربار (۳۶) شررفشان (۳۷) شعلہ بار (۳۸) شعلہ زن (۳۹) شعلہ فشان (۴۰) صاحب تاثیر (۴۱) ضعیف (۴۲) عالم سوز (۴۳) عرش پیما (۴۴) عرش رس (۴۵) فتنہ انگیز (۴۶) فسون تاثیر (۴۷) فلک پیما (۴۸) فلک تاز (۴۹) فلک رتبہ (۵۰) فلک فرسا (۵۱) کرسی نشین (۵۲) گرم (۵۳) موزون (۵۴) ناتوان (۵۵) نارسا۔ امیر نے لفظ آہ کی تشبیہات و استعارات کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ فارسی تشبیہات کے لحاظ سے ہم نے اسکی صراحت ذیل مین کی ہے۔

تشبیہات و استعارات) (۱) آتش (۲) انگلی (۳) بجلی (۴) برچھی (۵) بلّم (۶) تیر (۷) تیرانداز (۸) تیغ (۹) چھری (۱۰) خدنگ (۱۱) خط شعاع (۱۲) دود (۱۳) زنجیر (۱۴) سرو (۱۵) سنان (۱۶) سیخ (۱۷) شرارہ (۱۸) شعلہ (۱۹) شمشاد (۲۰) شمع (۲۱) شہاب ثاقب (۲۲) شہتیر (۲۳) صاعقہ (۲۴) صرصر (۲۵) علم (۲۶) فتیلہ (۲۷) قوس قزح (۲۸) کلک (۲۹) کلید (۳۰) کمند (۳۱) کوڑا (۳۲) گردباد (۳۳) مد (۳۴) مصرع (۳۵) ناوک (۳۶) نخل (۳۷) نشان (۳۸) ہوا (۳۹) ہوائی۔

آہِ آتش آلود | اصطلاح۔ باضافت ہای ہوز کنایہ باشد
از آہ گرم بہار ذکر این در صفات آہ کردہ کہ بر نمبر (۱)
گذشت مانندش از کلام ملا وحشی بدست
آوردہ ایم (ع) جامی خود در بزم خوبان شمع
سان ہرگز نکرد ٭ آنکہ اشک گرم و آہ آتش آلود
نداشت ٭ (اردو) صفات آہ مین آتشبار
آتش ناک۔ آتشین کا ذکر ہو چکا ہے آہ آتش
آلود بھی اردو مین کہہ سکتے ہین یا آتش ناک
ہی سے کام لے سکتے ہین (سودا ع) کیا
صد آہ آتش ناک نے جوش ٭ یہ غیرت اسکو
کہتی تھی کہ خاموش ٭

آہِ آتشین | اصطلاح۔ باضافت ہای ہوز بقول جناب
بحر عجم آہ گرم و آہ دردناک باشد صاحب مؤید ہم
ذکر این کردہ (جامی ع) جامی آخر بداغ
دل سوزی ٭ با چنین آہ آتشین کہ توئی ٭
(ولہ ع) داغ دل را آہ ہای آتشین باشد
نشان ٭ دود روزن می دہد آگاہی از سوز کباب
(صائب ع) نہان در پردہ ہر موسے من
آہ آتشین دارد ٭ رگ ابر بہاران برق را در
آستین دارد ٭ (اردو) دیکھو ترجمہ اردو مین
صفات آہ کا نمبر (۲) (ذوق ع) اس سے
تو اور آگ وہ بیدرد ہو گیا ٭ اب آہ آتشین
سے بھی دل سرد ہو گیا ٭ مصدر آئندہ مین
بھی اسکی ایک مثال ہے۔

آہ آمدن | استعمال۔ بر آمدن آہ باشد صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت (انسی خاوری
ع) ز سینہ ہر نفسم آہ جانگداز آید ٭ چو آتشیکہ
نشیند دمی و باز آید ٭ (جامی ع) ہرگز بسراغ
شہیدان نگذشتم ٭ کز خاک شہید غم تو آہ نیامد ٭
(اردو) آہ اٹھنا۔ بقول امیر دل سے آہ
نکلنا (معروف ع) سرد مہری سے تری
میرے دل افسردہ سے ٭ جز دم سرد آہ تو
آہ آتشین اٹھتی نہین ٭

آہ آہ داشتن | استعمال۔ بمعنی داشتن کسی

آہ متصل بر زبان کہ یک لحظہ بی آہ نباشد چنانکہ بیدل گوید (ص) بی تماشا نیست حیرت خانۂ ناز و نیاز ؎ عشق اینجا آہ آہی دار داینجا واہ واہ ؎ (اردو) آہ آہ کرنا۔ بقول امیر کراہنا	(اسیر ص) ہنستے تھے جو قاہ قاہ شیشے ؎ اب کرتے ہین آہ آہ شیشے (کیف ص) عشق مژہ مین کرتے ہو کیون کیف آہ آہ ؎ برما رہا ہے دل کوئی نوک سنان سے کیا ؎

آہا صاحب انند بحوالۂ شرح نصاب گوید کہ کلمہ ایست کہ بوقت خوش آمدن چیزی استعمال کنند صاحب غیاث ہم ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ اگرچہ صاحب انند این را فارسی نوشتہ لیکن محققین فارسی زبان کہ مراد از صاحبان ناصری و سروری و پہلوی و برہان و جامع باشد این را ترک کردہ اند و (ہاہا) بر وزن غرا و ارا۔ بزبان سنسکرت کلمہ ایست کہ در مقام حیرت و مصیبت از زبان برآید (کذا فی الساطع) شکسپیر ہم در لغت خود ذکر این بہمین معنی کردہ و این را لفظ زبان سنسکرت نوشتہ پس اگر (آہا) را فارسی گیریم چنانکہ صاحب انند آوردہ ماخذش آہ باشد و اگر خیال کنیم کہ فارسیان از سنسکرت گرفتہ اند تعلّق او با خوش وقتی نباشد حیف است کہ سندی پیش نشد تا تصفیۂ معنی شود باتی حال اگر این را لفظ فارسی گیریم کلمۂ باشد کہ در مقام حیرت و تعجب از زبان برآید نہ بحالت خوش آمدن چیزی۔ در زبان عرب آہا کلمۂ افسوس است ماخوذ از آہ چنانکہ بہاء الدین عاملی گوید (ص) صرفت العمر فی لہو ولعب ؎ فآہا ثم آہا ثم آہا ؎ (اردو) آہا۔ بقول امیر ؎ ہندی) تعجب اور خوشی ظاہر کرنے کا کلمہ (فقرۂ امیر) آہا آپ یہان کیونکر آگئے ؎ آہا کیا چٹپٹے کباب ہین ؎

آہار بقول صاحب برہان و جامع بر وزن ناہار (۱) بمعنی خورش و چیزی خوردن باشد چنانکه ناہار چیزی نخوردن و (۲) چون خورش باعث قوت است بنابران آن شے را که بر کاغذ و جامہ مالند تا سبب تقویت آن گردد آہار گویند و (۳) بمعنی فولاد جوہردار۔ صاحب سروری بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم صراحت کند که شوربائیکه بر جامه مالند تا صیقل پگیرد و نشاستهٔ که بر کاغذ مالند آنرا نیز آہار گویند چنانکه استاد لامعی گوید (۵۲) الماس کرده چنگ پ را خوش کرده دل نیز نگ را ٭ آہار داده سنگ را از کشتن شیران بہ دم ٭ و آرسته بذکر معنی دوم و سوم از ابوالبرکات منیر که در رزمیّه گفته سندی پیش می کند (فقره ۲) پیکر ساده رویان را بآہار تیغ مانند کاغذ می بریدند صاحب رشیدی بذکر ہر سه معانی گوید که ظرف طعام را که (باہار) گفته اند متعلّق بمعنی اوّل است و معنی ترکیبی آن (با خوراک) باشد صاحب پہلوی و مؤیّد بر ذکر معنی دوم قانع بہار بذکر معنی دوم و سوم از ملّا طغرا سند آورده (فقره ۲) کاغذ گر نصیب قبل از آنکه ورق آبی سحاب را بشوربای دیگ بحر آہار دہد صفحه چہره ام را بعقیق اشک مہره کشید،، صاحبان ناصری و جہانگیری بذکر ہر سه معنی بر معنی سوم از حکیم اسدی سند آورده اند (۵۳) نہاد از گہین سر که سالار بود ٭ عمودش ز پولاد آہار بود ٭ خان آرزو بذکر معنی اوّل و سوم فرماید که معنی دوم متعلّق باوّل است زیرا که آشی را که بکاغذ و جامه می مالند سبب تقویت آن است که خورش باعث قوت است مؤلّف گوید که آہار لغت سنسکرت است بالمد بمعنی طعام و غذا۔ و بالضم بمعنی پرده سواری زنان و بالفتح نشاستهٔ رقیق۔ کذا فی الساطع پس معلوم میشود که فارسیان این لغت را از زبان سنسکرت

گرفته اند و بالفتح هم بمعنی پالودهٔ که برکاغذ وشوربائیکه برجامه مالند استعمال می کنند ذکرش بجای
خود آید پس آهار را بالمد بمعنی اوّل گرفتن عیبی ندارد که ماخذش متحقّق است ـ کسی از اهل
لغت سند استعمال این پیش نکرد و بنظر ما هم نگذشت ـ آنچه صاحبان لغت این را بسند
استاد لامعی وابو البرکات و ملّا طغرا بمعنی دوم گرفته اند قابل غور است تحقیق ماخذ این
معنی را بالفتح اوّل قرار می دهد ـ صاحبان لغت فرس بهمین معنی بالفتح هم آورده اند پس اسناد
نثر ابو البرکات و ملّا طغرا بر مدّ الف قابل وثوق نیست زیراکه قلم در دست کاتبان تصرّف
شعار و نقل نویسان ساده کار است مقصوره را ممدوده نوشتن یا بالعکس آن کردن بدست
اوشان باشد و ذریعهٔ تصحیح و تنقیح بدست ما نیست که میزان بحر شعر در نثر نداریم و این قدر
جگر کاوی بدین جهت که اهل لغت نسبت معنی دوم از تاویلات کار گرفته اند یعنی چون معنی
اوّل متحقّق است می فرمایند که خورش باعث قوّت است و آشی که برکاغذ وشوربائیکه
برجامه می مالند سبب تقویت کاغذ و جامه باشد ما می گوئیم که هرگاه به تحقیق ماخذش (آهار
بالفتح) را فارسیان بمعنی (پالودهٔ که برکاغذ وشوربائیکه برجامه بمالند) گرفته اند ضرورتی ندارد
که درین هر دو نثر آهار را بالمد خوانیم و از تاویلات کار گیریم حالا بر سند نظم اُستاد لامعی غور می کنیم و
می گوید که ممدوح ما چنگ خود را شمشیر قرار داده یعنی دُم شیر را در دست گرفت و بر سنگش
زده نگشت گویا سنگ را تقویت داد یعنی شیر را بالای او نهاد اگر اینجا آهار را بمعنی دوم
گیریم یعنی (آشی که برکاغذ وشوربائیکه برجامه می دهند) در معنی شعر خبط میشود پس باید که بمعنی دوم
از تعمیم کار گیریم یعنی (آهار دادن) بمعنی چیزی را بچیزی تقویت دادن باشد ـ تقویت کاغذ را

بہ آبش یا پالودہ و تقویت جامہ را بہ شوربا مخصوص کردن درست نباشد شاہد دعوای ما ہمین سند استاد لامعی است کہ در الفاظش کاغذ است نہ جامہ و می دانیم کہ محققین نازک خیال این راچہ طور بسند معنی دوم آوردہ اند اگر بحسب ادعای ما از تعمیم کار گرفتہ شود معنی شعر بدرستی پیدا میشود فافہم۔

انچہ بعض صاحبان لغت آہار را بالمد بمعنی سوم گرفتہ اند (یعنی فولاد جوہردار) خندہ خیز است زیرا کہ استناد آنہا از کلام حکیم اسدیست کہ بالا مذکور شد کہ استعمال (آہار بودن) در آنست بمعنی ذریعۂ تقویت بودن۔ شک نیست کہ این معنی مجاز و با معنی اوّل تعلق دارد کہ غذا و خورش ہم باعث تقویت انسان است حالا بر معنی شعر توجہ بر نگاریم۔ شاعر گوید کہ (عمودش ز پولاد آہار بود) یعنی سنان ممدوح کہ از پولاد بود ذریعۂ تقویت او بود۔ اگر در این مصرع اہار را بمعنی پولاد گیریم معنی شعر ہرگز درست نمیشود بعض کتاب در بعض نسخ فت (واو) درمیان (پولاد) و (آہار) زیادہ کردہ اند (کما فی النّاصری) و بعض پولاد را باضافت خواندہ اند و گویند کہ آہار۔ نوعی از پولاد است (کما فی الرّشیدی) امّا بخیال ما این ہمہ ہیچ است فتامّل۔ نتیجۂ این ہمہ تحقیق آنست کہ معنی آہار خورش است و مجازاً بمعنی طاقت ہم آمدہ زیرا کہ خورش ذریعۂ طاقت و توانائی است۔ (اردو) (۱)۔ آہار بقول صاحب آصفیہ (فارسی۔ سنسکرت) اردو مین مستعمل (۱) بمعنی کہانا (۲) نشاستہ کلف۔ ماوا۔ جو کاغذ پر کتابون کی مضبوطی کے لئے چڑھاتے ہین آپ ہی نے لفظ (غذا) پر بھی اسکا ذکر کیا ہے۔ لیکن امیر نے لفظ اہار پر صرف معنی دوم کا ذکر کیا ہے

فرماتے ہین کہ نشاستہ وغیرہ کے لئے لئی پکا کے کاغذ اور وصلیون پر پھیرتے ہین اور خشک ہوجانے کے بعد مہرے سے رگڑتے ہین تاکہ حروف خوب چمکین اور قلم روان ہوا ور اُٹھانا چاہین تو حرف صاف اُٹھ آئین نیز فرماتے ہین کہ اب آہار بحذف الف بول چال مین زیادہ ہے صاحب آصفیہ نے لفظ (کلپ) پر لکھا ہے - کہ مانڈے - آہار - کانجی - کلف - جو دھوبی لوگ چاولون یا میدے کا پکا کر کپڑون کو کرارا اور صاف بنانے کے واسطے دیتے ہین (۳) فولاد - بقول صاحب آصفیہ (فارسی) اردو مین مستعمل - مذکر - پولاد - ایک قسم کے نہایت سخت جوہردار لوہے کا نام (آتش ؎) سختی ہجر یار سے دل مین جو اجو درد ؛ مومی ہماری آہ سے فولاد ہوگیا ؛

آہ از جگر کشیدن استعمال - آہ کردن وآہ کشیدن وبرآوردن آہ از جگر باشد اگرچہ تعلق حقیقی آہ با دل است ولیکن فارسیان با جگر ہم آوردہ اند چنانکہ بیدل گوید (؎) داغ سپہر مرہم کافور می بردہ زین آہ کز جگر چو سحر می کشیم ما ؛ (اردو) آہ کھینچنا - بقول امیر آہ کرنا (نصیر ؎) تاب کیا ہے جو تجھے اور نظر سے دیکھے ؛ کھینچکر آہ کرون چشم قمر مین تنکا ؛ محاورۂ اردو مین بھی آہ کا تعلق جگر سے مانا گیا ہے (آہ جگر) پر امیر فرماتے ہین کہ آہ کو دل سے علاقہ ہے مگر شعرا نے آہ جگر بھی کہا ہے جیسے (ظفر ؎) جان لب پر آگئی آہ جگر سے پیشتر ؛ راہرو منزل پہ پہنچا راہبر سے پیشتر ؛

آہ از دل برکشیدن استعمال - آہ کردن وبرآوردن آہ از دل باشد چنانکہ جامی گوید (؎) بیش ازین گو آفتاب آن عارض نازک مسوز ؛ ورنہ آہی برکشم از دل کہ سوزد آفتاب ؛ (اردو) آہ کھینچنا -

(داغ ؎) وہ ٹھنڈے ٹھنڈے چین سے
گھر کو چل گئے پڑے اور آہ سرد دل پر ملال کھینچ ہم ؛

آہ از دل برون آمدن استعمال - لازم (۹۴۲)

مصدر گذشتہ چنانکہ بیدل گوید (؎) شبنم آہی
ز دل از حسرت قاتل برون آمد ؛ سرشک
از دیدہ بال افشان تر از بسمل برون آمد ؛
(اردو) آہ دل سے نکلنا (داغ ؎) آہ
آتشبار کیا نکلے دل پہ داغ سے ؛ ہم نے روشن
کی ہے یا رو یہ چراغ گل سے شمع ؛

آہ از دل بلند گردیدن استعمال مرادف (۹۴۳)

مصدر گذشتہ باشد چنانکہ صائب گوید -
(؎) آہ افسوس از دل خون گرم ما گرد د بلند ؛ ہم
از شکست شیشۂ ہر کس صدا گرد د بلند ؛ (اردو)
آہ دل سے اُٹھنا (معروف ؎) سرد مہری
سے تری میرے دل افسردہ سے ؛ جز دم
سرد ابتو آہ آتشین اُٹھتی نہیں ؛

آہ از دل کشیدن استعمال - مرادف (۹۴۴)

آہ از دل برکشیدن است کہ گذشت چنانکہ
صائب گوید (؎) اگر ز دل نکشم آہ نیست
بیدردی ؛ کہ رشتہ ام گرہ از پیچ و تاب گردیدہ است
(ظہوری ؎) بیدلان از حسرت قدکسی ؛
آہہا از دل چہ موزون می کشند ؛ (اردو)
دیکھو آہ از دل برکشیدن -

آہ از لب بلند گردیدن استعمال - برآمدن (۹۴۵)

آہ از لب باشد چنانکہ صائب گوید (؎)
آہ سردی از لب ہر کس کہ می گرد د بلند ؛ آفتابی
ورنہ دل چون سحر دار د گرہ ؛ (اردو) آہ
لب سے نکلنا (آتش ؎) نکلی لبون سے آہ
کہ گردون نشانہ تھا ؛ گویا کہ تیر جوڑ سے ہوئے
تھے کمان مین ؛

آہ از لب بستن (مصدر اصطلاحی)

بقول بہار کنایہ باشد از آہ از لب جدا شدن
(والہ ہروی ؎) نیر طبع از کسوف فسق در
بیت الشرف ؛ زین خجالت آہم از لب

نگسلد چون ہیم ماه ؎ (اردو) آه لب سی نکلنا - دیکھو (آه از لب بلند گردیدن)

آہازیدن بقول صاحب بحر عجم بمعنی آہیختن است که کشیدن باشد مطلقاً (سالم التصریف) یعنی بعد از حذف نون مصدر بنای ماضی او در مشتقات سالم باشد و تبدیل و حذف در حروف اصلی آن راه نیابد پس درین صورت غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نخواهد بود و صیغهای غیر سالم این که مضارع و حال و اسم فاعل و امر و نہی باشد در استعمال اہل لسان نیامده (انتہی) صاحب نوادر گوید که بزای تازی بر وزن آماسیدن - برکشیدن تیغ و خنجر و مانند آن - مفعول این آہازیده و آہیخ و آہیک - حاصل بالمصدر بمعنی کشش و نیز اسم فاعل و امر چون (عالم آہیخ) و (جان آہیخ) و (دم آہیخ) که اژدہا را گویند که چیزہا را بدم درکشد و (دود آہیخ) دودکش حمام است صاحب موارد گوید که معنی این کشیدن است خصوصیت شمشیر و غیر ذلک ندارد - صاحب مؤید بحواله زفانگویا گوید که مرادف آہیختن است و صاحب ناصری بلا آہازیده) گوید که بکسر زای نقطه دار بمعنی کشیده چه قد کشیده و چه شمشیر کشیده و چه تنگ اسپ کشیده مؤلف گوید که صاحب نوادر تعریف آہازیدن و آہیختن را به یکجا نوشته آنچه آہیخ را امر قرار داده متعلق از آہازیدن نباشد و آنچه امر را اسم فاعل ہم گوید اجمال بیانش باشد که بحالت ترکیب افادهٔ معنی اسم فاعل کند نه مجرد - بحث کامل مشتقات آہیختن بجایش می آید اینجا ہمین قدر صراحت کافیست که آہیخ متعلق ازین مصدر نیست و در تخصیص معنی ما ہم با صاحب نوادر اتفاق نداریم - مخفی مباد که بخیال ما ماخذ این مصدر لفظ آه است و معنی کشیدن درین مصدر از ہمین

با خد پیدا شد زیرا کہ آہ بخار یست کہ از داخل بیرون می آید واللہ اعلم۔ صاحب برہان و در تعریف لفظ آہستہ کہ می آید ذکر مفعول این (آہازیدہ) کردہ (اردو) کھینچنا۔

آہازیدہ بقول صاحبان برہان و ناصری وجہانگیری وجامع بکسر زای نقطہ دار و سکون تحتانی و فتح دال (۱) بمعنی کشیدہ باشد خواہ قلم کشیدہ خواہ شمشیر کشیدہ خواہ تنگ اسپ و امثال آن و (۲) عمارت ہای طولانی را نیز گویند مؤلف گوید کہ اسم مفعول است از مصدر آہازیدن بمعنی کشیدہ و معنی دوم مجاز آن باشد (اردو) (۱) کھنچا ہوا (۲) طولانی عمارت۔

آہال صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ گوید کہ ماخوذ است از اہالی کہ لفظ عربیست شعرای فرس این را بمعنی اہالی استعمال کردہ اند کہ بمعنی مردمان باشد و این را لفظ فارسی قرار دہ حیف است کہ سندی پیش نشد دیگر کسی از اہل لغت ذکر این نکرد مانقل بیانش کردہ ایم و تا وجود سند از تسلیم این قاصریم در روزمرۂ فرس البتہ شنیدہ ایم کہ استعمال این میشود مثلاً اہل علم را فارسیان اہال علم گویند ولیکن اہل عرب ہم بضرورت شعر اہال را بمد الف آہال استعمال کردہ اند (کذا فی الصراح) پس نمیتوان گفت کہ این مفرس است (اردو) اہالی موالی۔ بقول امیر اہالی۔ اہل کی جمع اور موالی مولے کی جمع بمعنی یاران اردو مین مستعمل ہے جیسے (فقرۂ امیر) آٹھ پہر اہالی موالی جمع رہتے ہین گنجیفہ اڑتا ہے" اہالی کا ترجمہ لوگ ہی لوگ زبان سنسکرت کا لفظ ہے اردو مین مستعمل۔ بقول صاحب آصفیہ اشخاص صاحب ساطع نے بھی لوگ کو بمعنی مردمان زبان سنسکرت کا لفظ لکھا ہے۔

آہایدن بقول صاحب نوادر مرادف آہازیدن و آہیختن۔ صاحب موارد ہم ذکر

این کرده هرد و از سند ساکت و دیگر کسی ذکر این
نکرد مؤلف گوید که زباندانان فرس درباره
مصادر طرفه تصرّف ها کرده اند ملّا طرزی و
طرز شستی و ملّا حسن و ملّا فوقی یزدی مکیدن
ومدنیدن را بابکریدن و عمریدن را بمعنی زیارت
کردن مکّهٔ معظّمه و مدینهٔ طیّبه و زیارت کردن
مزار مبارک ابوبکر و عمر رضی الله تعالی عنهما و
طوفیدن بمعنی طواف کردن و مکریدن بمعنی
مکر کردن و چراغیدن بمعنی چراغ افروختن
آورده اند که بجای خودش ذکر کنیم صاحب
نوادر در مقدّمهٔ کتاب گوید که دیگران را تصرّف
جایز نیست مگر وقتی که از شوخی طبع حرف بندند
و التزام گیرند ما می گوییم که این مجتهدین زبان
کاری کرده اند که حلقهٔ زبان را وسعت دهند
و متأخّرین تحقیق پسند طرزی اختیار کرده اند
که عرصهٔ زبان را تنگ می کند فضلای معاصرین
عجم را باید که برین غور کنند دائماً و هر یک بازبان
تغیّر و تبدیل می شود و اختیار آن بدست اهل
زبان نامور باشد هرگاه مصدر آهائیدن پیش
ما ست نقصانی نباشد که معنیش آه کردن گیریم
بخصوص در آنحالیکه ماخذ این معنی کشیدن که
ذکرش بالا گذشت لفظ آه باشد چنانکه بر مصدر
آهازیدن هم ذکر آن کرده ایم (اردو) دیکھو
آهازیدن۔

(۵۵) **آه باواز آمدن** (مصدر اصطلاحی)
ناله پیدا شدن است زیرا که ما بر لفظ آه ذکر
کرده ایم که نزد فارسیان درجهٔ فغان بالاتر از ناله
باشد و ناله بالاتر از آه پس اگر آواز آه پیدا
شود ناله است و اگر ناله بلند شود فغان باشد
(ظهوری ؎) پردهٔ ناله در دچون کشدم دل
بفغان ۞ ور کشم ناله بهوس آه باواز آید ۞ (اردو)
آه کا نعره مارنا۔ بقول امیر زور سے آه کرنا۔
جیسے (فقرهٔ امیر) یه کس نے آه کا نعره مارا که
نه دل بھر آیا" اگرچه امیر نے اسکی صراحت مزید

ہنین کی ہے مگر ہماری رای مین آہ کا نعرہ (فغان) ہے کیونکہ نعرہ مارنے کے بعد آہ باقی ہنین رہتی۔

آہ بآہ افگندن استعمال۔ بقول صاحب آصفی۔ پیاپی آہ کردن چنانکہ ظہوری گوید (ع) از روش جلوۂ آہ بر آہ افگنم ٭ و ز خلش غمزۂ خون بچکیدن دہم ٭ (اردو) لگاتار آہ کرنا۔ آہ پر آہ کرنا

آہ بآہ انداختن استعمال۔ بقول صاحب بحر عجم متصل و بلا فصل آہ زدن و آرستہ ہم ذکر این کردہ و سندی کہ غیر متعلق ازین است آورد و کم بر مصدر گذشتہ گذشت بہار از باقر کاشی سند آرد (ع) آہ اگر سوختگان آہ بآہ اندازند ٭ آورندت ز ہم چرخ و بچاہ اندازند ٭ (اردو) دیکھو آہ بآہ افگندن۔

آہ بآہ پیوستن (مصدر اصطلاحی) ذکرش بمعنی آہ بآہ افگندن و انداختن است کہ گذشت چنانکہ ظہوری گوید (ع) ز چشم نم زدہ اشکی بر اشک افشردندم ٭ ز آہ سوختہ آہی بآہ پیوستند ٭ (اردو) دیکھو آہ بر آہ افگندن۔

آہ بالا کشیدن (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد از بلند شدن آہ چنانکہ صائب گوید (ع) بیزنی آتش بعالم حرف روی او مگو ٭ آہ بالا می کشد زان قامت رعنا مپرس ٭ (اردو) آہ بلند ہونا۔ کہہ سکتے ہین۔ امیر نے آہ اُٹھنا کا ذکر فرمایا ہے (دیکھو آہ آتشین)

آہ بالیدن (مصدر اصطلاحی) صاحب آصفی بذیل لفظ آہ ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بلند و بالا شدن آہ است (حزین اصفہانی ع) بیاد قامت او گر چنین بالد حزین آہم ٭ فراش می کند شمشاد و سہم خود نمائی را ٭ (اردو) آہ بلند ہونا۔

(۱) **آہ بر آمدن** استعمال۔ صاحب آصفی بذیل لفظ آہ ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ پیدا شدن و جاری شدن آہ باشد چنانکہ

ظہوری گوید (ے) کار نفس از دعا بر آمد ؛ خوش آہ بدعا بر آمد ؛ صاحب آصفی از صائب سندے آوردہ کہ ازان ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(۲) آہ بر آمدن بفلک پیدا میشود بخیال مابلند شدن و بفلک رسیدن آہ باشد (ے) کوتہ بود از دامن رعنائی آن سرو ؛ گر آہ جگر سوز بافلاک برآید ؛ (اردو) (۱) آہ نکلنا (۲) آہ بلند ہونا ۔ آسمان تک پہنچنا ۔ صفات آہ مین آہ عرش پیما ۔ آہ عرش رس آہ فلک پیما کا ذکر نمبر ۳۳ و ۴۴ و ۴۷ (اردو) پر ہوا ہے (منتظر ے) آج آہ عرش پیما سے یہ پایا ہے قرار ؛ گڑ گڑا کر تو دعائین مانگ مین آمین کھون ؛ (نصیر ے) اے فلک مت ڈر اس آہ عرش رس کے بوجہ سے ؛ گنبد کہنہ نہین گرتا کلس کے بوجہ سے (تسلیم ے) نا امیدی مین ہوا ے عرض مطلب ہے وہی ؛ رو رکہدیتے ہین کچھ آہ فلک پیما سے ہم ؛

(۱) آہ بر آوردن استعمال ۔ صاحب آصفی بذیل لفظ آہ ذکر این کردہ از معنی ساکت ۔ مؤلف گوید کہ آہ کردن باشد (ظہوری ے) ترسم کہ رازہا ہمہ از دل بدر فتد ؛ رسوا شوم گر آہ نہانی بر آورم ؛ صاحب آصفی سندی کہ از کلام عالی شیرازی آوردہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(۲) آہ بر آوردن از دل راست و این مرادف آہ از دل کشیدن و برکشیدن) است کہ گذشت (ے) ہر آہ کہ عاشق ز دل تنگ بر آورد ؛ چون شاخ گل از پا درخش رنگ بر آورد ؛ (ارسلان ے) گر ز دل آہ جگر سوز بر آرم چہ عجب ؛ چہ کنم گہ دل وگاہی جگرم میسوزد ؛ (اردو) (۱) آہ نکالنا (۲) آہ دل سے نکالنا (دیکھو آہ از دل برکشیدن)

آہ بر آئینہ نوشتن (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد از ارتکاب امر بی ثبات کہ چون کسی نفس بر آئینہ کشد غباری از تاب نفس بر آئینہ پیدا میشود

(۶۹۵) ۔

و فی الوقت محو گردد این مرادف نقش برآب
کشیدن است (بیدل ؎) ز دل نقش امیدم
جلوہ گر نیست ؛ بر این آئینہ آہی می نویسم ؛
سخنور ہندی نژاد کہ فارسیان استاد ز بانش تسلیم
کردہ اند چہ مضمون نازکی آوردہ فرماید کہ بر دل
من کہ مثل آئینہ باشد نقش امید جلوہ گر نیست
زیرا کہ عکس در آئینہ دیرپا نباشد و باین وجہ گویم
کہ بر آئینۂ دل کتابت آہ می کنم کہ آہم بعجلت
محو می شود یعنی آہی کہ از دلم می بر آید بہ کتابتی
ماند کہ زود محو گردد پس ہر گاہ صفحۂ دل ہمچنین باشد
جلوہ گر شدن نقش امید برو عجبی نیست (اردو)
نقش بر آب ہونا - بقول صاحب آصفیہ
بے ثبات - ناپائدار ہونا - (وجاہت ؎)
ہے وجاہت یہ زیست نقش بر آب ؛ کیا یقین
آئے نقش باطل کا ؛ (میر ؎) مت کیجیو اعتبار
اس کا ؛ ہے نقش بر آب زندگانی ؛ اسی کا متعدی
اس مصدر فارسی کا ترجمہ ہے صفحۂ ہوا پر لکھنا
قلم آہ سے آئینہ پر لکھنا - کہہ سکتے ہیں تشبیہات
آہ مین (کلک آہ) کا استعمال موجود ہے دیکھو
نمبر ۲۸ - فارسیون نے بہی آہ کو خامہ سے تشبیہ
دی ہے دیکھو تشبیہات فارسی کا نمبر (۱۰)

آہ برخاستن (مصدر اصطلاحی) کنایہ
باشد از بلند شدن آہ - صاحب آصفی ذکر این
کردہ از معنی ساکت (ظہوری ؎) بیش ازین
تیغ نفس را دم تاثیر نبود ؛ آہ برخاست در دم
اثرستان گشت است ؛ و از سندی دیگر...

آہ برخاستن از دل ہم پیدا میشود -
(ظہوری ع) باآن دل کہ برخیزد آہی از و (اردو)
(۱) و (۲) آہ اٹھنا (دیکھو آہ آمدن)

آہ برداشتن استعمال - متعدی مصدر
گذشتہ بمعنی آہ کردن وکشیدن و بلند کردن - صاحب
آصفی بذیل لفظ آہ ذکر این کردہ از معنی ساکت
(نظامی ؎) باہی کہ برداشت بی توشۂ ؛
فرو ریخت از منظرش گوشۂ ؛ (اردو) آہ

بلند کرنا۔

آہ بر دمیدن (مصدر اصطلاحی (۱) کنایہ
باشد از پیدا شدن آہ و (۲) صاحب آصفی
کشیدن آہ گوید و بقول ماخذش (بہار عجم) آہ
زدن (طالب آملی ؎) چون بر دمم ز روزن
دل آہ آتشین ٭ تمثال اژدہا ز گریبان برآورم ٭
مخفی مباد کہ بر دمیدن بمعنی روئیدن لازم است
نہ بمعنی رویانیدن۔ اگر کلمۂ بر را زائد گیریم و
دمیدن را متعدی این شعر سند معنی آصفی و بہار
باشد (اردو) (۱) آہ نکلنا (۲) آہ نکالنا۔ دیکھو امیر اللغات

آہ برکشیدن استعمال۔ آہ کردن باشد (۶۵۰)
چنانکہ ظہوری گوید (؎) از تاب گرم خوئی
اگر آہ برکشم ٭ جوش ہزار لجّہ بہر قطرہ درکشم ٭ (اردو)
آہ کھینچنا (ناسخ ؎) ہجر ساقی مین بطی ہو گئی
جل کر کباب ٭ جائے قلقل اے صراحی آہ
آتشبار کھینچ ٭

آہ برگردانیدن (مصدر اصطلاحی) (۶۵۱)
ضائع کردن آہ باشد مخفی مباد کہ لازم (برگردانیدن)
(برگردیدن) است کہ بقول صاحب بحر بمعنی
خراب و ضائع شدن آمدہ (ظہوری ؎)
نفس گداخت و گر آہ برنگردانم ٭ بسینہ این تف
جانگاہ برنہ گردانم ٭ واضح باد کہ در مصرع ثانی
برگردانیدن بمعنی تبدیل حالت کردن است
صاحب بحر عجم بر لازم این صراحت این
معنی ہم کند (اردو) آہ کو ضائع کرنا۔

(۶۵۲) **آہ برنشان آمدن** (مصدر اصطلاحی)
کنایہ باشد از اثر کردن آہ چنانکہ ظہوری گوید
(؎) قسم بصید فگن غمزۂ کمان شستے ٭ کہ آہ
از روش تیر برنشان آمد ٭ (اردو) آہ کا اثر کرنا
آہ کا پر اثر ہونا۔

(۶۵۳) **آہ بسیر عالم بالا رفتن** (مصدر اصطلاحی)
کنایہ باشد از بلند شدن آن چنانکہ صائب
گوید (؎) یک شب نمیرود کہ دل از جا نمیرود ٭
آہم بسیر عالم بالا نمیرود ٭ (اردو) آہ بلند ہونا۔

آه بصد زبانه برخاستن (مصدر اصطلاحی) کنایه باشد از آه گرم برآمدن و مبالغه در بیان کثرت سوزِ آه است که در یک آه صد زبانِ آتش می برآید چنانکه ظهوری گوید (ﺳ) افسرده ولیم در زبان داشت ٭ هر آه بصد زبانه برخاست ٭ (اردو) ایک آه مین سو شعلے نکلنا۔ (۵۵۴)

آه بفلک بر دویدن (مصدر اصطلاحی) کنایه از بلند شدن آه چنانکه ظهوری گوید (ﺳ) شبها چو از جگر بفلک آه بر دود ٭ اشک غم از ستاره بروی سحر دود ٭ (اردو) آه بلند ہونا۔ فلک تک جانا صفات آه مین آه فلک پیما۔ فلک تاز۔ فلک فرسا کا ذکر ہو چکا ہے۔ (۵۵۵)

آهبنیابه (اصطلاح) بقول برہان بابای ابجد و نون و یای حطّی و بای بیک نقطهٔ تحتانی بر وزن ناخلف زاده بمعنی دہان دره باشد که آنرا خمیازه گویند و بعربی تثاؤب خوانند۔ صاحب جامع ہمزبان برہان و صاحب انند گوید که در بعض فرہنگہا بجای موحّدهٔ ثانی مثنّاة تحتانی بنظر آمده۔ صاحب ہفت قلزم فرماید که بفتح اوّل بالف کشیده و فتح موحّدهٔ تحتانی و نون و مثنّاة تحتانی بالف کشیده و فتح موحّده و ہای مدوّر (آہنیابه) دہان دره باشد۔ صاحب جہانگیری فرماید که با ہا و بای مفتوح و بنون زده و یای تحتانی بالف کشیده و بای مفتوح و اخفای ہا دہان دره باشد مؤلّف گوید که صاحب ہفت قلزم پابند ردیف لغت است و این لفظ را ذیل (آہا زیده) نوسید پس حرف سومش شک نیست که ہای ہوّز است و تسامح اوست که ذکرش در حلیه لفظ نکرد زیراکه (آہنیابه) در ہیچ یک لغت یافته نشد و بر صحّت وجود ہای ہوّز اتّفاق وزن بیان کردهٔ برہان و جامع و انند است و این ہرسه محقّقین ہم پابندی ردیف لغت می کنند و صاحب جہانگیری وجود ہای ہوّز را بصراحت بیان کرده پس متحقّق شد که بقول

این ہر سہ درین لفظ الف ممدوده - ہای ہوز - بای موحده - نون - یای تحتانی - الف
بای ابجد و ہای ہوز ہشت حرف داخل است محققین مذکورة الصدر از ماخذ این سکوت
ورزیده اند و ما می گوییم که این ماخوذ از آه باشد و آه را با خمیازه در ظاہر و باطن تعلّقی است
یعنی سبب آه ہم بخاریست داخلی که از دہان بیرون می آید و سبب خمیازه ہم ہمان - فرق
میان ہر دو این است که در خمیازه دہان بسیار کشاده میشود و در آه کشادگی دہان ظاہر
نمی گردد - پس متحقق شد که سبب ہر دو تبخیر داخلی است و در ہر دو اخراج آن بوسیلهٔ دہن
باشد اگرچه سبب تبخیر آه غم و اندوه است و سبب تبخیر خمیازه احتباس آن ولیکن از برای
تحقیق ماخذ اتّحاد این ہر دو ضرورت ندارد و نباید که ما بقعر دریا غوطه زنیم بالجمله چون
متحقّق شد که لفظ آه درین اصطلاح داخل است حالا باید که از حصّهٔ باقیش بحث کنیم
که بن - یا به باشد مخفی مباد که فارسیان بن بضم بای عربی و سکون نون سوراخ مقعد را
گویند (کذا فی البرہان) و مجازاً برای مطلق سوراخ توان گرفت و (یاب) صیغهٔ امر حاضر
است از مصدر یافتن و بقاعدهٔ فارسی بعد کلمهٔ دیگر مرکّب شده افادهٔ معنی فاعل کند چون
فتحیاب نیز صاحب برہان بر لفظ (یاب) می فرماید که فارسیان پیدا کننده و یابنده را
(یاب) گفته اند - پس اگر ہای ہوز آخرین را ہای نسبت گیریم (آه بن یا به) آہی باشد که
پیدا کنندهٔ سوراخ است در دہن که از خمیازه نمایان وکشاده میشود و این کشادگی تامّه
مخصوص است از خمیازه پس نتیجه تحقیق ماخذ این است که موحّدهٔ اوّل را برخلاف صاحب
ہفت قلزم مضموم گیریم و درین خصوص تسامحش بوجه عدم تحقیق ماخذ باشد - انچه صاحبان

برہان و جامع و آنند این اصطلاح را بروزن بنا خلف زاده گفته اندہم تسامح کرده اند
و سبب این ہم عدم تحقیق ماخذ است و بس حالا عرض میشود که آه را با ضافت خواندن
و بفک اضافت ہردو درست باشد و بدین سبب که فارسیان در رسم الخط ہای اول
را جدانه نوشته اند فک اضافت اولی پس نظر بر تحقیق بالا گوئیم که آنچه بعض اہل فرہنگ
ہای موحدهٔ ثانی را یای حطی گرفته اند چنانکه صاحب انند ذکرش کرده غلط است (اردو)
جماہی - جمائی - بقول آصفیہ (ہندی) اسم مونث اردو مین مستعمل - فاژه کا ترجمہ - نہایت
کاہلی خواه کثرت خمار و بیداری سے منہ کھولکر سانس لینے کو کہتے ہین (منہ ۵) کرے
اثبات دہن لاکھ جماہی تیری * خاموشی کہتی ہے جھوٹی ہے گواہی تیری *

آه بی پایان | استعمال با ضافت ہای
ہوز یعنی آه بیشمار و آه بیحد مراد از کثرت
آه است چنانکه ظہوری گوید (۵) رفته کو
طوفان غم بر باد اسباب نفس * آری آری
ظاہرست از آه بی پایان ما * (اردو)
بے شمار آہین - بے حد آہین -

آه پیچیدن در دل | (مصدر اصطلاحی)
بقول بہار که بر آه پیچیدن در چیزی) نوشته
معروف صاحب آصفی این را مرادف آه
در گرفتن با چیزی گوید و از اسناد ہردو (آه
پیچیدن در دل) پیدا میشود پس اگر لازم گیریم
(۱) بمعنی واقع شدن حبس در دل باشد که نتیجهٔ
ضبط آه است و اگر متعدی گیریم (۲) ضبط
آه کردن باشد (صائب ۵) مرا آه از خموشی
در دل دیوانه می پیچد * که از بے روزنی ہا دود
در کاشانه می پیچد * (ثانی مشہدی ۵) آه
خود را در دل تنگ خود از شرم رقیب * چند
پیچم بیش ازین نتوان گره بر باد بست (اردو)

(۱) دم رکنا (۲) ضبط آه کرنا - امیر نے آه
روکنا کی سند دی ہے (رند سہ) ضبط نالے
کو کرون ہر دم کہ روکون آه کو تو مجھسے اب
چھپتی نہین کبتک چھپاؤن آه کو ؎ (بحر سہ)
روکی یقین گرم آہین یک لحظہ عمر بھر مین ہین
آجتک پھپھولے اپنے دل وجگر مین ؎

(۶۵۹) **آه تا بماه رفتن** (مصدر اصطلاحی) کنایہ
باشد از بلند شدن آه چنانکہ جامی گوید (سہ)
آب چشمم تا بماہی رفت و آہم تا بماه ؎ ہست
بر درود دل من ماه تا ماہی گواه ؎ (اردو) آه
بلند ہونا - دیکھو صفات آه جس مین آه فلک
پیما و فلک فرسا کا بیان ہے -

آہتن | بسکون ہای ہوز و فتح تای عربی مصدر
باشد (۱) بمعنی آه کردن و (۲) مجازاً بمعنی
کشیدن چیزی از چیزی - دیگر کسی از اہل لغت
ذکر این نکرده است اگر مطابق خیال ما کہ ذکرش
برلفظ آہتہ می آید این را مصدر تسلیم کنیم متروک
التّصریف باشد زیراکہ بجز اسم مفعولش کہ آہتہ
در بعض کتب لغت مذکور است استعمال این
در کلام فرس نظر ما نیامده (اردو) (۱) آه
کرنا (۲) کھینچنا -

آہتہ | بقول - برہان وناصری وجامع
بروزن تافتہ (۱) بمعنی آہازیده است کہ مطلق
کشیده باشد اعم از قدّ کشیده و شمشیر کشیده و امثال
آن و (۲) عمارتہای طولانی را نیز گویند صاحب
سروری برلفظ آختہ فرماید کہ این مرادف اوست
وصاحب نوادر برلفظ آہیختہ گوید کہ آہتہ مخفف
آن باشد ما ہمی گوئیم و برلفظ آہازیده اشاره کرده ایم
کہ اگر حقیقت ماخذ این آه باشد چنانکہ خیال
ماست عجبی نیست کہ آہیدن یا آہتن مصدر
باشد بمعنی آه کشیدن و بمجاز بمعنی برکشیدن
چیزی از چیزی و باشد کہ فارسیان آہتن را
از زبان سنسکرت گرفتہ باشند کہ آہت در
سنسکرت قربانی سوختہ را گویند (کذا فی اساطع)

دآه ہم دودی یا بخاری است که از سوز دل پیدا شود پس قرین قیاس است که فارسیان آہتن را از آه مصدر قرار داده باشند و ماخذ آه ہمان آہت باشد که مذکور شد پس ہر گاه آہتن را بمعنی آه کردن و مجازاً بمعنی کشیدن چیزی از چیزی گیریم آہته را مفعول آن میتوان گرفت که مرادف آخته و آہیخته و آہازیده باشد والله اعلم بالصواب (اردو) دیکھو آہازیده۔

(۵۵۸) **آه تیز عنان گردیدن** (اصطلاح) بدون اضافت ہای ہوز کنایه باشد از آه بآه برآمدن و تیزی در آه مخفی مباد که ذکر آه مسلسل در صفاتش بر نمبر ۲۰ه گذشت (ظہوری ؎) گردید بہمین عمت تیز عنان آه ٭ جذر چه نفسہا بتنگی لنگ بر آورد ٭ (اردو) دیکھو آه باه افگندن۔ یه اس کا لازم ہے۔ آه پیاپے جاری ہونا

(۵۵۹) **آه جگر سوختگان** استعمال۔ باضافت ہای ہوز آه عاشقان باشد چنانکه ظہوری گوید (؎) گرمی بازار عمت داده است ٭ آه جگر سوختگان را رواج ٭ (اردو) دل جلوں کی آه۔ آه جگر سوختگان بھی اردو مین کہہ سکتے ہین

(۵۶۰) **آهِ حسرت** استعمال۔ آہی که بحسرت کشند چنانکه صائب گوید (؎) از عمر رفته حاصل من آه حسرت است ٭ جز زنگ از شمردن این زربدست نیست ٭ (اردو) آه حسرت اردو مین کہہ سکتے ہین۔

آهِ خام (اصطلاح) از قبیل خیال خام باشد بمعنی آہی که بی نتیجه باشد بہار در صفات آه ذکر این کرده است که بر نمبر ۲۱ گذشت ماسندش از کلام ظہوری بدست آورده ایم (؎) جگر جوشی نزد ناپخته ماندیم ٭ مگر ما را بآه خام بخشند ٭ (اردو) زبان اردو مین آه خام کا استعمال نہین ہے آرزوے خام بمعنی خیال خام مستعمل ہے۔ (دیکھو امیر اللغات) پس آه خام کا ترجمه آه بے نتیجه ہو سکتا ہے۔

(الف۔ آہخت) صاحبان برہان و ناصری و انند نسبت الف گویند که بکسر ثانی

(ب) آهختن — و سکون خای نخذ و تای قرشت بمعنی برکشید و برآورد صاحب
(ج) آهخته — پهلوی این را بمعنی کشیده گوید بخیال ما غور نفرموده که ج را الف

کرد (ف) بقول برهان بر وزن دانستن بمعنی کشیدن باشد مطلقاً اعم از قد کشیدن و شمشیر از غلاف کشیدن و دست از چیزی کشیدن و امثال آن و بقول صاحب بحر بفتح های هوّز مخفف آهیختن که بمعنی برکشیدن و برآوردن باشد مطلقاً (سالم التصریف) یعنی بعد از حذف نون مصدر بنای ماضی او در مشتقات سالم باشد و تبدیل و حذف در حروف اصلی آن راه نیابد پس در این صورت غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نخواهد بود و صیغه های غیر سالم آن که مضارع و حال و اسم فاعل و امر و نهی باشد در استعمال اهل لسان نیامده صاحب نوادر این را با مصدر آهیختن ذکر کرده گوید که کشیدن بتخصیص تیغ و خنجر و مانند آن باشد صاحب سروری و رشیدی با او متفق (فردوسی سه) ز آهختن تیغها از غلاف ٭ تو گفتی قاف را در دل افتاد کاف ٭ صاحب موارد این را بذیل آهیختن نوشته ذکر تعمیم و تخصیص معنی هم کند و با تعمیم اتفاق دارد صاحب مؤید بر این مصدر گوید که همان آهیختن است و بر آهیختن فرماید که همان آختن و بر آهختن با تعمیم معنی متفق (ج) بقول صاحب برهان بر وزن دانسته (۱) بمعنی کشیده مطلقاً و صاحب جامع فرماید که بر وزن وابسته بمعنی آهازیده که مترکه مطلق کشیده باشد و بقول صاحب جهانگیری با های مفتوح بجای زده بمعنی کشیده اعم از آنکه قد کشیده باشد یا شمشیر یا تنگ اسب و مانند آن (۲) عمارت طولانی مؤلف گوید که بخیال ما ماخذ این مصدر یعنی (ب) هم آه باشد چنانکه بر آهازیدن ذکر کرده ایم که معنی بیرون آوردن و کشیدن چیزی تائید خیال ما می کند آنچه بعض

محققین الف و ج را بفتح های هوّز نوشته اند تسامح کرده اند و دلیلی و سندی با خود ندارند ما را با صاحب برهان اتفاق است که ها را مکسور گیرد زیرا که این مصدر مخفف آهیختن است که بر حرف چهارمش یای مکسور بود چون یا را حذف کردند و های هوّز را با خای معجمه ملحق ساختند همان کسرهٔ ها باقی ماند و وجود کسرهٔ اتفاقیه ها علامت حذف یا است از برای فتح ها هم وجهی در یافته ایم که بر آهیختن می آید عجب از صاحب بحر است که امر این را مخفف آهیختن هم گوید و ها را مفتوح هم گیرد - آنچه بعض صاحبان لغت معنی این مصدر را با تیغ و خنجر و مانند آن مخصوص کنند غور نفرموده اند ما را با کثرت رای اهل لغت اتفاق است که ادعای تعمیم دارند تائید این از حاصل بالمصدر آهیختن می شود که می آید - (اردو) (الف) کھینچا - کھینچنا کا ماضی (ب) کھینچنا (ج) (۱) کھینچا ہوا (۲) طولانی عمارت -

آه دادن (مصدر اصطلاحی) صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که در اینجا آه مفعول است و دادن معنی قسمت کردن یعنی (مقدر کردن) یا موقع و توفیق دادن چنانکه ملا جامی در مصرع ثانی گوید (ع) یا رب دل و جان عشق آگاهم ده ÷ آه شب و گریه سحرگاهم ده ÷ بخیال ما ذکر این در ملحقات مصدر (دادن) اولی بود که هر چه قابل بیان است معنی (دادن) است پس (دادن آه) اصل این باشد (اردو) آه کی توفیق آه کا موقع دینا - آه مقدر میں لکھنا -

آه داشتن (۱) استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده و از معنی ساکت مؤلف گوید که آه کردن است (سند آصفی از حزین اصفهانی) (ع) در آتش عشق تو لب آه ندارم ÷ پکاوَّل دل بطاقت من سوخته دم را ÷ ظهوری هم

آورده (ـــہ) بہل باشد ریش جان کردن ز
نیش درد غم ؛ نازم آن دل راکه آه و ناله افگار
داشت ؛ ازسند پیش کرده آصفی مصدر . . .

(۲) **آه داشتن بلب** | ہم پیدا میشود که
بمعنی آه برلب داشتن است (اردو) (۱) آه
کرنا (۲) آه لب پر رکھنا کہ سکتے ہین ۔

آه درجگر شکستن | (مصدر اصطلاحی)
بقول بہار و انند و آصفی کنایہ از ضبط کردن آه
باشد (صائب ـــہ) شد است سینۂ من ہیچو
تیغ جوهر دار ؛ زبسکه آه شکست است درجگر مارا ؛
مؤلف گوید که شکستن لازم و متعدی ہر دو آمد
سندی که پیش شد از برای معنی لازم باشد یعنی
ضبط آه شدن پس این (۱) بمعنی ضبط آه شدن
آید و (۲) ضبط آه کردن (اردو) (۱) آه گھٹنا
(۲) آه روکنا ۔ بقول امیر ضبط آه کرنا (رند
ـــہ) ضبط نالون کو کرون ہر دم که روکون آه
کو ؛ مجھ سے اب چھپتی نہین کبتک چھپاؤن
آه کو ؛ ۔

آه درجگر گره داشتن | (مصدر اصطلاحی) (۹۱)
بند شدن آه و حبس آه درجگر باشد و گرفتن
آه جگر را (صائب ـــہ) درگلستان جهان ہر
لاله رخساریکه ہست ؛ از غم عشق تو آہی درجگر
دارد گره ؛ (اردو) آه جگر مین گره ہونا ۔
آه جگر مین رک جانا ۔ بند ہو جانا ۔

آه درجگر نبودن | (مصدر اصطلاحی) بقول بہار
و انند کنایہ از کمال نکبت و افلاس باشد (کمال اسمعیل ـــہ)
آن پیر گرسنه راکه نبود آه درجگر ؛ آروغ امتلا
زند اکنون ز خوان شکر ؛ (اردو) مفلس ہونا

آه درجگر ندارد | (مثل) صاحبان
خزینة الامثال و امثال فارسی ذکر این کرده
از معنی و محل استعمال ساکت ۔ صاحب ناصری
فرماید که کنایہ از مفلس و بی چیز باشد مؤلف
گوید که مرادف (آب درجگر ندارد) که گذشت
یعنی مبالغه باشد از گرسنگی و بی طاقتی که طاقت

آہ کردن ہم ندارد یعنی درجگرش حرکتی نیست (اردو) مفلسی سے بے دم ہے۔

آہ درجگر نداشتن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم کمال نکبت و افلاس داشتن و بقول بہار مرادف آہ درجگر نبودن کہ گذشت مؤلف گوید کہ آن لازم بود و این متعدّی پس در معنی ہر دو فرق است مخفی مباد کہ مثل گذشتہ متعلق از ہمین مصدر است (اردو) مفلسی سے بے دم ہونا۔

آہ درجگر نماندن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر کمال ضعف داشتن (منہ ﮯ) نماند از سرد مہریہای دوران درجگر آہم ؛ درختی راکہ سرما سوخت دودش برنمی آید ؛ (اردو) نہایت ضعیف اور ناتوان ہونا

(۹۹) **آہ درجگر نیست** مقولہ عجم یعنی از مفلسی و نکبت سخت ناتوان است فارسیان چون کسی را در کمال نکبت و افلاس ناتوان بینند گویند کہ آہش درجگر نیست (سنجر کاشی ﮯ) یکی دل داشتم آنہم تو بردی ؛ بجان تو کہ آہم درجگر نیست ؛ (اردو) بالکل بے دم ہے۔ بے جان ہے۔

آہ در دل پیچیدن (مصدر اصطلاحی) ہمان (آہ پیچیدن در دل) است کہ گذشت

(۹۷) **آہ در دل قرار نگرفتن** استعمال ضبط آہ نشدن چنانکہ صائب گوید (ﮯ) دانہ را جدا تا کردہ از کاہ بدن ؛ آہ در دلہای غم پرور نمی گیرد قرار ؛ (اردو) آہ دل مین نہ ٹھہرنا ضبط آہ نہ ہونا۔

(۹۸) **آہ در زیر زبان داشتن** (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد از ضبط آہ کردن چنانکہ بیدل گوید (ﮯ) چو شمع کشتہ از خاکستر خود می کنم بالین ؛ خموشی ہای داغم آہ در زیر زبان دارد ؛ (اردو) ضبط آہ کرنا آہ روکنا (دیکھو آہ درجگر شکستن)

آه در سینه شکستن (مصدر اصطلاحی)
بقول بهار کنایه از ضبط کردن آه باشد (ظهوری
س) در سینه شکستن آه پر مشکل نیست * بیچاره
کسی که گریه در دیده شکست * مؤلف گوید که
مرادف آه در جگر شکستن باشد بهر دو معنی (اردو)
دیکھو آه در جگر شکستن۔

آه در سینه گردیدن دم استعمال - نفس در سینه (۹۹۵)
آه شدن باشد چنانکه جامی گوید (س) پس از
عمری دمی خوش گر بر آید از دلم بی تو * بلب
نا آمده در سینه آه آتشین گردد (اردو) نفس سینه
مین آه بنجانا۔

آه در سینه گره نمودن (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب بحر (۱) ضبط کردن آه مؤلف
گوید که اگر آه را فاعل گیریم (۲) بند شدن آه در
سینه باشد (اردو) (۱) ضبط آه کرنا (۲) آه
سینه مین رک جانا۔

آه در کشیدن بشعله (مصدر اصطلاحی) (۹۹۷)
کنایه باشد از آه گرم کشیدن چنانکه ظهوری
گوید (س) ور داغ نفس نشان ظهوری *
خاست بشعله آه در کش * (اردو) آه گرم کھینچنا

آه در گرفتن باچیزی (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب انند و آصفی و بهار بمعنی آه پیچیدن
در چیزی - حیف است که سندی پیش نشد
(اردو) دیکھو آه پیچیدن -

(۹۹۶) آه در روزیدن آمدن (مصدر اصطلاحی)
کنایه باشد از جاری شدن آه چنانکه ظهوری گوید
(س) گریه را سیلاب کردم موجهٔ طغیان کجاست
آه آمد در روزیدن جلوهٔ طوفان کجاست *
(اردو) آه جاری هونا۔

آهِ درونه تاب استعمال - آهی باشد
که دل را بسوزد - درونه تاب صفت آه است
بهار ذکر این در صفات آه کرده که گذشت
ولیکن سندی پیش نکردیم ما در کلام ظهوری یافته ایم
که بر آه فرو نشاندن می آید (اردو) آه جگرسوز

کہہ سکتے ہین۔

آہِ دل خراش اصطلاح۔ باضافت ہای ہوّز بقول صاحب بحر از قبیل آہ جانسوز و جان گداز است مؤلّف گوید کہ دلخراش صفت آہ باشد یعنی آہی کہ دل را بخراشد و مجروح کند (اردو) دلخراش بقول آصفیّہ (فارسی) اردو مین مستعمل بمعنی دل شگاف۔ دل شکن پس آہ دل خراش کہہ سکتے ہین۔

آہِ دمادم ساختن استعمال۔ بمعنی پیاپی کردن آہ است چنانکہ ظہوری گوید (ﷺ) فگندم بره گریہای پیاپی ؛ نفس کو کہ آہ دمادم بسازم ؛ (اردو) آہ پر آہ کرنا۔ لگاتار آہ کرنا۔ (968)

آہ دمیدن (مصدر اصطلاحی) کنایہ از بلند شدن آہ باشد از قبیل دمیدن نبات (ظہوری ﷺ) آہ آنچنان دمید کہ پیچید بر عنان ؛ اشک آنقدر دوید کہ گرد رکاب شست (اردو) آہ نکلنا۔ (969)

آہ دیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت بخیال ما ضرورت بیان این نبود کہ از سند پیش کردہ اش می کشاید کہ برق فاعل است و (دیدن برق آہ را) پیدا میشود فافہم (ہلالی استر آبادی ﷺ) چون ابر دید اشک من از شرم آب شد ؛ چون برق دید آہ من از انفعال جست ؛

(970) **آہ راخوش عنان ساختن** (مصدر اصطلاحی) بر آوردن آہ و آہ کشیدن۔ استعمال این در نفی بمعنی ضبط آہ آمدہ (صائب ﷺ) گرہ گردد چو داغ لالہ در دل ؛ نسازد آہ را گر خوش عنان درد ؛ (اردو) آہ کرنا۔ آہ کھینچنا۔ آہ نکالنا۔ اس کی نفی ضبط آہ کرنا۔

(971) **آہ را سر بگردون رسانیدن** (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد از بلند کردن آہ چنانکہ صائب گوید (ﷺ) در دمندی سر بگردون می رساند آہ را ؛ میفزاید پیچ و تاب این رشتہ کوتاہ را ؛

(اردو) آہ کو فلک تک پہنچانا - آہ کو	بلند کرنا -

آہرامن بقول صاحب برہان وجامع بارای قرشت بروزن پالکدامن رہنمای بدیہا را گویند چنانکہ یزدان رہنماے نیکی ہاست صاحب ناصری گوید کہ آہرامن و آہرمن و آہرن و آہیرمن و آہرلیہ تمام این لغات بمعنی دیو وشیطان است کہ راہنمای بدیہاست بخلاف یزدان کہ راہنمای نیکیہا باشد و گفتہ اند کہ یزدان نام فرشتہ ایست ضد آہرمن و منسوب بایزد چنانکہ رحمان وشیطان در لغت عرب آمدہ (انتہی) صاحب جہانگیری ہم مثل ناصری بذیل ہر پنج لغات بالا باتفاق برہان اضافہ می کند کہ علامہ طوسی در (نقد محصل) آوردہ کہ المجوس من الثنویتہ یقولون ان فاعل الخیر یزدان وفاعل الشر اہرمن ویعنون بہما ملکا و شیطانا واللہ تعالی منزہ عن فعل الخیر والشر" مؤلف گوید کہ ہمین قدر ست تحقیق محققین فرس مخفی مباد کہ در اصطلاح تصوف نفس را سہ قسم است اول نفس امارہ یعنی سخت امر کنندہ بطرف لذات وحظوظ فانی ممنوعہ دوم نفس لوامہ یعنی بسیار ملامت کنندہ خود را بوقوع معاصی بہدایت نور دل - سوم نفس مطمئنہ و آن از صفات ذمیمہ صاف شدہ باخلاق حمیدہ متصف گشتہ بقرب الٰہی فائز شدہ باطمینان میرسد و نزد بعضی چہار قسم است کہ بیانش بجای خود یعنی بر لفظ النفس آید الحاصل بقول اہل تصوف اہرامن نفس امارہ باشد بخیال ما آہرمن بلغت ژند و پاژند و این کتاب زردشت پیغمبر مجوس است و عجبی نیست کہ ماخوذ از زبان سنسکرت باشد کہ (رمانا) در لغت سنسکرت بمعنی ترغیب دادن و فریب دادن و متصرف شدن آمدہ (کذا فی الساطع) ببقولش (رمانا) لغت فارسی ہم باشد

حیف است که ما این را در لغات فارسیہ نیافتیم - نیز بخیال ما میرسد و عجبی نیست که این مرکّب باشد از کلمہ آہار بمعنی قوّت و آہن (که گذشت) وکلمه من بمعنی دل (که می آید) و این هر دو کلمات ماخوذ از سنسکرت و در فارسی مستعمل پس (آہارمن) بکثرت استعمال اہرمن شده باشد که معنی آن قوّت دل یا آہن دل یعنی آن قوّت که سخت امر کننده بطرف لذّات وحظوظ فانی ممنوعه باشد و ہم ممکن است که آہرامن یا اہرمن مرکّب است از کلمۂ ہر که لغت فارسی است و ماخوذ از سنسکرت بمعنی شوخ وگستاخ - (کذا فی البرہان والساطع) ومن بمعنی دل (کمامرّ) فارسیان بر کلمۂ (ہر) الف وصلی آورند چنانکه بیداد را ابیداد کنند و پرویز را (اپرویز) بزیادت الف وصلی اختلافی در معنی لفظ راه نیابد (کما قال صاحب البرہان فی مقدمۃ الکتاب) پس کلمۂ (اہر) را با کلمۂ (منْ) جمع کردند (اہرمن) شد بمعنی شوخ دل وگستاخ دل - که اصلش دلِ شوخ و دلِ گستاخ بود بتقدیم صفت شوخ دل وگستاخ دل شد چنانکه قلم سرخ را سرخ قلم ہم توان گفت الحاصل (اہرمن) بفتح اوّل وثانی وسکون ما بعد بمعنی دلِ شوخ و دلِ گستاخ ہمان نفس امّاره باشد که بالا مذکور شد اگر بر کلمۂ (اہر) یای مصدری زیاده کنند (اہری) شود بمعنی شوخی وگستاخی وچون کلمه (اہری) را با کلمۂ (من) جمع کنند (اہرمین) شد که بمعنی شوخی وگستاخی دل باشد و مراد از ہمان صفت نفس امّاره که ذکرش گذشت مختصر اینست که مقصوره را ممدوده کردن یا ممدوده را مقصوره یا بہر دو خواندن متعلق است از استعمال و روزمرّۂ فرس از ینجاست که آہرامن واہرامن و آہرمن واہرمن و آہرن واہرن و آہرمین واہرمین و آہرمیه واہرمیه مرادف یکدیگر است

کہ ہریک بجای خود می آید وبقول برہان (رمین) مخفّف اہرمنؔ بقول غیاث (اہرم) بمعنی شیطان وکفچۂ سرمار ہم آمدہ کہ تحقیقش بجایش عرض کنیم۔ پس عجبی نیست کہ آہرن د اہرن ہم مخفّف باشد وعجب نباشد کہ در آمہرمیہ واہرمیہ ہم ہمین قسم تصرّف راہ یافتہ باشد ماسجدّیکہ توانستیم ماخذ این را عرض کردیم واللّٰہ اعلم بحقیقتہ۔ حیف است کہ سند استعمال آہرمن نیافتیم (اردو) نفس امّارہ بقول صاحب آصفیّہ (عربی) اردو مین مستعمل۔ اسم مذکّر اصطلاح تصوّف مین وہ نفس یا انسانی خواہش جو آدمی کو شرعی ممنوع کامون اور بُری عادتون کی طرف جبر وسختی کے ساتھ امر کرے۔ انسان کی شیطانی صفت لفظ شیطان پر آپ ہی نے فرمایا ہے (عربی) اردو مین مستعمل گمراہ کرنے والا بہکانے والا۔ فتنہ انگیز جیسے (آدمی کا شیطان آدمی ہے)۔

(۹۶۶) **آہ ربودن کسی را** (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد از جا بردن آہ کسی را وبی اختیار کردنش چنانکہ بیدل گوید (ع) گاہ آہم میربایدگاہ اشکم می برد ؛ نقد من یک مشت خاک این ہمہ سیلابہا ؛ (اردو) آہ کا کسی شخص کو بے اختیار کر دینا۔

(۹۶۷) **آہ رشتن** (مصدر اصطلاحی) ادعای شاعریست کہ تار آہ را تار پنبہ قرار دادہ بمعنی ریسیدن آہ چنانکہ ظہوری گوید (ع) برقامت بخت حلّہ کردم ؛ آہی کہ بعشق طرّہ رشتم ؛ (اردو) آہ کو کاتنا۔

آہرمن بقول برہان بفتح رای قرشت وسیم بروزن لاف زدن مرادف آہرامن کہ گذشت وبسکون رای قرشت ہم گفتہ اند کہ بروزن واکردن باشد بعضی گویند کہ آہرمن شیطان است چنانکہ یزدان فرشتہ ایست

وبعضی گویند کہ یزدان نام خدای تعالی و آہرمن نام شیطان واین اصح است وشنویہ میگویند کہ خلق کنندۂ ظلمت وتاریکی است وہم رسانندۂ شرّ وفساد ہم اوست (انتہی) صاحب جامع وناصری وجہانگیری کہ ذکر این بلفظ آہرمن کردہ بجایش گذشت صاحب مؤیّد فرماید کہ در نزد شنویّہ دو آلہ است۔ خالق خیر یزدان وخالق شر آہرمن ممدود وغیر ممدود آمدہ وقیل آن دیوکہ بالا رود وشہاب ویرا بزند وبسوزد وبقول رشیدی ابلیس ومطلق شیطان صاحب شمس این را بمد وکسر نوشتہ گوید کہ نام دیو وبجائے علّامۂ طوسی بالفتح ہم آوردہ فرماید کہ شیطان است (حکیم سنائی ؎) گرد بادی گر نگردی گرد خاکی ہم مگرد ٭ مرد یزدان گر نباشی مرد آہرمن مباش ٭ ما حقیقت این لفظ را بہ لفظ (اہرمن) ذکر کردہ ایم واز ماخذ این ہم ہمانجا بحثے کہ اعادۂ آن در ینجا ضرورت ندارد (اردو) دیکھو آہرامن صاحب جامع اللغات فرماتے ہین کہ وہ شیطان جو انسان سے بدی کراتا ہے آتش پرستون کے اعتقاد مین ذات خلاق اکبر دو حصون مین تقسیم ہوئی ہے ایک حصّہ کا نام یزدان ہے جو نیکی کراتا ہے۔ دوسرا اہرمن جو بدی کی طرف کھینچتا ہے۔

آہرن | بقول برہان بوزن باذن بمعنی آہرمن است کہ نام شیطان است صاحبان جہانگیری وجامع وناصری ذکر این بالفظ (آہرامن) کردہ اند کہ گذشت وما ہمانجا حقیقت وماخذ این ہم بیان کردہ ایم یعنی مخفف آہرمن یا آہرمن گفتہ ایم (عبد الواسع جبلی ؎) باغ برجستہ زیخ گوئی کہ اندر چیم درخش ٭ از شہاب اندر ہوا آتش گرفتہ آہرن ٭ حالا عرض کنیم کہ کسانی کہ این را مرادف آہرامن یا آہرمن قرار دادہ اند بمعنی شیطان باشد مطلقاً نسبت معنی شعر عرض میشود کہ حکما گویند کہ دخان ارضی

بلند شود و بکرهٔ نار رسیده مشتعل گردد و سوختهٔ
آن بریزد و تحقیق اہل سائنس حال این است
که از کره ہائے که در جو دائر است حصهٔ بوجہ
من الوجوه جدا شود و بریزد و بکشش کرهٔ ارض
بارض واصل شود و ہیئت آن سوختهٔ را مانند
که از اجزای کیمیائی فلزات مختلفه مخلوط باشد
و در وقت ریختن چون گلولهٔ آتش نمایان و
بعد از ریختن چون آہن سیاه بنظر می آید بعض
اہل خیال گویند که این شیاطین سوخته باشند
که صعود کنند و سوخته می ریزند باہمی حال عبد الواسع
جبلی در شعر خود ہمین را آورده پس (آہرن)
را بقول اہل خیال شیطان گیریم یا بقول حکما
دخان ارضی بہر و صورت معنی شعر درست
میشود از مجرد این سند عبد الواسع معنی آہرن
بخیال ما شیطانی نباشد که رہنما سے بدیہاست
که ما آنرا بر لفظ آہرامن نفس امّاره گفته ایم بلکه
شیطانی است که بقول حکما صعود کند و آتش

گیرد و می ریزد و از ین سند این قدر محقق است
که آہرن چیزے است که ہندیان آنرا شہاب
ثاقب گویند ماہیت آن ہر چه باشد اگر این
را مخفف آہرمن نه گیریم میتوان گفت که
مرکّب از لفظ آه و رَن باشد و رَن مخفف
رَان و رَان امر از مصدر راندن و بحالت
ترکیب افاده بخش معنی فاعلی شود پس آہرن
چیزے باشد که مثل آه دوان و بلند شود
مخفی مباد که راندن لازم و متعدّی ہر دو آمده
و تفصیلش بجای خود آید اگر وجه تسمیهٔ این ہمین
قرار یابد می توانیم گفت که آن شیطان که بالا
می رود و بقول حکما صورت بخار دارد که بالا
کرهٔ نار می سوزد و می ریزد (اردو) شہاب
ثاقب بقول صاحب آصفیّه (عربی) اردو میں
مستعمل (اسم مذکر) وہ چمکتا ہوا تارہ جو رات کو ٹوٹتا
ہے صاحب مؤیّد الفضلا رنے لفظ شہاب
پر لکھا ہے که وه آتش رجم شیاطین کے لئے

ستارون سے جھڑتی ہے ۔ ہماری قطعی راے ہے کہ آہرن زبان فارسی مین اسی کا ترجمہ ہے جس کو ہندیون نے شہاب ثاقب کہا ہے خواہ وہ شیطان ہو جو جلکر گرا یا کسی کرہ کا ٹوٹا ہوا ٹکڑا یا بخارات ارضی کا سوختہ ۔

آہ روئیدن از سینہ (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد از برآمدن آہ از سینہ چنانکہ ظہوری گوید ؎ زلب افغان صبح از سینہ آہ شام می روید ٭ ندارم شہد عشرت زہر غم از کام می روید ٭ (اردو) آہ سینہ سے نکلنا ۔

آہرمن بقول صاحب برہان بکسر رای و فتح میم بروزن ماہ دیدن بمعنی آہرن است کہ شیطان و رہنماے بدیہا باشد صاحبان ناصری و جہانگیری و جامع ذکر این با آہرامن کردہ اند و این را مرادف آن گفتہ اند کہ گذشت و ما ہم ہمان جا از ماخذ این بحثی کافی کردہ ایم (اردو) دیکھو آہرامن ۔

آہرمیہ بقول صاحب برہان بفتح میم بمعنی آہرمن کہ شیطان و رہنماے بدیہا باشد صاحبان ناصری و جہانگیری و جامع این را مرادف آہرامن و آہرمن و آہرن و آہرمن گفتہ اند و ما ہم بر لفظ آہرامن از ماخذ این ہمہ الفاظ بحث کردہ ایم (اردو) دیکھو آہرامن ۔

آہ زدن استعمال ۔ بقول بہار معروف و صاحب آصفی ہم از معنی ساکت مؤلف گوید کہ آہ کردن و کشیدن باشد (حزین اصفہانی ؎) زدم شاپور آہی مہرو وراز گلشن کویش ٭ کہ باغ و بوستان دہر را آفت رسید از من ٭ (با فغانی ؎) بس آہ زدیم چون فغانی ٭ فریاد رسی نماند ما را ٭ (اردو) آہ کا نعرہ مارنا ۔ بقول امیر زور سے آہ کرنا (مقفرہ امیر) یہ کس نے آہ کا نعرہ مارا کہ دل بھر آیا ۔

آہنزیدہ | بقول صاحب جامع بروزن و وابستہ بمعنی آہازیدہ کمان کہ مطلق کشیدہ باشد و گہ کسی از اہل لغت ذکر این نکردہ و نہ سندی پیش شد و ماخذ این ہم غیر متحقق باید کہ مخفف آہازندہ گیریم و مشتاق سند باشیم از معاصرین زباندان ہم تصدیق این نشد۔ صاحب جامع از اہل لسان است ازینجاست کہ عرض این لغت بر ترک آن تفوق داشت (اردو) دیکھو آہازیدہ

الف) آہستگی | بقول بہار کنایہ از تحمل و بردباری باشد صاحب انند فرماید کہ کنایہ از نرم خوئی و بردباری است سند ہر دو از کلام سعدی شیرازی (س) بعقل از نہ آہستگی کردمی ؛ بگفتار خصمت بیازردمی ؛ صاحب آصفی از ہمین سند مصدر۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

ب) آہستگی کردن | پیدا کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ از آہستگی و تحمل و نرم خوئی کار گرفتن است آنچہ بہار و انند در معنی آہستگی کنایہ را بکار می گیرند خالی از تسامح نیست زیرا کہ تحمل و نرم خوئی معنی حقیقی آہستگی است کنایہ قرار دادن ضرورت ندارد مخفی مباد کہ آہستگی ماخوذ است از آہستہ۔ ہای ہوز مفعول را بکاف فارسی بدل کردند و یای مصدری در آخرش زیادہ کردند چون تشنگی و این قاعدہ ایست از قواعد مختلفۂ فارسیان برای حاصل بالمصدر کہ بحث مکملش بر لفظ (آموی) گذشت حالا نظر باید کرد بر لفظ آہستہ کہ اصل این چہ باشد می گوئیم کہ اصل این آہیستہ بیای معروف باشد بروزن آہیختہ و مخففش آہستہ بحذف یا چنانکہ آہختہ مخفف آہیختہ بخیال ما آہستہ یا آہیستہ اسم مفعول۔ آہستن یا آہیستن است و این مصدر بمعنی نرم خوئی کردن و ہر کار را بخاموشی کردن باشد۔ پس آہستگی حاصل بالمصدر ہمین است بمعنی نرم خوئی و خموشی در ہر کار

و این مصدر را متروک التصریف گوئیم - بسیار عجب اینست که محققین عجم نه صرف آهستن و آهیستن را ترک کرده اند بلکه آهسته و آهستگی را هم کسی نه نوشت و آنکه آهستگی و آهسته را در حلقهٔ لغت فرس آورده صاحب بهار عجم است و صاحب انند صراحت فرموده که این لغت فارسی زبان است اگرچه شکسپیر هم در لغت خود آهستگی و آهستی و آهسته این هرسه را فارسی گوید و آهستی را مرادف آهستگی نویسد ولیکن با وجودیکه در کلام اساتذهٔ فرس استعمال آهسته و آهستگی بسیار یافته ایم تسکین خاطر ما نمیشود که این لغت فارسی الاصل است عجب نیست که ماخذ این سنسکرت باشد - در زبان سنسکرت آسکت بالف ممدوده و سکون سین مهمله و فتح کاف بمعنی سستی و کاهلی آمده و آسکتی بمعنی کاهل و سست و آسکتانا مصدرش بمعنی سست و کاهل شدن (کذا فی الساطع) و در بهاشا و هندی مروجهٔ تلگهات و دکن آستے بیای مجهول بمعنی آهسته آمده و ماخذ آستے همان آسکت لغت سنسکرت است که گذشت پس بعید نیست که فارسیان آهسته را از آسته و آستے درست کرده باشند واللّٰه اعلم (صائب ۵) دعوی آهستگی ای مور پیش ما مکن نقش پا هرگز نباشد مردم آهسته را ٭ (اردو) آهستگی بقول امیر فارسی - اردو مین مستعمل مونث بمعنی سهولت - نرمی - بقول آصفیه دهیما پن ڈهیل - آسانی -

آهسته بقول بهار (۱) حرکت بطی و (۲) بمعنی مخفی و پنهان مجاز است چنانچه گویند که آهسته از آنجا گریخت یا در وقت شراب خوردن آهسته زهر در پیاله ریخت و (۳) همواره و آرمیده صاحب انند برین معنی لفظ رام افزاید - سند معنی اوّل از کلام صائب بر آخر لفظ (آهستگی) گذشت (کلیم ۵۲) اید ل

اندر بزم او بر زاری از حد می بری ؛ یا دگیر از
شمع آنجا گریۂ آهسته را ؛ (امیر معزی ۵۳) دہی
چو اسپ توسن بی زین و بی لگام ؛ آهسته شد
بعد لش و زین و لگام یافت ؛ مؤلّف گوید
که ما در معنی اوّل با حرکت بطی - حرکت نرم و نازک
را می افزائیم که بطی مقابل سریع است و
نرم و نازک مقابل کرخت و نسبت معنی دوم
عرض میشود که با مخفی و پنهان خاموش هم زیاده
کنیم که کاری را بخاموشی کردن چیزی دیگر است
و پنهان کردن کاری چیزی دیگر و در هر دو فرق بیّن
است و سند دوم بهار تائید قول ما می کند
و نسبت معنی سوم هم عرض کنیم که لفظ غموش
و هموار بهتر است فارسیان دواب رام شده
وانس بهم رسانیده را خموش گویند کذا فی
البرهان پس آهسته بمعنی آرمیده درست نباشد و
سند سوم مطابق قول ماست (اردو) آهسته
بقول امیر (فارسی) اردو مین مستعمل (۱) ٹھہر ٹھہر
کر۔ سہولت سے نرمی سے - بقول آصفیہ چھکے
(۲) چپکے سے (رند ۵۱) وہ خواب نازین
ہے چل آہستہ اے نسیم ؛ آنچل نہ روے یار
سے جاوے کہین الٹ ؛ (داغ ۵۱) زلف
آہستہ جھٹکیے مرا جی ڈرتا ہے ؛ دیکھیے ہاتھ
کا جھٹکا نہ کمر تک پہنچے ؛ (قلق ۵۲) اُس نے
آہستہ پاس جا کے کہا ؛ کیون یہ تم روتے
ہو سبب ہے کیا ؛ (گلزار نسیم ۵۲) آہستہ پھرا
وہ سرو بالا ؛ سایہ بھی نہ اوس پری پہ ڈالا ؛
(۳) بقول آصفیہ دھیمے پن سے - آپ ہی
نے لفظ دھیا پر لکھا ہے کہ (ہندی) بمعنی آہستہ

آهسته آهسته | استعمال - از تکرار لفظ آهسته
علاوه معانی آهسته معنی رفته رفته هم پیدا میشود
و ما بسند این غزلی از صائب پیش می کنیم که هر
شعرش در سند استعمال لطافتی خاص دارد
(غزل) بساغر نقل کرد از خم شراب آهسته آهسته
برآمد از پس کوه آفتاب آهسته آهسته

فریب روی آتشناک او خوردم ندانستم ؛ کہ خواہد خورد
خونم چون کباب آہستہ آہستہ ؛ زبس در پردۂ
افسانہ با او حال خود گفتم ؛ گران گشتم بچشمش ہمچو
خواب آہستہ آہستہ ؛ کباب نازک دل ریش
ہموار می خواہد ؛ برافگن از عذار خود نقاب
آہستہ آہستہ ؛ سرائی را کہ صاحب نیست ویران
نیست معمارش ؛ دل بی عشق می گردد خراب
آہستہ آہستہ ؛ بایین خورسندم از نسیان روز
افزون پیریہا ؛ کہ از دل می برد یاد شباب
آہستہ آہستہ ؛ دلی نگذاشت در من وعدہ ہای
پوچ او صائب ؛ شکست این کشتی از موج
سراب آہستہ آہستہ ؛ مؤلف گوید کہ درین
غزل صائب استعمال لفظ آہستہ بہ تکرار بمعنای در
بر آمدن و برافگندن و بردن و خوردن و شکستن
و گران گشتن و خراب گردیدن نقل کردن آمدہ (اردو)
امیر نے لفظ آہستہ پر فرمایا ہے کہ آہستہ آہستہ
تکرار کے ساتھ بھی کہتے ہین اور اس صورت مین
رفتہ رفتہ کے مقام پر بھی استعمال ہوتا ہے۔
(ہوز س) مری آنکھوں سے اب تھمتا نہین
ہے اشک اک پل بہی ؛ یہ زخم آہستہ آہستہ
ہوا اک چور کیا کیجے ؛ بقول صاحب آصفیہ
آہستہ آہستہ (فارسی) دہیمے دہیمے۔ دہیرے
دہیرے۔ چپکے چپکے۔ قدم قدم۔ درجہ بدرجہ
رفتہ رفتہ۔

(۷۹۶) **آہستہ بستن چیزی** | استعمال۔ متعلق
بمعنی اوّل لفظ آہستہ یعنی چیزی را بنرمی بستن
چنانکہ جامی گوید (س) ہست آسیب تنت
آزار جان بیدلان ؛ اندکی آہستہ تر بند آن
قبای تنگ را ؛ (اردو) آہستہ باندھنا۔

(۷۹۷) **آہستہ بودن در سخن** | (مصدر اصطلاحی)
باہستگی و اخفای سخن کردن باشد چنانکہ سعدی
گوید (س) در سخن با دوستان آہستہ باش ؛
تا ندارد دشمن خونخوار گوش (اردو) بات
آہستہ کرنا۔

(۹۷۸) **آہستہ تر داشتن پا** | استعمال - نرم رفتاری
باشد چنانکہ ظہوری گوید (ع) گران تر باد خواب
ای ناقہ پا آہستہ تر داری ؛ کہ شد محمل نشین از
خود تہی بہر سبکباری ؛ (اردو) دبے پاؤں
چلنا - بقول آصفیہ زمین پر آہستہ قدم رکھکر
جانا تاکہ آہٹ نہو - ہج ہج چلنا -

(۹۷۹) **آہستہ جاروب زدن** | استعمال متعلق
بمعنی اوّل لفظ آہستہ باشد یعنی جاروب نرمی
زدن چنانکہ جامی گوید (ع) دے بخاک
پاش باصد ذوق می سودم مژہ ؛ گفت جامی ہمی
گرد شد آہستہ زن جاروب را ؛ (اردو)
آہستہ جھاڑو دینا - آہستہ بہارنا - آہستہ جہاڑنا

(۹۸۰) **آہستہ خرامیدن** | استعمال - بکمال نزاکت
ونرمی و آہستگی رفتن (از رقعات عالمگیری ع)
آہستہ خرام بلکہ مخرام ؛ زیر قدمت ہزار جانست ؛
(اردو) ناز و رعنائی کے ساتھ دہیمی چال چلنا -

آہستہ خوی | اصطلاح - بقول بہار
کنایہ از نرم خوئی کہ قدما بتعریف اسپ گفتہ اند
(ع) ہم آہو فگند است و ہم یوز رنگ ؛ ہم
آہستہ خوی است و ہم تیز گام ؛ صاحب انند
درین معنی ہمزبان بہار و صاحب جامع اللغات
برہمین لفظ بحوالہ ہمین سند فرماید کہ نرم خو -
نرم مزاج - بردبار باشد - صاحب جامع اللغات
در مصرع ثانی (خوہست) نوشتہ - نمیدانیم کہ
کہ این شعر مال کیست بخیال ما در مصرع
ثانی (خوی ہست) باشد وجود (ہست) از
جامع اللغات پیدا است و وجود یای مجہول
از نفس اصطلاح - اگر این شعر مفرد و داخل قطعہ
یا قصیدہ نباشد در مصرع اول ہم (یوز فام)
باشد - روح شاعر قدر ما داند کہ در کلامش
تصرّف کردہ ایم بالصحت کلامش خون جگر
خوردہ ایم حالا بر شعر صحیح نظر باید کرد کہ با تیز گامی
آہستگی در خوی کردن صفت اسپ باشد
ورنہ با تیز روی آہستگی در خو طبیعت شایان

اسپ نیست کہ فارسیان در صفات خوآہستہ را نیاوردہ اند۔ پس نتیجۂ این عرق ریزی آہستہ کہ (آہستہ خوی صفت اسپ باشد کہ زود عرق نمی کند (اردو) دیر سے پسینا کرنے والا گھوڑا بقول بہار۔ نرم مزاج۔ نرم طبیعت۔

آہستہ رای استعمال۔ بہار بحوالۂ خان آرزو گوید کہ مقابل تیز رای نباشد تا مذموم بود بلکہ برای کسی کہ آہستگی و تأنّی را بہ پسند د آہستہ رای باشد (نظامی ۵) کہ این کاردان مرد آہستہ رای چرا رسم خدمت نیارد بجای؛ صاحب بحر عجم فرماید کہ دانا و دانشمند و آہستہ گوی باشد و صاحب مؤید گوید کہ دانا کذا فی الدّستور (اردو) بقول صاحب جامع اللّغات متحمّل۔ بردبار صاحب آصفیہ نے لفظ متحمّل پر لکھا ہے کہ عربی اردو مین مستعمل بمعنی بردبار۔ دانا بھی اردو مین مستعمل ہے بقول آصفیہ (فارسی) زیرک ہوشمند۔ عمر رسیدہ۔ جہاندیدہ۔

آہستہ رو استعمال۔ بقول صاحب آنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح رای مہملہ و سکون واو مقابل تیز رو باشد (اردو) دھیمی چال چلنے والا۔ آہستہ رو بھی کہ سکتے ہین۔

آہستہ شدن توسن (۹۸۱) استعمال بمعنی خموش و ہموار شدن و از تیزی و شوخی باز ماندن توسن است فارسیان دواب رام شدہ و انس بہم رسانیدہ را خموش گویند کذا فی البرہان) سند این بمعنی سوم لفظ آہستہ از میر معزی گذشت (اردو) گھوڑیکا سیدھا ہوجانا۔

آہستہ گو کہ دیوار ہم گوش دارد (مثل) صاحب خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محلّ استعمال ساکت صاحب محبوب الامثال ہمین مثل را بہ تبدیل بعض الفاظ نوشتہ (آہستہ لب بجنبان دیوار گوش دارد) مؤلّف گوید کہ فارسیان ازین مثل مضمون لطیف پیدا کردہ اند مقصود شان بہ تعلیم احتیاط است جائی کہ مکالمۂ

اسرار می شود اگرچہ در خانہ بستہ باشد بنظر احتیاط می گویند کہ آغا آہستہ بگو کہ دیوار ہم گوش دارد یعنی گوش دیوار موش است و موش سوراخہا در دیوار می کند نہ شود کہ کسی بیرون خانہ باشد و آواز داخلی بذریعۂ سوراخ موش بیرون رسد (اردو) بقول صاحب محاورات ہند (دیوار بھی کان رکھتی ہے) آپ فرماتے ہین کہ راز کو دیوار سے بھی چھپانا چاہئے کوئی پیچھے سے سنتا نہ ہو۔ صاحب محبوب الامثال نے لکھا ہے (دیوار کے بھی کان ہوتے ہین) آپ ہی کا قول ہے کہ پنجاب مین اسی مثل کا ترجمہ یہ ہے (کندہان نون بھی کن ہوندے نے)

آہستہ و لابستہ بقول صاحب شمس آہ کشیدن از زندہ۔ دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد و ہیچ متحقق نشد کہ لابستہ چہ باشد و از معنی چہ تعلق دارد و نہ آہستہ را با این معنی تعلقی است و نہ آہستن و لابستن مصدریست کہ این ہا با او متعلق کنیم۔ اگر این را اجمال خود گذاریم۔ بدل مہمل توان گرفت ہمچو تال مال و تال مار و شب تب صاحب قواعد فارسی گوید کہ این تابع مہمل است حالا بر واو عطف نظر کنیم کہ درمیان آہستہ و لابستہ باشد مخفی مباد کہ فارسیان گاہی درمیان تال مال و تار مار ہم واو عطف رامی آرند کذا فی بحر العجم پس اگر آہستہ و لابستہ را بدل مہمل گیریم بمعنی آہستہ باشد واللہ اعلم (اردو) دیکھو آہستہ۔

آہ سحر استعمال۔ باضافت ہای ہوّز

آہ سحرگاہی آہی کہ مصیبت زدگان در وقت سحر کشند گویند کہ ہمہ شب چون بہ بیخوابی گذرد و آثار صبح ظاہر شود ہمین یک ساعت است کہ خفتگان از خود بیخبر باشند و بخواب گران مدہوش۔ اہل دعا و استدعا این ساعت تنہائی را غنیمت شمارند و دست بدرگاہ مجیب الدعوات بردارند و آہ خالص از پردۂ قلب

(۹۸۴)

بیرون می آرند (صائب سے) ترا کسی کہ بآہ
سحر نخواستہ است ؛ ز نخل زندگی خویش برنخوردہ
است ؛ (ولہ سے) علم نصرت ما آہ سحر گاہی
ما ؛ مہر خاموشی ما چتر شہنشاہی ما ؛ (اردو) امیر
نے (آہ نیم شب) کا ذکر کیا ہے - فرماتے ہین کہ
وہ آہ جو آدھی رات کو دردمند کے دل سے
نکلے یہ وقت زیادہ قبولیّت دعا کا ہے ہم
کہتے ہین کہ آہ سحر اور آہ سحرگاہی بھی کہ سکتے
ہین (مومن سے) ہوے بیخواب آہ نیم شب
سے تو لگے کہنے ؛ کہ سوتون کو جگا دیتے ہو تم بھی
کیا قیامت ہو ؛

(۹۸۶) آہ سر بر آوردن (مصدر اصطلاحی) کنایہ
باشد از بر آمدن آہ (ظہوری سے) لخت جگر
از مست غروریست بر آتش ؛ آہم کہ بر آوردہ
سری دود کباب است (اردو) آہ نکلنا -

آہ سرد استعمال - باضافت ہای ہوّز -
بقول صاحب بحر آہی کہ بخوف افشای راز
حسب دلخواہ بآواز بلند بگرمی جوش دل کشیدہ
نشود و بہ تنفّس تند بر آید (ہکذا فی الغیاث والانندراج)
(صائب سے) عاشق ناکام از دلدار دور افتادہ
است ؛ آہ سرد و چہرۂ روشن براین معنی گواہ
(جامی سے) باہ سرد خود خوشباش جامی ؛
کزین دے بردم آخر بہاری ؛ (اردو) آہ
سرد - بقول امیر ٹھنڈی سانس (وزیر سے)
مین نے جو آہ سرد بھری اس نے ہنس دیا ؛
گل کی کلی نسیم سحر سے چٹک گئی ؛

(۹۸۷) آہ سرد دادن (مصدر اصطلاحی) بمعنی آہ
بر آمدن باشد (ظہوری سے) آہم بوداع گریہ
سرداد ؛ در دل ہوس اثر شکستم ؛ (اردو) آہ
امیر نے آہ سر کرنا بمعنی آہ بھرنا لکھا ہے لیکن اس
مصدر فارسی کا حقیقی ترجمہ آہ نکلنا ہے -

(۹۸۸) آہ سرد از جگر بر آوردن استعمال - بیرون
آوردن آہ سرد باشد از جگر - تعریف (آہ سرد)
گذشت (صائب سے) دلم چو برگ خزان دیدہ

بازمی لرزد؛ که آه سرد گر از جگر برآورده است؛
(اردو) آه سرد جگر سے نکالنا۔

آه سر زدن (مصدر اصطلاحی) بقول
بہار بمعنی آه زدن مؤلف گوید که برآمدن آه
باشد مرادف (آه سر دادن) مبدع شیرازی
(؎) دوش سر زد بی خبر آهی بلندی از دلم؛
نه فلک را سوخت بالاتر نمیدانم چه شد؛ بسنگ
از کلام بیدل هم بدست آمده (؎) هیچ
آهی سر نزد کز ناگدازی گل نکرد؛ هیچو دل از آب
گردیدن خبر داریم ما؛ (اردو) آه نکلنا۔ دیکھو
آه سر دادن۔

(۱) **آه سوختن** (استعمال) (۱) آتش گرفتن (۹۸۵)
(۲) **آه سوخته** وسوختن آه و (۲) آهی
که سوخته شود (ظهوری ؎) زآه سوختگان تو
آه می سوزد؛ براه گرم روان تو راه می سوزد؛
(وله ؎) زچشم نم زده اشکی براشک افشردند؛
زآه سوخته آهی بآه پیوستند؛ (اردو) (۱) آه کا
جلجانا۔ (۲) جلی ہوئی آه۔

(۹۸۶) **آه شدنِ آرزو** (مصدر اصطلاحی) صاحب
آصفی بذیل لفظ آه (آه شدن) را ذکر کرده از
معنی ساکت و از حزین اصفهانی سند آورده (؎)
باو دامان دلم بال سمندری سوخت؛ آه حسرت
شدم از سینهٔ سوزان رفتم؛ مؤلف گوید که
آه شدن کسی بمعنی آه قرار یافتن آنکس باشد
پس خود را آه قرار دادن ادّعای شاعرست
که از ملحقات آه تعلق ندارد امّا (آه شدن
آرزو) کنایه باشد از ناکامی۔ زیرا که (آرزو
برآمدن) بکام رسیدن و کامیاب شدن است
و (برآمدن آه) کامیاب نمی کند پس (آه شدن
آرزو) چیزیکه آرزو را بناکامی برآرد چنانکه صائب
گوید (؎) آرزو در دل غمدیدهٔ ما آه شود؛
رگ خامی برد از عود برون مجمر ما؛ (اردو)
آرزو کا آه بنکر نکلنا۔ یعنی آرزو خاک مین مل جانا

(۹۸۷) **آهِ شرر فشان** استعمال۔ باضافت ہای ہوز

کنایہ از آہ آتشین است کہ شرر فشان صفت آہ باشد چنانکہ ظہوری گوید (ش) چہ مشکلست شب ہجر راہ دشت بلا ٭ بروشنائی آہ شرر فشان رفتن ٭ (اردو) دیکھو صفات اردو متعلق بہ لفظ آہ کا نمبر (۳۶) جس پر اسکی سند ہے

(۹۴۹) **آہ شکستن بر لب** (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد از بلند نہ شدن آہ چنانکہ حزین اصفہانی گوید (ش) صد جا شکن طرۂ آشفتہ دلی ہاست ٭ آہی کہ مرا بر لب اظہار شکستہ ٭ (اردو) آہ لب ہی پر رہ جانا۔ بلند نہ ہونا۔

آہ شنیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ بمعنی رسیدن آواز آہ در گوش است افغانی شیرازی (ش) ہر کہ بشنید آہ سردم در دلش پیکان نشست ٭ وانکہ دید آن چشم خونبارم زجانش نالہ خاست ٭ (اردو) آہ کی آواز سننا۔ آہ سننا۔

(۹۵۰) **آہِ صبح پوش** (اصطلاح) باضافت ہای ہوز آہی کہ صبح را پوشید وکنایہ از دودش صبح روشن نشود چنانکہ ظہوری گوید (ش) عجب کہ راہ تواند برو زبر دشمن ٭ بشام ہجر زبس آہ صبح پوش کشم ٭ (اردو) وہ آہ جس کا دھوان صبح کو روشن نہ ہونے دے

(۹۵۱) **آہ علم زدن بر چرخ** (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد از بسیار بلند شدن آہ و تا بفلک رسیدنش چنانکہ ظہوری گوید (ش) بفزونی سپاہ آہ علم ٭ آہ بر چرخ اگر علم زند ٭ (اردو) آہ فلک پر پہنچنا۔ دیکھو صفات آہ جس مین آہ فلک پیما آہ فلک فرسا۔ کا ذکر ہے۔ محاورۂ اردو مین علم آہ بھی مستعمل ہے دیکھو آہ کے تشبیہات آہ کا جھنڈا فلک پر گڑنا۔ کہہ سکتے ہین۔

آہِ عنبرین (اصطلاح) بقول صاحب بحر و مؤید آہ دردناک است (خاقانی ش) بس اشک شکرین کہ فرو بارم از نیاز ٭ بس آہ عنبرین کہ بعمدا بر آورم ٭ لب را خطوط زاہ عنبرم

چنانکه ؎ رخ را وضو با شک مصفّا بر آورم ؎
مؤلّف گوید که استعمال (آه بر آوردن) اگذشت
وازین سند (آه عنبرین بر آوردن) پیدا میشود
که متعلق از ہمان استعمال باشد مخفی مباد که آه دردناک
بر دل نزدیکان اثر سازد و در قریبان آه کننده
تہلکہ پیدا می کند ہمین سبب که فارسیان این را
آه عنبرین گویند یعنی چنانکه بوی عنبر از وجود او
اہل محفل را خبر می دہد ہمین سان آه دردناک
اہل محفل را بسوے آه کننده متوجه می گرداند۔
واین اثر درد است (اردو) آه دردناک
(آه دردآمیز دیکھو نمبر ۵ صفات آه جس پر
اس کی سند ہے)۔

آه فتادن در رقص (مصدر اصطلاحی) (۹۹۲)
ادّعای شاعریست مراد از بر آمدن آه است
چنانکه ظہوری گوید (ـه) از جرعه فشانی غم تو ؎
مستانه فتاده آه در رقص ؎ (اردو) آه نکلنا
آه کا وجد کرنا۔

(۹۹۳) **آه فرونشاندن** (مصدر اصطلاحی) بند
کردن آه باشد چنانکه ظہوری گوید (ـه) آه
درونه تاب ظہوری فرونشاند ؎ کز جوش سینه
پخت ہوس ہای خام من ؎ (اردو) آه
بند کرنا۔

(۹۹۴) **آه فلک پیما کشیدن** (اصطلاح) کنایه
از آهِ بلند تر کردن باشد چنانکه ظہوری گوید (ـه)
ای خوشا کز چشم تر دریا کشم ؎ گر کشم آہی فلک
پیما کشم ؎ (اردو) صفات آه کے
نمبر (۴۷) پر آه فلک پیما کا ذکر ہوا ہے
اور آه کھینچنا بھی آیا ہے (دیکھو آه کشیدن)
پس آه فلک پیما کھینچنا یا آه بلند کھینچنا کہ سکتے
ہین۔

آہک صاحب رشیدی و بہار گوید که بالمد والقصر۔ چونه۔ زیرا که چون آب بران
پاشند بخاری مانند آه از آن برخیزد۔ صاحبان سروری ومؤیّد وشمس ہم ذکر این کرده اند

صاحب محیط فرماید که اسم فارسی است درگچ نیز گویند مؤلّف گوید که چون آہک را با ریگ بسایند مرکّب آن گچ است و مجرّد آہک گچ نباشد تحقیق کاملش بجای خود آید الحاصل بقول محیط آہک خاکستر اجرام حجریّہ وخزفیّہ وصدفیّہ وحلزونیّہ وپوست بیضہ باشد ومراد از خاکستر درینجا کلس است زیراکہ از اجسام محترقہ انچہ رطوبت آن بآتش فانی گردد اگر جسم مشتعل باشد آنرا رماد گویند والّا کلس نامند وشک نیست کہ احجار وانچہ شبیہ بدان باشد چون بسوزند مشتعل نشود بخلاف چوب ومانند آن وبہترین آن از سنگ مرمر باشد بالجملہ آب ندیدہ گرم وخشک در چہارم وگویند گرم در آخر اوّل وخشک در آخر دوم وآن محرق لذّاع است بہترین مصلح این خطمی مطبوخ وروغن بادام وروغن دیودار است (اردو) چونا۔ بقول آصفیّہ (ہندی) اسم مذکّر۔ آہک۔ کلس۔ صاحب ساطع نے (چونا) کو زبان سنسکرت کا لفظ کہا ہے شکسپیر نے بھی اسکی تصدیق کی ہے۔

آہ کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ بمعنی آہ کشیدن باشد (فغانی شیرازی ع) از گریہ سوختیم وتو آہی نمیکنی ؛ در آب وآتشیم ونگاہی نمیکنی ؛ (جاہی اصفہانی ع) پیش کسی ز دست تو آہی نمی کنم ؛ (صائب ع) خدا بلطف کند چارۂ دل صائب ؛ کہ مبتلاست بدردیکہ آہ نتوان کرد ؛ (ظہوری ع) دود ش دل آہ بے حجاب نکرد ؛ نامہ سیاہ تاب نکرد ؛ (اردو) آہ کرنا۔ بقول امیر آہ منہ سے نکالنا۔ کراہنا (وزیر ع) جو دیکھے سرو توای گل ہوا مجھے ثابت ؛ ترے فراق مین گلشن بھی آہ کرتے ہین ؛

آہ کش استعمال۔ بقول بہار مرادف آہمند مؤلّف گوید کہ آہ کشیدن بمعنی آہ کردن می آید

و این متعلق بہمان مصدر است کہ آمر کشیدن بعد اسمی آمدہ افادہ معنی فاعل کردہ است و بس (ظہوری ؎) خطاب تو مستغنی اسے ماہ وش ٭ مرا نام بیچارہ و آہ کش ٭ (اردو) آہ کرنیوالا

آہ کشادن از دل (مصدر اصطلاحی) بہار آہ کشادن را بمعنی آہ زدن نوشتہ (بابا فغانی ؎) حذر از شکایت من کہ بود تمام آتش ٭ ز دل گرفتہ آہی کہ بنیم شب کشایم ٭ مؤلف گوید کہ مصدر کشادن می خواہد کہ (از دل) را ہم داخل مصدر کنیم۔ (اردو) آہ دل سے نکالنا۔

آہ کشیدن استعمال۔ بقول بہار بمعنی آہ زدن (ظہوری ؎) آنقدر بے رخ تو آہ کشم ٭ کہ بروز سیاہ برخیزم ٭ (صائب ؎) می کشد ہر کس کہ آہی ما پریشان می شویم ٭ بید مجنون از نسیمی ہر طرف مائل شود ٭ (ارسلان ؎) ہر کجا آہ کشد عاشق دل سوختہ ٭ تا دم حشر رود دود بر افلاک آنجا ٭ (اردو) آہ کہینچنا۔ بقول امیر آہ کرنا (نصیر ؎) تاب کیا ہجو تجھ اور نظر سے دیکھے ٭ کہینچکر آہ کروں چشم قمر میں تنکا ٭

آہکیدن صاحب موارد گوید کہ بمعنی کشیدن و حاصل بالمصدر این آہیک بمعنی کشش و ہمین باشد امر حاضرش بمعنی بکش و دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد صاحب نوادر آہیک را اسم فاعل و امر مصدر آہیکیدن گوید و ما تحقیق این بجایش کنیم بخیال بعض آہکیدن مخفف آہیکیدن باشد ہمچو آہختن کہ مخفف آہیختن است مخفی مباد کہ بخیال ما ماخذ این مصدر ہم لفظ آہ باشد (کیا) بکسر اوّل و بالف کشیدہ بمعنی دہان و نیز بمعنی صاحب و خداوند۔ کذا فی البرہان پس (آہ کیا) بقلب اضافت بمعنی صاحب آہ باشد و (دن) علامت مصدر الف کیا را حذف کردند آہکیدن شد کہ بمعنی (صاحب آہ شدن) یعنی آہ کشیدن باشد و مجازاً آن مطلق کشیدن استعمال این بنظر نیامدہ (اردو) آہ کرنا۔ کہینچنا۔

آہ گذشتن از چرخ (مصدر اصطلاحی)
کنایہ از بلند تر شدن آہ باشد (علمی کاشی ؎)
اگرچہ چرخ ننالد ز درد ہجر ولی ٭ ز چرخ می گذرد
بتو آہ و زاری ما ٭ صاحب آصفی ہمین سند را
بر (آہ گذشتن) آوردہ بخیال ما (آہ گذشتن) چیزی
نباشد (اردو) آہ بلند تر ہونا - آسمان سے گزر جانا

(995) **آہ گرم** استعمال - باضافت ہائی ہوز مقابل
آہ سرد یعنی آہیکہ دلخواہ با آواز بلند بگرمی جوش
دل کشیدہ شود (صائب ؎) آہ گرمی میکند
افلاک را زیر و زبر ٭ آنچنان کز خط کشیدن صفحۂ
باطل شود ٭ (ظہوری ؎) آہ گرم می فشاند
ہر کجا تخم شرر ٭ از نم خوناب داغم برق زاری ہر سنگ
(جامی ؎) چو برق از آہ گرم آتش فروزی ٭
چو شمع از سوز دل شب زندہ داری ٭ (اردو)
آہ گرم - دیکھو صفات آہ کا نمبر ۵۳ -

(997) **آہ گریہ آلود** استعمال - باضافت ہائی ہوز
آہی کہ با گریہ بر آید چنانکہ صائب گوید (؎) ابر
ابر بہاران گردد آہ گریہ آلودم ٭ بجای دانہ
فریاد از دل ہر دانہ برخیزد (اردو) آہ گریہ آلود
اردو مین کہہ سکتے ہین یعنی وہ آہ جو گریہ کے
ساتھ ہو -

آہ گسستن استعمال - بقول بہار معروف
مؤلف گوید کہ گسستن بضم اول و بکسر و فتح
ثانی بمعنی جدا کردن و شکستن آمدہ کذافی بحر العجم
و بقول صاحب نوادر از ہم جدا شدن ہم پس
آہ گسستن بمعنی جدا شدن آہ از لب و قطع سلسلہ
اش یعنی بند شدن آن باشد چنانکہ ظہوری
گوید (؎) نگسلد آہ چہ در خواب و چہ در بیداری ٭
گرد پیوند باندوہ رگ و ریشۂ ما ٭ (اردو)
آہ بند ہونا -

(996) **آہ گسیختن** استعمال - مرادف آہ گسستن
باشد چنانکہ ظہوری گوید (؎) نگسیختہ آہم نفسم
گرچہ گسستہ است ٭ نم در جگرم نیست دل از
گریہ خراب است (اردو) دیکھو آہ گسستن -

آه گم کردن | استعمال - کنایه باشد از ضبط
کردن آه چنانکه ظهوری گوید (؎) بصد تدبیر
نتوان آه گم کرد؛ چه حاجت منت بهر کشیدن؛
(اردو) ضبط آه کرنا -

آهِ مظلوم | استعمال - باضافت های ہوز
بقول صاحب انند معروف و فرماید که آتشین
مارت تیر تظلم - دم تنجابی - دم نیم سوز - دود جگر
دود دل - از مترادفات این است مؤلف
گوید که آهی که از دل مظلومان برآید - آنچه صاحب
انند هشت مرادفات را ذکر کرده است هر یک
ازان مرادف آه باشد بر سبیل کنایه نه آه مظلوم
ما می گوئیم که بر آتشین ما بیان کرده ایم که
کنایه از آه گرم است و تحقیق باقی بجای خودش
آید (از سعدی شیرازی ؎) بترس از آه مظلومان
که هنگام دعا کردن؛ اجابت از در حق بهر استقبال
می آید؛ (اردو) آه مظلوم - مظلوم کی آه -

آهمند | استعمال - بقول صاحب برهان
بفتح میم و سکون نون و دال ابجد (۱) کسی را
گویند که دروغ گوید تا مردم را فریب دهد و
بقول صاحب جامع بر وزن نازخند - دروغ
گو بجهت فریب و بقول سروری (۲) متأسف
و اندوهناک هم (حکیم اسدی ؎) کفش هوختی
گر بدی آهمند؛ و گر راست بودی نکردی گزند؛
(ناصر خسرو ؎) فرهمند بد کنش هرگز مرو؛ تا
نگردی دردمند و آهمند؛ فرماید که در شعر دوم
معنی ترکیبی آه مند - دارنده آه باشد که متأسف
و اندوهناک آه بسیار کشد صاحب جهانگیری
بر معنی اوّل همزبان بهار و از صاحب فرهنگ
منظوم سند آورده (؎) آذرخش صاعقه
بدی آسیب؛ آهمندان دروغ گو بفریب؛
صاحب رشیدی ذکر هر دو معنی کند صاحب
شمس گوید که آهمند آه و ناله و بمعنی دروغ گو
نیز آمده - ما می گوئیم که در معنی اوّلش تسامح
بیان است بقول بهار دروغگو و بدین معنی

ظاهر است بتبدل آسمند است بر قیاس آناس
و آماه که ترجمه ورم باشد - ونیز صاحب آه وناله
وصاحب انند هم بانش - سامی گوییم که معنی دوم
حقیقی است یعنی دارنده آه انچه بعض صاحبان
تحقیق معنیش متاسف واندوهناک ودارنده

ناله نوشته اند مجاز باشد ومعنی اوّل هم من
وجه حقیقی است یعنی کسیکه آه حقیقی بر زبان نمارد
بلکه به تصنّع آه آه گوید ومجاز ازین دروغگو باشد
(اردو) (۱) تصنّع سے آه کرنے والا - جهوٹا نوحہ کرنے
(۲) آه کرنے والا -

آهن | بقول صاحبان برهان وجامع وشمس وجهانگیری بفتح ثالث وسکون نون (۱) معروف است (۲) شمشیر وتیغ را نیز آهن گویند - صاحب رشیدی بر معروف قانع وصاحب ناصری بر معنی دوم صاحب انند وبهار گوید که ترجمهٔ حدید است واین دو قسم بود قسم اوّل پولاد وقسم دوم آهن تیره مغز - زنگار خورده وناب از صفات اوست و (۲) تیغ (۳) زنجیر که بر پای مجرمان نهند واین مجاز است (مسعود سعد سلط) ما همه آدمیم لیک از ما ✿ آن گرامی تر است کو دانا ستهٔ همه آهن ز جنس یکدگر است ✿ که همه از میانهٔ خار است ✿ نعل اسپان شد انچه ریم آهن ✿ تیغ شاهان شد انچه روهیناست ✿ (نظامی ط) کسی را که جانش با آهن گزم ✿ بسی جا بها در سکاهن زنم ✿ (وله ط) سخنهای بدش تعلیم کردند ✿ بزر وعده با آهن بیم کردند ✿ (جامی ط) در وصف خطش جامی آهن سخن نو کرد ✿ ذوق دگر است آری اشعار مجدّد را ✿ (امیر خسرو ط) نخستش آهنی بر پا نهادند ✿ ز گوهر بند بر دریا نهادند ✿ مخفی مباد که صاحبان تحقیق معنی اوّل را بلفظ معروف حواله کرده اند ما می خواهیم صراحتش کنیم - صاحب محیط فرماید که این از جملهٔ فلزات است واجناس کلیهٔ آن دو نوع می باشد یعنی نر وماده - نر آن که صلب است فولاد وماده

آن کہ نرم است آہن واین را درمداوات دخل بسیار است چنانچہ مداوا می کنند نفس حجر و برادہ و توبال وخبث وزنگار وزنگ آن (الخ) آنچہ صاحبان لغت بمعنی دوم تیغ را مخصوص کردہ اند درست نباشد بلکہ سلاح آہنی باشد صراحت این بر (آہن پوشیدن) می آید بالجملہ آہن گرم وخشک در دوم است وگویند خشک درسوم صاحبان لغت فرس بالاتفاق این را لفظ فارسی زبان گویند وشکسپیر کہ محقق معتبر است ہم این را فارسی گوید (اردو) (۱) اہن بقول امیر (فارسی) اردو مین مستعمل - مذکر - لوہا - (امیر ع) کیون نہ سمجھین سخت دل آتش مزاجی کو فروغ ؛ آگ مین پڑکر طلای سرخ آہن ہوگیا ؛ (آتش ع) زرہ جس دن سے ای قاتل گلے مین تونے ڈالی ہے ؛ طلا و نقرہ کو اک رشک ہے اقبال آہن پر ؛ ہم کہتے ہین کہ فولاد آہن کی ایک قسم ہے جس کا بیان (آہن جرب) پر آویگا - (۲) سلاح - بقول صفیہ (عربی) اردو مین مستعمل - اسم مذکر - آلہ جنگ - لڑنے کے ہتیار (۳) بیڑی - مونث -

آہن آشیان | اصطلاح - بقول صاحب بحر انگشت دان خیاطان باشد - مؤلف گوید کہ ہمان (آشیان آہنی) کہ گذشت (اردو) دیکھو آشیان آہنی -

(۹۹۹) **آہن از موم برکشیدن** | (مصدر اصطلاحی) کار عجیب وغریب کردن مرادف (آب از آتش برآوردن) کہ گذشت (ظہوری ع) ناتوان مورم ببین از شرزہ شیر انم شمر ؛ بخت مستم گاہ عہد از موم آہن برکشد (اردو) دیکھو (آب از آتش برآوردن)

(۱۰۰۰) **آہِ نا سرہ** | (اصطلاح) آہ مصنوعی باشد کہ از دل نہ برآید وصرف از زبان آہ آہ کنند (ظہوری ع) گر آہ ناسرہ باشد نفس نمی گیرد ؛ شدیم صیرفی غم زبسکہ غم دیدیم ؛ مخفی مباد کہ

صیرفی بالفتح لغت عربی است بمعنی صرّاف
کہ درم و دینار را گردانیدہ سرہ را از ناسرہ دور
یا بد کذا فی المنتخب والغیاث) (اردو)
مصنوعی آہ۔

آہن افتادن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت وحوالہ لبوی شلے
کند یعنی (آہن بدکیش افتادہ) کہ بجای خود
می آید مؤلّف گوید کہ آہن افتادن بی آب
شدن آنست (اردو) لوہے کی آب جاتی رہنا

آہن افسردہ | (اصطلاح) بقول صاحب
بحر عجم باضافت نون تیغ و کارد زنگ بستہ و کند شدہ
باشد صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ ذکر این
کردہ مخفی مباد کہ آہن بمعنی شمشیر بجاییش گذشت
(اردو) زنگ آلود۔ زنگ آلودہ۔ زنگ
خوردہ۔ ہتیار (ذکر) چھری۔ مورچہ لگی ہوئی تلوار
یا چھری (مونث)

آہن افسردہ کوفتن | (مصدر اصطلاحی) باضافت
نون اوّل بقول بہار و صاحب انند کنایہ از امر لغو
و بیفایدہ کردن است (شیخ شیراز ۵) آہن
افسردہ می کوبد کہ جہد؛ باقضای آسمانی
میکند؛ مؤلّف گوید کہ آہن کوفتن برای
آیداریش و ساختن چیزہا ازوست از کوفتن
مقصود حاصل نمیشود تا آنکہ اوّل گرمش کنند
اگر بدون آن کوبند ہیچ فایدہ حاصل نمیشود
نہ بطول می گراید و نہ پہن شود و نہ آبی پیدا
کند ازینجاست کہ (آہن افسردہ و سرد کوفتن
را فارسیان کار لغو کردن گرفتہ اند) (اردو)
ہوا مٹھی مین بند کرنا۔ بقول آصفیہ محنت
بی فایدہ اور مشقّت لاحاصل کرنا معروف
۵) قید سے دہر کے آزاد ہین وارستہ مزاج
کرسکے کون بھلا بند ہوا مٹھی مین۔

آہن انداختن | استعمال۔ بقول بہار
(۱) کنایہ باشد از دور کردن بند و زنجیر۔ واصلہ
از و (۲) کنایہ از نہادن آن بصلہ بر درد نظامی

لف) شه ر دمیان را برخویش خواند ٭ بنزاد ایس
ترجایگاهی نشاند ٭ زپا وزسر آهن انداختش ٭
زمنسوج زرخلعتی ساختش ٭ مؤلف گوید
که لصبلۂ تر هم برای نهادن زنجیر سند این از کلام
میر خسرو بر لفظ آهن گذشت (اردو) (۱) بیڑی
کاٹنا (۲) بیڑی ڈالنا۔

آہن با آہن نرم توان کرد (مثل) صاحب
محبوب الامثال ذکر این کردہ۔ مؤلف گوید
که فارسیان این مثل بجائے زنند که بمقابلۂ پہلوانے
پہلوانی در آید یا برای کاری مشکل پسندی
را مقرر کنند و در دیگر ہم چنین مواقع صاحبان
امثال ذکر این نکردہ اند (اردو) لوہے کو لوہا
ماتا ہے "آگ کو آگ مارتی ہے" ان دونوں
اردو کہاوتوں کا ذکر صاحب محبوب الامثال
نے کیا ہے۔ امیر نے دوسری کہاوت پہ
فرمایا ہے که شریر شریر ہی سے دبتا ہے فقرہ
(امیر) شہدے کے ساتھ شہدہ پن ہی چاہیئے"
آگ کو آگ ہی مارتی ہے" صاحب آصفیہ
نے (جیسے کو تیسا) پر لکھا ہے کہ ہر فرعونے
را موسیٰ"

آہنِ بدکیش افتادہ (مثل) بہار گوید که
که در مجمع التماثیل آوردہ که چون کسی را مہمانش ناگاہ
برسد و او از خساست بلطائف الحیل خواہد که
از پیش او برگردد آنجا این مثل میزنند و مراد آن
باشد که خسیس و فرومایہ است (الخ) صاحبان امثال
ازین سند ساکت مؤلف گوید که مصدر (آہن
افتادن) بجای خود گذشت و معنی آن بی آب
شدن آہن است پس این مثل از ہمان مصدر
صورت گرفتہ است بمعنی (این بدکیش بے جوہر
است) (اردو) کمینہ ہے۔ کم ظرف ہے۔
صاحب آصفیہ نے ایک کہاوت کا ذکر
کیا ہے جو قریب قریب اسی مثل فارسی کا
ترجمہ ہے "کمینہ سے خدا کام نہ ڈالے"
یعنی بد اصل اور کم ذات سے خدا پالا نہ ڈالے

(بیتاب ؎) مین کیا جفا نہ اٹھائی فلک کی
کینے سے ٭ کسی کو کام نہ ڈالے خدا کمینے سے ٭
اگرچہ ہم نے اس شعر کو فرہنگ آصفیہ سے نقل
کیا ہے لیکن (سینے) کے عوض (مین) کا استعمال
قابل غور ہے۔

آہن بُر (اصطلاح) بقول صاحب آنند
بحوالۂ فرہنگ فرنگ بضم بای ابجد وسکون
رای مہملہ دزد ونقب زن را گویند مخفی مباد
کہ بُر امر است از مصدر بریدن وبعد لفظ آہن
آمدہ بقاعدۂ فارسیان افادۂ معنی فاعل کند
پس آہن بُر بمعنی برندہ آہن است نقب زن
چابکدست دیوار سنگی وآہنی را ہم سوراخ کند
بدین وجہ آنرا آہن بُر گفتند کہ کنایہ از نقب زن
باشد (اردو) نقب زن بقول آصفیہ (فارسی)
اردو مین مستعمل۔ اسم مذکر۔ دیوار مین گھٹا پھوڑ
کر چوری کرنے والا۔ سرنگ لگانے والا۔

آہن برپا نہادن (مصدر اصطلاحی)
کنایہ باشد از زنجیر در پای کسی کردن سند
این از کلام ناصر خسرو بر لفظ آہن گذشت
(اردو) پاؤن مین بیڑی ڈالنا۔

آہنِ پختہ استعمال۔ باضافت نون آہنی
کہ تابش دادہ باشند۔ ضد آہن خام کہ می آید
سند این از کلام ناصر علی ہمانجا باشد (اردو)
گرم کیا ہوا لوہا۔ آبدار لوہا۔ مذکر۔

آہن پوشیدن (مصدر اصطلاحی) بقول
بہار (۱) کنایہ از سلاح پوشیدن صاحب آنند
وآصفی ہم ذکر این کردہ مخفی مباد کہ آہن بتحقیق
ما بمعنی سلاح آمدہ چنانکہ بر لفظ آہن گذشت
(امیر معزی ؎) در شخص ہمن نخواہی چون تاک
پرنیان ٭ آہن بپوش در بر چون پرنیان خویش ٭
مخفی مباد کہ سلاح لغت عربی است بقول صاحب
منتخب بالکسر ساز وآلت حرب یا آنچہ تیز و برندہ
باشد مانند شمشیر وجز آن (الخ) بخیال ما زرہ
در سلاح داخل است (۲) بتحقیق ما در محاورۂ

معاصرین عجم (آہن پوش) مرکب بحری جنگی را گوید (اردو) (۱) سلاح باندھنا - ہتیار باندھنا زرہ پہنا - واضح ہو کہ عربی مین زرہ لفظ سلاح مین داخل ہے اور اردو مین سلاح بقول آصفیہ	(عربی) (اسم مذکر) آلۂ جنگ - لڑنے کے ہتیار (۲) جنگی جہاز - بقول آصفیہ (فارسی) اردو مین مستعمل لڑائی کا جہاز - مؤلف کہتا ہے کہ اسکو آہن پوش بھی کہتے ہین -

آہنج بقول صاحب برہان وپہلوی بفتح ثالث وسکون نون وجیم (۱) بمعنی برکشیدن باشد مطلقا - صاحب ناصری این را مرادف (آہنگ) قرار داده گوید که بمعنی کشش و بمعنی کشیدن نیز آمده صاحب جہانگیری وجامع ہم این را بمعنی کشیدن نوشته سند صاحبان ناصری وجہانگیری از کمال اسمعیل است (۵) بدست راد تو اندر حسام جان آہنج * بدان صفت که بود در میان بحر نہنگ * تا این سند را متعلق به معنی سوم گیریم (صاحب سروری بحوالۂ اداة الفضلا گوید که بمعنی انداختن نیز وصاحب مؤید بحوالۂ شرفنامه ولسان الشعرا فرماید که انداختن است ونیز گوید که بقلم صاحب قنیه در حاشیۂ ملتقط شرفنامه بمعنی پوشیده و در قنیه معنی آہنجیدن کشیدن است پس باید که آہنج بمعنی کشیدن باشد - صاحب پہلوی ہم بحوالۂ اداة الفضلا ذکر معنی انداختن کند وصاحب انند ہمه معانی نقل نویس صاحب ناصریست مؤلف گوید که محققین فرس وہند برین لفظ چه مایه کم التفاتی کرده اند که مشتاقان تحقیق را بدشت پریشانی برده اصح آنست که آہنجیدن مصدریست مرادف آہیختن بمعنی توشیدن - کشیدن - انداختن که بیان مکلش بجای خود آید و آہنج حاصل بالمصدر بمعنی توش کشش و انداز - از محققین متذکرۂ بالا صاحب ناصری کشش را بیان کرده ولس

ما نمیدانیم کہ صاحبان برہان وبہلوی وجہانگیری وجامع ومؤید بچہ اصول وبچہ تحقیق آہنج را بمعنی برکشیدن وکشیدن و انداختن نوشتہ اند۔ عجب است از صاحب موارد کہ محقق مصادر است وآہنجیدن راذکر کند و درخانۂ حاصل بالمصدر صفر دارد وعجب تر از صاحب نوادر کہ مصدر آہنجیدن را ترک کرد وہمین شعر کمال اسمعیل راکہ بالاذکور شد برای آہنجیدن سند آورد وآہنج رادر مصرع ثانی آہیخ نوشت (اردو) صاحب آصفیہ لفظ نوش پر فرماتے ہین کہ نوشیدن کا امر ترکیبات مین پینے والا جیسے مے نوش لیکن حاصل بالمصدر کا تذکرہ نہین فرمایا پس پینا کا حاصل بالمصدر بھی پینا ہوگا۔ کشش اردو مین مستعمل ہے۔ بقول آصفیہ (فارسی) اسم مونث کشیدن کا حاصل بالمصدر بمعنی کشیدگی کھنچاؤ (امیر ؎) سفر مین مجھ سے کہتی ہے کشش ہر دم مرے دل کی ؛ کہ وہ بھی پوچھتے آتے ہی ہون گے راہ منزل کی ؛ (ڈالنا) کا حاصل بالمصدر بھی ڈالنا ہے انداز کا استعمال ان معنون مین نہین ہے۔

(۲) آہنج۔ بقول برہان وسروری ورشیدی ومؤید امر بکشیدن ہم یعنی بکش (شمس فخری از سروری ؎) شہا اگر سپہر توی باشد حسود ت ؛ بشفشاہنج تدبیرش برآہنج ؛ شک نیست کہ آہنج امر است از مصدر آہنجیدن کہ می آید وشامل برہمہ معانی آن۔ آنا سند کہ پیش شدہ است متعلق بمصدر (برآہنجیدن) است کہ بمعنی (برکشیدن) می آید اگر کلمۂ بررا زاید گیریم از مصدر آہنجیدن متعلق می شود ولیکن بحالت وجود مصدر (برآہنجیدن) نباید کہ این گونہ تاویلات را بکار بریم (اردو) (کھینچا) سے کھینچ ـ پینا سے پی (ڈالنا) سے ڈال

صیغۂ امر حاضر ہے۔

(۳) آہنج۔ بقول برہان و جامع و مؤید بمعنی نوشندہ و کشندہ و اندازندہ کہ فاعل نوشیدن و برکشیدن و انداختن باشد۔ صاحب سروری گوید کہ اسم فاعل از کشیدن است و سند نظامی پیش کند (س۵) شہ عالم آہنج گیتی نوردہ درآن خاک یکماہ کرد آبخوردہ صاحب رشیدی باتفاق برہان گوید کہ از ینجاست کہ (دودآہنج) دودکش حمام را گویند۔ صاحب نوادر در ہمین شعر آہنج را بیای تحتانی چہارم و خای معجمہ آہیخ نوشتہ و (دودآہنج) را ہم (دودآہیخ) آوردہ ما با صاحب سروری اتفاق داریم و در نسخہ ہای سکندرنامہ در شعر آہنج۔ بنون چہارم و جیم عربی یافتہ ایم و برای صاحب نوادر ہمین قدر کافی است کہ او (آہیختن) را بمعنی برکشیدن تیغ و خنجر و مانند آن مخصوص کردہ و این تخصیص متقاضی آنست کہ در مصرع اوّل نظامی آہیخ نباشد۔ قائل۔ مخفی مباد کہ آنچہ صاحبان تحقیق آہنج را بمعنی نوشندہ و کشندہ و اندازندہ نوشتہ اند و صراحت ہم می کنند کہ فاعل است درست نباشد زیراکہ بقاعدۂ فارسی صیغۂ امر حاضر افادہ معنی فاعلی و مفعولی در ہمان وقت کند کہ بعد اسمی مرکب شود پس مجرد۔ آہنج فاعل نباشد (اردو) اردو مین بھی بقاعدہ فارسی جب صیغۂ امر کسی اسم کے ساتھ مرکب ہوتا ہے تو معنی فاعلی پیدا ہوتے ہین اور یہ قاعدہ فارسی اور اردو الفاظ کے سلئے دونون مین مستعمل ہے جیسے (دل خوش کن باتین) سمجھہ دار۔

(۴) آہنج۔ بقول برہان و ناصری بمعنی عزم و ارادہ۔ حیف است کہ سندی پیش نشد و از نظر ما ہم نگذشت۔ معلوم میشود کہ این مبدّل آہنگ است و عجبی نیست کہ علمای عرب و عجم این لفظ

تصرف بکار بردہ باشند کہ کاف فارسی را با جیم عربی بدل کردند و وجہ تبدیل جز این قیاس غالب و اضح نمیشود (اردو) عزم۔ بقول صاحب آصفیہ (عربی) اردو مین مستعمل۔ مذکر قصد۔ ارادہ۔ آہنگ۔ (ناسخ ؎) بعد مرنے کے آج اسے ناسخ ؛ عزم ہے سوے کوئے یار اپنا ؛ (امیر ؎) راستی قلزم الفت مین رہی ہمکو پسند ؛ جب کیا قصد کیا شیر کی پیرائی کا (امیر ؎) شیشون نے ہچکیون کی لگائی ہے ڈاک کیون ؛ میخانے کو ارادہ ہے کس بادہ خوار کا ؛ (منیر ؎) زندان مین جو بڑھ چلنے کے آہنگ ہوئے ؛ پکڑے بھی ہم سے عازم جنگ ہوئے ؛

(۵) آہنج۔ بقول برہان بمعنی نخست و ابتدا صاحب ناصری فرماید کہ آوازے کہ در اوّل خوانندگی باشد و این از قصد ماخوذ است مؤلّف گوید کہ شک نیست کہ این ہم مبدّل آہنگ است چنانکہ ذکرش بمعنی چہارم گذشت و صاحب برہان بر لفظ آہنگ ہمان معنی را بیان کردہ است کہ صاحب ناصری برین لفظ نوشت یعنی آوازی کہ در اوّل خوانندگی و گویندگی برکشند حیف است کہ سند این گیرنیامد (اردو) وہ آواز جو راگ یا سوز شروع کرنے سے پہلے گوّیے یا سوز خوان نکالتے ہین۔ امیر نے لفظ (آ) پر لکھا ہے کہ گوّیے یا سوز خوان گلا صاف کرنے یا سُر ملانے یا جمانے یا تان لینے کے وقت اسی (آ) کو بڑھاتے اور کہین تکرار کے ساتھ لاتے ہین۔

(۶) آہنج۔ بقول برہان بمعنی انداز۔ دیگر کسی ذکر این نکرد مؤلّف خیال می کند کہ این متعلق بہ معنی اوّل است زیرا کہ ما بتحقیق معنی اوّل نوشتہ ایم کہ آہنج حاصل بالمصدر آہنجیدن است

و آہیجیدن بمعنی انداختن ہم آمدہ و آہنج حاصل بالمصدر انداختن باشد و بس (اردو) دیکھو معنی نمبر (۱)

(۷) آہنج - بقول ناصری بمعنی کنار حوض - دیگر کسی ذکر این نکرد اما صاحب برہان بر لفظ آہنگ این معنی ہم نوشتہ و چون آہنج را مبدّل آہنگ گیریم وجہی نباشد کہ آہنج بمعنی کنار حوض نباید حیف است کہ سندی پیش نشد (اردو) حوض کا کنارہ - (مذکّر)

(۸) آہنج - بقول ناصری بمعنی خمیدگی طاق ایوان کہ باصطلاح بنّایان لنگہ گویند - دیگر کسی ذکر این نکرد اما صاحب برہان بر لفظ آہنگ ذکر این معنی ہم کردہ و ظاہر است کہ آہنج مبدّل آہنگ است (اردو) طاق ایوان کا خم (مذکّر)

(۹) آہنج - بقول ناصری بمعنی پوشش و سقفی کہ بہ روش خرپشتہ) باشد دیگر کسی از اہل لغت ذکر این نکرد اما صاحب برہان بر لفظ آہنگ گوید کہ طویلہ و شتر خانہ و پایگاہ باشد - پس آہنج کہ مبدّل آہنگ است بہ ہمین معنی باشد (اردو) طویلہ - شتر خانہ - (مذکّر)

(۱۰) آہنج - بقول صاحب ناصری بمعنی طرز و روش اگرچہ دیگر کسی از اہل لغت بر لفظ آہنج ذکر این نکرد اما بر لفظ آہنگ ذکر این می آید و آہنج مبدّل آہنگ است پس درین معنی ہم مرادف آن باشد (اردو) دیکھو لفظ آب کی چوتھی معنی -

(۱۱) آہنج - بقول ناصری بمعنی صفت - دیگر کسی ذکر این نکرد (اردو) صفت بقول صاحب آصفیہ (عربی) اردو مین مستعمل - (مونث) بیان حال ح اظہار - علامت - کسی چیز کا نشان بیان فضائل (امیر ۵) واعظ تری سمجھ کے بھی قربان جائیے ؛ قرآن مین تو مذکور صفت ہے شراب کی ؛

(۱۲) آہنج - بقول ناصری بمعنی صف مردم وجانوران است وہمین معنی برلفظ آہنگ می آید کہ آہنج مبدّل آنست (اردو) انسانون اور جانورون کی صف (مونث)

برختم معانی لفظ آہنج این قدر عرض میشود کہ آہنج مرادف ومبدل آہنگ است کہ می آید وبعض معانی آہنگ ورای این دوازدہ معانی لفظ آہنج ہم باشد کہ بجایش عرض کنیم پس ہیچ وجہی نباشد کہ ما آہنج را بہمہ معانی آہنگ مرادفش نگوئیم (اردو) دیکھو لفظ (آہنگ)

آہن جامہ (اصطلاح) بقول صاحب بحرعجم آہنے کہ برصندوق وزین وغیرہ برای استحکام زنند - خان آرزو در چراغ ہدایت از محسن تاثیر سند آوردہ (ســہ) جذبۂ نسبت بمعنی کم ز مقناطیس نیست ؛ خلعت اندامی صندوق آہن جامہ است ؛ بہار ہم از مرزا عبدالغنی قبول سندی پیش کردہ (ســہ) کہنہ خود آنکہ درسالی نمی بخشد نکس ؛ می کند پرچین بآہن جامہ دامن کیسہ را ؛ (اردو) دکن مین آہن جامہ اون آہنی پٹیون - زنجیرون وغیرہ کو کہتے ہین جو صندوقون دروازون وغیرہ سامان پر (بغرض مضبوطی لگاتے ہین - جس کا مخفف پچولی) دکن مین عوام کی زبان پر لفظ انجامہ ہے صاحب آصفیہ اور امیر نے اس کا ذکر نہین کیا -

آہن جان (اصطلاح) بقول صاحب برہان وبحر وناصری باجیم بالف کشیدہ (۱) کنایہ از مرد سخت جان وسختی کش یعنی محنت کش باشد بقول صاحب رشیدی وجہانگیری کنایہ از سختی کش و (۲) دلاور - بہار وانند ہم ذکر این کردہ اند (جمال الدین سلمان ســہ) حلقہ شد پشت من از بار ومن آہن جان ؛ ہمچنان در ہوست روی برین ورد ارم ؛ (اردو) سخت جان بقول صاحب آصفیہ (فارسی) اردو مین مستعمل - نہایت جفاکش - مصیبت ومشقت اٹھانیکو

بر داشت کرنیوالا (۲) ہولاور بقول آصفیہ (فارسی) اردو مین مستعمل۔ بہادر۔ شجاع۔ جوانمرد۔

آہنجد بقول صاحب برہان بفتح جیم وسکون دال ابجد یعنی بکشد و بیداز د صاحب انند ہمزبانش و صاحب سروری ذکر این بمد الف و فتح ہا و جیم تازی کند (ناصر خسرو ؎) خوب گفتن پیشہ کن با ہر کسی پکین برون آہنجد از دل بیخ کین ٭ ما می گوئیم کہ این ہر سہ محققین مصدر آہنجیدن را بیان کردہ اند کہ می آید برہان سہ تا معنیش می آرد و سروری برد و تا معنی قناعت کند و ما از تحقیق معانیش ہمدر انجا بحث کنیم آما نمیدانیم کہ صاحب برہان آہنجد را چرا بدو معنی مخصوص کند و صاحب سروری بچہ وجہ بر یک معنی سکوت می ورزد تحقیق پسندان قانون شناس می دانند کہ این مضارع آہنجیدن باشد پس سببی نباشد کہ ما ذکرش را ہیچو اسم جامد کنیم و بمعانی مخصوص در مصدر و مضارع فرقی نہیم (اردو) دیکھو آہنجیدن یہ اس کا مضارع ہے

آہن جرب استعمال۔ بقول صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ پولا درا گویند مخفی مباد کہ جرب لغت عربیست صاحب قطر گوید کہ بفتحتین آسمان کواکب دار و نیز سمت آسمان کہ بر آن شمس و قمر دور کنند و جاریہ ملیحہ (الخ) فولاد کہ جوہر دار و مجلّی می باشد فارسیان آنرا آہن جرب گویند پس باید کہ نون را باضافت خوانیم و جرب را کہ درینجا صفت آہن است بفتحتین گیریم۔ اگرچہ لفظ مجرد آہن ہم بر پولاد شامل است چنانکہ بجایش گذشت ولیکن فارسیان این را بصفت خاص برای فولاد مخصوص کردند۔ دیگر کسی از اہل لغت ذکر این نکرد (اردو) فولاد بقول آصفیہ (فارسی) اسم مذکر۔ پولاد ایک قسم کے نہایت جوہر دار لوہے کا نام۔ کھٹری اسپات۔ سکیلا (آتش ؎) سختی ہجر یار سی دل مین ہوا جو درد ٭ موم ہماری آہ سی فولاد ہوگیا

آہن جفت | اصطلاح - بقول برہان وبحر
ن وناصری ورشیدی وسروری وشمس بضم جیم وسکون
فا و تای قرشت آہنی کہ زمین را بدان شیار کنند
صاحب جامع گوید کہ آہن معروف مزارعان
است وصاحب جہانگیری صراحت کند کہ آہنی
را گویند کہ بر سر قلبہ نصب نمایند و زمین را شدیار
کنند بقول صاحب مؤید آلت بزرگری کہ کدیوران
بدان کشت شدیار کنند وبہندیش پھال نامند -
مؤلف گوید کہ آہنیکہ پایین چوب قلبہ جفت
شود وپیوندد آہن جفت است ہمین است
وجہ تسمیہ آن (اردو) صاحب جامع اللغات
فرماتے ہین کہ آہن جفت فارسی مین وہ آلہ
آہنی ہے جس سے زمین کھودتے ہین ہندی
مین بھالا اور پھاوڑا کہتے ہین اور ہل وغیرہ
اوزار زمینداروں کے (انتہی) ہم کہتے ہین کہ
محققین زباندان نے بالاتفاق اس لوہے کو آہن
جفت کہا ہے جو ہل کے سرے پر جوڑا جاتا ہے
جسکو اردو مین پھال کہتے ہین - پھال بقول
صاحب آصفیہ (ہندی) اسم مونث وہ لوہے
کا نوکدار آلہ جو ہل کے اندر زمین کھودنے
کے لئے لگاتے ہین صاحب ساطع نے پھال
کو زبان سنسکرت کا لفظ لکھا ہے بروزن
خال یعنی آہن قلبہ -

آہن جگر | اصطلاح - بقول صاحب رشیدی
(۱) یعنی سختی کش و (۲) دلاور - مرادف آہن
جان) کہ گذشت دیگر کسی از اہل لغت ذکر این نکرد
(اردو) دیکھو آہن جان -

آہنجہ | بقول برہان وسروری بفتح جیم (۱) پہناکش
جولاہگان را گویند وآن چوبیست کہ طول آن
موافق عرض جامہ باشد کہ می بافند و بر ہردو
سر آن آہنی نصب کردہ اند وآنرا در وقت
بافندگی بر دو کنار جامہ بند کنند وبعضی گویند کہ
(۲) ریسمانی باشد کہ جولاہگان در آخر کار بندند
و در سقف خانہ بند کنند صاحب برہان گوید

که این را با جیم فارسی گفته اند ـ صاحب جهانگیری
فرماید که با ہای مفتوح بنون زده وجیم مفتوح وہای
مختفی پہنا کش جامه که جولاہان دارند اثیر الدین
اخسیکتی ره) ز تشریف صاحب نگویم که من ٭
بفرپا دم از صاحب مخزنش ٭ تو خود دجلہ گیر بر قد
حور ٭ به بغداد خلد برین معدنش ٭ به آغاز جیب ول
آہنجہ کار ٭ بفرجام ادریس ماکو زنش ٭ صاحبان
ناصری و جامع وشمس و رشیدی و مؤید بمعنی
اول قانع اما صاحب مؤید این قدر صراحت
کند که بهندیش بانه نامند مؤلف گوید که آہنجہ
ماخوذ از آہنج باشد بمعنی کشش گذشت که ہای نسبت
برا و زیاده کردند و درین آله تنافی از ہر دو جانب
کشش موجود است و اصل آہنج آہنگ ـ
چنانکه بر لفظ آہنج بیان کرده ایم پس آہنجہ ہم
مبدّل آہنگہ باشد (اردو) (۱) وه لکڑی جو
جلاہوں کے کارگے میں دونوں جانب
لگائی جاتی ہے جس کا طول اس کپڑے کے
عرض کے مطابق ہوتا ہے جو بُنا جاتا ہے
انھیں دو لکڑیوں سے تانا قائم ہوتا ہے (۲) وه
رسّی جو نمبر (۱) کے دونوں جانب باندھ کر
سقف سے تان دیتے ہیں چونکہ تانا اسی رسی
کی کشش سے قائم رہتا ہے لہذا بعض جلاہے اس رسی
کو بھی تانا کہتے ہیں ـ درحقیقت تانا ـ تار کا ترجمہ ہے یعنی وه
طولانی ڈوریاں یا تاگے جو کپڑے کے طول میں قائم کیے جاتے
ہیں بانا کا ضد یعنی بانا وه ڈوریاں یا تاگے ہیں جو کپڑے کی
عرض میں ہوتے ہیں جنکو فارسیوں نے پود کہا ہے

آہنجیدن بقول صاحب برہان بروزن واگردیدن (۱) بمعنی نوشیدن و (۲) کشیدن
و (۳) انداختن است صاحب بحر ہمزبان برہان و فرماید که این کامل التصریف است
و مضارع این (آہنجد) صاحب موارد ہم با ہر سه معنی متفق و بقول صاحب پہلوی و سروری
کشیدن و انداختن صاحب رشیدی این را مرادف آہنگیدن بمعنی کشیدن نوشته

صاحب مؤید فرماید که بمعنی انداختن است و در قنیه بمعنی کشیدن آمده و گوید که در حاشیهٔ ملتقط از فنیه (؟) نقلم صاحب قنیه مرقوم است که آہنج بمعنی نوشیده ہم آمده پس آہنجیدن بمعنی نوشیدن ہم باشد (انتہی) مؤلف گوید که این مصدر مبدل آہنگیدن و مرادف باشد بتمام معانی آن و وجه تبدیل کاف فارسی با جیم عربی ہمان باشد که بر لفظ (آہنج) بیان کرده ایم و دیگر ہر دو معانی مجاز آن (ناصر خسرو ۵۲) خوب گفتن پیشه کن با ہر کسی ؛ کین برون آہنجد از دل پیچ کین ؛ بحثی مفصل بر آہنگیدن کنیم (اردو) (۱) پینا (۲) کھینچنا۔ (۳) ڈالنا۔

آہنچه | بر وزن آہنجه بجیم عربی۔ بحث این بمعنی دوم آہنجه گذشت آنچه فارسیان جیم عربی را بفارسی بدل کردند این تبدیل دوم است زیرا چه اصل این آہنگه بود عربی دانان فرس به تبدیل کاف فارسی با جیم عربی آہنجه کردند چنانکه بر لفظ آہنج بیان کرده ایم و باز فارسیان این را بجیم فارسی آہنچه کردند (اردو) دیکھو آہنجه۔

آہن خام | استعمال۔ باضافت نون آہنی که سرد و بی آب و تاب باشد۔ اگر خواہیم که آہن خام را آب دہیم یا در وگداز پیدا کنیم باید که او را گرم کنیم۔ اگرچه فارسیان خام را بمعنی خالص استعمال کرده اند ولیکن درین جا از آہن خام آہن سرد مراد است چنانکه ناصر علی گوید (س ۵) گداز تربیت در طبع بی جوہر نمی افتد ؛ در آتش پخته نتوان ساختن چون آہن خامش ؛ پس آہن پخته ہمان آہن باشد که تابش داده باشند (اردو) سرد لوہا۔ بے آب لوہا۔

(۱) آہن خاے | (اصطلاح) بقول برہان با خای نقطه دار بر وزن پا برجاے کنایه از اسپ سرشخ پر زور باشد صاحب ناصری بتائید برہان فرماید که اسپ پر زور و پر غیرت است بقول صاحب بحر اسپ سرکش

وپرزور وبقول رشیدی وشمس وبہار دانند و جہانگیری اسپ پرزور مؤلف گوید کہ خای امر است از مصدر خائیدن کہ می آید وبقاعدہ فارسیان بعد آہن مرکب شدہ افادۂ معنی فاعل کند پس آہن خای کنایہ از اسپی باشد کہ لجام آہنین را بچاود وبشکند صاحب آصفی مصدر (۲) **آہن خائیدن** را قائم کردہ است وسند آن آہن خای را آوردہ۔ استعمال این ورای آہن خای از نظر ما نگذشت واگر این مصدر را کنایہ از کار صعب کردن گیریم جادارد (اردو) (۱) منہ زور۔ بقول آصفیہ اسم مذکر سرکش گھوڑا۔ شوخ گھوڑا۔ وہ گھوڑا جو لگام کو نہ مانے۔ روکے نہ رکے (میر حسن ؎) نہ حشری نہ کمری نہ شب کورہ وہ ٭ نہ ہے کہنہ لنگ اور نہ منہ زور وہ ٭ (ہوس ؎) منہ زور اسقدر ہے کہ تھمتا نہیں ہوس ٭ رکون سمند عمر رواں کی عناں کیا ٭ (۲) لوہے کے چنے چبانا۔ بقول آصفیہ نہایت کٹھن اور سخت کام کرنا (آتش ؎) یاس وحرمان ہو جو لوہے کے چنے بھی تو چباؤں ٭ نعمت عشق کے قابل لب ودندان مانگوں ٭

آہن خود را دام خواستن (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد از ریزہ ہای بی کار فروختن۔ در بلاد عجم رسم است کہ حلوا فروشان بقیمت حلوا عوض زر نقد آہن ریزہای بیکار قبول می کنند ومشتریان حلوا پارہ ہای نعل اسپان وغیرذلک را العوض حلوا دادن غنیمت شمارند کہ پول از دست نمی رود وبعوض ریزہای بیکار حلوا بدست می آید بخود فروشان دکن ہم این جور معاملت می کنند پس آہن خود را دام خواستن کنایہ از ہمین است چنانکہ ظہوری گوید (؎) ظہوری یک صبوحی وام خواہم آہن خود را ٭ کہ تا صبح خزان از بادۂ دوشینہ برجوشم ٭ وہمین قسم معاملت را فارسیان (۱) آہن کہنہ با حلوا دادن

(۱۰۰)

ہم گفتہ اند کہ می آید (اردو) پرانا مسالا دیکر سودا خرید کرنا۔ دکن مین کہتے ہین یعنی سوئی اور پوت والیان اپنے مال کی قیمت نقد لینے کے عوض پرانے مسالے کے لینے کو بہتر خیال کرتی ہین آسی طرح (نعل دیکر جنے لینا) بھی کہتے ہین اس فارسی مصدر کا لفظی ترجمہ (بے کار سامان کی قیمت لینا) ہے۔

آہِ ندامت | استعمال۔ باضافت ہای (۱۰۰) ہوز آہی کہ از ندامت بر آید چنانکہ جامی گوید (ع) حالش تب خجالت و آہ ندامت است ٭ ہرگز نبود حال کسی این چنین تباہ ٭ (اردو) وہ آہ جو ندامت سے نکلے۔

آہن دل | (اصطلاح) بقول بہار (۱) کنایہ از سخت دل باشد (میر خسرو ع) مردکہ آہن دل و روئین تن است ٭ نی ز رہش حاجت و نی جوشن است ٭ (صائب ع) صور اسرافیل باشد مردہ دل را نالہ اش ٭ چہرۂ زرّین او آہن دلان را کیمیاست ٭ مؤلف گوید کہ از سند میر خسرو آہن دل (۲) بمعنی قوی دل و دلاور است نہ سخت دل و از کلام صائب ہم تصدیق قول ما میشود ما سندی کہ از کلام ظہوری یافتہ ایم۔ مفید معنی اوّل است ولیکن کنایہ باشد از معشوقان (ع) نازک تنی و سخت دلی بر تو گشتہ ختم ٭ آہن دلان حریتنان باج می دہند ٭ و سند دیگر آہن دل بر د آہن سرد کوفتن) می آید۔ فارسیان (آہنی دل و سنگدل) سخت دل را گفتہ اند کہ می آید ارد (۱) آہن دل۔ بقول امیر (فارسی) اردو مین مستعمل۔ سنگ دل و سخت دل۔ مجازاً ظالم و معشوق کے لئے (۲) دلاور۔ بقول آصفیہ (فارسی) اردو مین مستعمل بمعنی بہادر۔ شجاع جوان مرد۔ (سوز ع) نہین کچھ سوز دل سہتا اس آہن دل کی خاطر مین ٭ زبان شمع کی تقریر کو گلگیر کیا سمجھے ٭ (آتش ع) آہن

دلوں سے چشم کرم ہے خیال خام ؔ کرتا ہے
سبز نخل کو آب تبر کہاں ہے۔

آہن دیگ | استعمال۔ بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ دیگ آہنی است **مؤلف** گوید کہ نہ آن دیگ کہ در آن چیزی بپزند بلکہ توپ بزرگ کہ بدان گولہ بر قلعہ اندازند (اردو) آہنی توپ۔ توپ (مونث) (برق

ہ) بلائے شب ہجر ٹلتی نہیں ہے قیامت
تلک توپ چلتی نہیں ہے۔

آہن ربا | (اصطلاح) بقول صاحب برہان بضم رای قرشت سنگیست کہ فولاد و آہن را بجانب خود کشد گویند چون آب سیر و لعاب دہن ناشتا و خون گوسفند مادہ را بر آن بمالند جاذبہ آن برطرف می شود بقول صاحب بحر مقناطیس و آن سنگیست کہ آہن و فولاد را بجانب خود کشد و بہندی چمک نامند بضم جیم فارسی و تشدید میم صاحب ناصری ہم این را مقناطیس گفتہ و بقول صاحب جامع سنگیست کہ جذب آہن کند۔ صاحب شمس فرماید کہ عرب این را مقناطیس گویند و در ہند چمکو چہ گویند و در شرفنامہ است کہ لعاب روزہ دار و خوی تیس ہمان خاصیت دہد انتہی و بقول مؤید مقناطیس و نیز ربایندۂ آہن و امر آن **مؤلف** گوید کہ تعریف برہان بہتر از دیگران آنچہ صاحب شمس بحوالۂ شرفنامہ نوشتہ است بہ خیال ما مقصودش ہمان باشد کہ برہان در آخر بیان ذکرش کردہ و آنچہ صاحب مؤید ربایندۂ آہن را از مقناطیس جدا کردہ است مقصودش جزین نباشد کہ مقناطیس مصنوعی ہم۔ صاحب مؤید کہ در آخر بیان (امر آن) گفتہ اجمال بیان اوست کہ تحقیق پسندان را بورطۂ غلط اندازد۔ او میخواہد کہ وجہ تسمیہ بیان کند (ربا) امر است از ربودن و چون بعد لفظ (آہن) مرکب شد افادہ معنی

فاعل کرد دیگر ہیچ (صائب ۵) پر دۂ خارست اگر دارد گلی این بوستان ؛ نوش این محنت سرا آہن ربای نشتر است ؛ (ولہ ۵) ہر کہ پیوند د باہل حق زمردان خداست ؛ آہن پیوستہ باآہن ربا آہن رباست ؛ (اردو) آہن ربا بقول امیر (فارسی) مذکر سنگ مقناطیس۔ چمک پتھر۔ وہ پتھر جو لوہے کو اپنی جانب کھینچ لیتا ہے (نسیم ۵) خنجر سفاک کو کیا میری گردن چھوڑ دے ؛ جو کہ ہو آہن ربا کس طرح آہن چھوڑ دے ؛ (خلیل ۵) دل اڑ کے آپ پھنستا ہے اللہ رے کشش ؛ آہن ربا کا جذب ہے زلفوں کے جال میں ؛

آہن رگ اصطلاح۔ بقول صاحب برہان و بحر و رشیدی و جہانگیری بفتح رای بی نقطہ و سکون کاف فارسی کنایہ از اسپ صاحب قوّت و پر زور باشد صاحب ناصری گوید کہ اسپ پر زور و قوّت و پر غیرت قبول بہار و انند مراد ف آہن خای مؤلّف گوید کہ چنین نباشد زیرا کہ فرق ہر دو از تعریف ہر دو ظاہر۔ فارسیان آہن رگ اسپ پر زور را بدین لحاظ گفتند کہ رگ و پئ او گویا مثل آہن سخت است و آہن خای صفت دہان اوست (اردو) صاحب جامع اللغات نے اسکا ترجمہ چست و چالاک و قوی کیا ہے ہم کہتے ہین کہ فارسیون نے آہن رگ قوی اور پر زور جاندار گھوڑے کو کہا ہے۔

آہن روی اصطلاح۔ بقول بہار و انند بمعنی آہن دل۔ سندی پیش نشد مؤلّف گوید کہ آہن روی کسی باشد کہ سختی طبیعتش از قیافۂ او پیدا باشد گویند کہ سیاہ چہرہ عموماً و کسی کہ حلقۂ چشم او سیاہ باشد خصوصاً سخت دل باشد و عجبی نیست کہ ہمین است وجہ تسمیۂ این واللہ اعلم (اردو) سخت دل۔ دیکھو آہن دل

آہن ریزی استعمال۔ حاصل بالمصدر

(آہن ریختن باشد) و باستعمال معاصرین عجم کارخانۂ که دران آہن بقالب می ریزند ذکر این در سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار موجود است و صاحب رہنمای سہولت ہم این را نوشتہ (اردو) وہ کارخانہ جس مین لوہے کا سامان ڈھالتے ہین

آہن سای استعمال - بقول صاحب آنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ سوہان را گویند ہو لف گوید کہ سای امر است از سائیدن و بقاعدۂ فارسیان بعد لفظ آہن مرکّب شدہ افادۂ معنی فاعلی کند (اردو) سوہان بقول آصفیّہ (فارسی) اردو مین مستعمل - مذکر - ریتی - لکڑی یا لوہا صاف کرنے کا خاردار آلہ (ظفر ؎) ٹوٹتی دست جنون سے گر نہین زنجیر پا ؛ تو مری قسمت سے کیا سوہان بھی جاتا رہا ؛ مؤلّف کہتا ہے کہ سوہان صرف لوہے اور لکڑی کے گھسنے اور صاف کرنے سے مخصوص نہین ہے -

آہن سرد کوفتن (مصدر اصطلاحی) گوید کہ این مرادف (آہن افسردہ کوفتن) است بقول برہان بکسر نون کنایہ از کاری کہ نتیجہ نداشتہ باشد و بفعل نیاید - صاحب بحر فرماید کہ کاری و ارادۂ کردن کہ نتیجہ نداشتہ باشد و بفعل نیاید و بقول صاحب ناصری و جہانگیری کنایہ از کاری کردن کہ فائدہ ندہد و حاصلی نکند (نظامی ؎) گر آہن دل بود نشین ؛ بر گرد خبر دہ تا نگویم آہن سرد ؛ و بقول رشیدی و سروری کار بیفائدہ کردن - سروری سندی پیش کند (منہ ؎) چہ خوش داد دیوانہ او را جواب ؛ کہ چون نیست این مملکت مستدام ؛ پدر مدّتی آہن سرد کوفت ؛ تو در باد پیمودنی صبح و شام ؛ بہار گوید کہ کنایہ از حرکت لغو و کار بیفائدہ کردن (فطرت ؎) تا بکی بسجل ما بر دم تیغ تو جہد ؛ آہن سرد کسی چند بکوبد ہر بار ؛ (صائب ؎) در کوفتن آہن سرد است کشادش ؛ در سینہ ہر سنگ کہ پنہان شرری ہست ؛ مؤلّف

که گذشت و ما حقیقت این را همانجا بیان کرده ایم- و تحقیق ما (۲) بمعنی چقماق زدن هم آمده چنانکه مظهر جانجانان آورده (س۵) از دل سنگیت آخر آتشی خواهد کشید ؛ آهن سردی که می کوبیم بی تاثیر نیست ؛ بعض محققین معاصر بر آنند که درین شعر استعمال این مصدر به معنی حقیقی است (اردو) دیکھو آهن افسرده کوفتن (۲) چقماق جھاڑنا -

آهنِ سرد می کوبد (مثل) صاحبان امثال فارسی و خزینه ذکر این بکسر نون کرده از معنی و محل استعمال ساکت اند **مؤلف** گوید که این مثل مشتق باشد از مصدر اصطلاحی گذشته فارسیان چون کسی را مصروف کار لغو و بی نتیجه می بینند این مثل را زنند (اردو) اوقات ضائع کرتا ہے ہوا مٹھی مین بند کرتا ہے -

آهنِ سنجر نخورد (مقوله) باضافت نون صاحب انند ذکر این کرده گوید که ای زحم سگ سنجر نخورد و سیاست سنجر نه پیوست و مزاحمت سلاسل نکشید صاحب هفت قلزم هم این را همین معنی آورده صاحب مؤید هم بحواله ادات نقل این کرده ما می گوئیم که سنجر بقول برهان پادشاهی بود چون فارسیان کسی را مطلق العنان و غیر محتاط بینند این مقوله بحق او استعمال کنند (اردو) سیاست کا کام نہین چکھا ہے "کسی غیر محتاط اور مطلق العنان شخص کی نسبت کہہ سکتے ہین - دکن مین ایسے ہی مواقع پر کہتے ہین وہ کوتوالی کا مزا نہین چکھا ہے " یہ چنچل گوڑے کی ہوا نہین کھائی ہے " چونکہ دارالسلطنت حیدرآباد کا صدر محبس محلہ چنچل گوڑہ مین ہے لہذا یہ مقولہ مخصوص ہے -

آهنِ عصب اصطلاح - بقول بہار و انند مرادف آهن خای - سندی پیش نشد و دیگر کسی ذکر این نکرد عصب لغت عربیست بفتحتین بمعنی پی و آن چیزیست سفید که حس

وحرکت ومضبوطی اعضا بدان است ودر منتخب
وصراح نوشته که بمعنی پی ها (جمع عصبه) پس معلوم
شد که اعصاب جمع الجمع باشد وآهن عصب
(۱) بمعنی کسی که اعصاب او مثل آهن قوی باشد
(۲) بقول بهار وانند کنایه از اسپ قوی وزور
دار مطلقاً سند این بر آهو سرین) می آید۔
(اردو) (۱) قوی اور زوردار جس کے پٹھے
مضبوط هون (۲) قوی اور زوردار گھوڑا

آهن کرسی اصطلاح۔ بقول صاحب
ناصری وشمس کنایه از سندان آهنگری باشد
مؤلف گوید که آهن گران آهن را برین
قائم کرده درست کنند ازینجاست که فارسیان
این آهن کرسی گفتند مخفی مباد که کرسی بالضم
لغت عربی است بمعنی تخت کوچک کذا
فی المنتخب فارسیان بترکیب خود استعمال
کرده اند عجب است که صاحبان لغت این
آله را به آهنگران مخصوص کرده اند وخیال شان
بر لفظ آهن باشد بخیال ما تخصیص درست
نیست همین آله برای سگران وزرگران هم بکار
می خورد وبر لفظ (آهنین کرسی) بعض محققین
هم با ما اتفاق دارند که می آید۔ (اردو) اهرن
بقول امیر (هندی) مذکر۔ سندان۔ لوہے
کی تهائی جس پر لوہا پیٹتے اور سنار سونا چاندی
رکھ کر گھڑتے هین۔

آهن کش اصطلاح۔ بقول صاحب
انند بحواله فرهنگ فرنگ همان آهن ربا که
گذشت (انتهی) مخفی مباد که کش صیغهٔ امر است
از مصدر کشیدن وبعد لفظ آهن مرکب شده بقاعدهٔ
فارسیان افاده معنی فاعل کرد یعنی کشندهٔ آهن
که مقناطیس باشد (اردو) دیکھو آهن ربا

(۱) **آهن کهنه را بحلوا دادن** (مصدر
اصطلاحی) یعنی چیزی که بکار خود نمی آید آنرا
بکسی دادن وعوض آن از جنس مفید گرفتن
باشد چنانکه در ایران آهن کهنه را بدل حلوا

به حلوا فروش می دهند و در دکن ریزه های نعل و غیره را
که بیکار باشد به نخود و پز در عوض قیمت نخود بریان
می دهند و هم چنین زنان دکن زنان سوزن
و رشته فروش را بعوض قیمت چیزی که از و
خرید کرده باشند ریزه های زری و زرکش و
زربفت کهنه می سپرند - ملّا ضیاء الدین طاهر
گوید (۵) دل بآن لعل شکّر آساده * آهن
کهنه را بحلوا ده * صاحب خزینة الامثال -
(۲) آهن کهنه را بحلوا ده | را مثل قرار داده
از معنی و محل استعمال ساکت مؤلّف گوید که
از همان مصدر اصطلاحی مشتق باشد که بنمبر (۱)
گذشت و بهار ذکر ....
(۳) آهن کهنه را بحلوا دهند | کرده فرماید
که ای آهن کهنه را میدهند و در عوض آن حلوا
میگیرند و از همان شعر ملّا ضیاء الدین سند آرد که
بنمبر (۱) گذشت - مؤلّف گوید که هیچ نمی کشاید
که این چه قسم تصرّف هاست حقیقت همان قدر
که ما بنمبر (۱) ذکرش کرده ایم البته این قدر
شنیده ایم که معاصرین زبان دان چون فروشنده
چیزی را بعوض زر نقد طالب اشیای کهنه می بینند
می گویند که آهن کهنه بحلوا می دهیم - ملّا ضیاء الدین
طاهر صیغهٔ امر از همین مصدر بحسب موقع و
ضرورت خود استعمال کرده است امّا این مثل
مخصوص بصیغهٔ امر نیست یا خصوصیت به صیغهٔ
مضارع ندارد چنانکه صاحب خزینه و بهار
نوشته قائل (اردو) بے کار چیزوں کو کسی
نئی چیز کے عوض میں دینا - پرانے نعل دیکر بھونے
چنے لینا - پرانا گوٹا دیکر سامان مطلوب خرید کرنا -

آهنگ | بر وزن آونگ لغت فرس است و شکسپیر که محقّق ماخذ است بمقابلهٔ این اشاره
فارسی کرده بخیال ما این مرکّب است از (آه) و (نگ) چون بخار آه از سینه بلند شود و از
دهن بر آید آوازی لطیف و نازک پیدا شود و این صدای بر آمدن آه است و بس

ولیکن چون در اخراج آه از سقف دہن مدد گیرند آواز ش بلند شود و فارسیان سقف دہن را (زنگ) بفتح اوّل و سکون ثانی گفته اند۔ پس (آه) و (زنگ) را مرکّب کرده (آہنگ) کرده باشند بمعنی صدای که بمدد سقف دہان بلند شود۔ مخفی مباد که بقول شکسپیر۔ اہنگ بکاف تازی لغت سنسکرت است بمعنی رسوم روزانهٔ مذہبی ہنود (انتہی) ما می گوییم که مراد از رسوم روزانه پرستش باشد و این مسلّم است که آہنگ موسیقی داخل ہر قسم عبادت اہناست پس باشد که ہوا ت موسیقی را که در پرستش بلند می شود آہنگ نام کرده باشند و مجازاً رسوم روزانهٔ مذہبی را آہنگ گفته باشند و عجبی نیست که فارسیان کاف تازی را به کاف فارسی بدل کرده آہنگ کردند۔ تعریف اوّل الذّکر اقوی و اصح معلوم میشود نیز لفظ ہنکار و ہانک در سنسکرت و ہندی بمعنی آواز و نعره و شور و غوغا آمده (کذا فی السّاطع) پس بعید نیست که این ہم در ماخذ تعلق دارد فارسیان آہنج را مبدّل و مرادف آہنگ گفته اند که گذشت آہنگ بقول جامع ان تحقیق معانی متعدده دارد و بہ تحقیق ما (۱) معنی حقیقی صوت و آواز است (سالک ؎) درین گلشن که رنگی از وفا نیست ؛ بنفشه بو ندارد بلبل آہنگ ؛ (وحید ؎) از نکهش باخته گل رنگ خویش ؛ بلبل دل سوخته آہنگ خویش (اردو) دیکھو آواز۔ بولی۔ مونّث۔ (۲) بقول صاحب برہان و جامع و سروری و شمس موزونی ساز و آواز باشد صاحب جہانگیری برین معنی از سیف اسفرنگ سند آورده (؎) ہر شبی زاویهٔ مدح گہر بار تو باد ؛ روشن از شمع رخ مطرب تاہید آہنگ ؛ (بیدل ؎) ہر سخن کز پردهٔ تسلیم خارج گل کند ؛ ناملائم تر ز آہنگ دف بی چنبر است ؛ و آراسته ہم برین معنی از کلام سالک یزدی و وحید

سند پیش می کند کہ بالا گذشت وبقول وارستہ وبہار از مقامات سرود مقامی وصاحب پہلوی گوید کہ آوازیکہ داخل نغمات موسیقی است وبقول مؤیّد آواز نرم کہ در پردہ سرود باشد۔ (محمد قلی سلیم ؎) دود از جگرم زمزمۂ چنگ برآورد ؛ این نغمہ ندانم بچہ آہنگ برآورد ؛ (مفید بلخی ؎) کی ز آہنگ عشق بیرون است ؛ نالہ زار دل بقانون است (اردو) دیکھو آواز اور آہنگ بہی بمعنی آواز مستعمل ہے (مونث) (ناسخ ؎) اُٹھ چلے صبح شب وصل آپ سنکر زمزمہ ؛ نام رکھا چند ہمنے مرغ خوش آہنگ کا ؛ وبقول امیر۔ آہنگ۔ (فارسی) اردو مین مستعمل بمعنی الاپ۔ نغمہ (انشا ؎) رہا ہے ہوش کچھ باقی اسے بھی اب نہ بیڑے جا ؛ یہی آہنگ ای مطرب پسرتک اور چھیڑے جا ؛ (ذوق ؎) ذوق مستی سے ہے طاؤس چمن مین رقاص ؛ شوق آہنگ سے ہے سرو پہ قمری قوال ؛ (اختر ؎) موذن بس بس اب چپ ہو شب وصل ؛ تری آہنگ بے ہنگام سن لی ؛ راگ بقول صاحب آصفیہ (ہندی) مذکر۔ آواز کی موزونی۔ حکماے ہند کے نزدیک راگ اس آواز کا نام ہے جو کئی سرون سے مرکب ہوکر ایک خاص صورت پیدا کرے جس کے چھ اقسام ہین اور ہر ایک راگ کے متعلق پانچ پانچ راگنیان۔

(۳) آہنگ۔ بقول برہان وجامع ورشیدی وبہار آوازی کہ در اوّل خوانندگی و گویندگی برکشند۔ صاحب ناصری ذکر این کردہ بخیال ما این مجاز است ومخصوص بہ مقابلۂ تعمیم معنی اوّل و وارستہ این را کوک وموافق گوید واز کلام شانی تکلو سند جوید (؎) دی کہ در رقص آمد نار باب ذوق از آہ من ؛ نالہ ام آہنگ با اشعار شور انگیز بود ؛ صاحب بہروری

برہمین معنی سند ظہیر فاریابی پیش کند (ع) چو زہرہ وقت صبوح از افق بساز و چنگ ؛ زمانہ تیز کند نالۂ مرا آہنگ ؛ بہار با وارستہ متفق و ما سند ثانی را متعلق بہ معنی اوّل گیریم و بہ تحقیق ما (آہنگ) آوازی ہم باشد کہ یک کس برای اتحاد آوازہای متعددہ در وسط سرود و خوانندگی کند معاصرین زباندان تصدیق این می کنند و سند اوّل مناسب تر است برای ہمین معنی

(اردو) دیکھو لفظ آہنج کے پانچویں معنی (جو اسی کا مبدّل ہے)

(۴) آہنگ - بقول برہان و جامع و سروری و مؤیّد و پہلوی و رشیدی و شمس و بہار و بہانگیری بمعنی قصد و ارادہ و توجّہ و عزم - صاحب ناصری ہمزبان برہان و آہنج را بدین معنی مرادف آہنگ گفتہ بخیال ما این مجاز معنی اوّل است زیرا کہ قصد و عزم و توجہ بچیزی ہم حرکتی است داخلی ہمچو آواز کہ تا بخارج میرسد مخفی مباد کہ (آہنج) بہمین معنی مبدّل آہنگ گذشتہ است (ظہوری ع) شہر پر نغمۂ ملامت ماست ؛ غیر آہنگ دشت و در چہ علاج ؛

(اردو) آہنگ بقول امیر (فارسی) اردو میں مستعمل بمعنی قصد و ارادہ - بقول صاحب رسالہ (مذکر) (منیر ع) زندان میں جو بڑھ چلنے کے آہنگ ہوئے ؛ کپڑے بھی ہم سے عازم جنگ ہوئے ؛ (سودا ع) ہولی گرمی سے ڈولی کی وہ جب تنگ ؛ کیا اس نے ہوا کھانے کا آہنگ ؛ (درد ع) ہر دم دل بیتاب مرا در کرے ہے ؛ جون نغمہ نکل آنے کا آہنگ ہوا پر ؛ —

(۵) آہنگ - بقول برہان و جامع بمعنی شتاب و تعجیل - دیگر کسی ذکر این نکرد و بر لفظ (آہنج) کہ مبدّل آہنگ است صاحبان برہان و جامع ہم ذکر این نکردہ اند و حیف است

کہ سندے ہم ازنظر ما نگذشت باقی حال اینہم مجاز باشد (اردو) تعجیل بقول صاحب آصفیہ (عربی) اسم مؤنث - جلدی - شتابی - عجلت کسی کام مین اس کا وقت آنے سے پہلے جلدی کرنا (مسرور ؎) نہ کرتے وہ قیامت کا جو وعدہ ؛ تو مرنے مین نہ یان تعجیل ہوتی ؛

(۶) آہنگ - بقول برہان وجامع ورشیدی وشمس وبہار بمعنی خمیدگی طاق وایوان وامثال آن کہ باصطلاح بنّایان لنگہ گویند - صاحب ناصری آہنگ را بدین معنی مرادف آہنج گفتہ کہ آہنج مبدّل آہنگ است - صاحب جہانگیری از خواجہ رفیع الدین لبنانی سند آرد (؎) جلالت ار بفلک بر بصد رنشیند ؛ شکستہ گردد طاق سپہر را آہنگ ؛ صاحب سروری گوید کہ بمعنی یک نوع عمارت و را زکہ طاق آنرا خمیدگی باشد بعربی ارج گویند و خمیدگی طاق ایوان ہم - مؤلف گوید کہ این ہم مجاز باشد ز معنی حقیقی کہ آواز است زیراکہ آواز بلند می شود وطاق وایوان ہم و این کلیہ مسلمہ باشد کہ چیزیکہ بلند میشود خم پیدا میکند و اگر آہنگ را بدین معنی اسم جامد گیریم و تلاش ماخذش کنیم جا دارد کہ این را از (اہنکار) و (آہنکاری) تعلقی پیدا کنیم کہ اوّل بزبان سنسکرت بمعنی غرور و تکبر و دوم بمعنی گردن کش و متکبر است (کذا فی الساطع) عجبی نیست کہ بلحاظ معنی گردن کشی فارسیان آہنگ را برای طاق ایوان از ہمین لفظ گرفتہ باشند تلاش ما بیش ازین کار نمی کند واللہ اعلم (اردو) دیکھو لفظ آہنج کی آٹھوین معنی -

(۷) آہنگ - بقول برہان وجامع وجہانگیری وسروری ورشیدی وشمس وبہار کنار صفحہ وحوض و امثال آن - صاحب ناصری درین معنی این را مرادف آہنج نوشتہ (کمال اسمعیل

ے) زمینوای جای رسیده ام که مرا بہ مسافتی است ز آہنگ صفّہ تا پردہ بہ مؤلّف گوید که شک نیست که این مجاز معنی حقیقی یعنی آواز است و آواز از کنارہ دہن یعنی لب می بر آید۔ پس فارسیان مجازاً لب ہر چیز را آہنگ گفتند می بایست که چیزی را آہنگ گویند که از کنارہ بلند شود یا فرو ریزد (اردو) دیکھو لفظ آہنج کے ساتوین معنی جس پر کنارہ حوض کا ذکر ہی مگر بلحاظ تعمیم بیان فارسی ہر چیز کا کنارہ اس کا ترجمہ ہے۔

(۸) آہنگ ۔ بقول برہان وجامع وجہانگیری وسروری ورشیدی وشمس بمعنی طرز وروش وقاعدہ وقانون صاحب ناصری این را بدین معنی مرادف آہنج گوید۔ (سراج حکّاک ے) چہ بد کردم بتو ای شوخ بدمہر بہ که مخزونم بدین آہنگ داری بہ صاحب رشیدی گوید که در معنی طرز ۔ محلّ تامل ۔ ما می گوئیم که اتّفاق اہل لغت است و این مجاز باشد از معنی دوم که موزونی ساز و آواز گذشت وسند این بر آہنگ دادن و آہنگ ہشتن ہم می آید (اردو) دیکھو لفظ آب کی چوتھی معنی ۔

(۹) آہنگ ۔ بقول برہان وجامع وجہانگیری وشمس بمعنی صف مردمان وجانوران صاحب ناصری این را بدین معنی مرادف آہنج گفتہ کہ گذشت (حکیم ازرقی ے) زمین پیکر از یکدگر بگسلاند بہ بروز نبرد تو ز آہنگ لشکر بہ صاحب رشیدی گوید که بمعنی رستہ وصف خطاست ما می گوئیم که درین شعر معنی آہنگ قصد و ارادہ ہم توان گرفت مخفی مباد که اینہم مجاز باشد از معنی حقیقی که آواز است ولیکن نسبتی در حقیقی ومجاز قائم نمیشود اگر این را مجاز معنی دوم گیریم جا دارد که آہنگ قوّالان که در آغاز گویندگی یا بقول ما بضمن سرود می کشند۔ طول میکشد

وصف مردمان وجانوران ہم تطویل دارد واضح باد کہ ہانک وہنکار در ہندی وسنسکرت آواز ونعرہ وشور وغوغارا گویند (کذا فی السّاطع) ومأذکر این بر ماخذ آہنگ ہم کردہ ایم شور وغوغا نتیجۂ صف انبوہ مردمان وجانوران باشد واللہ اعلم (اردو) دیکھو لفظ آہنج کے بارہوین معنی۔

(۱۰) آہنگ۔ بقول برہان وجامع ماضی کشیدن باشد یعنی کشید۔ صاحب جہانگیری باتّفاق برہان گوید کہ آہنگیدن بمعنی کشیدن است ما می گوئیم کہ تسامح برہان است زیراکہ ماضی کشیدن کشید است واگر بقول صاحب جہانگیری آہنگیدن را بمعنی کشیدن ہم گیریم تسامح اوست کہ آہنگ را بمعنی آہنگیدن قرار داد ماضیش آہنگید است بالجملہ دیگر کسی ذکر این نکرد ونتیجۂ بے غوری ہر دو محققین بیش نباشد۔

(۱۱) آہنگ۔ بقول برہان وجامع وجہانگیری وسروری وشمس بمعنی طویلہ وشترخانہ و پائگاہ وعمارت دراز وطولانی ومقام ومکان حیوانات وبقول ناصری ورشیدی وبہار پوشش وسقفی کہ بروش خرپشتہ وسنّم باشد وبہمین معنی این را مرادف آہنج گوید۔ بخیال ما میرسد کہ این ہم مجاز باشد بصراحتی کہ بمعنی ہشتم گذشت (اردو) دیکھو لفظ آہنج کے نوین معنی۔

(۱۲) آہنگ۔ بقول صاحب ناصری بمعنی کشش وکشیدن (مرادف آہنج کہ مبدل آہنگ است) صاحب رشیدی وبہار بمعنی کشش قانع۔ صاحب شمس گوید کہ بمعنی کشیدن ہم آمدہ مؤلّف گوید کہ معنی کشش قابل تسلیم است کہ آہنگ حاصل بالمصدر آہنگیدن است امّا تسامح ناصری وشمس است کہ این را بمعنی کشیدن نوشت (اردو) دیکھو آہنج کے پہلے معنی

(۱۲۱) آہنگ ۔ بقول صاحب سروری ورشیدی وبہار بمعنی کشندہ و امر بکشیدن نیز مؤلف گوید کہ مجرد آہنگ بمعنی کشندہ نیست و آہنگ امر بکشیدن نباشد بلکہ آہنگ امر است از آہنگیدن بمعنی بکش وہر گاہ بعد اسمی مرکب شود بقاعدۂ فارسیان افادۂ معنی فاعل کند۔ چنانکہ تیغ آہنگ کہ کشندۂ تیغ از نیام باشد و این ہر دو معنی باکشیدن ہم مخصوص نباشد بلکہ بر کل معانی آہنگیدن شامل باشد کہ تحقیق مکلش بجای خود آید (ارد و) کھینچنا اور قصد کرنا ۔ کا امر ۔ کہینچ ۔ قصد کر ۔

آہنگ آوردن استعمال ۔ بمعنی قصد و ارادہ کردن است بہار بر لفظ آہنگ اینقدر صراحت کردہ است کہ بالفظ کردن بمعنی قصد کردن می آید (حکیم زلالی ــہ) بیا تا سوی دوست آریم آہنگ ٭ کہ دل تنگیم و دیدہ تنگ و جان تنگ ٭ (ارد و) آہنگ کرنا ۔ ارادہ کرنا ۔ (دیکھو لفظ آہنگ کی تیسری معنی جس پر اسکی سند ہے (ناسخ ــہ) ہے بجا نزدیک والے مجھ سے گر واقف نہین ٭ میرے شہرے نے کیا ہے اب ارادہ دور کا ٭

(۱) آہنگا اصطلاح ۔ بقول صاحب

(۲) آہن گاؤ برہان و بحر و جامع و سروری نمبر (۲) باکاف فارسی بالف کشیدہ و بواو زدہ بمعنی آہن جفت است (کہ گذشت) وآن آہنی باشد کہ بدان زمین را شیار کنند صاحب جہانگیری گوید کہ این را گاؤ آہن ہم گویند صاحب شمس ذکر ہر دو بیک معنی کردہ صاحب مؤید گوید کہ سپار یا شیار وسپار آہن جفت را گویند کذا فی البرہان صاحب شمس بہمین معنی ذکر نمبر (۱) کردہ کہ بخیال ما مخفف نمبر (۲) باشد مؤلف گوید کہ آہن گاؤ مرکب است از لفظ آہن و گاؤ

وگاو در فارسی بمعنی ثور وصراحی وظرفی باشد
کہ بصورت گاو سازند ومبارز ودلیر راہم
گفتہ اند (کذا فی البرہان) پس (آہن گاو)
آہنی باشد کہ پایین چوب قلبہ نصبش کنند و
قلبہ را گاوان می کشند ولاکن در بلاد عجم این کار
اکثر از اسپان وخران می گیرند ودر یورپ
عموماً با اسپان ودر ہند قلبہ رانی اکثر بذریعہ
گاوان می شود وکم کم باگاو میشان نیز ہم۔ ما
برخلاف جملہ اہل لغت (آہن کاو) را بکاف
تازی خیال می کنیم زیرا کہ کاویدن در فارسی
بمعنی کندیدن آمدہ پس (آہن کاو) آہنی باشد
کہ ذریعۂ کندیدگی زمین است وہمین معنی پیدا میشود از
(کاو) کہ حاصل بالمصدر (کاویدن) است ہر گاہ (کاو)
را بمعنی کندیدگی گیریم (آہن کاو) بفک اضافت آہن کندیدگی
است قائل (اردو) دیکھو آہن جفت۔
آہنگ باختن بلبل مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ ترک
نغمہ کردن ونغمہ فراموش کردن بلبل است سند این بر
معنی حقیقی لفظ آہنگ از کلام طاہر وحید گذشت۔
(اردو) بلبل کا نغمہ ترک کرنا یعنی خاموش رہنا۔
آہنگ باش استعمال۔ این مشتق است از (با آہنگ
باشیدن) کہ بمعنی خبردار وواقف از موزونی ساز وآواز
بودن وباش امر است از مصدر باشیدن پس آہنگ باش
بمعنی با آہنگ باش یعنی موزونی ساز وآواز نگہدار باشد
(ظہوری ؎) بی صوتی گرنہ رقص بیقراران مکینی چہ خیزد
آرزومندی منال آہنگ باش۔ بعض معاصرین بااندان
گویند کہ (۲) آہنگ باش قوال باشد زیرا کہ باش بلغت
ترکی بمعنی سر وسردار است (اردو) (۱) نغمہ سے واقف
یعنی ایسا نہو کہ تیر گانا بیقاعدہ ہو جائے سُر کا خیال
رکھ صاحب آصفیہ نے سُر کے معنی آہنگ لکھے ہیں (۲)
قوال۔ بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر مطرب۔ گویّا۔
آہنگ برآوردن استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت واز فغانی شیرازی
سند آوردہ کہ بر معنی اول لفظ آہنگ گذشت

(۱۰۰۴)

و بہ تحقیق ما مال محمد قلی سلیم است و ہو ہذا (ع) دو داز جگرم زمزمۂ چنگ برآورد ٭ این نغمہ ندانم بچہ آہنگ برآورد ٭ مؤلف گوید کہ اگرچہ آہنگ برآوردن بمعنی آغاز سرود و نغمہ کردن است ولیکن این سند متعلق بہ نغمہ برآوردن است۔ ما سندی از کلام ظہوری بدست آوردہ ایم (ع) گر سرو و گر گل دل من قمری و بلبل ٭ در روز دم مرغ شب آہنگ برآورد ٭ (اردو) راگ سے پہلے لفظ (آ) کو دیر تک جاری رکھ کر آواز درست کرنا۔ یا سر ملانا۔ راگ گانا

آہنگ برکشیدن استعمال۔ مرادف آہنگ برآوردن است بہار ذیل لفظ آہنگ نوشتہ کہ بالفظ برکشیدن مستعمل است و از خواجہ شیراز سند آوردہ (ع) چنان برکش آہنگ خنیاگری ٭ کہ ناہید چنگی بدست آوری ٭ (اردو) دیکھو آہنگ برآوردن۔

آہنگ بلبل استعمال۔ باضافت کاف (۱۰۴)
فارسی بمعنی آواز و نغمۂ بلبل است سند این بمعنی حقیقی آہنگ از کلام وحید گذشت (اردو) بلبل کی بولی۔ بلبل کا نغمہ۔

آہنگ بودن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی قصد و ارادہ بودن و عزم داشتن است۔ چنانکہ فغانی شیرازی گوید (ع) آنم کہ بنزم کسی آہنگ نبود است ٭ در پہلوی من جای کسی تنگ نبود است ٭ (اردو) ارادہ ہونا۔ ارادہ کرنا۔ قصد کرنا۔ (آتش ع) جب سے شیطان کا احوال سنا ہے مین نے ٭ پاپی بت پر بھی ارادہ ہے جبین سائی کا ٭ (امیر نے ہونا کی سند پر اکثر (ہے) کا استعمال فرمایا ہی) (ظفر ع) جب اُٹھ جائے وہ بالین سے تو مین بھی ساتھ ہی جاؤن ٭ ارادہ کر رہی ہی اب مری جان حزین یونہی (اسیر ع) فرہاد یہ پیغام نہین کوہکنی کا ٭ شیرین نے کیا قصد

تری سرشکنی کا ؎

آہنگ تیز کردن استعمال - بآہنگ بلند
سرودن باشد - سند این بمعنی دوم لفظ آہنگ
از کلام ظہیر فاریابی گذشت و مولانا شاہی ہم
آوردہ (ع) بخت غنودہ را سر خواب ست
ہمچنان ؎ شاہی چہ تیز می کنی آہنگ نالہ را ؎ بہار
بذیل لفظ آہنگ این قدر صراحت کردہ است
کہ بالفظ (تیز کردن) مستعمل و از صراحت معنی
ساکت (اردو) آواز اُٹھانا - بقول امیر ؎ گلے
سرون مین گانا -

آہنگ جنون استعمال باضافت کاف (۱۰۰۵)
فارسی آہای وہوی مجنونان باشد چنانکہ بیدل گوید
(ع) تا ساز نفس را کم مضراب نگیرد ؎ آہنگ
جنون دامن آداب نگیرد (اردو) مجنونون
کی چیخ پکار - چیخم چاخ - (مونث)

آہنگ حجاز استعمال - باضافت کاف
فارسی بقول صاحب انند نام نوائی است
از موسیقی - حجاز بالکسر لغت عربی است بقول
صاحب غیاث مقامی از موسیقی و بقول
صاحب مؤید و رشیدی نام پردۂ سرود و نیز
با آلت نیز گویند - صاحب برہان بر لفظ حصار
گوید کہ بکسر اوّل - ثانی بالف کشیدہ نام شعبہ
ایست از جملہ بست و چہار شعبۂ موسیقی کہ بلندی
آن حجاز است و پستی آن سہ گاہ (اردو)
ایک راگنی کا نام -

(۱۰۰۷) **آہنگ حزین** استعمال - باضافت کاف
فارسی - کنایہ باشد از آہ (بیدل ع) بحیرت
گوش نہ کز پردۂ دل و اکشی حرفی ؎ زبان جوہر
آئینہ آہنگ حزین دارد ؎ (اردو) آہ و دکھ وا

آہنگ حصار استعمال - باضافت
کاف فارسی بقول بہار و انند نام مقامی از
مقامات موسیقی - بہار گوید کہ ظاہر الفظ آہنگ
جز و نام نیست (محسن تاثیر ع) گل مگر تاثیر از آن
عارض حصاری گشتہ است ؎ نغمہ سنجی می کند

بلبل باآہنگ حصار؛ بقول برہان حصار بکسر اوّل ثانی بالف کشیدہ نام شعبہ ایست از جملہ بست وچہار شعبۂ موسیقی کہ بلندی آن حجاز است وپستی آن سہ گاہ۔ صاحب بحر عجم و (خان آرزو در چراغ) گوید کہ نام مقامی از موسیقی (اردو) ایک راگنی کا نام۔

آہنگ خاستن (مصدر اصطلاحی) صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلّف گوید کہ ارادہ پیدا شدن وعزم قائم شدن است۔ چنانکہ مختاری غزنوی گوید (ـہ) چو دل را بمدح تو آہنگ خیزد؛ زخاطر سخن پر زنیرنگ خیزد؛ (اردو) عزم قائم ہونا (ارادہ بندھنا) سحر ـہ) کوچۂ یار میں جا ٹکرائیں سر اپنا کب تک؛ چل کھڑے ہوں جو ارادہ سوی کہسار بندھے؛ (آتش ـہ) عدم کو بازگشت روح ہے اک روز ہستی سے؛ ارادہ بندھ رہا ہے مصر سے یوسف کا کنعان کو؛

(دیکھو امیر اللغات)

آہنگ دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت وبہار بدیل لفظ آہنگ گوید کہ بالفظ دادن مستعمل مؤلّف عرض کند کہ (۱) بمعنی سر کردن وآغاز کردن است چنانکہ طغرا گوید (ـہ) چو نوروز را نغمہ آہنگ داد؛ غم کہنہ شد از سرودش بباد (۲) بمعنی طریقہ وطرز آموختن وعطا کردن چنانکہ جامی گوید (ـہ) شوق تو غزال جامی آسا؛ آہنگ غزل سرائیم داد؛ (اردو) (۱) راگ چھیڑنا (۲) طریقہ سکھانا۔

آہنگ داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلّف گوید کہ (۱) بمعنی قصد وعزم داشتن است چنانکہ محتشم کاشی گوید (ـہ) کسی کز بیم من در صحبت او لال بود اکنون؛ زبان گردست پیدا وار د آہنگ نصیحت ہم؛ و (۲) بمعنی

نغمہ داشتن (سالک یزدی ؎) درین گلشن
کہ بوئی از وفا نیست ؛ بنفشہ بو ندارد بلبل
آہنگ (اردو) (۱) ارادہ رکھنا۔ بقول امیر
قصد رکھنا۔ (۲) بلبل کا بولنا۔ یعنی نغمہ سرائی
کرنا۔ (آتش ؎) کاٹ کر پر مطمئن صیاد ہو
بے پرواہو ؛ روح بلبل کی ارادہ رکھتی ہے
پرواز کا ؛۔

آہنگر | استعمال۔ بقول صاحب انند بحوالۂ
فرہنگ فرنگ ترجمۂ حدّاد است مؤلف
گوید کہ گر بفتح کاف فارسی وسکون ثانی بمعنی
کنندہ وسازندہ۔ مخفف گار۔ کہ وقتی کہ با
کلمۂ دیگر مرکب شود افادۂ معنی فاعل کند پس
معلوم شد کہ فارسیان لفظ (آہن) و (گر) را مرکب
کردہ (آہنگر) کردند بمعنی حدّاد یعنی کسی کہ از آہن
کارگیرد و چیزہا سازد (اردو) آہنگر۔ بقول
امیر (فارسی) اردو مین مستعمل۔ بہار (ناسخ ؎)
بیڑیان سی بیڑیان توڑی ہین مین نے اے جنون
جاے آہن اب تو سیم و زر ہے آہنگر کے پاس
(ظفر ؎) اور سودا ہوگا افزون یاد آئیگی وہ
زلف ؛ لا دست آہنگر و زنجیر میرے روبرو ؛

آہنگ راست کردن | مصدر اصطلاحی
بہار اندیل لفظ آہنگ نوشتہ کہ بالفظ (راست
کردن) مستعمل مؤلف گوید کہ بمعنی درست
کردن و موافق کردن آہنگ و نغمہ است چنانکہ
خواجۂ شیراز گوید (؎) بشنو کہ مطربان چمن
راست کردہ اند ؛ آہنگ چنگ و بربط و آواز
نای و نی ؛ (اردو) سُر ملانا۔ بقول آصفیہ
ہم آہنگ کرنا۔

آہنگ رستن | (مصدر اصطلاحی) حسب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت۔ بہار بر لفظ
آہنگ نوشتہ کہ بالفظ (رستن) مستعمل مؤلف
گوید کہ بضم رای مہملہ پیدا شدن نغمہ و بلند
شدن آن باشد چنانکہ ظہوری گوید (؎)
بشہری مرغ دل ہا راست آہنگ ؛ کہ از

بام وورش می روید آهنگ ؎ مخفی مباد که رستن بضم روئیدن و برآمدن نبات و گیاه از زمین و موی از بدن و امثال آن و روئیدن به معنی رستن و پیدا شدن و اطلاق در غیر نباتات مجاز است و مضارع هر دو (روید) پس خیال ملا ظهوری را از مصدر آهنگ روئیدن متعلق کردن اولی است (اردو) آهنگ پیدا ہونا نغمہ پیدا ہونا۔

آهنگ روان کردن (۱۰۰۶) | مصدر اصطلاحی قصد و اراده را کامل کردن یعنی مطابق قصد کاری کردن (جامی ؎) بانگ رحیل از قافله برخاست خیز اے ساربان ؎ رختم بنه بر راحله آهنگ رحلت کن روان ؎ (اردو) قصد پورا کرنا۔ اراده پورا کرنا۔

آهنگ ساختن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که بمعنی قصد و اراده کردن است چنانکه حافظ گوید (؎) یار ما چون سازد آهنگ سماع ؎ قدسیان عرش دست افشان شوند ؎ مخفی مباد که سماع بالفتح لغت عربیست بقول صاحب منتخب شنودن صاحب غیاث نوشته که بمعنی رقص و سرود مجاز است بقول بهار و کشف مجازاً بمعنی وجد و حالت و رقص نیز تحقیق کامل بجای خودش آید (اردو) قصد کرنا۔ اراده کرنا۔ آهنگ کرنا (اردو ؎) هر دم دل بیتاب مرا درد کرے ہے ؎ جون نغمہ نکل آنے کا آہنگ ہوا ہے ؎

آهنگ سرودن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که بسرودن نغمه باشد (ناظم هروی ؎) اگر آهنگ صیادی سراید ؎ قفس جای گل از گلبن بر آید (اردو) راگ گانا۔ نغمہ سرائی کرنا

(۱۰۰۷) **آهنگ شکسته گردیدن** | استعمال شکستن خمیدگی طاق و امثال آن باشد که آهنگ بمعنی

خمیدگی طاق ایوان و مثال آن بر معنی شکستن گذشت
و سند این ہم ہمدر آنجا مذکور است (اردو) خم
کمان کا ٹوٹ جانا۔

آہنگ شناختن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که از
فن موسیقی خبر داشتن است چنانکه سالک یزدی
گوید (ﮯ) گر گوش تو آہنگ شناس است
درین باغ ؛ ہر آنکش برگ گلی رشتهٔ ساز است
(اردو) راگ سے واقف رہنا۔ موسیقی سے
خبردار رہنا۔

آہنگ فرمودن | استعمال صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که
قصد و اراده کردن مرادف آہنگ ساختن است
که گذشت (اردو) دیکھو آہنگ ساختن۔

آہنگ قدقامت | استعمال۔ باضافت صدای
اقامت صلوٰة باشد چنانکه جامی گوید (ﮯ) پست
شد آہنگ قدقامت مؤذن را چه دید ؛ شیوهٔ
قد بلند و قامت دلجوی تو ؛ (اردو) صدای تکبیر
نماز کی تکبیر دیکھو امیر اللغات مین اقامت۔

آہنگ کردن | استعمال صاحب آصفی ذکر این
کرده از معنی ساکت۔ بہار بذیل لفظ آہنگ نوشته که
با لفظ کردن مستعمل مؤلف گوید (۱) بمعنی سرودن چنانکه
ملای گازرونی گوید (ﮯ) دمی نغمه سرایان
چمن با دف و چنگ ؛ این قول غزل کرده بودند
آہنگ (اردو) گانا۔ الاپنا۔
(۲) بمعنی قصد و اراده کردن چنانکه (۱) آہنگ
دیگری کردن (۲) آہنگ رفتن کردن (۳) آہنگ
تنزل کردن (۴) آہنگ صید کردن (۵) آہنگ قتل
کردن (۶) آہنگ ره کردن (۷) آہنگ سفر کردن
حافظ شیرازی گوید (ﮯ) گر دیده و دلم کند
آہنگ دیگری ؛ آتش زنم در آن دل و دیده
برآرمت ؛ شیخ شیراز (ﮯ) چو آہنگ رفتن
کند جان پاک ؛ چه بر تخت مردن چه بر روی
خاک ؛ طغرا (ﮯ) چون مستی بلبل کند آہنگ

تن تا پُگل غنچه نشیند زنعل جامم برآرد ؛ (ظهوری
۵۴) لعبید مانگرد از تنگ آهنگ ؛ غم فربه
برای لاغری چند ؛ (وله ۵۵) باغبان چون کرد
آهنگ قتل قمریان ؛ لطف فرماخون شان در
سایهٔ شمشاد ریز ؛ (جامی ۵۶) زود تر آهنگ
ره کن کار زوی او مرا ؛ برده است از سینه صبر
از دیده خواب از دل قرار ؛ (وله ۵۷) آن مه
بجانب سفر آهنگ می کند ؛ صحرا و شهر بردل
ما تنگ می کند ؛ (علی خراسانی ۵۷) بلبل آهنگ
سفر می کند از مسکن خویش ؛ گل ازین باغ
مگر خیمه به بیرون زده است (اردو) آهنگ
کرنا قصد کرنا۔ ارادہ کرنا۔ دیکھو آہنگ ساختن
(۳) بقول انند آواز کردن وصدا وشور وناله
کردن (اردو) آواز کرنا۔ شور کرنا۔ نالہ کرنا۔

آهنگ کشیدن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت وسندی که از کلام
شاهی سبزواری آورده همان است که بر
(آهنگ تیز کردن) گذشت در مصرع ثانیش
(کنی) را (کشی) نقل کرده ولیکن در روزمرهٔ فارس
(آهنگ کشیدن) متعلق به معنی دوم لفظ آهنگ
است یعنی در آغاز سرودن آوازی تا دیر
کشیدن (اردو) راگ یا سوز شروع کرنے سے
پہلے گلا صاف کرنے اور سر ملانے یا جمانے یا تان لینے
کے وقت لفظ (آ) کو کھینچنا (دیکھو امیر۔ لفظ آ)

آهنگ گرفتن از نوا | استعمال صاحب
آصفی ذکر آهنگ گرفتن کرده از معنی ساکت
مؤلف گوید که نغمه قرار دادن نوا را وسرودن
باشد چنانکه فیضی اکبرآبادی گوید (۵۹) گیرم
زنوای هندی آهنگ ؛ در پهلوی و در نیم
چنگ ؛ (اردو) راگ قرار دینا۔ گانا۔

آهنگ نمودن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** گوید که
مرادف آهنگ کردن است چنانکه علوی مؤ
فرخ آبادی نوشته (فقره) با این بی پروبالی

بهوای بام توحید دمی که آهنگ اهتزاز نماید" (خسرو دهلوی نثر) هر فرماندهی که آهنگ آن سوی نموده است (از آصفی) (بهار آملی ؎) آهنگ حجاز می نمودم من زار * چکامد سحری بگوش من این گفتار * (اردو) دیکھو آهنگ کردن کی دوسری معنی۔

آهنگ نواختن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت بهار بلفظ آهنگ نوشته که بالفظ نواختن مستعمل مؤلف گوید که درینجا آهنگ بمعنی مزمار آمده و آهنگ نواختن بمعنی نواختن مزمار باشد (عرفی شیرازی ؎) رامشگر عدل تو صدا آهنگ مخالف * چون واز وی نی کوک کند زیر نه بم را * (اردو) ساز بجانا۔

آهنگ نهادن | استعمال۔ بمعنی قصد و اراده کردن است۔ مرادف معنی دوم (آهنگ کردن) چنانکه ظهوری گوید (؎) نبود صرفه ظهوری ترا نهد آهنگ * کنون بیال در ین باغ زاغ آهنگست * (اردو) دیکھو آهنگ کردن کی دوسری معنی۔

آهنگ هشتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که هشتن۔ هیشدن۔ هلیدن۔ مرادف یکدیگر است که بحیث هر یکی بجای خود آید و مضارع هر سه (هلد) و (هل) امر است پس (آهنگ هشتن) ترک کردن عزم و روش و طرز است چنانکه حزین اصفهانی گوید (؎) بهل آهنگ سلطانی درین کاخ * سر آور با پریشانی درین کاخ * (اردو) عزم ترک کرنا۔ روش و طرز ترک کرنا۔ بدلنا۔

آهنگیدن | بقول صاحب بحر کشیدن بود مطلقاً خواه آواز بود خواه تیغ و شمشیر خواه صف مردان و جانوران و اراده نمودن۔ (کامل التصریف) مضارع این آهنگد و بقول برهان مصدر آهنگست بمعانئی که بالا مذکور شد

صاحب ناصری فرماید که مصدر آهنگ بمعنی
کشیدن و صاحب سروری گوید که قصد کردن
و کشیدن نیز صاحب رشیدی آهنجیدن
و آهنگیدن را بیک جا بمعنی کشیدن نوشته صاحب
موارد هم زبان برهان مؤلف عرض می‌کند
که مسلّم است که این مصدر آهنگ باشد یعنی
آهنگ از همین مصدر حاصل بالمصدر و امر
آنست و ما بحثی کامل بر لفظ آهنگ کرده ایم پس
وجهی نباشد که این را صرف بمعنی کشیدن و اراده
نمودن گیریم بلکه بتحقیق ما (۱) معنی حقیقی این آواز
کردن باشد که معنی اوّل (آهنگ) را حقیقی گفته ایم
و (۲) موزون کردن ساز و آواز معنی دوم
لفظ آهنگ متعلق از همین باشد و (۳) دراز و مسل
سرو و آوازی کشیدن که صوت (آ) تا دیر جاری
باشد و این عادت مطربان است که برای درست
کردن آواز همچنین کنند و معنی سوم (آهنگ) از
همین است و (۴) اراده و قصد کردن چنانکه

صاحبان بحر و برهان و سروری و موارد نوشته اند
و معنی چهارم لفظ آهنگ از همین باشد و (۵)
شتاب و تعجیل کردن و معنی پنجم آهنگ متعلّق
بهمین است و (۶) خم گرفتن طاق ایوان بشکل
کمان و امثال آن که خمیدگی متذکّره معنی
ششم آهنگ از همین است (۷) حد قرار
دادن و معنی هفتم لفظ آهنگ با این تعلّق دارد و
(۸) کار بقاعده و قانون کردن و معنی هشتم (آهنگ)
متعلّق با این است و (۹) صف کشیدن مردمان
و جانوران و از همین است معنی نهم لفظ آهنگ
و (۱۰) پوشش و سقف انداختن خرپشته ساختن
که معنی یازدهم آهنگ از همین باشد و (۱۱) کشیدن
مطلقاً چنانکه صاحب برهان و دیگر اهل لغت
ذکر این کرده اند و معنی دوازدهم (آهنگ) که کشش
است حاصل بالمصدر همین معنی باشد و السلام
حالا تحقیق پسندان نازک خیال بر تحقیق ما تعمق
کنند که هرچه نوشته ایم بر اصول است و استادی

کہ بر ہر یک معنی لفظ آہنگ گذشت فی الحقیقت
متعلق بہمین مصدر است ماخذ آہنگ بجایش
ذکر کردہ ایم و اعادۂ آن درین مقام ضرورت
ندارد و آہنجیدن کہ گذشت مبدل و مرادف
ہمین مصدر باشد (اردو) (۱) آواز کرنا۔
(دیکھو آواز کردن (۲) الاپنا۔ بقول امیر آسنا
تنے۔ توم۔ انھین چارون کے آتار چڑہاؤ سے
راگ کی شکل بنانا۔ گانا۔ (ناسخ ۵) الاپا جو
پری طلعت سلیمان جو لب دریا پہ بجائے شور
ہو گا نغمۂ داؤد پانی مین (۳) گلا درست کرنے
یا سُر ملانے کے لئے دیر تک لفظ (آ) کو کہینچنا۔
(۴) ارادہ کرنا (دیکھو آہنگ کردن) (۵) جلدی
کرنا (۶) طاق ایوان کا خمدار ہونا یعنی مثل کمان کے
نصف یا ثلث یا ربع دائرے مین بننا (۷)
حد قرار دینا (۸) قاعدے قانون سے کام کرنا۔
طریقے سے کام کرنا (۹) صف باندھنا صف
آرا ہونا (آصفیہ) (۱۰) طویلہ بنانا۔ جانورون
کے لئے مکان بنانا (۱۱) کہینچنا۔ اگرچہ یہ کشیدن
کا ترجمہ ہے لیکن اون تمام محاورات فارسی
کے لئے جن کا تعلق کشیدن سے ہے ترجمہ
نہین قرار پا سکتا اس لئے کہ محاورۂ
اردو کے لحاظ سے مصدر بدلے گا۔ مثلاً
شمشیر و تیغ کشیدن کا ترجمہ تو تلوار کہینچنا ہے۔
لیکن آواز کشیدن کا ترجمہ آواز دینا ہے۔

آہن نخورد (مقولہ) صاحب بحر عجم گوید
کہ بمعنی زخم نخوردہ و سیاست و زحمت نکشیدہ مولف
گوید کہ ہمان (آہن سنجر نخورد) باشد کہ گذشت
بخیال ما درینجا از آہن۔ سلاسل آہنی مراد است
و (آہن خوردن) بمعنی تیغ خوردن و سلاسل
درپای پوشیدن مصدریست اصطلاحی کہ
ازان این مقولہ پیدا میشود (اردو) دیکھو
آہن سنجر نخورد۔

آہنود بقول صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
بسکون ہا و ضم نون و دال در آخر۔ اوّل روز

از فرودین - صاحب شمس ہم ذکر این کردہ -
مؤلف گوید کہ این روز اوّلین سال شمسی است
کہ فارسیان این را مبارک و مسعود دانند و عید
کنند اگرچہ ہر دو محققین بالا این را لغت فارسی
گفتہ اند ولیکن بر ما نکشود کہ ماخذ این چہ باشد ہم
جامد گیریم یا مرکب بصورت اوّل عجبی نیست
کہ لغت ژند و پاژند باشد امّا محققین کہ پابند لغات
ژند و پاژند اند این را ترک کردہ اند و آنانکہ عموماً
پابندی لغات فرس می کنند - ہم این را فرو گذاشتہ
اند یکی از معاصرین عجم کہ ہزل پسند است گوید
کہ این مرکب از لفظ آہ و نود باشد و نود بفتح اوّل
موضع اسفل را گویند کہ ترجمۂ آن در لغت عرب
دُبر است - پس آہِ نود باضافت ہائی ہوز
بخاری کہ از کون برآید یعنی کنایہ از گوز - بکثرت
استعمال اضافت باقی نماند بدین سبب کہ غمزدگان
عجم ہم درین روز آثار و علامات غم را دور کنند
وعقیدۂ عوام اینست کہ ہر کہ درین روز غم کند
ہمہ سال بتلای غم باشد بنا بر علیہ ہزل و مبالغہ
گفتہ اند کہ آہ کشان ہم درین روز آہ خود را بکون
می سپرند ازینجاست کہ نام این روز آہ نود شد
واللہ اعلم (اردو) آغاز سال شمسی یعنی ماہ
فروردین کا پہلا دن - مذکر

آہنہ | بفتح ثالث و رابع بقول صاحب
انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ حلقۂ آہنی باشد - ہای
نسبت را بر آخر لفظ آہن آوردند و بس
دیگر کسی ذکر این نکرد - (اردو) آہنی حلقہ
لوہے کا کڑا - مذکر

آہنی | بفتح ہای ہوز و کسر نون چیزی کہ منسوب
بہ آہن باشد یای نسبت را بر لفظ آہن زیادہ
کردہ اند (اردو) آہنی - بقول امیر (فارسی)
اردو مین مستعمل - لوہے کی بنی ہوئی چیز جیسے
آہنی پل - آہنی صندوق (بحر ۵) پار اترے
خوب دریاے وفاداری سے تجھ پہ خنجر چلا تو
تمکو آہنی پل ہو گیا -

(۱۰۱۱) **آہنی دل** استعمال - کسی کہ سخت دل باشد چنانکہ ظہوری گوید (ے) گرگویم آہنی دلی ای سیمتن مرنج ؛ تلخست حرفہای توشیرین دہن مرنج ؛ بخیال ما وجہی نباشد کہ این را برہمہ معانی (آہن دل) نگیریم - کہ گذشت (اردو) دیکھو آہن دل -

آہنی کرسی استعمال - بقول صاحب رشیدی سندان باشد (مرادف آہن کرسی) کہ گذشت (اردو) دیکھو آہن کرسی -

آہ نیم شبی استعمال - باضافت ہای ہوز بقول انند دعای بد (شیخ شیراز ے) نیم شبی آہ زند پیر زال ؛ دولت صد سالہ کند پایمال ؛ (اردو) آہ نیم شب - بقول امیر (فارسی) اردو مین مستعمل ہو نشاوہ آہ جو آدھی رات کو دردمند کے دل سے نکلے یہ وقت زیادہ قبولیت دعا کا ہے (مومن ے) ہوئے بے خواب آہ نیم شب سے تو لگے کہنے ؛ کہ سوتون کو جگا دیتے ہو تم بھی کیا قیامت ہو ؛

آہ نیم کش اصطلاح - باضافت ہای ہوز بقول صاحب بحر آہی کہ بخوف افشای راز حسب دلخواہ بآواز بلند کشیدہ نشود بقول انند مرادف آہ سرد صاحب غیاث ہم ذکر این کردہ (اردو) دیکھو آہ سرد -

(۱۰۱۲) **آہنین** مزید علیہ آہنی باشد کہ گذشت فارسیان برپای نسبت نون زیادہ کردہ اند (آہنی) آہنین شد (جامی ے) بر رغم بدخواہان دین شد پیش تیر و تیغ کین ؛ چون بیضہای آہنین بیض حماش پاسبان ؛ (اردو) آہنین - بقول امیر (فارسی) اردو مین مستعمل - لوہے کی بنی ہوئی چیز (رشک ے) سخت جانی نے کیا تن کو حصار آہنین ؛ آج تیرے تیر کا دیکھین گے اے خونخوار توڑ ؛ -

آہنین آشیان (اصطلاح) بقول صاحب مؤید انگشت وان (مرادف آہن آشیان)

ہمان آشیان آہنی کہ گذشت۔ مخفی مباد کہ آشیان بمعنی خانۂ مرغان وسقف خانہ باشد کہ بجای خودش گذشتہ است ونزد اہل تحقیق این لغت فارسی است شکسپیر ہم ذکر این کردہ واین را فارسی گفتہ ما بر لفظ آشیان از ماخذش بحثی نکردہ ایم وبرین موقع تلافی مافات کنیم۔ آش بزبان فرس مطلق طعام را گویند ویا آن لغت ترکی است بمعنی طرف وجانب وگوشہ (کذا فی البرہان والکنز) پس آشیان طرفی وگوشۂ وجانبی کہ درانجا طعام باشد وکنایہ از مقامی کہ درآنجا طعام خورند کہ مراد از مسکن است مطلقاً ومجازاً خانۂ جانوران را ہم آشیان گفتہ اند وبدین وجہ کہ انگشت دان خانۂ انگشت واز آہن ساختہ می شود آنرا کنایۃً آہنین آشیان گفتند (اردو) دیکھو آہن آشیان۔

آہنین پنجہ استعمال۔ بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ کنایہ باشد از قوی پنجہ دیگر کسی ذکر این نکرد وحیف است کہ سندی پیش نشد۔ امّا باعتبار الفاظ معنی موضوعہ قرین قیاس است کہ فارسیان آہنین دل وآہن دل را بمعنی سخت دل گرفتہ اند وقوی پنجہ را آہنین پنجہ گفتن جا دارد (اردو) قوی پنجہ۔ قوی دست اردو مین کہ سکتے ہین۔

آہنین جان (اصطلاح) بقول صاحب برہان بمعنی (آہن جان) باشد کہ کنایہ از مردم جفاکش وسخت جان است صاحبان ناصری وبحر وجہانگیری ہم این را مرادف آہن جان گفتہ اند وبقول صاحب مؤید سختی کش وجان سخت وبقول شمس سخت جان وسختی کش ودلاور۔ (اردو) دیکھو آہن جان۔

آہنین جگر اصطلاح۔ بقول صاحب برہان وجہانگیری (۱) بمعنی آہنین جان کہ کنایہ از مردم سخت جان باشد و (۲) دلاور وبہادر نیز بقول صاحب بحر مرادف آہن جان وبقول شمس سخت مبارز (اردو) دیکھو آہن جگر۔

آہنین چنگال (اصطلاح) بقول بہار و انند کنایہ از قوی پنجہ چنانکہ شیخ شیراز گوید ؎ سایہ پروردہ را چہ طاقت آن ٭ کہ رود با مبارزان بقتال ٭ سست بازو بجہل می فگند ٭ پنجہ با مرد آہنین چنگال ٭ (اردو) دیکھو آہنین پنجہ۔

آہنین دوش (اصطلاح) بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ کنایہ از مردم قوی و پرزور و پرجثہ۔ دیگر کسی ذکر این نکردہ و سندی ہم از نظر ما نگذشت ولیکن الفاظ مساعد معنی است یعنی کسی کہ دوش او مثل آہن سخت باشد بخیال ما قوی و پرزور و خیلی بارکش را توان گفت و پرجثہ را آہنین دوش گفتن قابل غور باشد (اردو) قوی۔ پرزور۔ اردو مین مستعمل ہی اوس شخص کے لئے جو مضبوط اور طاقت ور ہو اور بہت زیادہ بوجہ اٹھانے والے کو نہایت بارکش کہتے ہین۔

آہنین رگ (اصطلاح) بقول صاحب برہان بفتح رای قرشت و کاف فارسی اسپ پرزور و صاحب قوت و دلاور و بقول صاحب بحر و ناصری و رشیدی مرادف آہن رگ صاحب جہانگیری ہم ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ وجہ تسمیۂ این بر آہن رگ گذشت آنچہ برہان صاحب قوت و دلاور نوشتہ است اگر این صفت اسپ پرزور است فہو المراد و الا انسان صاحب قوت و دلاور را آہنین رگ نگویند (اردو) دیکھو آہن رگ۔

آہنین سم اصطلاح۔ بقول بہار کنایہ از اسپ توانا و پرزور حیف است کہ سندی پیش نشد۔ از الفاظ اصطلاح مترشح است کہ کنایتہً اسپی را آہنین سم توان گفت کہ سخت سم باشد و حاجت نعل ندارد و این صفت اسپ خاص است (اردو) سخت سم گھوڑا جسکو دکن مین خرسمہ کہتے ہین۔ عام مضمون مین زوردار گھوڑا بھی کہہ سکتے ہین۔

آہنین قدم اصطلاح - بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت - و صاحب انند گوید کہ بمعنی کہ اسیری لاہجی گرفتہ تا عرض کنیم کہ کنایہ از ثابت قدم است (اسیری لاہجی ؎) پر کار وار باش برہ آہنین قدم ٭ در جستجوی اہل خدا ہر کجا کہ ہست (اردو) ثابت قدم - وہ شخص جو ارادہ کسی کام مین مستقل اور جما ہوا ہو صاحب آصفیہ نے اسکو ترک فرمایا ہے -

آہنین قفس استعمال - قفسی کہ از آہن سازند کہ بہ نسبت قفس چوبین از حرارت زود گرم شود (ظہوری ؎) زبلبلی تف ہجران باغ و بستان پرس ٭ کہ آہنین قفسش را بشعلہ آویزند ٭ (اردو) آہنین قفس اردو مین لوہے کے پنجرے کو کہہ سکتے ہین - (مذکر)

آہنین کرسی اصطلاح - بقول صاحب برہان و بحر بضم کاف کنایہ از سندان آہنگری باشد و سندان مسگری و زرگری نیز - بقول صاحب جہانگیری و مؤید کنایہ بود از سندان مؤلف گوید کہ مرادف آہن کرسی است و ما ہمہ را انجا از وجہ تسمیہ این بحث کردہ ایم (اردو) دیکھو آہن کرسی -

آہنین کمر اصطلاح - بقول صاحب بحر بہار ز سخت جان صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ فرماید کہ مرد دلاور و بہادر را گویند دیگر کسی ذکر این نکردہ و نہ سند این پیش شد بخیال ما کسی کہ در کمرش اسلحہ آہنین باشد آہنین کمر است و کنایہ باشد از سخت جان و دلاور ہم کہ کمرش مثل آہن سخت است و لیکن الفاظ آہنین دل و آہنین جگر چنانکہ برای دلاور موزون است ہمچنین الفاظ آہنین کمر برای سخت جان و ثابت قدم موزون باشد بنا علیہ ما را با صاحب بحر اتفاق است (اردو) دیکھو آہنین جگر - و آہنین قدم -

آہنین مفاصل (اصطلاح) بقول صاحب

ناصری کنایہ از اسپ پر زور و قوّت و غیرت باشد و آنرا پولاد خا و پولاد رگ نیز نامند چنانکہ منوچہری خطاب باسپ گوید (س) بحجر گفت	عنبرین با داچراگاہ ؛ چم گفت آہنین با دا مفاصل ؛ (ارد و) زوردار گھوڑا دیکھو آہن رگ۔

آہو بقول صاحب برہان و بہار و جامع و ناصری و سروری و رشیدی و شمس و جہانگیری و مؤیّد بروزن کاہو - (۱) جانوریست معروف کہ بتازی غزال خوانندش و بقول صاحب مؤیّد ظبی - سند این بمعنی پنجم از کلام نظامی آید کہ در مصرع اوّل شعر باشد مخفی مباد کہ این لغت فرس است شکسپیر ہم صراحت این می کند و صاحب پہلوی این را پہلوی گوید بخیال ما - ماخذ این (آہ) باشد فارسیان وا و نسبت بر و زیادہ کردہ آہو کردند و برای غزال نام نہادند زیراکہ غزال بہ تعجیل تمام جست کند و گنبد زند و در وقت دویدن و جست پیاپی کردن بفرط تیزی بنظر نمی آید یعنی اینجا بود و در طرفۃ العین انجا رسید - بر حاشیہ انند ہم ہمین اشارہ موجود است از عالم آبو و ہندو کہ منسوب بآب و منسوب بہند است - (ارد و) آہو - بقول امیر (فارسی) اردو مین مستعمل - ہرن (امیر س) کیا راہوار یار کا پیچھا کرے کوئی ؛ آہو کی چوکڑی کا ہے عالم شلنگ مین ؛ -

(۲) آہو - بقول صاحب برہان و جامع و رشیدی و شمس و جہانگیری - و مؤیّد مطلق عیب را نیز گفتہ اند خواہ بامردم باشد و خواہ با چیزہای دیگر - صاحب ناصری برین معنی سندی از خاقانی پیش می کند (س) دیدی آن جانورکہ زاید مشک ؛ نامش آہو و او ہمہ ہنر است ؛ صاحب سروری سند از استاد ابوشکور آوردہ (س) یک آہو است خوانرا

چو نار یش پیش ؎ چو پیش آوریدی صد آہوش بیش ؎ صاحب شمس از نظامی سند ہی گیرد۔
(ش) گر اندازہ زچشم خویش گیرد ؎ بر آہوئے صد آہو بیش گیرد ؎ بہار گوید کہ
آہو بدین معنی با لفظ نہادن و کردن و گرفتن مستعمل (راضی ش) نہ ہمین شہر
پر از صد عیب است ؎ دشت را نیز ہزاران آہوست مؤلف گوید کہ بدین معنی
ہم پہلویست و صاحب پہلوی ذکر این کردہ۔ اما نمی کشاید کہ ماخذ این چہ باشد
بعضی بر آنند کہ این را با معنی اول تعلقی نیست یعنی این مجاز معنی اول نباشد
بلکہ بہ معنی حقیقی خود اسم جامد است ما خیال کنیم کہ این مجاز معنی اول است ازین کہ
فارسیان آہو را جانوری نازک وحسین و موصوف بصفات دانند و گویند کہ وجودش
در صحرا عیب صحرا است و این لائق صحرا نبود ولی گویند کہ آہو باعث رونق صحرا است
زیرا کہ اقتضای صحرائیت ہیچ جانوری لطیف و نازک وحسین را مناسبت ندارد و من حیث
کیفیت صحرا ہیچ جانوری لطیف و موصوف برای او عیب است پس عجبی نیست کہ بہمین خیال
لفظ آہو بمعنی مطلق عیب ہم مستعمل شدہ واللہ اعلم۔ مخفی مباد کہ آہو بمعنی رم ہم آمدہ کہ معنی
سوم ایست و رم بمقابلۂ خموشی و رام شدن عیب است پس باشد کہ این مجاز معنی سوم
باشد (اردو) عیب۔ بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر۔ ہنر کا نقیض۔ بُرائی۔ خرابی۔ داغ
دہبا (مومن ش) تجھ سے بے نام و ننگ کو کیا عیب ؎ دل لگا کر ہمین لگا یا عیب ؎ ہم
(ش) بوسہ کی لذّت مین بھولے شکوۂ دشنام یار ؎ عیب منعم پردۂ ہمّت مین پنہان ہگیا
بقول امیر اردو مین۔ آہوگیر۔ (فارسی) بمعنی عیب جو (ذوق ش) سنوارتی ہے

جو شام اپنی زلف مشکین کو ۔ سواد مشک ختن پر ہے لاکھ آہو گیر ۔

(۳) آہو ۔ بقول برہان و جامع بمعنی رم باشد کہ از رمیدن است چہ آہوی رمیدگی را گویند (انتہی) ۔ دیگران ذکر این نکردہ اند و مدّعیان این معنی سندی ہم نیاوردہ قول برہان قابل صراحت است مقصودش جز این نباشد کہ آہو بمعنی رم از آہوئیدن و آہوئیدن بمعنی رمیدن باشد ۔ بہمین حالت آہوی را بمعنی رمیدگی حاصل بالمصدر توان گرفت و معنی رم در لفظ آہو ۔ بلحاظ عادتش ہن وجہ قرین قیاس است کہ رمیدن و جست کردن عادت آہوست و مغائرت از ماخذ ہم ندارد کہ ذکرش بر معنی اول گذشت ما تکمیل اینرا بر مصدر آہوئیدن عرض کنیم (اردو) رم ۔ بقول آصفیہ (فارسی) اسم مذکر ۔ رمیدگی ۔ وحشت (مومن ۵) جوش قلق نے اسکو بھی دیوانہ کر دیا ۔ پہلے تو اس کے طبع و تحمّل مین رم نہ تھا ۔

(۴) آہو ۔ بقول صاحب برہان و جامع و بہار بمعنی فریاد و آواز بلند ہم آمدہ ۔ صاحب شمس و جہانگیری برین معنی از حکیم فردوسی سند آوردہ (۵) بآہوز بارہ فتاد و بمرد ۔ بدید از کیان زادہ این دست برد ۔ مؤلف گوید کہ این مجاز معنی اوّل است کہ خبر می دہد از صحت ماخذی کہ ما بر معنی اوّل ذکرش کردہ ایم کہ آہ باشد و در بحث آہ حقیقتش را بیان کردہ ایم کہ آواز لطیف است و بزیادت وا و نسبت معنی آواز بلند پیدا کرد یعنی چنانکہ آہو در جست و رم بلند شود ہمچنان آواز فریاد ہم بلند گردد مخفی مباد کہ اُہو بدون مد در سنسکرت کلمہ تعجب است کہ از دہن بر آید و اُہوان در سنسکرت آوازی را گویند کہ برای طلب کردن کسی زنند

چو نا ریش بیشی ٭ چو پیش آوریدی صد آہوش بیش ٭ صاحب شمس از نظامی سندی گیرد۔
(ف) گراندازه زچشم خویش گیرد ٭ بر آہوئے صد آہوبش گیرد ٭ بہار گوید کہ
آہو بدین معنی با لفظ نہادن وکردن وگرفتن مستعمل (راضی ف) نہ ہمین شہر
پر از صدعیب است ٭ دشت را نیز ہزاران آہوست **مؤلّف** گوید کہ بدین معنی
ہم پہلویست وصاحب پہلوی ذکر این کردہ۔ امّا نمی کشاید کہ ماخذ این چہ باشد
بعضی بر آنند کہ این را با معنی اوّل تعلقی نیست یعنی این مجاز معنی اوّل نباشد
بلکہ بہ معنی حقیقی خود اسم جامد است ما خیال کنیم کہ این مجاز معنی اوّل است ازین کہ
فارسیان آہو را جانوری نازک وحسین وموصوف بصفات دانند وگویند کہ وجودش
درصحرا عیب صحرا است واین لائق صحرا نبود ونمی گویند کہ آہو باعث رونق صحرا است
زیراکہ اقتضای صحرائیت ہیچ جانوری لطیف ونازک وحسین را مناسبت ندارد ومن حیث
کیفیّت صحرا ہیچ جانوری لطیف وموصوف برای او عیب است پس عجبی نیست کہ بہمین خیال
لفظ آہو بمعنی مطلق عیب ہم مستعمل شدہ واللہ اعلم۔ مخفی مبادکہ آہو بمعنی رم ہم آمدہ کہ معنی
سوم ایست ورَم بمقابلۂ خموشی ورام شدن عیب است پس باشد کہ این مجاز معنی سوم
باشد (اردو) عیب۔ بقول آصفیّہ (عربی) اسم مذکّر۔ ہنر کا نقیض۔ بُرائی۔ خرابی۔ داغ
دہبا (مومن ف) تجھ سے بے نام وننگ کو کیا عیب ٭ دل لگا کر ہمین لگا یا عیب پہ دام ہم
(ف) بوسہ کی لذّت مین بھولے شکوۂ دشنام یار ٭ عیب منعم پردۂ ہمّت مین پنہان ہوگیا
بقول امیر اردو مین۔ آہوگیر (فارسی) بمعنی عیب جو (ذوق ف) سنوارتی ہے

چرانیدی بباغ حسن آن ماہ (سیف اسفرنگی سہ) وقت شکار دلست آہوی توشیر گیر
گشتہ گریزان چو شیر زرین دل آتش فشان ؛ بہار ذکر این معنی کردہ گوید کہ این کنایہ باشد۔
بخیال ما محقق موصوف استعارہ را کنایہ نوشت (والہ ہروی سہ) دیدم بہ وی از دیدہ
و او چشم بپوشید ؛ آہو نہ شنیدیم کہ بگریزد از آہو ؛ بہار گوید کہ درین شعر والہ ہروی آہو
بمعنی مطلق چشم مستفاد میشود۔ ما عرض کنیم کہ نہ چنین باشد بلکہ درین شعر آہو بمعنی اوّل است قائل ما از
ظہوری ہم سندی بدست آوردہ ایم (سہ) کرد است کباب آہو او شیر دلان را ؛ دود جگر این سرمہ
کہ در چشم غزال است ؛ مخفی مباد کہ فارسیان چشم آہو را من حیث صفات چشم حسین تر دانند۔ گویند کہ کلانی
مردمک یعنی سیاہی چشم داخل صفت چشم است و در چشم آہو سپیدی اصلا نباشد بلکہ ہمہ چشم او مردمک است
پس چشم انسانی کہ سرگین و مردمک او کلان باشد از آہو چشم گویند و بصفت شاہد آرند و استعارۃً لفظ آہو
را بمعنی چشم شاہد و معشوق ہم گرفتہ اند و ظاہر است کہ گنبدی کردن و گنبد زدن و جستن و رم کردن کہ عادت آہو
است در چشم ہم باشد کہ اینجا بود و دفعتًا تا بآنجا رسید (اردو) آنکھ بقول امیر (ہندی) آکش لغت سنسکرت
اسکا مادہ ہے جسکے معنی گہسنا اور پہیلنا ہین (مونث) چشم (فارسی) اردو مین مستعمل (مونث)
بمعنی آنکہ (بحر سہ) آنکھین نہ جینے دینگی تری بیوفا مجھے ؛ ان کھڑکیون سے جہانک
رہی ہے قضا مجھے ؛ (ناسخ سہ) شاخ آہو ہین بہوین آنکھین ہین چشم آہو ؛ مشک نافہ
تھا کوئی ناف مین گر تل ہوتا (صبا سہ) فراق یار مین چشم اسقدر پر آب ہوئی ؛ چڑھا
عمر ہماری رگ سحاب ہوئی ؛ صاحب ساطع نے آنکھ کو لغت سنسکرت کہا ہے اور
اسی کی ذیل مین متعدد استعمالات کا ذکر کیا ہے شکسپیر کو بھی آپ ہی سے اتفاق ہے

(۷) آہو - بقول برہان استعارۂ شاہد و معشوق را نیز گفتہ اند دیگر کسی ذکر این نکرد - نزاکت و صفات اعضای غزال و ظبی مقتضی تشبیہ او با شاہد باشد و حرکات و سکنات او نیز کہ از رم مراد است - این استعارہ راسندی بر (آہو بدام آمدن) و (آہوی آہو) می آید (اردو) محاورۂ اردو مین یار کا استعارہ یا تشبیہ - آہو یا ہرن کے ساتھ نہین سنی گئی - پس اس استعارۂ فارسی کا ترجمہ صرف معشوق ہے -

(۸) آہو - بہ تحقیق مؤلف بمعنی شکار و مجازاً بمعنی مطیع و مغلوب و والہ و شیدا ہم آمدہ چنانکہ مقولۂ فارسیان است (آہوے او شد) یعنی مطیع و شیدای او شد و (آہوی توام) بمعنی مطیع و مغلوب تو ام و (آہوی کسی شدن) بمعنی مطیع و شیدای کسی شدن - ہر یک بجای خود آید (اردو) شکار - بقول آصفیہ (فارسی) اردو مین مستعمل (اسم مذکر) صید نخچیر - آپ ہی نے (شکار کرنا) کے دوسرے معنی فریفتہ کرنا - عاشق بنانا اور (شکار ہونا) بمعنی عاشق ہونا مفتون ہونا - شیدا و والہ ہونا لکھا ہے (دیکھو آہوی کسی شدن)

آہوان بزم اصطلاح - باضافت نون بقول صاحب بحر (۱) تارگان (۲) شاہدان صاحب شمس بذکر معنی اوّل و دوم فرماید کہ (۳) ساقیان - صاحب مؤید با بحر متفق و صاحب انند را با شمس اتفاق - سند استعمال بدست نیامد مؤلف گوید کہ درینجا آہو بمعنی حقیقی اوست کہ بجایش بر نمبر (۱) گذشت و جمع آن آہوان - اضافت آن بسوی بزم کنایہ باشد از ہر سہ معنی بالا زیرا کہ مقام آہوان دشت و صحرا است نہ بزم و بدین وجہ کہ شاہدان بہ نزاکت سیر بزم کنند و اہل بزم مشتاق آنہا باشند و در جملہ حیوانات آہو نازک ترین و حسین ترین جانوران است

فارسیان آہہا را آہوان بزم گفتند مخفی مباد کہ آہو
استعارۃً بمعنی معشوق ہم آمدہ کہ بر معنی ہفتم لفظ
آہو گذشت و از انکہ می خواران و می کشان ساقیان
را باغراض سرکشی کم از معشوق ندانند و بر حرکات
شان عاشقانہ متوجّہ می باشند و ساقیان بہ تقسیم
شراب در سیر پریشان ہم و بزم بمعنی مجلس شراب
ہم آمدہ (کذافی البرہان) معنی سوم ہم جا دارد۔
ولیکن معنی اوّل قابل غور است زیرا کہ بزم را با
ستارگان ہیچ تعلق نیست۔ سیّارہ را بلحاظ سیر
نا ترکش تشبیہی با رم آہو توان کرد ولیکن اضافت
آن بسوی بزم تعلّقی با سیّارہ ندارد حیف است
کہ سندی پیش نشد بخیال ما برای معنی اوّل
(آہوان بزم فلک) توان گفت (اردو) (۱)
ستارے (ستارہ) کی جمع (ستارہ فارسی) سیّارے
سیّارہ کی جمع اور (سیّارہ عربی) دونوں اردو
مین مستعمل مذکّر بمعنی کواکب (ناسخ ؎) تھا فلک
حیرت مین یہ ثابت ہین یا سیّارے ہین ؏
تیری جوتی کے جو کل چمکے ستارے رات کو ؏
(۲) (شاہد۔ بقول صاحب آصفیّہ۔ عربی)
مذکّر بمعنی معشوق۔ صاحب حسن اس کی
جمع بہ حالت اضافت شاہدان۔ بہرحال
شاہد کی جمع اسکا ترجمہ ہے جو بقاعدۂ اردو
درست ہو (۳) ساقی۔ بقول صاحب آصفیّہ
(عربی) مذکّر اردو مین مستعمل شراب پلانے والا
اسکی جمع بحالت اضافت ساقیان۔

(۱۰۱۵) **آہوانہ چشم** | استعمال۔ قلب اضافت
چشم آہوانہ بمعنی چشمی کہ در حسن و سرگینی مثل
آہوست کنایہ از معشوق چنانکہ جامی گوید (؎
چو راند جامی ازان چشم آہوانہ سخن ؏ سرود زرم
غزالان مست شد غزلش ؏ (اردو) آہو چشم
(فارسی) اردو مین مستعمل۔ مذکّر۔ بقول امیر معشوق
(رشک ؎) یار جانی ہوا وہ آہو چشم ؏ یعنی
ہم نے ہرن شکار کیا ؏

آہوبان | استعمال۔ بقول بہار و انند

از عالم سگ بان و ساربان چنانکہ محمد قلی سلیم گوید (ے) کام دل جلوہ گر و دست تصرف کوتاہ ؛ نفس ما ہمچو سگ خانۂ آہو بان است۔ مؤلف گوید کہ بان در فارسی بمعنی محافظت کنندہ و نگاہدارندہ باشد وقتی کہ با کلمۂ مرکب شود ہمچو باغبان و دربان (کما فی البرہان) پس آہوبان کسی باشد کہ پرورش و حفاظت آہوان کند (اردو) ہرنون کا محافظ۔

آہو بدام آمدن (مصدر اصطلاحی) (۱) کنایہ از متوجہ شدن معشوق بکام عاشق باشد چنانکہ جامی گوید (ے) شد دلم چون نافہ خون تا آمد آن آہو بدام ؛ وای من گر عشوۂ دہرش زدام من بردؔ ؛ (۲) بمعنی حقیقی ہم مستعمل صائب (ے) آہوی مشکین بآسانی نمی آید بدام ؛ در کمند آوردن خوبان نوخط مشکل است ؛ (اردو) (۱) یار کا متوجہ ہونا (۲) آہو دام مین آنا۔

آہو برہ اصطلاح۔ بقول صاحب انند بحوالۂ مظہر العجائب (۱) بچہ آہو (۲) نیز کنایہ باشد از اسمای معشوق مخفی مبادکہ برہ بفتحتین و اخفای ہا بچۂ گوسفند باشد (الخ) (کذا فی البرہان) پس درینجا فارسیان بمعنی مطلق بچہ چارپایان گرفتہ اند (اردو) ہرن کا بچہ۔ مذکر۔

آہو برۂ فلک اصطلاح۔ باضافت ہای دوم بقول بحر و شمس و انند (۱) آفتاب (۲) برج حمل۔ صاحب مؤید ہم ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ معنی اول بہ تشبیہ حسن آفتاب و سرعت سیرش باشد ولیکن مسلم است کہ درجۂ قمر در سریع السیری زیادہ ازان است ولیکن فارسیان (آہو برہ) کنایہ گرفتہ اند از معشوق ہم چنانکہ گذشت پس آفتاب یعنی جرم آفتاب را معشوق فلک گفتن موزون و مناسب است بخیال ما میرسد کہ از آفتاب (پرتو آفتاب) ہم مراد باشد و پرتو آفتاب را فارسیان آفتاب گفتہ اند کہ گذشت و (آفتاب جستن) ہم برای پرتو

مستعمل است وبجایش مذکور شد پس بصفت (جستن) کہ برای پرتو آفتاب مخصوص است فارسیان آنرا آہوبرۂ فلک گفتہ باشند یعنی آہوبرہ کہ تعلق بفلک دارد یعنی از فلک بر زمین جستہ است نسبت معنی دوم مخفی مباد کہ مہندسین برج حمل را بشکل برہ تسلیم کردہ اند وبرہ بچہ گوسپند است ومطلق آہوبرہ بمعنی آہوبچہ ہم گذشتہ است پس برج حمل را آہوبچۂ فلک گفتن تشبیہی است کامل ہم باعتبار صورت وہم باعتبار سیرش (اردو ۱) آفتاب یا دھوب - آہوے چرخ بقول امیر جو (آہوے فلک) پر فرمایا ہے آفتاب سے کنایہ ہے (فارسی) اردو مین مستعمل (صبا ۵) دام تزویر مین کیونکر دل روشن ہو اسیر آہوے چرخ ہون مین صید فگن کیا روکین (۲) برج حمل - بقول صاحب آصفیہ (لفظ حمل پر) آسمان کا پہلا برج جو مینڈھے کی شکل کا ہے - مذکر

آہوبزم اصطلاح - بفتح موحدہ بقول صاحب اننداں بمعنی صدر مجلس ومہمان ہو دیگر کسی ذکر این نکردہ و انند حوالہ محققی نداد چنانکہ عادت اوست ونہ سند کلامی مؤلف گوید کہ اگر وا او را اضافت دہیم وبسوی بزم مضاف کنیم کنایہ از معشوق توان گرفت امّا برای صدر مجلس ومہمان قابل غور است اگر بلحاظ معنی چہارم لفظ آہو کہ (آواز بلند) است از (آواز بلند مجلس) صدر مجلس گیریم من وجہ جا دارد و مہمان را بدین لحاظ (آہوی بزم یا آہوبزم) توان گفت کہ فارسیان آہو یعنی غزال را ہم (مہمان دشت وصحرا) گفتہ اند زیرا کہ نزد شان دشت وصحرا من حیث صفات آہو در غور آن نیست کہ آنرا وطن آہو گوئیم - باقی حال معاصرین بابلدان ہم آہوبزم مہمان را نگویند (اردو ۵) مہمان - بقول آصفیہ (فارسی) اردو مین مستعمل - مذکر - مرکب - از (مہ) بمعنی بزرگ و (مان) بمعنی مانند وہ شخص غیر جو کسی کے گھر آکر اترے - ضیافت مین

آنے والا - مدعو - ہماری رائے مین مہمان کا
ماخذ سنسکرت کا لفظ (مہا) ہے جس کی معنی بزرگی
کے ہین ہم ماخذ کی کامل تحقیق فارسی کے لفظ
مہمان پر کرین گے -

(الف) **آہو پای** (اصطلاح) بقول
برہان با بای فارسی بالف کشیده و تحتانی زده
(۱) خانهٔ شش پہلو و خانهٔ مقرنس و گچ بری
و (۲) کنایه از تند و تیز دویدن صاحب ناصری
گوید که باصطلاح بنّایان خانهٔ شش پہلو را گویند
و آنرا پا آہو نیز خوانند و خانهٔ بود که به گچ
نقّاشی کرده باشند صاحب جہانگیری ذکر ہر دو
معنی کرده و از ابوالفرج رونی که در صفت خانه
گفته سند آورده (۵۱) ای مبارک بنای آنکه
پای ؛ آہوئی نانہاده در تو خدای ؛ (امیر خسرو)
(۵۲) ز ان بساط دوان آہو خاسے ؛ کرده ہیم
و دانش آہو پای ؛ صاحب سروری بر معنی اوّل
قانع و صاحب رشیدی بذیل مفردات ذکر
معنی اوّل و بذیل استعارات و مرکّبات معنی
دوم را ذکر کرده و نسبت معنی اوّل فرماید که نوعی
از مقرنس که بسبب آہو شبیه باشد و خانهٔ گچ بری
آنست که در ان شکلہا مانند پای آہو ساخته باشند
صاحب جامع با برہان متّفق و صاحب شمس
را با ناصری اتّفاق بہار نسبت معنی دوم
درست گوید که بمعنی تیز رو باشد و باسند
امیر خسرو که گذشت سند دیگر ہم پیش کند (۵۳)
خود از یک کلک آہو پای چند ان نافه او
ریزد ؛ که بریک نافه صد آہو کند ہر ناف آہو را ؛
نیز فرماید که باصطلاح بنّایان خانهٔ شش پہلو
که بشکل پای آہو سازند مؤلّف گوید که از سند
امیر خسرو که بالا مذکور شد استعمال ......

(ب) **آہو پای کردن** بمعنی تیز رو کردن
پیدا میشود پس عجب از محقّقین زباندان که (آہو
پا) را ذکر می کنند و معنی مصدری (تند و تیز دویدن)
را بالو متعلّق سازند و بسیار عجب از صاحب جہانگیری

که همین سند را نقل هم کند و در بیا لغزی با انها است وجه تسمیهٔ آهو پا در معنی اوّل همین باشد که خانهٔ شش پهلو و مقرنس شکل سُم آهو دارد و در معنی دوّم تیز روی همچو آهو (اردو) (الف) شش پہلو مکان مثل صاحب آصفیہ نے شش پہلو پر لکھا ہے کہ (فارسی) اردو میں مستعمل - مسدّس - شش گوشہ - چھ کونا اور لفظ مسدّس پر لکھا ہے کہ (عربی) اردو میں مستعمل شش پہلو - چھ کونیا - چھے ضلعوں کی شکل پس مسدّس مکان بھی کہ سکتے ہین (ب) تیز دوڑنے والا -

آہو پرستی | اصطلاح - بقول بحر کنایہ باشد از کمال محبّت شکار صاحب انند و غیاث با بحر متّفق (اردو) شکار کی لت - شکار کا مرض

آہو چشم | اصطلاح - بقول بہار کنایہ از معشوق متوحّش که با عشّاق انس نگیرد چنان که صائب گوید (؎) هیچ کافر نشود در نظر آهو چشمان ؛ نافه را بوی ازین واقعه چون سیر شد و است صاحب انند گوید که مرادف آهو نگاه است بهمین معنی ظهوری (؎) بکمند نگاه آهو چشم ؛ بند بر پای دل نها دو گذاشت ؛ منیر (؎) داشتم زان شوخ آهو چشم امیّد نگاه ؛ گوشهٔ چشمی نمود از دور و گفت آهو گذشت مؤلّف گوید که فارسیان آهو چشم را شاهد و شاهد استعاره کرده اند - چنانکه بر لفظ آهو گذشت و مردمک چشم کسی که کلان و چشم کسی که سرمگین باشد آنرا آهو چشم گویند و این مرادف آهو نه چشم باشد که گذشت و در اردو هم آهو چشم کنا از مطلق معشوق است ما بر معنی هفتم لفظ آهو صراحت این کرده ایم پس توحّش را در صفت معشوق من وجه داخل کردن مضائقه ندارد اما آهو چشم را مطلقاً بمعنی معشوق متوحّش گفتن قابل غور است عموماً عادت شاهدان است که مخالف عشّاق می باشند و زود موافق میشوند پس با صفات حسن شان صفت بیگانگی هم

خاصہ شاہدان است۔ شعرای فرس کہ در
کلام خود یعنی در اشعار بالای اعتنائی و بی اتفاقی
شاہد را ذکر کردہ اند با آہو چشمی مناسبتی دارد ولیکن
آہو چشمی یا توحّش معشوق مخصوص نباشد بلکہ صفت
چشم است بوجوہ خاص کہ بالا مذکور شد و سندی
کہ بر (آہوانہ چشم) گذشت مؤیّد قول ماست و
تائید ما از (آہو نگاہ) ہم میشود کہ می آید (اردو)
دیکھو آہوانہ چشم۔

آہو خای | استعمال صفت ددان است کہ
کہ آہو را می خایند سند این بمعنی دوم آہو پای
گذشت (اردو) ہرن کو چبانے والا۔ درندے
کی ایک صفت ہے۔

آہو خرام | استعمال۔ بقول صاحب آنند
سجرالہ مظہر العجائب بجای معجمہ مکسور از اسمای
معشوق است دیگر کسی ذکر این نکردہ و سندی
از نظر ما ہم نگذشت مخفی مباد کہ خرام بالکسر لغت
فارسی است بمعنی رفتار بناز چنانچہ خوبان و
مستان و جوانان رعنا را باشد (کذا فی بہار عجم)
فارسیان خرام کبک را استعمال کردہ اند چنانچہ
ما اگر این را کشان کشان بمقصود بریم توانیم گفت
کہ آہوی کہ خرام دارد یعنی آہوی ناز رفتار۔
فارسیان آہو را استعارہ کردہ اند بمعشوق
چنانکہ بمعنی ہفتم (آہو) گذشت پس آہوی ناز
رفتار کنایہ از شاہد و یار است ہیچو (آہوے
مجلس) کہ گذشت۔ مخفی مباد کہ در فطرت آہو
ناز رفتاری ہرگز نباشد بلکہ توحّش است۔
اندرین صورت (آہوی خرام) خبر میدہد کہ
مقصود از ظبی و غزال نباشد پس آہو خرام
بہ فکّ اضافت بمعنی آہوی عالم خرام است
(اردو) وہ آہو جو اٹھکھیل ہے۔ کنایہ ہے یار
اور معشوق سے۔ پس آہو خرام کا اردو ترجمہ
اٹھکھیل اٹھکھیلی کرنے والا۔ شوخ۔

(الف) **آہو دل** | اصطلاح۔ بقول بہار
بمعنی شتر دل باشد و از قاسم انور سند آوردہ (۵)

اگر صید عشق خواهی آهو دلی مکن ٭ همراه عشق باش که شیر بیست در شکار۔ صاحب انند هم با بهار اتفاق دارد (مخفی مباد که فارسیان اشتر دل را کنایه از کینه ور و نامرد گفته اند کذا فی البحر) و صاحب برهان گوید که بمعنی بد دل و کینه ور و بی دل و نامرد (الخ) پس بخیال ما آهو دل را اشتر دل گرفتن درست نباشد بلکه آهو دل بمعنی دو دل یعنی متردد و پریشان باشد که وحشت او مثل دیگر چار پایان زود نمیرود و در صحرا هم توحش او از دیگر جانوران بیشتر است پس وجهی نباشد که آهو دل را مرادف اشتر دل گیریم۔ در کلام قاسم انور آهو دلی مقابل شیر آمده است و شیر بوجه دلاوری طمانینت دارد و از طرز رفتار و شکارش اطمینان می بارد پس اطمینان شیر مقابل دو دلی آهو است بنا بر علیه ما آهو دل را بمعنی دو دل و پریشان دل گیریم۔ نه اشتر دل دا زسند پیش کرده بهار۔ . . . . . .

(ب) آهو دلی | پیدا می شود نه آهو دل این اختلاف لفظی است که بر معنی هم اثر کند و حق اینست که چون باستناد کلام قاسم انور اصطلاحی پیدا می کنیم و از اهل تحقیق بجز بهار و انند دیگر کسی ذکر این نکرده باید که ما از زبان شعر مصدر . . . .

(ج) آهو دلی کردن | بمعنی دو دل و پریشان شدن گیریم (اردو) (الف) پریشان (ب) پریشانی (ج) پریشان هونا۔

آهور | بسکون ثالث و فتح رابع و سکون رای مهمله بقول صاحب انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ (فارسی) (۱) بمعنی هر چیز مرغوب و پسندیده و (۲) نام شهری دیگر کسی ذکر این نکرد۔ اگر معنی اوّل را بقول صاحب انند تسلیم کنیم مرکب باشد از کلمات۔ آها۔ و ر۔ بقول انند آها کلمه ایست که بوقت خوش آمدن چیزی استعمال کنند که گذشت۔ پس کلمهٔ ر در فارسی زبان بمعنی صاحب

وخداوند و دارنده باشد وقتی که با کلمهٔ ترکیب یابد ہمچو دانش ور و تاجور و یارور کذا فی البرہان) پس (آہاور) چیزی است که دارندهٔ آہا باشد یعنی چیزیکه مردم آنرا دیده بخوشی آمدنش آہا گویند از کثرت استعمال الف حذف شده (آہور) شد (اردو) (۱) مرغوب اور پسندیده چیز (۲) ایک شہر کا نام۔

آہوری | بقول صاحب برہان و ناصری وجامع با واو مجہول بر وزن لاہوری بمعنی خردل باشد و آن دوائیست بسیار تند و تیز صاحب محیط گوید که بقول یوسفی این اسم فارسی خردل باشد۔ صاحب جہانگیری فرماید که بہای مضموم و واو مجہول و رای مکسور و یای معروف خردل (شہاب طلحه در صفت اسپ گوید ؎) وقت بر جستن چو آہوئیست تند؛ گاه بر رفتن چو آہوریست تیز؛ صاحب محیط بر لفظ خردل نوشته که این اسم عربی و در سریانی خردلا و بفارسی سپندان گرد۔ اسپندان خوش و در انگریزی مسٹرڈ و ہندی رائی و آہوری۔ سفید و سرخ۔ برّی و بستانی میشود۔ تخم نباتیست که با دہنیت و حدّت باشد گرم و خشک در آخر سوم و بقول شیخ تا چہارم و بقول شارح گازرونی در درجهٔ سوم و مائل بسوی چہارم برّی حادتر از بستانی و آن ملطف و محلّل رطوبات دماغی و معده و سائر اعضا۔ الحاصل منافع بسیار دارد بیشتر باسفل بدن و اوجاع بلغمی و سوداوی خصوصًا آنچه از احتراق بلغم محتاج بخروج از قعر بدن بسوی سطح او و اکثار آن محدث غم و ہیبت مخفی مبادکه (آه ور) صاحب آه باشد یعنی کسی که آه کشد و یای نسبت زیاده کردند منسوب به صاحب آه شد و بصفاتی و اثری که از استعمال این تعلّق دارد این را آہوری نام کردند

کہ محدث غم است وبلغم را از قعر بدن بسوی سطح کشد (اردو) رائی بقول صاحب آصفیہ (ہندی) اسم مونث۔ خردل کا ترجمہ ایک قسم کی سرسون سپندان سفید مزاجاً چوتھے درجہ مین گرم وخشک۔

آہوز بقول صاحب انند بسکون ثالث وفتح رابع وسکون زای ہوز بحوالۂ فرہنگ فرنگ نام تیراندازی معروف۔ دیگر کسی ذکر این نکرد (اردو) ایک تیرانداز کا فارسی نام۔

(الف) **آہوسرین** اصطلاح۔ صاحبان (ب) **آہوشکم** بہار عجم وانند گویند کہ (۱) ہردو از صفات اسپ است وبعضی (ب) را از عیوب وی بیشمارند وبہمین شہرت دارد ولیکن بدین معنی مستند یافتہ نشدہ صاحب انند نسبت الف سندی آوردہ وبحوالۂ مظہر العجائب گفتہ کہ (۲) آہوسرین از اسمای معشوق نیز آمدہ (سلمان) آہوسرین ضرغام برکیوان منش خورشید فر ٭ خارادل وسندان جگر روئین سم وآہن عصب ٭ (اردو) (الف) وہ گھوڑا جس کے پیٹھے مثل ہرن کے بھرے ہوے ہون۔ بعض فارسیون نے آہوسرین معشوق کا نام رکھا ہے (ب) وہ گھوڑا جس کا پیٹ مثل ہرن کے ہو۔

آہوکردن (مصدر اصطلاحی) صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ حرف نہادن وقائم کردن عیب است چنانکہ حسن دہلوی گوید (ے) خود از یک کلک آہوپای چندان نافہ اوریزد ٭ کہ ہر یک نافہ صد آہو کند ہر ناف آہو را ٭ (اردو) عیب لگانا۔

آہوگان استعمال۔ بقول صاحب شمس وانند بکاف فارسی آہوبرگان یعنی بچگان آہو۔ صاحب مؤید گوید کہ بفتح واو وکاف فارسی آہوبرگان وآہوبچگان وفرماید کہ این لفظ جمع مصغر باشد ای جمع آہوک ودر شرح مخزن

انچه این را ترکیب اضافی گفته است و کان
را بمعنی معدن گمان برده واز کان آهو
باغ گرفته البتّه درین تکلف است ـ تو سلّم ـ
کان آهو راغ است نه باغ زیراکه آهو وحشی
است (انتهی) صاحب کشف هم بفتح واو وکاف
فارسی آهوبچگان گوید مؤلّف گوید که صاحبان
مؤیّد وکشف واو را مفتوح گفته اند و صاحب
مؤیّد این را جمع مصغّر نوشته و تصغیر آهو ـ
آهوک گفته پس اگر بر لفظ (آهوک) الف و نون
جمع زیاده کنیم (آهوکان) شد بکاف عربی
و بقولش کاف فارسی باقی نماند و هرچهار محققین
را برکاف فارسی اصرار است حقیقت اینست
که بر لفظ (آهو) های تصغیر زیاده کنیم (آهوه)
شد (صاحب احسن و قواعد در اقسام های هوّز
های تصغیر را هم ذکر کرده (چون غزاله و بزغاله و
گوساله) هرگاه بر (آهوه) الف و نون جمع آوریم
بقاعده فارسی های هوّز بکاف فارسی بدل شده

(آهوگان) شد درین صورت فتح واو هم باقی
ماند و کاف فارسی هم و معنی آهوبچگان نیز ـ
اجمال پسندی هرسه محقّقین فضیلت داشت
بر تصریح صاحب مؤیّد فافهم (اردو) ہرن
کے بچّے ـ مذکّر ـ

(الف) **آهوگذشت** (مقوله) بقول
صاحب بحر بمعنی وقت کار نماند و فرصت
رفت ـ خان آرزو در چراغ هدایت فرماید که
این کنایه باشد از آنکه فرصت رفت چنانکه
تاثیر گوید (ف) چون جوانی گشت طی کار جوانان
هم مکن ؛ سرخ بیجامی بری ای بی خبر آهوگذشت
بهار ذکر این کرده از شاپور طهرانی سند آرد (ف)
خورش لب وحشی غزاله دی چو از پهلو گذشت ؛
از پیش رفتم تبسّم کرد و گفت آهوگذشت ؛
سندی از ملّا ابوالبرکات منیر بر لفظ (آهوچشم)
هم گذشت ـ صاحب آصفی از همین مقوله مصدر
(ب) **آهوگذشتن** پیدا کرده است که جای داره

بمعنی وقت از دست رفتن باید گرفت (اردو) (الف) وقت گزر گیا (ب) وقت گزر جانا۔ وقت ہاتھ سے جانا۔

آہو گرفتن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عیب گیری کردن صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ فرماید کہ عیب گرفتن است (جامی ۵) بست از من سکین درین شکین سواد * گر خطای رفتہ آہو گیر * اسناد این بر لفظ آہو ہم گذشتہ (اردو) بقول آصفیہ نکتہ چینی کرنا۔ خردہ گیری کرنا محاورۂ اردو مین نکتہ چین کو آہو گیر کہتے ہین (دیکھو امیر اللغات) (وزیر ۵) بندھ گیا ہی غیر سے مضمون غزال چشم کا * اس مین اب شاخین نکالے کہدو آہو گیر کو * (ناسخ ۵) کچھ نہین پروا مجھے دشمن اگر ہے عیب جو * خوف کیا شیر نیستان کو ہے آہو گیر کا *

آہون بقول برہان و ناصری وجہانگیری ورشیدی وسروری بروزن قارون رخنہ ونقب را گویند (ناصر خسرو ۵) منگر سوی حرام وجز حق مشنو * تا نبرد زد سوی نقد تو آہون * (حکیم اسدی در صفت نقب زنان ایران گوید (۵۲) بآہون زدن در زمین باشتاب * سبکتر روندی زماہی در آب * ہمان بارہ سر تا سر آہون زدند * نگون بارہ بر روی ہامون زدند * (دقیقی ۵۳) حور بہشتی گرش بہ بیند بیشک * خواہد اندر زمین بیارد آہون * (حکیم اسدی ۵۴) پی بارہ سر تا سر آہون زدند * نگون بارہ بر روی ہامون زدند * صاحب مؤید فرماید کہ آہون نقب یعنی سوراخی است کہ در دیوار وزمین کنند وبقول صاحب جامع نقب ورخنہ وغار مؤلف گوید کہ این لغت دری است صاحب دری وپہلوی ذکر این کردہ ودر معنی با محققین بالا متفق بخیال ما ماخذ این کلمۂ آہ باشد

کہ با کلمۂ وَن مرکب شدہ ۔ آہون شد ۔ وَن بقول صاحب برہان بفتح اول و سکون ثانی شبہہ
و نظیر ومانند ۔ پس (آہون) بمعنی مانند آہ باشد یعنی چنانکہ از آہ سوراخی در دہن پیدا شود
یعنی دہن کشادہ می شود ہمچنان سوراخی در دیوار یا زمین از نقب پیدا شود پس در رای ما
(آہون) بفتح واو بروزن چاہ کن صحیح باشد از ہر چہار اسناد بالا در سہ تا شعر اول (آہون)
بفتح الف و واو ہم توان خواند زیرا کہ (آہ) بالمد و بالفتح ہر دو آمدہ اما در شعر چہارم (آہون)
با ہامون قافیہ شدہ است و بر الف ممدودہ و سکون واو شبہی نباشد و باشد کہ فارسیان بکثرت
استعمال واو مفتوح را ساکن کردہ باشند و اللہ اعلم ۔ مخفی مباد کہ صاحب خزانہ آہون را بہ نقب
زمین خاص کردہ است و نقب دیوار را بفارسی نغم گفتہ و نغم لغت ترکی است ہر دو را
شامل چنانکہ نقب در عربی (اردو) سیندھ بقول صاحب خزانہ وہ سوراخ جو چوروں
نے دیوار مین کیا ہو آپ ہی نے سرنگ پر لکھا ہے کہ وہ سوراخ جو زمین مین کیا گیا ہو
اور اسکا سلسلہ کسی دوسرے مقام پر ظاہر ہوا ہو ۔ بقول صاحب آصفیہ (نقب) (عربی)
اردو مین مستعمل ۔ اسم مونث ۔ دیوار مین گھٹّا پھوڑنا ۔ سرنگ لگانا ۔ آپ ہی نے
سیندھ اور سرنگ دونون کو (مونث) کہا ہے ۔ اور لغت ہندی ۔ فرماتے ہین کہ سیندھ
بمعنی سوراخ دیوار جو چوری کی غرض سے کیا جائے ۔ یہہ لفظ سنسکرت سندہی سے
نکلا ہے اور سرنگ زمین کے نیچے بنایا ہوا راستہ صاحب ساطع نے سرنگ کو لغت
سنسکرت کہا ہے ۔

(۱۰۷۰) آہون آوردن	(استعمال) بمعنی نقب	در زمین کردن سنداین بر لفظ آہون از کلام

دقیقی گذشت (اردو) سرنگ لگانا۔

آہون بر استعمال۔ صاحب سروری بر لفظ آہون فرماید کہ (آہون بر) نقاب را گویند (الخ) مؤلف گوید کہ بُر بالفتح امر است از مصدر بردن و بحالت ترکیب با اسمی بقاعدہ فارسیان افادہ معنی فاعل کند چون (آہون بر) کہ برندۂ آہون یعنی نقب کنندہ و این از مصدر اصطلاحی (آہون بردن) است کہ می آید۔ (اردو) نقب زن بقول آصفیہ سیندہ لگانیوالا سرنگ لگانے والا۔

(۱۰۱۸) **آہون بُردن** (استعمال) نقب در دیوار کردن سند این بر لفظ آہون از کلام ناصر خسرو گذشت (اردو) نقب لگانا۔

(۱۰۱۹) **آہون زدن** استعمال۔ مرادف

آہون زدن در زمین آہون آوردن سند ہر دو بذیل لفظ آہون از کلام حکیم اسدی گذشت (اردو) سرنگ لگانا۔

آہو نگاہ اصطلاح۔ بقول بہار مرادف آہو چشم کہ کنایہ از معشوق متوحش کہ با عشاق انس نگیرد مؤلف را با بہار اختلاف است کہ ذکرش بر (آہو چشم) کردہ ایم و سند بہار سند ماست (عبد اللطیف خان ؎) تا بفکر جلوہ آن آہو نگاہ افتادہ است ؎ چشم نرگس را کہ می بینیم برا افتادہ است ؎ مقصود ما این است کہ این را با معنی بہار مخصوص کردن درست نیست زیرا کہ در سندی کہ گذشت از آہو نگاہ معشوق مراد است مطلقاً و این کنایہ بصفت چشم او است کہ مثل آہو سرگین و حسین باشد معشوق متوحش را از این شعر تعلقی نیست بہار سندی دیگر از کلام صائب ہم آوردہ و ہو ہذا۔ (صائب ؎) مستی چشم تو در مرتبۂ ہشیاریست ؎ خواب آہو نگہان بیشتر از بیداریست ؎ ما می گوئیم کہ در این شعر ہم توحش را دخلی نیست بلکہ مقصود شاعر اینست کہ آہو نگہان چندانکہ در بیداری حسن

دارند۔ بحالت خواب حسن چشم شان بیشتر
از بیداری ظاہر میشود زیراکہ سرگینی چشم
بحالت خواب زیادہ میشود حقیقت اینست
کہ کسی کہ مژگانش کثیر وقدری گندہ باشد سرگین
چشم است وچون درحالت خواب مژگانش
بیک جا جمع میشود سرگینی چشم نمایان تر گردد
نیز حسینان درعالم خواب بچشم نیم وامی خسپند
وگویند کہ مردمک چشمی کہ کلان باشد درعالم خواب
چشمش کاملاً بند نشود واین عادت ہم داخل
حسن است وبدین وجہ کہ فطرتاً آہو را درخواب
حصۂ چشمش کشادہ می باشد تشبیہ آہو نگہی ہم کامل
شد۔ الحاصل شاعر درمصرع اوّل گوید کہ درچشم
مخمور یار مستی کہ پیدا است۔ مرتبۂ ہشیاری دارد
وچرا نباشد کہ چشم مخمور یار مستی حقیقی ندارد کہ خمارش
بوجہ میخواری نیست بلکہ صنعت فطرت است
کہ ہمچو سکیش مخمور بنظر می آید ومصرع ثانی تمثیل لطیف
باشد گوید کہ خواب آہو نگہان از بیداری بیشتر است

یعنی فتنہ ہائے کہ از حسن آہو نگہان در بیداری
شان می خیزد بحالت خواب شان ازانکہ حسن
چشم شان۔ بوجوہ متذکرۂ بالا دوبالا میشود بہ نسبت
بیداری زیادہ میشود۔ بالجملہ توحّش را درمعنی این شعر
دخلی نیست ما می گوئیم کہ بہ تشبیہ توحّش آہو
شاہدی را آہونگاہ گفتن غلط نباشد چنانکہ ظہوری
گوید ولیکن (آہونگاہ) را باین معنی مخصوص
کردن خلاف رای ماست (ظہوری سہ)
ہوس الفت آہو نگہان کشت مرا ؛ خبری نیست
کہ از خویش رمی می باشد ؛ البتہ درین شعر (آہونگاہ)
شاہدی را توان گفت کہ باصفات حسن چشم خود
توحّشی ہم دارد (اردو) امیر نے آہو چشم کے
ذیل مین آہونگاہ کی بھی سنددی ہے ظفر سہ
ظفر مجھکو جو وہ آہونگاہ آنکھین دکھاتا ہے ؛
دل وحشی کو میرے اور وحشت دونی ہوتی
ہے ؛ امیر نے آہو چشم پر توحّش معشوق نہین
لکھا ہے اور اس شعر مین آہو نگہ کی معنی بھی توحّش

نگاہ کے نہیں ہیں بلکہ معشوق کی وہ نگاہ مراد ہے جو صفات حسن میں آہو کی مشابہ ہو۔ مصرع ثانی میں وحشت کا ذکر صرف اس لئے ہوا ہے کہ آہو میں فطرتاً وحشت ہوتی ہے۔

آہو نہادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت۔ مؤلف گوید کہ بمعنی عیب نہادن است سند این برآہای یای) از کلام ابو الفرج رونی گذشت (اردو) عیب رکھنا۔

آہو ورہ استعمال۔ بقول صاحب آنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ مبدل آہو برہ است (انتہی) و مرادف آن کہ گذشت دیگر کسی ذکر این نکرد فارسیان بآر ابا و آو بدل کنند چنانکہ آب را۔ آو ہم گویند و آبنوس را آونوس (اردو) دیکھو آہو برہ۔

آہوی آتش فشان استعمال۔ بقول صاحب آنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ کنایہ از نیر اعظم است (کہ آفتاب باشد) دیگر کسی ذکر این نکرد اگرچہ صفت (آتش فشانی) برای آفتاب مناسب است ولیکن آہو درا ینجا استعارہ باشد از شاہد وہمین معنی شاہد آتش فشان کنایہ از آفتاب۔ ورنہ ظبی را باآفتاب تشبیہ دادن تاملی می خواہد زیرا کہ صورتش با آفتاب نشابہت ندارد گویند کہ چشم آہو از جمیع چارپا روشن تر و دوربین است اگر باین صفت و بصفت آتش فشانی کنایہ کردہ باشند من وجہ توان شد (اردو) دیکھو آفتاب اور آہو برۂ فلک۔

آہوی آمو اصطلاح۔ بقول صاحب ناصری کہ بذیل لفظ آمو نوشتہ کنایہ باشد از معشوق چنانکہ حکیم قطران گوید (ع) مرا ہجران آن آہوی آمو ؎ ہمی دارد چو بچہ مردہ آہو ؏ بدرد اندر دوان زین جا بدانجا ؎ برنج اندر روان زین سو بدانسو ؏ دیگر کسی ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ آہو استعارۂ معشوق را گفتہ اند

چنانکہ بمعنی ہفتم لفظ آہو گذشت و آہو وآہوان قریہ ایست برکنار رود جیحون از معاصرین علم بہ تحقیق رسید کہ سرزمین آمو حسن خیز است پس آہوی آمو شاہد آمو را گفتن جا دارد (اردو) مقام آمو کا معشوق۔

آہوی آہوگیر استعمال۔ کنایہ باشد از (۱۰۴۰)
آہوی شکاری کہ تعلیم شکارش می کنند بیچارہ بیخبر از آں بدشت وصحرا ہمچو آہوی صحرائی میرود و کمندی کہ در شاخ ہای سرش می پیچید بشاخہای آہوی دشت می اندازد و با او نمی گریزد بلکہ قوت خود صرف کند و از جا نمی جنبد و مقابل اسیرا می گذارد کہ رم کند صیادان منتظر میرسند و آہوی دشت را می گیرند (ظہوری ۵) نگہش بر صف شیران نزند من چہ کنم ؛ کہ مرا صید کند آہوی آہوگیرش ؛ (اردو) آہوگیر اردو مین شکاری ہرن کے لئے مستعمل ہے دیکھو آہوگرفتن پس آہوگیر ہرن کہہ سکتے ہین یعنی وہ سدھایا ہوا شکاری ہرن جس کے سینگون مین پھندا لگاکر جنگل مین چھوڑ دیتے ہین اور وہ جنگلی ہرن سے لڑتا ہے اور اپنا پھندا اوسکے سینگون مین لگاکر کھڑا ہو جاتا ہے اور شکاری لوگ پہنچکر جنگلی ہرن کو گرفتار کر لیتے ہین۔

آہوی او شد (مقولہ) بقول صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی صید او شد و مطیع او شد مؤلف گوید کہ این مشتق است از مصدر (آہوی کسی بودن و شدن) کہ بجایش می آید۔ فارسیان چون کسی را والہ و شیدای کسی بینند گویند کہ آہوی او شد (اردو) ہی کا ہو رہا۔ صاحب آصفیہ نے (ہو رہنا) پر فرمایا ہے کہ کسی کا ہو جانا۔ کسی کو اپنے تئین ہمہ تن سونپ دینا۔ کسی کا بالکل مطیع اور فرمان بردار ہو جانا (داغ ۵) مرا دشمن بظاہر چار دن کو دوست ہے تیرا ؛ کسی کا ہو رہے یہ ہر کسی سے ہو نہیں سکتا ؛ آس کا شکار ہو گیا۔ بہی کہ سکتے ہین

اس لئے کہ (شکار ہونا) پر صاحب آصفیہ نے لکھا ہے کہ عاشق ہونا۔ مفتون ہونا۔ شیدا و والہ ہونا (داغ ؎) بتون کے کوچہ سی ہم دل فگار ہو کے چلے ✽ شکار کرنے کو آئے شکار ہو کے چلے ✽

(۱۲۰) **آہوی تتار** استعمال۔ تتار مخفّف تاتار است کہ شہریست در ترکستان و آہوی آنجا خیلی چاق می شود۔ گویند کہ مشک آہوان تتاری بیش بہا و خوب می باشد (صایب ؎) مردمک را سیر کن در حلقۂ چشم نگار ✽ گر ندیدی در میان جرگہ آہوی تتار ✽ (اردو) وہ آہو جو تاتاری ہو یعنی صحرای تاتار کا ہرن ✽

آہوی ترک چشم اصطلاح۔ بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ از اسمای معشوق است مخفی مبادکہ فارسیان چشم معشوق و معشوق را استعارۃً آہو گویند چنانکہ بمعنی ششم و ہفتم لفظ آہو گذشت و بقول برہان ترک اہل ترکستان را گویند و کنایہ باشد از مطلوب و معشوق و غلام (الخ) و حسن ترکان شہرۂ خلق است چنانکہ (ع) سعدیا روز ازل حسن بترکان دادند ✽ پس آہوی ترک چشم معشوقی است کہ چشم او چون ترکان حسین باشد۔ یا در خونریزی مثل ترکان۔ دیگر کسی ذکر این نکرد (اردو) معشوقِ حسین۔ معشوق خونریز۔

آہوی توام (مقولہ) بقول صاحب بحر۔ اے اسیر و صید تو ہستم صاحب مؤید ہم ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ این مقولہ ہم مشتق است از مصدر اصطلاحی آہوی کسی بودن و شدن (ر) در اینجا آہو مجازاً بمعنی شکار است و شکار بقول بہار مجازاً بمعنی مطیع و مغلوب چنانکہ ذکر این بر معنی ہشتم لفظ آہو کردہ ایم (اردو) میں تیرا شکار ہو چکا ہون۔ تیرا شیدا ہون۔

آہوی چین استعمال۔ بقول صاحب شمس آفتاب صاحب رشیدی ہم ذکر این کردہ

محقق ہماد کہ چین نام ملکتیست معروف و ختن شہریست از بلاد چین گویند کہ آہوی چین شہرت گرفت بوجہ صحرای ختن و آہوی ختن آہوئیست کہ در صحرای ختن پیدا می شود و مشکش در جمیع صفات بہترین و مشہورترین باشد آہوی ختن را آہوی چین ہم گویند صاحب سروری فرماید کہ ختن بالضم خا و فتح تا نام ولایتست مشک خیز و منسوب بخوبان پس آہوے چین استعارہ باشد برای آفتاب یعنی چنانکہ آہوی چین در صفات خود شہرہ آفاق است ہمچنان باشد آفتاب (اردو) دیکھو آفتاب

آہوی حرم اصطلاح - بقول صاحب بحر آہوئی کہ در صحرای نواح مکہ معظمہ باشد کہ شکار آن حرام است صاحب شمس ہم ذکر این کردہ صاحب انند گوید کہ حدود زمین حرم جانب شرق کعبہ شش کروہ و بطرف جنوب کعبہ دوازدہ کروہ و بسوی مغرب ہجدہ کروہ و بصوب شمال بست و چار کروہ (صائب ؎) چرب می سازد علم از خون آہوی حرم ٭ رحم در خاطر ندارد غمزۂ جادوست این ٭ (ظہوری ؎) غیر را داغ محرمیت نیست ٭ سگ در آہوی حرم نشود ٭ (اردو) آہوی حرم بقول امیر مکہ معظمہ کا ہرن - آپ فرماتے ہین کہ بحکم شریعت اسلام اطراف کعبہ مین مقامات معیّن تک شکار کھیلنا حرام ہے اس لئے آہوی حرم جب کہتے ہین تو یہ خصوصیت صید سے محفوظ ہونے کی ملحوظ ہوتی ہے (رند ؎) خانۂ دوست سمجھکر گئے کعبہ کے طواف ٭ قیس آہوی حرم کو سگ لیلا سمجھا ٭ (ہلال ؎) غصّے کی انکھون سے اے صیاد دیکھے کا جو تو ٭ بھاگ کر ہر شیر آہوے حرم ہو جائیگا ٭

آہوی خانگی استعمال - آہوئے باشد کہ در خانہ پرورند و وحشت آن کم شدہ باشد (ظہوری ؎) آہوی خانگی وادی الفت

پوید؀ دشت دشت از خرد و صبر رمیدن دارد۔ (اردو) سدھایا ہوا ہرن۔

آہوی خانۂ خاوری | اصطلاح۔ بقول صاحب بحر عجم۔ آفتاب۔ مخفی مباد کہ خانہ بمعنی مکان باشد و خاور مشرق و مغرب ہر دو را گویند (کما فی البرہان) و یای نسبت بر لفظ خاور زیادہ کردہ اند پس آہوی خانۂ خاوری آہوئی باشد کہ در خانۂ مشرق و مغرب سیر کند و جا دارد کہ درین جا آہو را استعارہ گیرند از معشوق و وآہ وشیدا ہم یعنی معشوق یا والہ مشرق و مغرب (اردو) دیکھو آفتاب اور آہوے فلک۔

(الف) **آہوی خاور** | اصطلاح۔ صاحبان

(ب) **آہوی خاوری** | بحر و جہانگیری و رشیدی و شمس نسبت الف گویند کہ آفتاب است و بقول برہان و بحر و ناصری (ب) مرادف آن **مؤلف** گوید کہ ہر دو مرادف (آہوی خانۂ خاوری) باشد کہ گذشت۔ صراحت وجہ تسمیہ ہمانجا کردہ ایم و این کنایہ باشد (اردو) دیکھو آہوی خانۂ خاوری۔

آہوی ختن | اصطلاح۔ بقول صاحب بحر و برہان بمعنی آہوی خانہ خاوریست کہ کنایہ از خورشید جہان آرا باشد صاحب ناصری بذیل (آہوی خاوری) ذکر این کردہ **مؤلف** گوید کہ صراحت این بر (آہوی چین) کردہ ایم و بخیال ما این استعارہ باشد نہ کنایہ (اردو) دیکھو آہوے چین۔

آہوی ختن گرد | اصطلاح۔ بقول صاحبان اِنند و شمس بفتح کاف فارسی آفتاب باشد مخفی مباد کہ گرد مخفف گردون بمعنی فلک باشد (کما فی البرہان) پس آہوے ختن فلک صفات نون کنایہ باشد از آفتاب (اردو) دیکھو آہوے فلک۔

آہوی رم کردہ | استعمال۔ آہوئی باشد

آہوی رمیدہ | وحشی و وحشت گرفتہ

(۱۶۲)

چنانکه صائب گوید (ﮯ) نسبت آہو رم کرد
وصحرا دارد ؛ گر بظاہر تن وجان ہر دو ہم پیوسته
است ؛ (جامی ﮯ) ای صید پیشه چاره چه
سازم خدای را ؛ کان آہوی رمیده شود صید
دامنم ؛ (اردو) وحشی ہرن - بھڑکا ہوا چمکا ہوا
ہرن -

آہوی زخمی استعمال - زخم خورده آہو ست (۱۰۴۴)
(ظہوری ﮯ) زبیدار کشته شمشیر تغافل که بناز
خویش را آہوی زخمی زنگاہی گیرد ؛ (اردو)
زخمی ہرن -

(الف) آہوی زر اصطلاح -
(ب) آہوی زرّین (الف) بقول
صاحب انند بتقدیم معجمه بر مهمله (۱) کنایه از
آفتاب عالمتاب (۲) صراحی طلا را نیز
گفته اند و آہوی زرّین ہم آمده (ب) بقول
برہان وبحر وناصری وجہانگیری ورشیدی
وشمس - مرادف الف وصاحب مؤید بمعنی
(۱) قانع مؤلف گوید که زر در فارسی طلا و
پیر سپید موی وسرخ رنگ را گویند وآب زر
وزر آب کنایه است از شراب زرد رنگ
بخیال ما آہو درینجا بمعنی معشوق باشد چنانکه
استعارةً بر معنی ہفتم لفظ آہو گذشت اندرین
صورت معشوق زرّین تشبیهی است برای
آفتاب ونیز صراحی بلورین شراب که زردی
وسرخی می مثل زر ازان نمایان شود اگرچه
اتّفاق اہل لغت نسبت معنی دوم بر صراحی
طلااست ولیکن معاصرین عجم با ما ہمزبانند که
مطلق صراحی شراب است خواه بلورین باشد یا
طلائی بگویند که صراحیان میخانهٔ شاہی ہم بلورین
طلاکار باشد نه محض طلائی زیرا که آب وشراب
را در صراحی ذہب خالص حلاوتی نباشد والله
اعلم - بعض معاصرین عجم گویند که صراحی دسته دار
شراب اکثر مشابه به براق درست کنند ودو
آن پیش میخواران سیر ورمیدن را ماند پس بدین

خیال آہو را در اینجا بمعنی معشوق گرفتن ضرورت ندارد
زیرا کہ ظبی زرّین کنایہ از صراحی بلورین زرکار
شراب توان گرفت (اردو) الف اور ب
دونون کے لئے (۱) دیکھو آہوے فلک (۲)
صراحی طلائی یا طلا کار یا صراحی بلورین جس پر
طلائی کام ہو۔

آہوی سیمین | اصطلاح - بقول صاحب
برہان (۱) ساقی سفید پوست را گویند و آن
صاحب حسنی است کہ در مجلس ہر دم شراب
می دہد و بقول صاحب بحر (۲) ماہتاب
صاحب ناصری و سروری بر معنی اوّل قانع
و گوید کہ کنایہ از ساقی سیمتن و سفید روی بود
چنانکہ حکیم خاقانی گوید (ع) چند خواہی ز
آہوی سیمین بگاو زرّین کہ بخورد گلنار - صاحب
شمس و رشیدی گوید کہ (۳) محبوب و ساقی
است صاحب مؤیّد فرماید کہ ساقی سپید پوست
باشد کذا فی القنیہ - و گوید کہ چون آہوی زرّین
آفتاب باشد آہوی سیمین ماہ بود (انتہی) مؤلف
گوید کہ ہرگاہ آہوی زرّین صراحی زرنگار را
گفتہ اند بہ صراحتی کہ بر آہوی زرنگار گذشت
وجہی نباشد کہ آہوی سیمین (۴) بلورین صراحی
و صراحی نقرئی یا نقرہ کار را نگوئیم در کلام حکیم
خاقانی کہ بالا مذکور شد گاو زرّین بمعنی صراحی
زرنگار آمدہ و گاو سیمین بقول صاحب بحر صراحی
نقرہ باشد کہ می آید و این مؤیّد خیال ماست
(اردو) (۱) گورا ساقی - حسین ساقی - مذکّر (۲) ماہتاب
بقول آصفیہ (فارسی) اردو مین مستعمل - مذکّر
چاند (صبا ع) یہ وہ فلک ہے کہ جس کے
سبب سے عالم مین :: نہ ایک چال پہ دوران
ماہتاب رہا (۳) محبوب بقول صاحب آصفی
(عربی) اردو مین مستعمل (مذکّر) پیارا - چاہیتا
معشوق - (۴) بلور کی صراحی - نقرئی صراحی
مؤنث -

آہوی شیر افگن | اصطلاح بقول صاحب

برہان و بحر و مؤید دانند (۱) چشم مطلوب و معشوق و محبوب را گویند و (۲) کنایہ از ساقی ہم صاحب ناصری کہ از اہل زبانست بمعنی اوّل قائل صاحب جہانگیری گوید کہ کنایہ از چشم مردم و محبوب است و بقول صاحب شمس و رشیدی چشم محبوب فقط مؤلّف گوید کہ عادةً آہو شکار شیر است کہ شیر آہو را افگند بالعکس آن شیر شکار آہو شدن تعجّب خیز است۔ فارسیان چشم معشوق را با آہو استعارہ کنند و شیر درینجا استعارہ باشد از عاشق بدین وجہ کہ عشّاق والہ و شیدا و دل دادہ چشم معشوقان باشند۔ آہوی شیرافگن کنایہ شد برای چشم معشوق۔ اینچہ صاحب جہانگیری کنایہ از چشم مردم گفتہ تسامح او است یا غلطی کتابت ہم چنین ساقی ہم بر میخواران غالب است و بدور شراب شیردلان را ہیچورد باہی کند بناءً علیہ آہوی شیرافگن کنایۃً ساقی را ہم گفتند۔ (ظہوری ۵ل) می دہد

نازش بجان بنگر کہ جانان منست ٭ صید زبونی نیستم آہوی او شیرافگن است ٭ (جامی ۵ل) بیک غمزہ کنی صد شیر دل را ٭ شکار آہوی شیرافگن چشم ٭ (اردو) (۱) معشوق کی آنکھ (مؤنث) (۲) ساقی۔ بقول آصفیہ (عربی) اردو میں مستعمل مذکر۔ شراب پلانیوالا (داغ ۵ل) پیون گا آج ساقی سیر ہوکر ٭ میسر پھر شراب آئے نہ آئے

آہوی شیرگیر اصطلاح۔ بقول صاحب انند مرادف آہوی شیرافگن بہر دو معنی (۱) چشم محبوب (۲) ساقی صاحب ناصری بذیل آہوی شیرافگن ذکر این کردہ از کلام خود سند دہد (۵ل) از آہوی شیرگیر چشمت ٭ پس شیر کہ در کمند آہوست ٭ ما وجہ تسمیۂ این را بآہوی شیرافگن بصراحت بیان کردہ ایم کہ متعلّق ازین ہم باشد (اردو) دیکھو آہوی شیرافگن۔

آہوی صیّاد اصطلاح کنایہ باشد از چشم معشوق از قبیل آہوی شیرافگن کہ گذشت۔

(۱۰ ملحد)

(ظہوری ؎) غیر را گردن بزنجیر نگاہ تو کجاست ؎
ہمہ شیر آہوی صیاد تو نخچیر گرفت (اردو) معشوق
کی آنکھ - مونث -

آہوی صیاد گیر | اصطلاح - کنایہ باشد (۱۰۲۵)
از چشم معشوق کہ صیاد گیر است یعنی عشاق را کہ بجای
صیاد اند گرفتار خود می کند چنانکہ ظہوری گوید (؎)
دلہا اسیر آہوی صیاد گیر تست ؎ آزاد کیست آنکہ
بصد جان اسیر تست ؎ (ولہ ؎) جان فدای
آہوی صیاد گیر ؎ رام گشت وصبر را در رم کشید ؎
(اردو) معشوق کی آنکھ مونث -

آہوی طناز | اصطلاح - بقول صاحب
انند بحوالہ مظہر العجائب از اسمای معشوق
است مؤلف گوید کہ طناز بالفتح وتشدید
نون لغت عربیست بقول صاحب منتخب فسوس
وسخریہ کنندہ وبقول صاحب لطائف ناز کنندہ
وبا ناز خرامندہ وسخن برموز گویندہ پس آہوی
طناز کنایہ باشد از معشوق مخفی مباد کہ مجرد آہو ہم
استعارۃً معشوق را گفتہ اند چنانکہ بمعنی ششم لفظ
آہو گذشت (اردو) معشوق طناز - بت
طناز - طناز - بقول آصفیہ (عربی) اردو مین
مستعمل - کثرت سے رمز اور کنایہ مین باتین
کرنے والا - ناز کرنے والا - ناز سے چلنے والا
شوخ معشوق کی صفت مین آتا ہے (ذوق
؎) آکے بالین پہ وہ طناز سراپا انداز ؎
مجھ سے یہ کہنے لگا کیون ہے تو غمگین ناحق ؎
(تجلی ؎) تیری ٹھوکر سے او بت طناز جی
اٹھا مردہ یہ ہوا اعجاز ؎

آہوی فلک | اصطلاح - بقول صاحبان
برہان وبحر وانند کنایہ از خورشید است مؤلف
گوید کہ فارسیان معشوق را استعارۃً آہو گفتہ اند
پس آہوی فلک کہ کنایہ از خورشید قرار یافت
بہمین معنی باشد واگر آہو را بمعنی حقیقیش گیریم
جاندار ذیراکہ رمیدن - صفت آہو است وسیر
آفتاب تشبیہ آن باشد (اردو) آہوی فلک بقول امیر آفتاب

آہوی کاسک توام (مقولہ) بقول صاحب انند و شمس بمعنی اسیر و گرفتار پیالۂ توام مرادف (آہوی توام) کہ گذشت مؤلف گوید کہ کاسک بقول برہان بفتح ثالث و سکون کاف مصغر کاسہ باشد و درینجا استعارہ باشد از چشم محبوب (اردو) دیکھو آہوی توام۔

آہوی کسی بودن مصدر اصطلاحی۔ بقول صاحب بحر بمعنی اسیر و صید کسی شدن صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ ذکر این کردہ پس مقولہ ہای عجم (آہوی توام) و (آہوی کاسک توام) و (آہوی او شد) کہ گذشت مشتق است از ہمین مصدر مخفی مباد کہ آہو بمعنی شکار و مجازاً بمعنی مطیع و مغلوب و والہ و شیدا ہم آمدہ کہ بر معنی ہشتم لفظ آہو گذشت پس آہوی کسی بودن کنایہ باشد از مطیع و مغلوب و والہ و شیدای کسی بودن (اردو) کسی کا شکار ہونا صاحب آصفیہ نے (شکار ہونا) بمعنی عاشق ہونا۔ مفتون ہونا۔ شیدا و والہ ہونا لکھا ہے (داغ ؎) بتون کے کوچہ سے ہم دلفگار ہو کے چلے ؛ شکار کرنے کو آئے شکار ہو کے چلے

آہوی لنگ گرفتن مصدر اصطلاحی بقول وارستہ و بہار و انند و صاحب بحر بی انصافی و عاجز کشی کردن (صائب ؎) بود مصاف تو ای چرخ با شکستہ دلان ؛ ہمیشہ شیر تو آہوی لنگ می گیرد ؛ (اردو) بی انصافی کرنا۔ دکھیا کو دکھ دینا۔ عاجز کی جان لینا۔ دبے کو دبانا۔

آہوی مادہ (اصطلاح) بقول صاحب انند بحوالۂ بہار کنایہ از خورشید جہان آراست سندی پیش کردہ (لا ادری ؎) سبزہ زار آسمان را در پناہ عدل او ؛ مرتع آہوی مادہ سینۂ شیر نر است ؛ ما این را در بہار عجم نیافتیم و عرض میشود کہ اہل نجوم برای ہر سیارہ خانہ قرار دادہ اند چنانچہ ابو نصر فراہی در نصاب گوید

(۵) حمل و عقرب است با بہرام ؛ قوس و
حوت است مشتری را رام ؛ ثور و میزان چو خانۂ
زہرہ است ؛ مرزحل راست جدی و دلو مقام ؛
تیر جوزا و خوشہ سہ سرطان ؛ خانۂ آفتاب شیر
مدام ؛ حاصل اینست کہ برج اسد مکان اصلی
آفتاب است و اوج او دران مقام پس مقصود
شاعر از آہوی مادہ شمس است کہ در عربی
زبان این را مونث گرفتہ اند و آہوی مادہ
کنایہ باشد از شمس از قبیل آہوی فلک کہ گذشت
(اردو) دیکھو آہوے فلک ؛

آہوی مالک رفتن | مصدر اصطلاحی

بقول صاحب بحر کنایہ باشد از نا انصافی۔ دیگر
کسی ذکر این نکرد حقیقت این اصطلاح را بسیار
جستیم و نیافتیم۔ بعضی از معاصرین عجم گویند کہ متعلق
بحکایتی است کہ شہرت دارد یعنی آوردہ اند
کہ دزدی چالاک آہوبچۂ را از خانۂ صالحی بدزدید
برد و بعد مدتی چون آہوبچہ جوان و مانوس ساخت
شد او را با خود پیش قاضی آوردہ مدعی مادرش
شد کہ پیش فلان صالحی است کہ از مکانم دزدیدہ
است قاضی ملزم را با آہو مادہ طلب کرد و
پرسید او جواب داد کہ آہو مادہ از ان من است
و بچہ اش را کہ بدست مستغیث بود بوجہ مرور
زمان نشناخت ولیکن آہو مادہ بدست قابض
خودش رم می کرد و سبب آن بود کہ آہو مادہ بچۂ
خود را شناختہ بود و بچہ اش بوجہ اقتضای زمانہ
مادر خود را فراموش کردہ۔ قاضی مستغیث را حکم
داد کہ بینۂ دعوی خود پیش کند او گفت کہ آہو مادۂ
مدعوہ مانوس من است و با ملزم انسی ندارد
و ازینجاست کہ بقبضہ اش رم می کند قاضی
بہ صالح حکم کرد کہ آہو مادہ را بدست مستغیث
بدہد و داد۔ چون آہو مادہ قرین بچۂ خود شد قرار
گرفت قاضی توجہ بصالح کرد و گفت کہ چہ میفرمائی
جواب داد کہ ہر دو را بقبضۂ من بدہند چون
دادندش آہوبچہ کہ مانوس مستغیث بود رم آغاز کرد

بالاآخر قاضی حکم داد کہ آہو مادہ بہ مستغیث داد ندو صالح بیچارہ بہ ناکامی برگشت و واقفین حال صالح گفتند کہ آہوی مالک رفت یعنی بحق او بی انصافی شد و از ہمین واقعہ این مصدر زبان زد عام است واللہ اعلم (اردو) حقدار کا حق مارا جانا۔ نا انصافی ہونا۔

آہوی ماندہ گرفتن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب برہان کنایہ از نا انصافی کردن باشد وبقول بحر و رشیدی مرادف (آہوی لنگ گرفتن) وبقول بہار و وارستہ عاجز کشی کردن ہم (ظہوری ؎) رتق نماند بمن در شکار صید کنند ز ہی سوار کہ آہوی ماندہ می گیرد ؛ صاحبان جہانگیری و ناصری ہم ذکر این کردہ اند صاحب سروری فرماید کہ کنایہ از فروشندہ را مغبون کردن) ہم باشد (اردو) دیکھو آہوی لنگ گرفتن

آہوی مردم شکار اصطلاح۔ کنایہ باشد از چشم یار۔ فارسیان چشم شاہد را آہو گفتہ اند

چنانکہ بر معنی ششم لفظ آہو گذشت و مردم شکار صفت اوست کہ عشاق شکار یعنی والہ و شیدا ایش باشند چنانکہ صائب گوید (؎) ناف مشکین غزال چشم باشد مردمک ؛ دور باد چشم بد زان آہوی مردم شکار ؛ (اردو) دیکھو لفظ آہو کے چھٹے معنی۔

آہوی مشکین اصطلاح۔ بقول صاحب ناصری کنایہ از چشم سیاہ محبوب است (منہ ؎) باچنین آہوی مشکین کہ تو داری بالخویش پنجہ در پنجۂ شیران نزند اختہ ؛ مخفی مباد کہ آہو استعارۂ بمعنی چشم شاہد آمدہ چنانکہ بر معنی ششم لفظ آہو گذشت۔ و مشکین صفت آنست یعنی چشمیکہ مردمک او کلان و سیاہ باشد و این در حسن چشم داخل است و آہو چشم ہمین قسم چشم را اندر گفتہ اند زیرا کہ در چشم آہو سپیدی اصلا نباشد گویا ہمہ چشمش مردمک است (اردو) چشم سیاہ یار (آتش ؎) مرغ دل مارا پڑا چشم

سیاہ یار سے پو پنجۂ مژگان اسے شاہین کا چنگل
ہو گیا ہے۔

آہوی زر اصطلاح - بقول صاحب
بحر (۱) ابریکہ بسفیدی و سیاہی مائل باشد
و بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح
نون و سکون رای مہملہ (۲) کنایہ از فلک دو رنگ
مؤلف گوید کہ حصۂ بالائی و پشت آہوی
دائما سیاہ باشد و حصۂ زیرین شکم سفید ہمین
تشبیہ فارسیان ابر سیاہ و سپید و بعض شان
فلک دو رنگ را آہوی زر گفتہ اند۔ بتحقیق
ما از معاصرین زباندان واضح شد کہ آہوی زر
(فلک نیلگون با ابر تنک سفید) را گویند کہ تیرگی
فلک بالای ابر سپید بنظر آید (اردو) (۱) وہ ابر
جس مین تیرگی اور سپیدی دونون ظاہر ہون
اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ابر تیرہ اور ابر سیاہ جو برسنے والا
ہوتا ہے جما رہتا ہے اور اوس پر سے ابر سفید
گزرتا ہے اسی مجموعی حالت کو فارسیون نے
آہوے زر کہا ہے۔ (۲) وہ آسمان جس پر چھدرا چھدرا بھی
چھدرا ابر ہو اور سپیدی ابر مین سے آسمان کی
نیلگونی نظر آتی ہو۔

آہوی بقول صاحب برہان بکسر یای
اوّل و سکون یای ثانی بمعنی رمیدگی و عیبناکی
ذکر این بر معنی سوم لفظ آہو ہم گذشت مؤلف
گوید کہ حاصل بالمصدر آہوئیدن باشد کہ می آید
سند این بر (آہو پای) از کلام ابو الفرح رونی
گذشت (اردو) رمیدگی بقول صاحب
آصفیہ (فارسی) اردو مین مستعمل - مؤنث
وحشت - بھاگنا۔

(۱۰۶۱) **آہوئیدن** بمعنی (۱) رمیدن - و (۲)
عیبدار شدن متروک التصریف - از اہل
لغت کسی ذکر این نکرد - صاحب برہان
بر لفظ آہو گوید کہ بمعنی رم باشد چہ آہوی بمعنی رمیدگی
را نیز گویند و بر لفظ (آہوی) فرماید کہ بمعنی رمیدگی
و عیبناکی باشد مؤلف گوید کہ آہو و آہوی

ہر دو حاصل بالمصدر این است و ازین کہ تصریف این بنظر نیاید - صاحبان لغت این را ترک کردہ اند - نسبت آہوئی خیال کردہ می شود کہ یای مصدری بر لفظ آہو زیادہ کردہ اند فقط ولیکن ہرگاہ صاحب برہان آہو را بمعنی رم گرفتہ است وجہی نباشد کہ تعلق آن با آہوئیدن قائم نکنیم (اردو) (۱) رم کرنا - بقول صاحب آصفیہ بھاگنا - وحشت کرنا - فرار کرنا (۲) عیب دار ہونا -

آہی | بقول صاحب برہان بر وزن ماہی بلغت ژند و پاژند بمعنی آہو باشد کہ ترجمہ غزال است صاحب شمس و آنند و ناصری ہم ذکر این کردہ اند - صاحب جہانگیری بذیل دستور چہارم کہ مشتمل بر لغات ژند و پاژند است ذکر این کردہ ما بر لفظ آہو از ماخذش ذکر کردہ ایم کہ از لفظ آہ ساختہ اند وہمان خیال است درین لفظ ہم کہ بر (آہ) یای نسبت زیادہ کردند (آہی) شد یعنی چیزی کہ منسوب است باآہ در جستن و رم کردن واللہ اعلم (اردو) دیکھو آہو -

آہیانہ | بقول صاحب برہان وجامع بکسر ثالث بر وزن تازیانہ (۱) استخوان بالای دماغ را گویند و آنرا بعربی قحف خوانند و (۲) بمعنی شقیقہ و کاسۂ سر و (۳) کام را نیز گویند کہ فک اعلی باشد لیکن جائیکہ بحلقوم نزدیک است آنرا بعربی حنک گویند - صاحبان ناصری و جہانگیری بمعنی دوم وسوم قانع و صاحب سروری بمعنی اوّل و صاحب رشیدی ذکر معنی اوّل و دوم کردہ صاحب مؤید فرماید کہ کاسہ سر و قیل نزدیک حلقوم کہ آنرا کام نیز گویند و بہندش تالو نامند و نیز آنجا کہ بر سر کودک می جنبد کذا فی القنیہ و در نسخۂ دیگر کہ قلمی است اینقدر زائد است کہ در فرہنگ قواس بمعنی موی مؤلف گوید کہ ماخذ این آہ است

کہ با کلمۂ (یانہ) جمع شدہ - یان لغت ترکی است بمعنی طرف و جانب - کذا فی البرہان و صاحب کنز کہ محقق لغت ترک است این را بہمین معنی آوردہ اندرین صورت ہای آخرین نسبتی است یعنی چیزیکہ منسوب است بطرف آہ پس کاسۂ سر طرف آہ است و شقیقہ کہ یک طرف سر است ہم طرف آہ باشد و علی ہذا کام ہم طرف آہ - انچہ صاحب مؤید بحوالہ فرہنگ قواس بمعنی موی گوید - دیگر کسی ذکر آن نکردہ و بعض نسخ مؤید ہم ازین معنی ساکت (اردو) (۱) کھوپری - بقول صاحب آصفیہ (ہندی) مونث - کاسۂ سر اور قحف کا ترجمہ سر کے اوپر کا حصہ - سر کی ہڈی (۲) شقیقہ بقول آصفیہ (عربی) اردو مین مستعمل (مذکر) کن پٹی - کان اور پیشانی کے بیچ کا ملائم حصہ جہان رگ پھڑکتی رہتی ہے (۳) کام - بقول آصفیہ (فارسی) اردو مین مستعمل (مذکر) سقف دہن تالو - حنک کا ترجمہ

(الف) آہیخ	صاحب نوادر نسبت **الف** گوید کہ بمعنی کشش و اسم فاعل و امر مصدر
(ب) آہیخت	آہیختن و آہیخیدن است ہمچو عالم آہیخ و جان آہیخ و دم آہیخ کہ
(ج) آہیختن	اثر دہاست **مؤلف** گوید کہ شک نیست کہ حاصل بالمصدر آہیختن
(د) آہیختہ	باشد ولیکن اسم فاعل و امر نباشد زیرا کہ مصدر این سالم التصریف

است کہ غیر ماضی و مستقبل و مفعول نیاید بحث کامل این بر (ج) می آید انچہ صاحب نوادر امثال عالم آہیخ و جان آہیخ و دم آہیخ آوردہ است کہ دران لفظ آہیخ بشکل امر و معنی فاعلی بنظر می آید - اصل آن عالم آہنج و جان آہنج و دم آہنج بنون و جیم است کہ متعلق باشد بمصدر (آہنجیدن) کہ گذشت و ما بر لفظ (آہنج) ہم اشارۂ ازین کردہ ایم و بر مصدر آہنجیدن آہنجیدن

صاحب موارد بذیل مصدر آہیختن ذکر این کرده تسلیم کند که حاصل بالمصدر است و بحواله
قول نظامی فرماید که امر حاضر نیز (ع) شه عالم آہیخ گیتی نورد ٭ و توجه بزنگار د که در جمیع نسخ
سکندر نامه درین مصرع عالم آہنج بنون وجیم است نه به یا و خای معجمه ب بقول صاحب
برہان بروزن آویخت بمعنی برکشید و برآورد۔ اعم از انکه تیغ باشد یا چیزی دیگر بخیال ما درینجا
ہمین قدر صراحت کافی است که ماضی آہیختن است و تحقیق مفتیش بر (ج) می آید صاحبان
ناصری وجامع وسروری وشمس ہم ذکر این کرده اند و صاحب جہانگیری از کمال اسمعیل سندی
آورده (س) ہمچون کشف بسینه سر اندر کشد اجل ٭ آنجا که نیزه تو برآہیخت یال را ٭ مؤلف
گوید که (برآہیختن) مصدری است خاص بمعنی آہیختن که بجای خود می آید و این شعر سند آنست
و بدین وجه که کلمه بر زائد است سند این ہم توان شد۔ صاحب پہلوی این را با آخست
و آہیخت نوشته گوید که ہر سه بمعنی کشیده بود و للہ العجب چه قدر کم توجہی است که (ب) را (د)
کرد۔ ج۔ بقول صاحب بحر عجم بمعنی برکشیدن و برآوردن باشد مطلقاً (سالم التصریف)
یعنی بعد از حذف نون مصدر بنای ماضی او در مشتقات سالم باشد و تبدیل و حذف در
حروف اصلی آن راه نیابد پس درین صورت غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نخواہد بود و صیغه ہای
غیر سالم آن که مضارع و حال و اسم فاعل و امر و نہی باشد در استعمال اہل لسان نیامده صاحب
برہان ذکر ہر دو معنی کند و بس صاحب سروری و رشیدی فرماید که برآوردن تیغ از غلاف باشد
صاحب مؤید این را مرادف آختن گوید و برآختن با تعمیم معنی صاحب برہان و بحر متفق صاحب
نوادر را به تخصیص معنی با سروری و رشیدی اتفاق است گوید که برکشیدن تیغ و خنجر و مانند آن باشد

صاحب موارد ذکر اختلاف معنی خاص و عام کرده است و بس مؤلّف گوید که (آہیختن و برآہیختن) یکی است در دوم کلمهٔ بر زائد است و فارسیان آنرا در استعمال و محاورهٔ خود داخل کرده اند و صاحبان لغت هر دو را بیک معنی گرفته ـ پس استعمال (برآہیختن خرطوم) دلیل تعمیم معنی باشد نه تخصیص و ما را با تعمیم پسندان اتّفاق است (حکیم اسدی ؎) برآہیخت خرطوم فیل از زره ٭ بپیچید و چون رشته برزد گره ٭ (آہیختہ گوش) که در ملحقات این می آید هم مؤیّد تعمیم معنی است بالجملہ آہیختن مصدریست که ماخذ آن آه باشد و بخیال ما اصل این (آه آختن) بود بمعنی آه کشیدن که آختن بمعنی مطلق برکشیدن هم گذشت پس مجازاً بمعنی کشیدن هر چیز مستعمل شد و از کثرت استعمال الف را حذف کردند و بعلامت حذف الف های ہوز را فتح دادند ـ آہختن شد همین سبب باشد که بعض محقّقین در (آہختن) های ہوز را مفتوح گرفته اند چنانکه در بحث آن گذشت پس اندرین صورت آہختن مخفّف آہختن نباشد چنانکه بجایش نوشته ایم بخیال دیگر عجبی نیست که آہیختن مرکّب باشد از (آه) و (یاختن) یاختن مرادف آختن است پس بکثرت استعمال (آه یاختن) بحذف الف و سکون یا (آہیختن) شد اندرین حالت آہختن (بدون تحتانی) را مخفّف آہیختن گرفتن عیبی ندارد و کسرهٔ ها علامت حذف یا باشد برای محقّقینکه های ہوز در آہختن مکسور خوانند واللّٰه اعلم بالصواب (د) بقول صاحب برہان و ناصری بر وزن آویختہ بمعنی برآورده و برکشیده صاحب نوادر بتسلیم مفعول آہیختن گوید که پهنای جامه هم باشد که جولاهان وقت بافتن برپهنای جامه استوار کنند (یعنی مرادف آہنجه که گذشت) دیگر کسی ذکر این نکرد و نه سندی پیش شد (ارد و) (الف) کشش ـ بقول آصفیه فارسی

اردو مین مستعمل (مونث) کشیدن کا حاصل بالمصدر، کشیدگی۔ کھنچاو۔ (ب) کھینچا۔ نکالا۔ ماضی مطلق (ج) ہینچا۔ کھینچا۔ نکالا مصدر (د) کھنچا ہوا۔ نکالا ہوا۔ بلحاظ معنی آخرین دیکھو آہنجیدہ۔

آہنیختہ گوش اصطلاح۔ بقول صاحب انند بحوالۂ بہار از صفات اسپ و مخفف این است آہنختہ گوش چنانکہ (لاادری ۵) قوی قوائم و فربہ سرین وچیدہ میان ۞ دراز گیسو و آہنختہ گوش گرد شکم ۞ حیف است کہ مادر بہار عجم ذکر این نیافتیم و تحقیق نہ پیوست کہ این شعر مال کیست۔ باقی حال صاحب انند ذمہ دار است وبس۔ عرض بر ترک تقوّق داشت دیگر کسی ذکر این نکرد (اردو) صاحب آصفیہ نے کنوتی پر لکھا ہے کہ گھوڑے کا کھڑا ہوا کان۔ کنوتیان اسکی جمع۔ پس کھڑی کنوتیون کا گھوڑا کہہ سکتے ہین۔

(الف) آہنیجیدن الف بقول صاحب **(ب) آہنیجیدہ** نوادر المصادر مراد آہنجتن و بقولش کہ بر مصدر آہنختن گذشت بمعنی کشیدن مخصوص بہ تیغ و خنجر و مانند آن چنانکہ ابو المؤید گوید (۵) چون برآہنجیدن تیغش ید ۞ در تن شیر ژیان شد زہرہ آب ۞ صاحب موارد ہم بذیل مصدر آہنجتن ذکر این کردہ و دیگر اہل لغت ازین ساکت مؤلف گوید کہ ما بر لفظ آہنیج صراحت کردہ ایم کہ صاحب نوادر موجد این یافتہ می شود کہ آہنج را آہنیج کردہ بہ تحقیق ما از نسخ متعدّدہ می کشاید کہ در کلام ابو المؤیّد ہم آہنجیدن است نہ آہنیجیدن و صاحب موارد کہ درین مصدر با صاحب نوادر اتفاق دارد از غور و تحقیق کار نگرفتہ ترک (آہنجیدن) در نوادر شبہ تصرّف کاتبان پیدا می کند کہ نون اول را یا و جیم عربی را خا کردہ باشند۔ امّا وجود (آہنجیدن) بجای خودش در (موارد) مؤلفش را ذمہ دار کند کہ او بر آہنجیدن زحمت

تحقیق نبرداشت و نقل و تصرف کاتبان مفعول اوست (اردو) (الف) دیکھو نوادر در تالیف خود روا داشت (ب) آہیختن ۔ (ب) آہیختہ ۔

(الف) آہیک (الف) بکسر ہای ہوز بقول صاحب نوادر بمعنی کشش و اسم فاعل

(ب) آہیکیدن وامر ہم (مرادف آہیخ) کہ گذشت ما اختلافی کہ در امر و اسم فاعل داریم بر لفظ (آہیخ) صراحت آن کردہ ایم و آن متعلق باین ہم باشد و (ب) بقولش مرادف آہیخیدن ۔ از سند ساکت و دیگر کسی از اہل لغت ذکر این نکرد خیال می کنیم کہ اہل مطابع آہنگیدن و آہنگ را آہیکیدن و آہیک کردہ باشند و تائید این خیال ازین می شود کہ در نوادر المصادر آہنگیدن و آہنگ کہ متعلق بہمین مقام بود ترک شد ۔ عجب است از صاحب موارد کہ آہنگیدن و آہنگ را ہم بجای خودش قائم کرد و آہیکیدن و آہیک را نیز قائل (اردو) دیکھو آہیختن ۔

آہین بکسر ہای ہوز و سکون یای حطی بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی آہن است کہ گذشت ۔ دیگر کسی ذکر این نکرد اما تائید این از (آہین آشیان) می شود کہ می آید ۔ (اردو) دیکھو آہن ۔

آہین آشیان استعمال ۔ بقول صاحب شمس منقل باشد مرادف (آہنین آشیان) کہ گذشت ما بحث این بتفصیل ہمانجا کردہ ایم (اردو) دیکھو آہنین آشیان ۔

الف ممدوده با یای حطی

آی بقول صاحب سروری (۱) بمعنی آمدن باشد و (۲) امر بآمدن نیز خلاق المعانی

سلہ) باقتضای ارادت نہاد حکم خدای ٭ اساس مصلحت روزگار برشود آسے ٭ لامعی جرجانی
سلہ) ہمہ شب در جناح وقلب لشکر ٭ رود آسے وبرد آرودہ وگیر ٭ نیز فرماید کہ از
سند اوّل معنی دوم ہم پیدا می شود مؤلّف گوید کہ مقصود صاحب سروری از معنی
اوّل حاصل بالمصدر است کہ ذکرش برلفظ (آمد) گذشت بقاعدۂ فارسیان حاصل بالمصدر
بروزن ماضی وآمر ہر دو آید واین کلیتہ نباشد ومتعلق بمعنی دوم ۔عرض کنیم کہ (آ) بدون یا
کہ در آغاز کتاب گذشت مخفف ہمین است واز مصدر آئیدن ہم توان گرفت کہ می آید
صاحب تاریخ رشیدی (مردم کار آسے) رابمعنی (مردم کار آمد) آوردہ (۳) بقول صاحب
جہانگیری بمعنی آہ آمدہ سندش از کلام سعدیست (سہ) بضربۂ زدہ باد آنکہ بر تو بدخواہد ٭
کہ بار دیگرش از سینہ برنیاید آسے ٭ مخفی مباد کہ بقاعدۂ فارسیان ہای ہوز با یای تحتانی
بدل شود چون شایگان از شاہگان (اردو) (۱) آمد ۔ دیکھو لفظ آمد کی دوسری معنی (۲) آسے
دیکھو لفظ (آ) ۔ صاحب ساطع نے اس کے مصدر (آنا) کو سنسکرت لکھا ہے اور
بقول امیر ہندی) (۳) دیکھو آہ ۔

آی آی (اصطلاح) بقول صاحب بحر عجم بمعنی آمد آمد میرزا حیدر بن محمد حسین گورکانی در تاریخ رشیدی گوید ٭ با آنکہ خبر آی آی شاہی بیگ خان راشنودہ بود تہیۂ اسباب علاج شاہی بیگ خان مشغول ناگشتہ در پی دفع پدرم بجگیر اک رفت (اردو) دیکھو آمد آمد ۔

آیا بقول صاحب برہان وجامع با تحتانی بالف کشیدہ (۱) کلمۂ تمنّی و (۲) استفہام باشد وگاہ بجہت استفسار واستخبار نیز بکار برند چنانکہ گویند ٭ کہ آیا این مقصد بحصول خواہد پیوست

یا نہ و (۳) گاہی در مقام شاید و احتمال دارد۔ ہم گفتہ میشود صاحب ناصری وسروری بمعنی اوّل و دوّم قانع وصاحب رشیدی وپہلوی بمعنی اوّل وصاحب مؤیّد بحوالہ شرفنامہ بمعنی اوّل وبحوالہٗ (رسالہ علمی) بمعنی سوم قناعت کند (حافظ شیراز ۵۱) آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند ؛ آیا بود کہ گوشۂ چشمی بما کنند ؛ (ولہ ع) بود آیا کہ در میکدہ ہا بکشایند ؛ (ولہ ۵۲) ای در نظر ناز تو سلطان وگدا ہیچ ؛ آیا خبری ہست زحال دل ما ہیچ ؛ (جامی ۵۲) نمی دانی آیا کہ آگاہ بینی ؛ از و گشتہ آن خوبی ولطف زائل ؛ شکسپیر صراحت این کند کہ این لفظ فارسی زبان است وصاحب کنز لغات گوید کہ آیا تبرکی بمعنی کف دست باشد کہ بعربی آن را راحۃ الید گویند وبفارسی کلمۂ استفہام مؤلف عرض می کند کہ در اظہار تمنّا وآرزوی دل فارسیان واکثر ہندیان ہرد و کف دست را پیش کنند ودر استفہام یک کف دست را بحرکت آرند وہمچنین در احتمال۔ واین حرکات کہ تعلّق بدست وکف دست دارد عجبی نیست کہ با ماخذ این لفظ تعلّقی دارد یعنی معنیٔ آیا کہ تبرکی کف دست است اصل باشد ومعنی فارسیان مجاز آن واللہ اعلم۔ باقی حال استعمال آیا بمعنی دوّم بر دو قسم است یکی برای استفسار دا ستخبار و دوم برای استعجاب چنانکہ صاحب کنز لغات صراحت این کردہ است (اردو) (۱) کاش بقول آصفیہ (فارسی) اردو مین مستعمل۔ کلمۂ تمنّا۔ خدا کرے۔ خدا ایسا کرے کیا اچھا ہو حسرت۔ خواہش۔ آرزو ان سب موقعون پر بولتے ہین (اسیر ۵) روز محشر کو گنا ہون کا نہ کھٹکا رہتا ؛ کہین ای کاش جو ہوتی تھین ہنرائین ہوتین ؛ (۲) آیا بقول امیر (فارسی) اردو مین مستعمل کلمۂ استفہام۔ کچھ پوچھنے کے لئے (انشا ۵) کعبے کا

کرون طوف کہ تبخانے کو جاؤن - کیا حکم ہے مجکو ؛ ارشاد مرے حق مین بھی کچھ ہوئیگا آیا
اسے پیر طریقت ؛ ہم کہتے ہین کہ (کیا) کا استعمال موقع استعجاب مین بھی ہوتا ہے جیسے
کیا واقعی ایسا ہوا (۳) شاید بقول آصفیہ (فارسی) اردو مین مستعمل - حرف شک -

آیات خاستن استعمال - صاحب
آصفی بذیل لفظ آیہ از انوری سندی آوردہ
بمعنی ظاہر شدن آثار و علامات است
(ﮯ) از حرفہای تہنیت آیات فتح خیزد ؛
تالیف آیہ آری ہست از حروف معجم ؛
(اردو) آثار ظاہر ہونا - آتش ﮯ چلکر
چمن مین پختہ کرو میوہ ہاے خام ؛ ظاہر ہین
رخ سے آپ کے آثار آفتاب ؛ آثار عیان
ہونا بھی کہتے ہین - (آتش ﮯ) آثار عشق
آنکھون سے ہونے لگے عیان ؛ بیداری
کی ترقی ہوئی خواب کم ہوا ؛ آثار پیدا ہونا
بھی (غافل ﮯ) بہار خط خوبان سے ہین
آثار خزان پیدا ؛ عبث تو شیفتہ ہے بقدر
اس خط باطل کا ؛

آیات زیبائی استعمال - باضافت (۱۰۲۸)
تای فوقانی از قبیل آیات حسن است کہ
گذشت سند این از کلام جامی بر استعمال
گذشتہ مذکور شد (اردو) آیات زیبائی -
کہہ سکتے ہین (مذکر)

آیات فاطر (اصطلاح) باضافت تای (۱۰۲۹)
فوقانی اشارہ باشد بآیات مخصوص کہ متعلق
بذکر فطرت زمین و آسمانست چنانکہ در سورۂ
انعام (فلما جن علیہ اللیل را کوکبا) تا (انی
وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض
حنیفا وما انا من المشرکین) ونیز آیاتی کہ در آن
اشارت است بہمین معنی - مخفی مباد کہ ہر دو
لفظ این عربی است وفارسیان بترکیب
فارسی استعمالش کردہ اند جامی فرماید (ﮯ)

خلیل اللہ آسا بتائید فطرت چو جز آیات فاطر
مخوان زین ہیاکل ۔ ما تحقیق لفظ آیات بر
(لفظ آیت) پیش می کنیم۔ انشاء اللہ (اردو)
آیات فاطر سے کلام اللہ کی وہ آیتین مراد
ہین جن مین فطرت زمین و آسمان کا
ذکر ہے۔

آیات متشابہ | (اصطلاح) بقول بہار
آیاتیکہ تفسیر آن محتاج بتاویل است چون
(الرحمن علی العرش استوی) و (ید اللہ فوق
ایدیہم) از کلام خان آرزو سند آوردہ۔
(س) ماند اگرچہ مصحف گل روی یار را ۔ اما
چو آیۂ متشابہ ماول است ۔ و صاحب بحر
مصطلحات ہم ذکر این کردہ و (آیات متشابہات)
را عنوان قرار دادہ سند وارستہ ہم ہمین شعر است
مؤلف گوید کہ آیات جمع آیت و متشابہات
صفت آن در جمع اما فارسیان ترکیب خود
بصفت متشابہ استعمال کردہ اند پس عنوان
این بقاعدۂ عربی قائم کردن چنانکہ طرز بحر
و وارستہ باشد درست نیست مارا با بہار
اتفاق است (اردو) آیات متشابہ۔
بقول امیر۔ اردو مین مستعمل۔ اسکی تعریف
حنفیہ کے نزدیک یہ ہے کہ باری تعالی اور
حضرت رسول اللہ صلعم کے سوا دوسرا شخص
مراد آیت پر واقف نہو۔ امید معرفت بالکل
منقطع ہو فقط اعتقاد حقیقت معنی ضروری ہے
شافعیہ اور معتزلہ یہ تعریف کرتے ہین کہ
باری تعالی اور رسول صلعم اور دیگر علمای
راسخین فی العلم اسکی تاویل اور مراد سے واقف
ہون ۔ منشاء ان دو اختلافون کا یہ ہے کہ آیہ
(لایعلم تاویلہ الا اللہ والراسخون فی العلم یقولون
امنا بہ) ہے حنفیہ کے نزدیک الا اللہ پر وقف
ہے اور شافعیہ اور معتزلہ وقف نہین مانتے
(آیات بقاعدہ متذکرۂ دیباچہ رسالۂ تذکیر
و تانیث مذکر ہے) داغ مرحوم کا بھی یہی قول تھا

لیکن بعض معاصرین لکھنؤ اس کو مؤنث مانتے ہین۔ اس لئے کہ آیت کی جمع ہے اور آیت مؤنث ہے۔ صاحب رسالہ کا قول ہے کہ جو جمع بقاعدۂ عربی ہو اس کو مذکر بولتے ہین صرف دو چار لفظ مستثنیٰ ہین (الخ) یہ لفظ اُن مین داخل نہین ہے مؤلف کو اس سے اتفاق ہے

آیاتِ محکمات (اصطلاح) باضافت تای فوقانی وضم میم بقول صاحب بحر آیاتیکہ محتاج بتاویل نیست وحکم آن برظاہر معنی باشد۔ بہار و وارستہ ہم ذکر این کردہ واز سلمان ساوجی سند استعمال این آوردہ (ع) محکوم باد ملک ترا تا اساس دین ٭ ز آیات محکمات واحادیث محکم است ٭ بحث آیات بر لفظ آیت می آید۔ ومحکمات صفت آنست (اردو) بقول امیر آیات محکم اس آیت کو کہتے ہین جس مین احتمال نسخ و تبدیل کا باقی نہ رہے اس کی دو صورتین ہین ایک وہ کہ اس آیت کی دلالت ایسے معنون پر ہو کہ کسی حالت مین اُن معنون کا منسوخ ہونا ممکن نہو جیسے وہ آیات جو دال ہین باری تعالیٰ کی توحید اور صفات پر اس محکم کو محکم بعینہ کہتے ہین۔ جیسے (انّ اللہ علیٰ کلّ شیٔ قدیر) یا (اللّٰہ لا الٰہ الّا ہو الحیّ القیوم) ایّن مؤلف کہتا ہے کہ آیات جمع ہے آیت کی اور امیر نے جو تعریف فرمائی ہے وہ آیت محکم کی ہے۔

آیار بقول صاحب شمس جنبی از سرب کہ آنرا سرب سوختہ گویند چنانکہ شاعر گوید (لا ادری ع) کمر از لعل وبقم داری وتاج از مرجان ٭ قصب از شوشہ و فولاد عروق انذر آیار ٭ مؤلف گوید کہ صاحب برہان ہمین لفظ را بابای موحدۂ عربی (آبار) نوشتہ کہ بجایش گذشت کہ مرکب است از لا آب) و (آر) بمعنی آرندۂ آب۔ بدین وجہ کہ سرب

سوختہ رطوبات زخم و مواد داخلی را بیرون می آرد فارسیان آنرا (آب آر) نام کردند حیف است کہ ما این وجہ تسمیہ را بر لفظ (آپار) فروگذاشتیم عجبی نیست کہ صاحب شمس بتسامح این را بیای تحتانی (آیار) نوشت غلطی کتابت مطبع را درین دخلی نیست زیراکہ سلسلہ ردیف لغت این را بذیل (الف ممدوده با یای تحتانی) قائم کرده دیگر اہل لغت ازین لفظ ساکت اند (اردو) دیکھو آپار۔

آیاز | بقول صاحب برہان بروزن آواز (۱) نام غلام سلطان محمود غزنوی ست و بعضی گویند (۲) نام یکی از امرای سلطان ابراہیم بن مسعود بن محمود غزنوی صاحب جامع وسروری بر معنی دوم قانع صاحب ناصری نسبت معنی اوّل گوید کہ نام غلام و محبوب سلطان محمود بود کہ بفطانت و ملاحت و صباحت و رشادت و جلادت موصوف و معروف بود و بعد از سلطان نیز امارت سپاہی یافتہ بجہت فتحی و خدمتی ۔ سلطان مسعود بُست و قزدار و یک خروار زر مسکوک بوی بخشیده چنانکہ حکیم ابوالحسن فرّخی گفتہ (ع) امیر جنگجو آیاز و یاقش دل و بازوی خسرو روز پیکار ٭ دلیران از نہیبش روز کوشش ٭ ہمی لرزنده چون برگ سپیدار نہ برخیره بد و دل داد محمود ٭ دل محمود را بازی مپندار ٭ خداوند جہان مسعود محمود ٭ کہ او را زر ہمی بخشد بخروار ٭ بد و بخشید مال خطۂ بُست ٭ خراج خطۂ مکران و قزدار ٭ فرماید کہ آیاز عمر متقوّلی دریافتہ با سلطان ابراہیم بن مسعود نیز ملازمت خدمت داشتہ ہم او گوید کہ آنکہ بعضی این نام را دو نفر دانستہ اند خطاست او در چہارصد و چہل و نہ وفات یافت صاحب شمس با برہان متفق ۔ بہ تحقیق ما این لغت ترکی است بمعنی شب سرد و شب مہتاب (کذا فی کنز اللغات)

پس عجبی نیست کہ محمود غزنوی غلام خود راکہ با وجود سیاہی رنگش بلاحت او ہمچو شب ماہ روشن بود - مجازاً آیاز نام نہاد و اللہ اعلم - (اردو) ایاز (بالف مقصورہ) بقول امیر فارسی اردو میں مستعمل (مذکر) سلطان محمود غزنوی کے ترکی غلام کا نام جسکو وہ بہت چاہتا تھا - (رشک ؎) اے عشق تیری بندہ نوازی کا ہون غلام ٭ محمود کو غلام بنایا ایاز کا ٭

آیازی بقول صاحب جہانگیری (۱) نام یکی از امرای سلطان ابراہیم بن مسعود بن محمود غزنوی - استنادش از کلام ابوالفرج رونی است (؎) نکند کار تیر آیازی ٭ شل ہندی و نیزۂ تازی ٭ صاحب شمس مقصورہ ہمزبانش و در بعض نسخ جہانگیری بدون یای آخر (آیاز) نوشتہ و در بعض نسخ شمس بجوالہ سند ابوالفرج بہ ہمین - **مؤلف** گوید کہ (۲) پارچۂ باریک کہ زنان بالای چشم بر بندند کہ آنرا چشم آویز ہم گویند اختراع (آیاز) است و آنرا بیای نسبتی آیازی یا بدون مد ایازی گفتن عیبی ندارد ولیکن بہ سند کلام ابوالفرج (آیازی) بمعنی (آیاز) گفتن ستم است زیراکہ شاعر (تیر آیازی) نوشتہ است یعنی تیریکہ منسوب بآیاز ہست (اردو) دیکھو آیاز۔

آیاس بقول صاحب ناصری بذیل لفظ (آیاز) ہمان آیاز است بہ تبدیل زای معجمہ باسین و بدون مد و صاحب شمس بالمد مرادف (آیاز) آوردہ دیگر کسی ذکر این نکرد (اردو) دیکھو آیاز۔

آیان بقول صاحب ناصری بروزن شایان بمعنی (۱) آیندہ چنانکہ روان بمعنی رَوندہ (۲) تحقیق ما مجازاً مہمان و (۳) چیزیکہ بی فکر بخاطر آید و بسہولت حاصل شود و بقول رشیدی آیندہ و آنکہ بسہولت بفکر آید - و متعارف باشد - صاحب سروری بجوالہ تحفۃ السعادت فرماید کہ

م (۲) دیکھو ایازی - بالف مقصورہ -

(۴) بیای حطی بروزن پایان بمعنی شب درازـ برای معنی دوم سندی از کلام ظہوری یافتہ ایم (۵۲) تا در میکدہ آید زاہد: بدرون می برش آیان است: صاحب انند از جلالای طباطبا سندی آوردہ (نثر ۳) چشمہ در لطافت مانند لطیفہ آیان غیر مصنوع: بہ تحقیق ما (۵) آیان بمعنی شایان ہم آمدہ چنانکہ مغانی بلخی گوید (۵۵) لشکرت را طعنہ آیانست بر چرخ فلک: مجلست را بدلہ شایان است بر خلد برین: مخفی مباد کہ بقاعدۂ فارسی ہرگاہ بر آخر صیغۂ امر حاضر الف و نون زیادہ کنند اسم حالیہ شود کہ ازان کیفیت فاعل یا مفعول یعنی صدور یا وقوع فعل بطور تواتر و استمرار یافتہ شود از ہمین قاعدہ باشد آیان از (آے کہ صیغہ امر حاضر است) و روان از (رو) معنی اوّل حقیقی است و معنی ۲ و ۳ مجاز آن و بلحاظ دیگر معانی اسم جامد باشد (اردو (۱) آنیوالا (۲) مہمان ـ مذکر (۳) وہ بات جو بغیر فکر خیال مین آجائے (۴) بڑی رات (۵) شایان بقول آصفیہ (فارسی) اردو مین مستعمل ـ بمعنی زیبا ـ موزون ـ سلائق

آیانی بقول وارستہ (۱) مرادف شایستگی بر خوبی ہر چیز استعمال کنند طغرا در قصیدۂ توحید گوید (۵) دل چسپ نمائی ثمرہ زایانی چشمکش: تسخیر فزای نگہ از شوخی ایماہ بہار گوید ۲) خوش آیند طغرا در تعریف کمان (۵) زبس دلبر افتادہ آیانیش: بجان میتوان بود قربانیش (۳) آسانی ہر چیز (والہ ہروی (۵) براہ خامہ گذر کرد پیشتر از فکر: بصفحہ زود تراز خامہ شد ز آیانی: ما درین شعر آیانی رابمعنی تیزی و چستی گیریم و آن بہتر از آسانی است زیراکہ بخیال ما (آیانی) حاصل بالمصدرست از (آمدن) بر صیغۂ امر حاضر الف و نون و یا زیادہ کردہ حاصل بالمصدر ساختند چون از رفتن روانی (مرادف آمد ـ کہ ہم حاصل بالمصدر است) و معانی دیگر کہ مذکور

شد۔ مجاز آن (اردو) (۱) شایستگی بقول صاحب آصفیہ (فارسی) اردو مین مستعمل (مونث) درستی۔ تہذیب۔ قابلیت (۲)	تشریف آوری۔ آمد مونث (۳) آسانی دیکھو آسانی۔ ہماری راے کے مطابق معنی سوم کا ترجمہ (پھرتی) مونث بمعنی چستی۔ جلدی۔

آیت بفتح یای تحتانی لغت عرب است بتای مدورہ۔ فارسیان این را بقاعدۂ خود بتای دراز استعمال کردہ اند ولآیہ) بہای ہوز ہم و این در عربی بحالت وقف مخصوص است۔ بیان مکلش بجای خود آید۔ بقول منتہی الارب (۱) بمعنی شخص و کالبد مردم و (۲) عبرت و (۳) یک سخن تمام از قرآن و (۴) نشان و جمع این بقاعدۂ عربی آیات و در فارسی آیات و آیت ہا مستعمل۔ سند این در ملحقات می آید فارسیان این را بمعنی ۳ و ۴ استعمال کردہ اند و بقول صاحب انند بمعنی سوم بلند و مبین از صفات اوست و بالفظ برخاستن مستعمل (اردو) آیت۔ بقول امیر (عربی) اردو مین مستعمل مونث۔ اسکی جمع آیات (عربی کے قاعدہ سے) آیتین (اردو کے قاعدہ سے) قرآن شریف کا جملہ جیسے (قل ہو اللہ احد) (رشک ۵) قرآن روے یار ہے باتین ہین آیتین ؛ حلد غدار جلد کلام مجید ہے ؛ نشان بقول صاحب آصفیہ (فارسی) اسم مذکر۔ آثار۔ علامت۔ (نصیر ۵) جون نگین نام تو رہجاے گا اپنا یارو ؛ گو نشان صفحۂ دنیا سے ہمارا مٹ جاے گا ؛

آیتِ ایام استعمال۔ باضافت تای فوقانی بقول صاحب بحر عجم آفتاب و ماہ و بقول مؤید آفتاب و مہتاب مؤلف گوید	کہ آیت لغت عربی است بمعنی نشان و علامت۔ ذکرش بجای خود گذشت و ایام ہم لغت عرب باشد جمع یوم فارسیان بمعنی

مطلق وقت وہنگام نیز آرند پس آیت ایّام تبرکیب فارسی نشان لیل ونہار باشد کہ از برای روز آفتاب است واز برای شب ماہ (اردو) دیکھو آفتاب - چاند - بقول صاحب آصفیہؔ (ہندی) مذکر - قمر - ماہ - مہتاب - چندرمان (سالک ؎) ہاتھ آجاے جو مجکو تیرگی ظلمات کی ؎ چاند مین سمجھون اسے اپنی شب دیجور کا ؎

آیتِ حسن استعمال - باضافت تای فوقانی نشان حسن باشد - ہر دو لفظ لغت عرب است فارسیان تبرکیب فارسی استعمالش کردہ اند سند این بر (آیات زیبائی) از کلام جامی گذشت (اردو) آثار حسن - کہہ سکتے ہین - قدماے اردو نے آثار کا استعمال بطور واحد بھی کیا ہی دیکھو امیر اللغات مین (آثار) علامت حسن بھی کہہ سکتے ہین -

آیتِ خوبی (اصطلاح) باضافت تای فوقانی بقول صاحب انند بحوالہ مظہر العجائب از اسمای معشوق است دیگر کسی ذکر این نکرد واین کنایہ باشد کہ شاہد را نشان خوبی گفتند (اردو) معشوق بقول آصفیہؔ (عربی) اسم مذکر - وہ شخص جس پر دوسرا شخص عاشق ہو جیسے (ع) معشوق کی ذات بے وفا ہے ؎

آیتِ فریبندگی (اصطلاح) باضافت تای فوقانی بقول صاحب انند بحوالہ مظہر العجائب مرادف آیت خوبی) دیگر کسی ذکر این نکرد - واین کنایہ باشد اردو) دیکھو آیت خوبی

آیتِ مقصود اصطلاح - باضافت تای فوقانی بقول بحر اشارہ باشد بآیۂ اطیعوا اللہ واطیعوا الرّسول واولی الامر منکم - صاحب مؤید وانند ہم ذکر این کردہ اند - مخفی مباد کہ ہر دو لفظ لغت عرب است فارسیان تبرکیب فارسی کنایہ قرار دادہ اند (اردو) اردو مین اس کا استعمال نہین ہے اور نہ اس کے لئے کوئی خاص اصطلاح ہے - فارسیون نے

کلام مجید کی ایک خاص آیت کو جسکا ذکر اوپر	ہوا ہے (آیت مقصود) کہا ہے ۔

آیخ | بفتح یای تحتانی بقول صاحب جامع اللغات نام دوائیست کہ بعربی آن را زعرور گویند۔ دیگر محققین فارسی ازین ساکت صاحب محیط بر لفظ زعرور فرماید کہ سیب صحرائی است کہ بفارسی۔ دولانہ۔کیل۔کالنج وبشیرازی لیلک و باصفہانی سرخ آنرا گویج و زرد آنرا شرزوک نامند و ترکی یمشیان و نزد عربان مشہور بہ شجر الدب و نوعی از فواکہ باشد۔سرد در آخر دوم و خشک در اوّل و بعضی بالعکس گفتہ اند در بستانی قبض بیشتر ازکوہی است (لخ) (اردو) جنگلی سیب۔ مذکّر۔

آیترک | بقول صاحب سروری بروزن مائدہ شرر آتش باشد و آیترک نیز گویند بروزن پاکیزہ۔صاحب رشیدی فرماید کہ این بحذف یا مخفف آیترک است مؤلف گوید کہ اگرچہ صاحبان لغت فرس صراحت نکردہ اند ولیکن معلوم میشود کہ این لغت ترکی است زیراکہ (آی) بزبان ترکی قمر را گویند و (ترک) ہم لغت ترکیست بمعنی مُہَم یعنی آواز کنندہ پس (ماہ آواز کنندہ) شرر آتش رابدین وجہ نام کردند کہ شرر از آتش پیدا میشود بہمان وقت کہ آوازی در آتش پیدا شود و آتش آواز دہد چون ہیزم مرطوب باشد واللہ اعلم۔ مخفی مباد کہ تشبیہ شرر باماہ در درخشندگی است و بخیال ما این تشبیہ غیر تام باشد صاحب جامع اللغات بر این لفظ این قدر اشارہ کردہ است کہ ترکی است (اردو) شرر۔ بقول آصفیہؔ (عربی) اردو مین مستعمل۔آگ کی چنگاری (شہیدی) ؎ نزدے پرسی جھڑنے لگے شرر نہ تڑپ تو بلبل زار بس ؛ جلیگا قفس جلیگا قفس جلیگا قفس۔جلیگا قفس

آیشتنہ بقول صاحب برہان باتای قرشت ونون بروزن (ارشکنہ (۱) جاسوس (۲) چاپلوس راگویند۔ صاحبان ناصری وجامع ومؤیّد وانند ہم ذکراین کردہ اندبخیال ما این اصل است و (آیشنہ بحذف تای فوقانی و (آیشہ) بحذف تا ونون کہ بہمین معنی می آید مخفف این وفارسیان (ایشہ) بالف غیرممدودہ ہم بہمین معنی گرفتہ اندکہ بجای خود آید۔ حقیقت اینست کہ دراکثرالفاظ ممدودہ ومقصورہ متعلّق ازمحاورۂ مقامی است یعنی بعض الفاظ رااہل شیرازبا ممدودہ خوانند واہل اصفہان وتبریز بمقصورہ یابالعکس آن واین بالب ولہجۂ ہریک مقام تعلّق دارد۔ بالجملہ ماخذ این لغت (ایش) است کہ ترکی است بمعنی حکم۔ کار۔ عمل۔ شغل۔ مصلحت۔ حاجت۔ صنعت۔ (کذافی کنزلغات) فارسیان لفظ تنہ رابااومرکب کردندکہ بقول برہان بمعنی تن۔ تنیدۂ عنکبوت۔ تمول ورضاآمدہ پس (ایشتنہ) بالف بمقصورہ بمعنی (تن مصلحت۔ وحاجت) یا (تارعنکبوت مصلحت وحاجت) کنایہ باشد ازجاسوس وچاپلوس وعجبی نیست کہ درمحاورۂ بعض مقامات تلفّظ این باالف ممدودہ قراریافت واللہ اعلم (اردو) مصلحت کاشخص یامصلحت کاجال بچھانے والا۔ کنایۃً جاسوس کوکہ سکتے ہین۔ اسی طرح چاپلوس کے لیے حاجت اورغرض کااستعمال اسی ترکیب کے ساتھ ہوسکتاہے الحاصل (۱) جاسوس بقول آصفیّہ (عربی) اردومین مستعمل (مذکّر) مخبر۔ بھیدی۔ ایک ملک کی دوسرے ملک مین خبرلیجانے والا (عالم ع) پھرین ہین جاسوس یان توگھرگھرادہرہمارے اُدہرتمہارے (۲) چاپلوسی کرنے والا۔ صاحب آصفیّہ نے (چاپلوسی) کاذکرکیاہے (فارسی) اندین

مستعل (مونّث) چرب زبانی سے فریفتہ کرنا۔ میٹھی باتون مین تعریف کرنا۔ تعریف بیجا (ل ح) ہماری رای مین چاپلوسی کرنیوالے کو چاپلوس کہہ سکتے ہین۔ آپ ہی نے لفظ (خوشامدی) پر چاپلوس کا ذکر کیا ہے۔

آیشم | بقول صاحب برہان وناصری بکسر ثالث وسکون شین قرشت ومیم بلغت ژند وپاژند بمعنی ماہتاب است کہ پرتو ماہ باشد صاحب جہانگیری در دستور چہارم بذیل لغات ژند وپاژند ذکر این کردہ مؤلّف گوید کہ اصل این (آیشمہ) بود مرکّب از (آی) کہ بترکی ماہ را گویند و(شمہ) بلغت ترک شعاع آفتاب (کذا فی کنز لغات) ومجازاً بمعنی مجرّد شعاع است پس (آیشمہ) بمعنی پرتو ماہ وماہتاب باشد بکثرت استعمال در فارسی ہای ہوّز را حذف کردند (آیشم) شد (اردو) مہتاب بقول آصفیّہ (فارسی) اردو مین مستعمل (مونث) چاندنی ۔ پرتو ماہ ۔ نور قمر ۔ (عاشق ٥) ۔ ہے بہار ہے شب مہتاب ہے صنم ہے ہوتا ہے تنگدل تری کم صحبتی سے آج ۔ صاحب رسالۂ تذکیر وتانیث نے مہتاب کو چاندنی کے معنے مین ترک فرمایا ہے ۔ تمثیل بالا سے استعمال ثابت ہے ۔

آیشنہ | بقول صاحب برہان بکسر ثالث وسکون رابع وفتح نون مرادف آشتنہ کہ گذشت صاحبان ناصری وجامع ہمزبان برہان ماد این بر لفظ آشتنہ کردہ ایم کہ این مخفف آشتنہ باشد صاحب جامع اللغات اشارہ کند کہ این لغت ترکی است وما از ماخذ این ہمانجا بحث کافی نمودہ ایم ۔ (اردو) دیکھو آشتنہ ۔

آیشہ | بقول صاحب برہان بروزن عایشہ ۔ بمعنی آیشنہ باشد صاحبان جہانگیری

و ناصری و جامع ہمزبان برہان صاحب مؤید بحوالۂ شرفنامہ با برہان متفق و فرماید کہ در لسان الشعرا بمعنی جاسوس آمده فقط مؤلف گوید کہ مخفف و مرادف آیشتنہ کہ گذشت ذکر ماخذ این ہمان جانکور شد (اردو) دیکھو آیشتنہ۔

(۱) **آیفت** | بقول صاحب برہان و جامع بکسر ثالث و سکون فا و تای قرشت بمعنی حاجتی باشد کہ از خالق و مخلوق خواہند صاحب ناصری باتفاق برہان از زرتشت بہرام سندی آورده (ع) زحق آیفت می خواہد بزاری ٭ کند شکر و پرہیزگاری ٭ صاحب جہانگیری گوید کہ با یای تحتانی مفتوح بفای زده (ولہ ع) از یزدان خواستند آن جملہ آیفت ٭ کہ تا نرسد مراو را ہیچ آگفت ٭ مؤلف گوید کہ این سند برای فتح یا بکار نمی خورد زیرا کہ (آگفت) بالکسر و بالفتح ہر دو آمده پس اگر کاف (آگفت) را مکسور گیریم۔ قافیۂ (آیفت) بکسر یا درست میشود۔ صاحب رشیدی و سروری بند ہمین شعر ہمزبان جہانگیری۔ بخیال ما این لغت ترکی است مرکب از (آی) کہ بمعنی کامل است و (فت) بکسر اول بمعنی (مرد سبک در حاجت) (کذا فی کنز لغات) پس آیفت بکسر یای تحتانی بمعنی (مرد کامل و سبک در حاجت) باشد کہ فارسیان اینرا مجازاً بمعنی حاجت استعمال کرده اند واللہ علم۔ از اسناد متذکرۂ بالا استعمال

(۲) **آیفت خواستن** | بمعنی حاجت خواستن پیدا است (اردو) (۱) حاجت بقول آصفیہ (عربی) اردو مین مستعمل۔ مونث۔ خواہش۔ ضرورت۔ غرض۔ مطلب آرزو (برق ع) صورت چاک قفس اچھے نہ ہونگے چاک دل ٭ کچھ ہمین حاجت نہین ہے مرہم کافوری کی ٭ (۲) مراد مانگنا۔ دیکھو آصفیہ۔

آیکِ دلّالہ اصطلاح - باضافت کاف عربی وفتح دال بقول صاحب محیط اسم فارسی سنبل الطیب است دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد بخیال ما این مرکب باشد از لفظ (آیک) کہ ترکی است بمعنی منزل کہ بہندی آنرا تحلہ گویند و (دلّالہ) لغت عربی بمعنی رہنما ست شک نیست کہ سنبل الطیب شباہتی با منزل دارد و باشد کہ دلّالہ بصفت او آوردند کہ بوی او گرہ ہا را بسوی خود کشد و راہبری کند واللہ اعلم - ورای این چیزی دیگر بفہم ما نمی آید این قدر متحقق است کہ (آیک دلّالہ) اسم فارسی نباشد وصاحب محیط کہ این را فارسی گوید بیان او مجرد و دیگر کسی با او نیست - بالجملہ صاحب محیط بر (سنبل الطیب) ذکر این کردہ گوید کہ گیاہی است بی ثمر و بی گل شبیہ بدنبالہ سمور بدرازی یک انگشت خوشبو ترو در فعل قوی تر و قوت آن تا سہ سال باقی ماند وبقول شیخ گرم در اول و خشک در دوم وتقویت او تفتیح سدد وتحلیل مواد غلیظ لزجہ کند و امراض باردہ را نفع دہد (الخ)

(اردو) سنبل الطیب - بقول صاحب آصفیہ (عربی) اردو میں مستعمل (مونث) بالچھڑ - جٹاماسی پر بھی آپ نے اسکا ذکر کیا ہے -

آئین بقول صاحب برہان وجامع وناصری بفتح ثالث بروزن ومعنی آہن است - صاحب کنز لغات گوید کہ آئین بکسر یای تحتانی بلغت ترکی بمعنی (آیین) باشد کہ مذہب و عادت و رسم است - بہار بذیل لفظ آئینہ فرماید کہ گیلانیان آہن را آئین گویند پس این فارسی الاصل باشد (اردو) دیکھو آہن -

(۱) **آیندگان** بقول صاحب مؤید (۱) کسانیکہ درین عالم می آیند وبقول صاحب انند

(۲) آیندہ | بحوالۂ فرہنگ فرنگ (۲) مقابل روندہ بمعنی مسافر و مہمان و زمان مستقبل نیز
مخفی مباد کہ آیندگان جمع اسم فاعل است و آیندہ واحدش از مصدر آمدن (اردو)
(۱) اس عالم مین آنے والے (۲) مسافر۔ بقول آصفیہ (عربی) اردو مین مستعمل۔ جہان۔
(مذکر) (۳) آنے والا زمانہ۔ مذکر)

آینہ | بفتح یای تحتانی و نون۔ بقول صاحب برہان (۱) جسمی باشد شفاف از شیشہ
کہ صورت چیزہا دران نمایان گردد و گاہی از فولاد نیز سازند صاحب ناصری بذیل لفظ
(آیَن) ذکر این کردہ گوید کہ چون اوّل بار آہن را صیقلی کردہ اند کہ عکس پذیر شود آن را
آینہ خواندند و این نام بران ماند و بر لفظ (آینہ) فرماید کہ اوّل از آہن۔ آہنہ خواندند و بعد
ازان از پولاد کہ آہن اعلاست ساختند و بتدریج شیشہ و بلور شد کہ صور مردم کما کان
دران مصوّر و مرعی گردد۔ بہار گوید کہ (آینہ) بیک تحتانی ظاہر امرکّب است از (آین)
کہ بزبان گیلانی (آہن) را (آیَن) گویند زیرا کہ آینہ در اصل از آہن ساختہ اند نظامی گوید
۵) نخستین عمل کا ٓینہ ساختند ÷ زر و نقرہ در قالب انداختند ÷ چو افروختندش غرض
بر نخاست ÷ در و پیکر خود ندیدند راست ÷ رسید آزمایش بہر گوہری ÷ نمودند ہر یک گری
پیکری ÷ سرانجام کاہن در آمد بکار ÷ پذیرندہ شد گوہرش را نگار ÷ چو پرداخت رسّام
آہنگرش ÷ بصیقل فروزندہ شد گوہرش ÷ بہر شکل می ساختندش نخست ÷ نمی آمد از وے
خیالی درست ÷ بہ پہنا شدی چہرہ را پہن ساز ÷ درازیش کردی جبین را دراز ÷
مربّع مخالف نمودی خیال ÷ مسدّس نشان دو روادی زحال ÷ چو شکل مدوّر شد انگیختہ ÷

تفاوت نشد باوی آمیخته؛ بعینه زمهر سوکه برداشتند؛ نمایش یکی بود بگذاشتند؛ بدین هندسه
زآهن تیره مغز؛ برافروخت شادان نمود ارلغز؛ بالجمله بتحقیق ما (آینه) لغت ترکی است
(کذا فی کنز لغات) بمعنی مرآة - وبجنجل - صاحب خزانة اللغات آینه را بدو تحتانی لغت
ترکی گوید غلطی کتابت باشد زیراکه صاحب کنز لغات که محقق ترکی است این را بیک
تحتانی آورده فرماید که (آینه چی) بلغت ترکی آینه ساز و آینه فروش را گویند ما گوئیم که آینه
مرکب باشد از (آی) که بلغت ترکی قمر باشد و (نه) افاده معنی لیاقت کند پس آینه چیزی
است که در صفا وجلا همچو قمر است و عجبی نیست که (آین) بمعنی (آهن) هم ترکی باشد که تائید
این از وجود لفظ آینه در ترکی می شود حیف است که لغات ترکی ازین معنی ساکت اند-
(والله اعلم) (حکیم سنائی در حدیقه گوید ۵) دیگری تو و آینه دگر است؛ آینه از صورت
تو بی خبر است؛ (۲) آینه - بقول صاحب چراغ هدایت سلاحی که آنرا چار آینه خوانند
مؤلف گوید که این مرکب است از چار حصص که هریک حصه موسوم به آینه و مجموع آنرا
(چار آینه) نام است (مرزا طاهر وحید ۵) چو بند دچهار آینه در نبرد؛ نماید از آن حسن
کردار مرد؛ (رائج ۵) آماده جنگست شب و روز بعاشق؛ چار آینه - آئینه آن ترک
جفا جوست؛ (۳) آینه - بقول صاحب تحقیق بر سبیل مجاز کاشف احوال را گویند-
سنداین بر لفظ (آینه) می آید و (۴) فارسیان آینه را استعاره کرده اند از دل و سینه
و روی - هر سه اسناد این هم بر لفظ (آینه) عرض کنیم (انشاء الله المستعان - بقول
صاحب بهار عجم و انند صفات آینه بمعنی اول سی وسه (۱) بی زنگ (۲) بی زنگار (۳) بی غبار

(۴) پاکدیده (۵) پریشان (۶) تار (۷) تردامن (۸) تصویرنما (۹) چشم پاک (۱۰) چهره نما (۱۱) حیرت نما (۱۲) خمارشکن (۱۳) خودبین (۱۴) خودنما (۱۵) خوش جلا (۱۶) خوش مشرب (۱۷) خیره چشم (۱۸) دورو۔ (۱۹) روشن دل (۲۰) روشن نهاد (۲۱) رونما (۲۲) زنگ بسته (۲۳) زنگ خورده (۲۴) زنگ دیده (۲۵) ساده (۲۶) ساده لوح (۲۷) سطحی (۲۸) صاف (۲۹) طوطی نما (۳۰) عریان (۳۱) گوهرنگار (۳۲) گیتی نما (۳۳) زدوده و **تشبیهات** آن (۱) باغ (۲) بهشت (۳) برق (۴) پریخانه (۵) تختۂ مشق تماشا (۶) تماشاخانه (۷) جام (۸) جوی طوفان (۹) چشم پاک بین (۱۰) چشم پرآب (۱۱) چشم تر (۱۲) چشم حیرت (۱۳) چشم شور (۱۴) چشمه (۱۵) چشمۂ حیوان (۱۶) چشمۂ کوثر (۱۷) خانه (۱۸) خشت (۱۹) دربسته (۲۰) دست (۲۱) دیدۂ شور (۲۲) روزنامۂ خرج (۲۳) زمین (۲۴) زورق (۲۵) ساغر (۲۶) سقف (۲۷) شیشه (۲۸) صبح (۲۹) صحرا (۳۰) صفحه (۳۱) فرد (۳۲) کف (۳۳) کوچه (۳۴) گل (۳۵) لوح (۳۶) مصحف (۳۷) نامه (۳۸) نسخه (۳۹) نگاه۔ **ملحقات** این را ذیل (آیینه) بیان کنیم که می آید و تجزّی ملحقات آینه و آیینه مناسب ندانستیم که هردو یکی است۔ از اسناد و تشبیهات بالا هر قدر که ذکرش در ملحقات می آید درین جا ترک کرده ایم که تکرار بیفائده بود۔ و از مابقی اسنادیکه دران آیینه بدو تحتانی مستعمل است هم درین جا آورده ایم که از برایش موقعی بهتر ازین نبود۔ (میرزا رضی دانش **سلہ**) بگذار تا بعکس تو عکس آشنا کنیم ؛ گلگشت باغ آینه تنها چه می کنی ؛ (حکیم سنانی **۵۳**) منم آنکس که گاه صیقل رای ؛ برق آیینه بر دخان بستم (صنائع **سلہ**) عاقبت از خانۂ آیینه هم دلگیر شد ؛ در بهشت آن شوخ بی پروائی گیر و قرار ؛ (شوکت

بنجاری ۵۱۸) سرشت دست قضا چون سرشت آئینہ ام ٭ بنای خانۂ دل شد بخشت آئینہ ام ٭ (رضی دانش ۵۲۲) ہر صبح بہرہ ور ز رخ ہمچو ماہ اوست ٭ آئینہ روزنامۂ خرج نگاہ اوست ٭ (ملا قاسم مشہدی ۵۲۳) بس است جوہر ذاتی صفای دانا را ٭ زمین آئینہ را بوریانمی باشد ٭ (میر صیدی طہرانی ۵۲۵) ز می خوردن غرور جنبش از جا در نمی آید ٭ مگر از ساغر آئینہ بی پروا شود ہوشش ٭ (طاہر وحید ۵۲۶) ز چرخ واژگون کی کار عاشق واژگون گردد ٭ نیفتد عکس از آئینہ گر سقفش نگون گردد ٭ (خان آرزو ۵۲۷) ای پری از شیشۂ آئینہ وحشت می کنی ٭ نیست با خود ہمسرت کار تو از افسون گذشت ٭ (صائب ۵۲۸) کجا با ہل نظر بنگر د خوش آرائی ٭ کہ صبح آئینہ ساز د ز خواب بیدارش ٭ (میر صیدی طہرانی ۵۲۹) صحرای آئینہ است تو گوئی طریق عمر ٭ صد کاروان گذشت و در ان نقش پا نماند ٭ (راسخ ۵۳۲) نقابش را کف آئینہ وا کرد ٭ بعالم نشۂ دیگر صلا کرد ٭ (خان آرزو ۵۳۳) تو خود ز کوچۂ آئینہ ہم نمی گذری ٭ چگونہ در بغل آریم آہ تنگ ترا ٭ (شوکت بنجاری ۵۳۴) صفای جوہر جانہای آگاہ از وطن باشد ٭ گل آئینہ را خاکستر گلخن چمن باشد ٭ مخفی مبادکہ فارسیان جمع آئینہ را آئینہا آوردہ اند چنانکہ صائب گوید (۵) سطحیان غور معانی نتوانند نمود ٭ بیشتر آئینہ ہا نقش و نگاری دارند ٭ (اردو) (۱) آئینہ۔ بقول امیر (فارسی) اردو مین مستعمل (مذکر) مرآۃ ۔ درپن منھ دیکھنے کا شیشہ ۔ (اصل ۔ آہنہ ۔ جو آہن اور ہای نسبت سے مرکب ہے) آہنہ سے آئینہ ہو جانے کی وجہ یہ ہے کہ ہاے ہوز بعض الفاظ فارسی مین ہمزہ ملیّنہ سے بدل جاتی ہے ۔ جیسے اندام کہ اصل مین ہندام تھا ۔ اور رایگان کہ اصل مین راہگان تھا (نج) میر

سے) روسیہ آئینے سے تمکو فراغت ہی نہین ؛ سرمۂ تیرہ درون سے کہین فرصت ہی نہین ؛ (۲) چار آئینہ ایک قسم کا آہنی لباس ہے جو سپاہیون اور ہاتھیون کو پہنایا جاتا ہے جو پیٹ اور پیٹھ اور پسلیون کی حفاظت کے لیے چار حصون پر شامل ہوتا ہے اس کے ہر ایک حصّہ کا نام آئینہ یہ آہنی لباس ہے صاحب آصفیہ فرماتے ہین کہ یہ ایک قسم کا زرہ بکتر ہے جسپر چار لوہے کی تختیان بانات یا مخمل سے منڈھکر سینے اور پشت پر ڈال لیتے ہین (تذکر (اسیر سے) پناہ ایدل ہے شمشیر قضا کی ضرب سے مشکل ؛ ابھی چار آئنہ دو ٹکرے ہوگا چاک عنصر کا ؛ (۳) بقول امیر آئینہ بمعنی شاہد - ظاہر کرنیوالا ؛ (آتش سے) قرار اسکو نہین آتا ہماری بیقراری سے ؛ زمانہ آئینہ ہے اپنے احوال دگرگون کا ؛ (۴) دل اور سینہ اور روے یار کے لئے آئینہ کا استعارہ ہوسکتا ہے اگرچہ کوئی سند ہماری نظر سے نہین گزری صاحب امیر اللغات نے صفات وتشبیہات و لوازم وخواص کا ذکر حسب ذیل فرمایا ہے -

(**صفات**) (۱) اندھا (۲) تصویر نما (۳) حبابی (۴) حیرتی (۵) روسیہ (۶) سادہ لوح (۷) شوخ چشم (۸) مودار - (**تشبیہات**) (۱) آفتاب (۲) جوی آب (۳) چاند (۴) چشم (۵) چشم پرآب (۶) چشم شوق (۷) چشمہ (۸) دیدۂ حیران (۹) سد سکندر (۱۰) صفحۂ باطل (۱۱) قلعۂ فولاد (۱۲) گرداب (**لوازم وخواص**) (۱) بال (۲) جوہر (۳) چوکھٹا (۴) زنگ (۵) زنگار (۶) حیرت (۷) دیوار (۸) فریم -

آیہ | بقول بہار - بفتح تحتانی وسکون ہای ہوز لغت عربی بمعنی نشان وپارۂ از کلام الٰہی جمع این آیات الٰہ گذشت) بلند ومبین از صفات اوست وبا لفظ برخاستن مستعمل

ومضاف می شود بسوی رحمت و عذاب مؤلف گوید که همان (آیت) است وشامل برہمہ معانی آن کہ گذشت۔ رسم الخط این در عربی با تای مدوّره باشد وفارسیان این را باتای دراز هم استعمال کنند وبا ہای ہوّز هم۔ اگرچہ در عربی بحالت وقف همین عمل آخرالذکر میشود ولیکن درفارسی عموماً۔ سند این در ملحقات می آید (اردو) آیہ۔ بقول امیر (عربی) اردو مین مستعمل۔ مذکّر بمعنی آیت۔ آیہ کی جمع بقاعدۂ اردو (آیے) (صبا ؎) بتون کے داغ محبت سے وہ سیہ دل تھا ؛ ہوا مرے لئے آیہ عذاب کا پھاہا ؛ (رشک ؎) تو وہ ہے مصحف ناطق کہ وصف ہیچ رہتا ؛ کرورآیے اگر تیری شان مین آتے ؛

آیہ آموختن استعمال۔ صاحب آنند ذکراین کرده بمعنی تعلیم یافتن و دادن آیت باشد (حافظ شیرازی ؎) ایکه از دفتر عقل آیہ عشق آموزی ؛ ترسم این نکتہ بتحقیق ندانی دانست ؛ مخفی مباد کہ دراینجا از آیہ یک سخن تمام مراد است مطلقاً۔ یا دفتر استعارۃً بمعنی قرآن (اردو) آیت پڑہنا۔ پڑھانا۔

آیۂ بلند استعمال باضافت ہای ہوّز بقول بہار آیۂ بسیار دراز چنانکه واله هروی گوید۔ (؎) درشان قدش بہار در باغ ؛ خواند از سرو آیۂ بلندی ؛ مؤلف گوید کہ بلند را دراینجا بمعنی دراز گرفتن معنی شعر را پست کردن است بخیال ما آیہ بلند آیتی است کہ شان او بلند باشد۔ حاصل معنی شعر این است کہ بہار در باغ بشان قد یار (تعالی اللہ وتعالی شانہ) گفت ونقش این مقولۂ او سرو است کہ در قدش هم بلندی موجود است امّا بہار ما یعنی صاحب بہار عجم همین مقصود را با آیت درازی آورده است واین اتّباع او ست باو ارستہ وصاحب بحر هم با بہار اتفاق دارد

ولیکن مارا اختلاف است (اردو) آیۂ بلند اردو مین کہہ سکتے ہین یعنی وہ آیت جس کی شان بلند ہو۔

(۱) آیۂ حجاب | اصطلاح۔ باضافت

(۲) آیۂ حجابی | یای توز۔ بقول بہار و وارستہ و بحر۔ آیۂ کریمہ کہ درباب (ستر نسوان از نظر نامحرم) نازل شد (خان آرزو سلمہ)

اندا ختی بچہرۂ پرنور خود نقاب ؛ نازل شان حسن تو شد آیۂ حجاب ؛ (اسمعیل ایما سلمہ) خطش دمید و گر دید محبوب ترنگارم ؛ گویا کہ باز نازل شد آیۂ حجابی ؛ مؤلف گوید کہ ہر سہ محققین ہندی نژاد نمبر (۲) را باستناد کلام (اسمعیل ایما) قائم کردہ اند بندہ عرض می کنم کہ در مصرع ثانیش بالفظ حجاب یای مجہول وحدت است کہ فارسیان معروفش خوانند پس آنرا یای نسبت قرار دادہ (حجابی) را صفت قرار دادن روح شاعر را پریشان کردن است زیرا کہ لفظ باز و شعر متقاضی آنست کہ در (حجابی) یای وحدت گیریم و در محاورۂ معاصرین ہم (آیۂ حجاب) است نہ (حجابی) و ذوق زبان ہم یای نسبتی را نمی پسندد (اردو) وہ آیت جو پردہ کے متعلق نازل ہوئی ہے جس کو اردو مین پردہ کی آیت۔ آیۂ حجاب۔ کہہ سکتے ہین۔

آیہ خواندن | استعمال۔ بمعنی قرارت کردن آیت قرآن باشد سند این بر آیت بلند گذشت۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ است (اردو) آیت پڑھنا۔

(۱۰۱۱) آیۂ رحمت | استعمال (۱) آیتی از قرآن کہ درو ذکر رحمت باری تعالی باشد چون (۲) الصفت کسی یا چیزے استعمال (آیۂ رحمت) کنند مراد از بیان رحم و بہتری آن باشد گویند کہ ذات ستودہ صفات ممدوح آیۂ رحمت است یعنی او رحم مجسم است و خیلی رحمدل۔ ہر دو لفظ

لغت عرب است فارسیان بترکیب فارسی استعمال این کردہ اند (صائب ۵۱) انصاف نیست آیۂ رحمت شود عذاب؛ چینی کہ حق زلف بو در جبین مزن؛ (ولہ ۵۲) بسکہ شد از گرد کلفت دل گران غمخانہ ام؛ آیۂ رحمت شمار دسیل را ویرانہ ام؛ (ولہ ۵۲) خط ز خال وچشمت از مژگان بو دخونخوارتر؛ آیۂ رحمت ندارد مصحف رخسار تو؛ مخفی مباد کہ از ہردو اسناد متذکرۂ بالا۔ استعمال آیۂ رحمت بالفظ داشتن وشمردن آمدہ (اردو) (۱) آیۂ رحمت۔ بقول امیر قرآن شریف کی وہ آیت جس مین رحمت باری تعالی کا مذکور ہو (۲) جب کسی کی صفت مین کہتے ہین تو موصوف کی رحیم مزاجی مراد ہوتی ہے (رشک ۵۲) جز رجان قوّت دل آیۂ رحمت سمجھون؛ ہاتھ آجاے جو بازو ے بتان کا تعویذ؛ (قلق ۵۲) صاحب خلق حامی امّت؛ شافع حشر آیۂ رحمت؛

آیہ سرودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ سرودن بمعنی گفتن ہم آمدہ (کذافی بحر عجم) پس آیہ سرودن مرادف آیہ خواندن باشد (حزین اصفہانی ۵) گبک از دری بلا فد و بلبل ز پہلوی گلم سراید آیۂ اسرار معنوی؛ (اردو) دیکھو آیہ خواندن۔

آیہ شنیدن از لب استعمال۔ صاحب آصفی بذیل لفظ آیہ ذکر (آیہ شنیدن) کردہ و از ظہیر فاریابی سند آوردہ بخیال ما (آیہ شنیدن از لب) مصدر است بمعنی حقیقیش یعنی سماعت کردن آیتی از زبان کسی (۵) اسپیدہ دم چو شدم محرم سرای سرور؛ شنیدم آیۂ توبوا الی اللہ از لب حور؛ (اردو) آیت کسی کی زبان سے سننا۔

آیدن بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ مرادف آمدن است و دیگر کسی ذکر این نکرد معلوم میشود کہ متروک التصریف است آنچہ صاحبان لغت (آے) را بمعنی آمد

حاصل بالمصدر آوردہ اند و (آئے آئے) بالمعنی آمد آمد - استعمال کردہ اند کہ در گذشت ہمین مصدر متعلق باشد (اردو) دیکھو آمدن -

آییز بقول صاحب رشیدی بحوالہ شرفنامہ (۱) بمعنی (بوی مادران) کہ گیاہی است دوائی - صاحب انند گوید کہ بومادران گلی است بویا کہ (برنجاسپ) است و بقول بحرالجواہر برنجاسف را بوی مادران گویند (۲) بقول انند بکسر یا بمعنی شرارۂ آتش مرادف آییژک بخیال ما ہمان آییژ کہ می آید - علمای عرب در عجم زای فارسی را عربی کردہ باشند وجہ تسمیۂ این بر لفظ آییژک گذشت (اردو) (۱) بقول صاحب محیط ایک دوا جسکو ہندی مین گندھار کہتے ہین بقول شیخ اوّل درجہ مین گرم اور دوّم درجہ مین خشک ملطّف و مفتّح (۲) دیکھو آیژک -

آییژ بقول صاحب برہان و رشیدی و جامع بازای فارسی بروزن پاییز - شرارۂ آتش را گویند - صاحب ناصری باتفاق برہان گوید کہ بکاف تصغیر ہم آمدہ صاحب سروری از سراج الدین قمری سندی آوردہ (ـــہ) ز آتش خجلت و آییژ حسد صد کرّت ؛ سوختی سینۂ بحر و دل کان آزردی ؛ مؤلّف گوید کہ بہ تحقیق ما این مخفّف (آییژک) باشد کہ می آید و در (آییژک) کاف تصغیر نیست بلکہ اصلی است کہ بجایش ذکر کنیم - الحاصل این لغت ترکیبت فارسیان بہ زای عربی ہم این را استعمال کردہ اند چنانکہ گذشت اصل این (آییژک) باشد و بر (آیژک) صراحت ماخذ این کردہ ایم (اردو) دیکھو آیژک -

آییژک بقول صاحب برہان و رشیدی بفتح زای فارسی و سکون کاف مرادف (آییژ) صاحب ناصری بر لفظ (آییژ) ذکر این ہم کردہ و صاحب سروری بر لفظ (آیژک) بعض محققین

فرس کاف را تصغیر گفته اند چنانکه صاحب
ناصری بر لفظ (آیشیر) ذکر این کرده ما می گوئیم که
اصل این (آیشرک) بیک یای تحتانیست و
ذکر ماخذش بجایش گذشت ترکیان برای
اظهار کسره دائما استعمال یا مستحسن دانند
پس بعوض کسرهٔ تحتانی بر (آیشرک) تحتانی ثانی
زیاده کرده (آییشرک) کردند و (آیشیر) مخفف اینست
که گذشت (اردو) دیکھو آیشرک۔

آییشره | بقول صاحب انند بحوالهٔ فرهنگ
فرنگ مرادف آیشیر - دیگر کسی ذکر این
نکرد - بخیال ما (آییشیر) بدو تحتانی و زای
فارسی که گذشت مخفف (آییشرک) باشد و
های نسبت بر وزیاده کرده اند یعنی چیزیکه
منسوب است به (ماه آواز دهنده) صراحت
ماخذ این بر لفظ (آیشرک) گذشت (اردو)
دیکھو آیشرک۔

آیین | بقول صاحب برهان و جامع و ناصری و سراج بر وزن پایین بمعنی (آ) زیب
و زینت و آرایش است - صاحب جهانگیری از سیف اسفرنگی سندی آورده ؎
گشاد ابروی طاق فتح را دین ؛ ظفر بر طاق گردون بست آیین ؛ صاحب بهار عجم بدیگر
معنی اوّل و دوّم گوید که با لفظ بر انداختن و بستن و تازه شدن و دادن و داشتن و
ساز کردن - و کردن و گرفتن و نهادن مستعمل - صاحب انند گوید که با لفظ تازه کردن و کشادن
هم مؤلف گوید که چیزی زائد هم که در ملحقات می آید - مخفی مباد که همهٔ محققین فرس این را
لغت فارسی زبان گفته اند و شکسپیر که محقق ماخذ است هم این را فارسی گفته - امّا بتحقیق
ما این لغت ترکی است و اصل این (آیین) بیک تحتانی مکسور باشد (کذا فی کنز لغات)
معلوم میشود که ترکیان بقاعدهٔ خود کسرهٔ یا را به تحتانی ثانی ظاهر کردند و (آیین) نوشته

(آین) می خوانند و فارسیان بلحاظ کتابت آئز اہرد و یا استعمال کردند ہم او (آیین) را ذکرکرده گوید که استعمال فارسی است (اردو) زیب و زینت - آرایش دیکھو آرایش کا نمبر ا

(۲) آیئن - بقول برہان و جامع و رشیدی و پہلوی و سراج رسم و عادت وطرز وروش صاحب جہانگیری از حکیم سنائی سند دہد (ــہ) ہمہ ہم صورتند و ہم سیرت * ہمہ ہم سنتند و ہم آیین * و صاحب ناصری ہم ازو (ــہ) آتش عشق تیغ برد آبروی دین ما * سجدہ سودائیان برداشت از آیئن ما * و صاحب سروری از شیخ سعدی (ــہ) کس این رسم و ترتیب و آیین ندید * فریدون با آن شکوہ این ندید * ما از جامی استعمالی یافته ایم (ــہ) دردا که یار جانب ما رانگه نداشت * آیین مہر و رسم وفا رانگه نداشت * و بقول مؤید رسم و نہاد - صاحب (کنز اللغات) این را بمعنی مذہب - عادت و رسامہ گفته (اردو) دیکھو لفظ (آب) کے چوتھے معنی -

(۳) آیئن - بقول برہان و جامع و سراج - نام دہی است نزدیک بغار مومیائی - صاحب جہانگیری صراحت کند که بدین وجه که این دیہہ را آیئن نام بود مومیائی را (موم آیئن) می گفتند که بمرور ایّام و تغیّر السنه بمومیائی مشہور شد و صاحب ناصری که عجم است ازین انکار کند و فرماید که نام دہی (آیئن) اصلاً در ان صفحات استماع نکردم - ما می گوئیم که مؤلف ناصری از معاصرین ماست اگر فی زماننا خبری از نام دہ (آیئن) باو نرسید عجبی نیست که لیل و نہارش از صفحہ ہستی محوکرده باشد - ما که در اوائل شباب آثار بعض مواضع دکھن را بچشم خود مشاہدہ کرده ایم حالا وجودش نمی یابیم و بعض قصبات که اسمای شان در نقشہ

قدیم مذکور است حالا نشانی ازان باقی نمانده دفتر شاهی البته از وجودش خبری می دہد و صاحب رشیدی راهم از وجه تسمیهٔ مومیائی با جهانگیری اتفاق نیست (ارد و) ایک دیہہ کا نام جو متّصل غار مومیائی عجم مین واقع تھا۔

(۴) صاحب سروری بحوالہ تحفہ گوید کہ آیین نهره را گویند بفتح نون و رای مهمله و آن چیزیست که روغن و دوغ را آن ازیکدیگر جدا کنند و فرماید که در نسخه حسین وفائی باین معنی بجای یای حطّی اوّل نون آمده خان آرزو در سراج گوید که مرادف (آذین) هم و در آذین ذکر این معنی موجود است (ارد و) دیکھو لفظ (آذین) کے تیسرے معنی۔

آئین آمدن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلّف گوید که بحالت اضافت (آئین) بسوی چیزی معنی (طرز و وقوع و ظهور چیزے) پیدا میشود چنانکه تاثیر اصفهانی گوید (ﮯ) آئین خوشگواری از طبع کج نیاید پشمشیر را نسازد کس تیغ مو تراشی ؛ این متعلق به معنی شانزدهم (آمدن) است که گذشت (ارد و) ڈھب آنا تبقول آصفیہ کسی کام کا رستہ معلوم ہونا۔ الخ جیسے اُن کا ڈھب ہمکو نہین آتا) کام ہو سکنا بھی کہ سکتے ہین وہ بڑہئی کا کام بند رسے نہین ہو سکتا۔

آئین آموختن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلّف گوید که اختیار کردن طرز و روش است چنانکه عرفی شیرازی گوید (ﮯ) عنان از عرصهٔ صورت بگردان کاندرین وادی ؛ ززاغ آموزد آئین روش کبک خرامانش (ظهوری ﮯ) مسیحا گو که آئین علاج عشق آموزد ؛ کنم تا از همه پرهیز بیمارم برآوردی ؛ (ارد و)

اند از اڑانا۔ بقول امیر کسی کا ڈہنگ سیکھ لینا (وزیر ؎) قالب تہی کیا ہے جو پابوس کے لئے ❊ انداز اڑالیا ہے یہ ہمنے رکاب کا

آیین برافتادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ (برافتادن) بقول صاحب بحر دور شدن و نابود گشتن آمدہ پس معنی این (نابود و دور شدن و باقی نماندن طرز) باشد چنانکہ آذری طوسی گوید (؎) کشتگان خویش را در چشم مردم جلوہ دہ ❊ تا شہیدان ترا آیین ماتم برفتد (اردو) رسم اٹھ جانا۔ رسم مٹ جانا۔ طریقہ باقی نہ رہنا۔

آیین برانداختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت (مؤلف گوید کہ رسم و مذہب را برباد کردن و برخلاف آن کردن و تفرقہ انداختن در رسم و عادت و مذہب چنانکہ نظامی گوید (؎) چو بشکست از ہیربد پشت را ❊ برانداخت آیین زرتشت را ❊ (اردو) رسم۔ مذہب کو مٹا دینا۔ مذہب بگاڑنا۔

آیین برداشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ ترک طریقہ و رسم مذہب کردن چنانکہ قاسمی گونابادی گوید (؎) کمر بستہ در کینہ خواہی سپہر ❊ تو بگذار و بردار آیین مہر ❊ (اردو) رسم و مذہب اٹھانا (ظفر ؎) اسلام عجم مین ظفر آیا ہے عرب سے ❊ اسواسطے تا مذہب زرتشت اٹھائے ❊

آیین بزم ساختن استعمال۔ بمعنی آرایش بزم کردن است سند این بر آیین ساختن می آید (اردو) بزم آراستہ کرنا۔ محفل آراستہ کرنا۔

آیین بستن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر آرایش دادن۔ بہار بذیل لفظ (آیین) گوید کہ استعمال این با لفظ (بستن) آمدہ

(۱۰۴۴)

و از معنی ساکت۔ صاحب آصفی این را مقابل (آئین کشادن) نویسد۔ صاحب رہنمای سہولت ہم ذکر این کردہ و صاحب فرہنگ روزنامۂ شاہ قاچار این قدر صراحت مزید کردہ است کہ چون در مکانی بیرق بندند کہ علامت خاص خیر مقدم کسی است آنرا ہم معاصرین عجم آئین بستن گفتہ اند (ظہوری ؎) از خس و خاشاک کوئی گلشن آئین بستہ ام ؛ باغبان از عشق بازیہای گلشن بگذرد ؛ درین شعر گلشن آئین بستن بمعنی آراستگی گلشن پیدا کردن است۔ (اردو) آرایش کرنا۔ آراستہ کرنا۔ دیکھو آرایش کردن۔ آراستن۔

(۱۰۰۳) **آئین بستن بآئینہ** استعمال۔ آرایش آئینہ کردن باشد چنانکہ ظہوری گوید (؎) بکنج تماشای خلوت نشستم ؛ ز داغ دل آئین بہ آئینہ بستم ؛ مخفی مباد کہ بخیال ما درین شعر آئینہ استعارہ باشد از دل (اردو) آئینہ کی آرایش کرنا۔ آئینہ کو سنوارنا۔ دلکو آراستہ کرنا۔

آئین بستن بزم را استعمال۔ آراستن و آرایش دادن بزم است چنانکہ ظہوری گوید (؎) ظہوری بستہ بزم آرزو را طرفہ آئینی ؛ مگر روزی بناز از در در آید محلس آرایش ؛ (اردو) مجلس کو آراستہ کرنا۔ (۱۰۰۴)

آئین بستنِ حجلہ استعمال۔ باضافت نون دوم بمعنی آراستہ شدن حجلہ باشد مخفی مباد کہ حجلہ لغت عربیست بفتحتین عمارت مدوّر مانند گنبد و خانۂ آراستہ بتخت و جامہ و پردہ برای عروس (کذا فی منتہی الارب) فارسیان بسکون جیم استعمال کنند برای موضعی کہ بہ پردہا جہت عروس آراستہ باشد (کذا فی البہار) (نظامی ؎) چون عصبیّت کمر کین بہ بست ؛ حجلہ زپرداختن آئین بہ بست ؛ مصدر (بستن) لازم ہم آمدہ کہ بجایش ذکر کنیم (اردو) آراستہ ہونا۔ (۱۰۰۵)

(۱۰۳۴) **آئین بستن خاطر** استعمال۔ بکسرۂ نون دوّم۔ آراستہ شدن خاطر باشد چنانکہ ظہوری گوید (س) چشم زخم خاطرت اندیشۂ حور و پری ❊ بستہ آئین خاطر ما از نگارستان ما ❊ (اردو) خاطر کا آراستہ ہونا۔

(۱۰۳۵) **آئین بستن در دیدہ و دل** استعمال بمعنی آراستن و آرایش کردن دیدہ و دل را چنانکہ فیضی اکبرآبادی گوید (س) رفتم کہ ز آفتاب و پروین ❊ در دیدہ و دل بہ بندم آئین ❊ (اردو) دیدہ اور دل کو آراستہ کرنا۔

(۱۰۳۶) **آئین بستن دل بجنس مہر** استعمال۔ بکسرۂ نون ثانی و سین مہملہ آراستن دل است از محبّت یعنی محبّت پیدا کردن در دل چنانکہ صائب گوید (س) از کہن سودا بنالم می شناسم مشتری ❊ بستہ دل آئین بجنس مہر دکّان نوی ❊ (اردو) دل کو محبّت سے آراستہ کرنا۔ یعنی دل میں محبّت پیدا کرنا۔

(۱۰۳۷) **(۱) آئین بستن شہر** استعمال (۱) بکسرۂ نون دوّم۔ ہردو
(۲) آئین بستن شہر را
بمعنی آراستن شہر باشد چنانکہ ظہوری گوید (س) فتنۂ ایام شاہان طوائف دیدہ ام ❊ شہر دل می بندم آئین شہریاری می رسد ❊ (ولہ س) بست آئین شہر خاطر را تمنّای وصال ❊ بام عشرت خانۂ اغیار حسرت خانہ باد ❊ (اردو) شہر آراستہ کرنا۔

(۱۰۳۸) **آئین بستن گلخن** استعمال۔ بکسرۂ نون دوّم بمعنی آراستن گلخن باشد چنانکہ ظہوری گوید (س) پی نظارہ از گلشن دو انم صد چمن بیرون ❊ چو آئین بندم از خاشاک کوئے گلخن خود را ❊۔ (اردو) گھورے کو آراستہ کرنا۔

(۱) آئین بندی اصطلاح۔ بقول بحر زیب و آرایش کہ در کوچہ و بازارہا ہنگام قدوم سلاطین کنند صاحب انند و غیاث ہم ذکر این کردہ مؤلّف گوید کہ مطلق آرایش

باشد حاصل بالمصدر آئین بستن ظهوری ؎
آرزو خوش گرم آئین بندی دل گشته است ؛
جز بداغ حسرتم در سینه آرائی مباد ؛ ازینجاست که
فارسیان ---------

(۲) **آئین بندی مصر کردن** | بکسرهٔ
تحتانی سوم یعنی آرایش شهر کردن آورده اند
چنانکه ظهوری گوید (؎) آنکه آئین بندی
مصر جهان حسن کرد ؛ می کند یوسف فروشی
بر سر بازار عشق ؛ (اردو) (۱) دیکھو آرایش کا نمبر ۱
(۲) آرایش شہر کرنا - شہر آراستہ کرنا -

آئین بودن | استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید
که بودن طریقه و طرز و رسم باشد حافظ
(؎) گفتگو آئین درویشی نبود ؛ ورنه با تو ماجراها
داشتیم (اردو) طریقه ہونا -

(الف) **آئین پرست** | استعمال - بقول
بہار کنایه از مطیع و منقاد و تابع و پیرو نظامی
(؎) پری چہره چون از سر تخت خویش ؛
فرود آمده خدمت آورد پیش ؛ عروسانه
بر کرسی زر نشست ؛ شہنشاه را گشت آئین
پرست ؛ (پرست) امر است از مصدر (پرستیدن)
که ذکرش بجاے خود می آید و بعد کلمهٔ
(آئین) مرکب شده بقاعدهٔ فارسیان افادهٔ
معنی فاعلی کند وهمچنین ---------

(ب) **آئین پرستی** | حاصل بالمصدر (ج)
بقول صاحب برہان و بحر و ناصری و رشیدی
کنایه از خدمت کردن با نہایت فروتنی چنانکه
فردوسی گوید (؎) بدرگاه خسرو خرامش
کنم ؛ بآئین پرستش رامش کنم ؛ و مصدر این هر دو

(ج) **آئین پرستیدن** | باشد یعنی
پرستش قانون وقت کردن که کنایه باشد
از کمال اطاعت کیش و منقاد بودن صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت سند این
همان است که بر حرف (الف) گذشت -

مخفی مباد کہ پرستیدن و پرستن ہر دو بمعنی بندگی و عبادت کردن و خدمت نمودن است کہ بجای خود می آید و جا دارد کہ الف و ب را متعلق بہ آئین پرستن ہم گیریم (اردو) (الف) مطیع بقول آصفیہ (عربی) اردو مین مستعمل۔ فرمان بردار۔ حکم ماننے اور بجالانے والا۔ (ب) اطاعت بقول امیر (عربی) اردو مین مستعمل (مونث) بمعنی فرمان برداری (کیف ع) طاعت سے عجب کیا ہے جو خوشنود خدا ہو ٭ ہوتے ہین یہ بت رام اطاعت کے سبب سے ٭ (ج) اطاعت کرنا۔ بقول امیر فرمان برداری کرنا (قلق ع) اطاعت خوبرویان جہان کرتے ہین خود میری ٭ وہ عاشق اور ہین جو غمزۂ بیجا اٹھاتے ہین ٭

آئین تازہ ساختن | استعمال۔ بہار بر لفظ آئین ذکر کند کہ با مصدر (تازہ شدن) مستعمل و از معنی ساکت و سندی کہ از کلام طالب آملی پیش کند (آئین تازہ ساختن) راست **مؤلف** گوید کہ بمعنی تازگی بخشیدن طرز و یاد دہانیدن آن (ع) طالب آئین ترنم تازہ ساخت ٭ چون نسازد عندلیب آملست ٭ (اردو) طرز کو تازگی بخشنا۔ یاد دلانا۔

آئینِ جمشید | اصطلاح۔ باضافت آئین بقول صاحبان برہان و بحر (۱) نام لحن دوم است از سی لحن باربد و (۲) نام نوائی ہم از موسیقی۔ صاحب جامع بذکر ہر دو معنی گوید کہ باربد نام مطرب است۔ صاحب جہانگیری بر معنی دوم قانع۔ صاحب بہلوی بذکر معنی اوّل گوید کہ این را آرایش خورشید ہم گویند۔ صاحب سروری فرماید کہ نام لحنی و نوائی و بقول صاحب مؤید (۳) رسم جمشید ہم۔ (اردو) (۱) باربد قوال کی ۳۰ راگنیون سے دوسری راگنی کا نام فارسی مین (آئین جمشید) ہے اردو مین بھی کہہ سکتے ہین (مذکر) (۲)

موسیقی کے ایک راگ کا نام - مذکر (۳) طریقہ جمشید
قانون جمشید - (مذکر) آئین جمشید بھی کہہ سکتے ہین -

آئین داد | استعمال - باضافت آئین
بقول صاحب ناصری نام کتابی از (تہمورس
دیو بند) کہ در قواعد عدل و داد نگاشتہ - دیگرکسی
ذکر این نکرد (اردو) (تہمورس دیو بند) کے ایک
قانون نصفت کا نام - جیسے اس زمانے مین
سرکار ہند کا (قانون داد رسی) ہے -

آئین دادن | استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت - مؤلف گوید
کہ (۱) دادن بمعنی عطا کردن و تعلیم کردن و آموختن
است چنانکہ طغرا گوید (ص) بر غابی آئین
میخانہ داد ؛ زمنقار العیش پیمانہ داد ؛ پس آئین
دادن بمعنی - آئین آموختن باشد و (۲) بمعنی
زینت دادن (اسیری لاہجی ص) جہان را
حسن رویت داد آئین ؛ عدم را کنج ہستی کردہ
خود بین ؛ (اردو) (۱) قاعدہ قانون سکھانا -
(۲) دیکھو آراستن -

آئین داشتن | استعمال صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ
بمعنی طرز اختیار و حاصل کردن است چنانکہ
ذوقی اردستانی گوید (ص) مرنج از من اگر
سری کشم گاہی زفرمانت ؛ نمک پروردۂ
نازتو ام آئین او دارم ؛ (حافظ شیراز ص)
امیدم را رواگردان اگر امید آن داری ؛
قدت آئین سرو ناز و لعلت لطف جان
دارد (اردو) طرز اختیار کرنا - وضع اختیار
کرنا - صاحب آصفیہ نے (طرز اٹھانا) پر وضع
اختیار کرنا - کا ذکر کیا ہے - انداز رکھنا بھی
کہہ سکتے ہین - ہمقدم ہونا - قدم پر قدم رکھنا
(آصفیہ)

آئین دانستن | استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ
آگاہ بودن از قانون و رسم - چنانکہ حافظ شیراز

گوید (ے) نه هر که طرف کلہ کج نهاد و تند نشست ٭ کلاه داری و آئین خسروی داند ٭ ظهوری (ے) نظر بر بستگان داند آئین نگه کردن ٭ زمن پرسید آئین سخن کردن که خاموشم ٭ (اردو) قاعده قانون جاننا - قاعدے قانون سے واقف ہونا -

آئین دیدن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که مشاہده کردن و دانستن رسم و قانون باشد چنانکه ابوالفرج رونی گوید (ے) خرد آئین کف رادش دید ٭ مایهٔ رزق جهان گفت این است ٭ (اردو) رسم و رواج - طرز و طریقه سے واقف ہونا طرز و طریقه کو مشاہده کرنا - دیکھنا -

آئین راداشتن | استعمال مرادف (۱۰۴)
آئین داشتن است که گذشت چنانکه صائب گوید (ے) ندارد هیچکس چون ابر آئین سخاوت را ٭ که گوهر می فشاند از خجالت آب می گردد ٭

(اردو) دیکھو آئین داشتن -

آئین رساندن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که خبر دادن از طرز و روش و قاعده و قانون باشد چنانکه حزین اصفهانی گوید (ے) شعار تقوی و آئین اسلام ٭ بناقوس و چلیپا می رسانم ٭ (اردو) قاعده اور قانون سے آگاه کرنا - خبر دینا -

آئین رفتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت - مؤلف گوید که جاری ماندن طرز و روش باشد چنانکه خسرو دهلوی گوید (ے) افسوس ازین حیات که بر باد می رود ٭ کائین زمانه بر روش داد می رود (اردو) طرز و روش کا جاری رہنا -

آئین ساختن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که آرایش کردن و آراستن باشد چنانکه هاتفی گوید

(ف) چو آئین آن بزم گہ ساختند ÷ بکاخ
مہ و مہر پرداختند ÷ مخفی مباد کہ آئین بزم ساختن
و آئین شہر ساختن و آئین مکان ساختن و
امثال این متعلق است ازہمین مصدر (اردو)
دیکھو۔ آراستہ کرنا۔

آئین ساز کردن استعمال۔ بہار بلفظ
آئین گوید کہ بالفظ (ساز کردن) مستعمل و ازمعنی
ساکت مؤلف گوید کہ طرز اختیار کردن است
چنانکہ نظامی گوید (ف) چو غول شب آئین
بد ساز کرد ÷ زرہ بردن مردم آغاز کرد (اردو)
طرز اختیار کرنا۔ روش اختیار کرنا۔

آئین سلطانی استعمال۔ بمعنی آئین شاہی [illegible]
و قاعدہ و آداب دربار سلاطین باشد چنانکہ
جامی گوید (ف) چو دارد خُلق درویشانہ با آئین
سلطانی ÷ گدای حضرت اوئید اگر درویش اگر
سلطان ÷ (اردو) اگرچہ آداب شاہی بقول
امیر بمعنی (حاضری دربار کے قاعدے) مستعمل ہے
لیکن ہماری رائے مین یہ (آئین شاہی) کا
ایک جزو ہے۔ اردو مین (آئین شاہی)۔
(آئین سلطانی) بادشاہون کا آئین (شاہی
دستور) کہ سکتے ہین بمعنی پادشاہی قانون۔

(ایجاد) **آئین کار** استعمال۔ باضافت نون بمعنی
طرز عمل چنانکہ عرفی گوید (ف) مست آمدم
بمعرکہ آئین کار چیست ÷ دشمن کدام و مطلب
ازین کار و بار چیست ÷ (اردو) طرز عمل مذکر

آئین کردن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ ازمعنی ساکت مؤلف گوید کہ
مرادف آئین ساختن و آئین بستن است کہ
گذشت۔ یعنی آرایش کردن (عصری تبریزی
(ف) آمد آن مہ سینہ را از داغہا رنگین کنید ÷
پادشاہ حسن آمد شہر را آئین کنید ÷ (اردو)
دیکھو آئین بستن۔

آئین کشادن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ ازمعنی ساکت مؤلف گوید کہ

مقابل آئین بستن است یعنی درہم کردن آرائش
و دور کردن آراستگی باشد و برطرف کردن قاعدہ
و قانون فیضی اکبرآبادی گوید (ھ) شاہنشہ
گل کشادہ آئین ٭ درہم زدہ لشکر ریاحین ٭ (اردو)
سامان آرایش کا نکالدینا - قاعدہ و قانون کو
درہم اور منسوخ اور موقوف کرنا -

آئین گاہ | اصطلاح - بکاف فارسی بقول
بہار مکانی را گویند کہ زنان تجمل و تکلف و زیب
و آرایش خود دران کنند از غسل کردن و شانہ
زدن و لباس تازہ پوشیدن و سرمہ کشیدن و
جز آن (امیر خسرو در احوال خادم شیرین ھ)
بائین گاہ شیرین دل افروز ٭ زبیکاری مگس گشتی
شب و روز ٭ مؤلف گوید کہ (گاہ) بقول
برہان بمعنی جا و محل و مقام آمدہ لیکن باین
معنی بدون ترکیب گفتہ نمیشود ہمچو بارگاہ - و
لشکرگاہ - و خیمہ گاہ - (الخ) پس آئین گاہ -
جای آرایش باشد (اردو) بناؤ سنگار کی
جگہ - بناؤ سنگار کا کمرہ -

آئین گرفتن | استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ
بمعنی آرایش گرفتن و آراستہ شدن است
چنانکہ طغرای مشہدی گوید (ھ) بہار آمد و
باغ آئین گرفت ٭ خزان ہیئت مرغ زرین
گرفت ٭ (میر معزی ھ) ہنر دگر سرفراز د
ملک و شاید گر نباز د دین ٭ کہ گیتی در مہ آذر
گرفت آئین فروردین ٭ (اردو) آراستہ ہونا
(قلق ھ) ہو کے آراستہ برنگ چمن ٭ جلوہ
آرا ہوا وہ غنچہ دہن ٭

آئین گزیدن | استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ
بمعنی طرز اختیار کردن است چنانکہ ابوالفرج رونی
گوید (ھ) ہوا بر سیرت ضحاک ظالم ٭ گزید آئین
نوشروان عادل ٭ (اردو) طرز اختیار کرنا -

آئین ماندن | استعمال - صاحب آصفی

ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی جاری بودن قانون وطرز چنانکہ بیانی کرمانی گوید (ہ) اگر آئین ہندوی سر زلفت چنین ماند ٭ عجب گر یک مسلمان بر ہمہ روی زمین ماند ٭ (اردو) قانون جاری رہنا ۔

آئین نہادن | استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت ۔ مؤلف گوید کہ قائم کردن طرز وطریقہ وعادت داشتن باشد (ہاتفی جامی ہ) نہد کار پرداز این داوری ٭ بدینگونہ آئین کین آوری ٭ (اردو) طرز قائم رکھنا ۔ طریقہ جاری رکھنا ۔ عادت رکھنا ۔

آئین ورزیدن | استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ اختیار کردن طرز وطریقہ باشد چنانکہ حافظ شیراز گوید (ہ) از بادۂ وصالت گر جرعۂ نبوشم ٭ تازندہ ام نورزم آئین ہوشیاری ٭ (اردو) طرز اختیار کرنا ۔

آیینہ | بروزن خاگینہ ۔ ہمان آینہ باشد کہ گذشت ۔ بہار گوید کہ این مرکب است از آئین بمعنی زیب وآرایش وہا کہ مفید معنی نسبت است بندہ عرض می کنم کہ اصل این ہمان (آئینہ) لغت ترکیست کہ بالاند کور شد ۔ ترکیان بقاعدہ خود از برای اظہار کسرۂ یا ۔ یای دیگر آوردند وفارسیان آنرا بدو یا (آیینہ) خواندند ۔ اگر معنی زیب وآرایش را بلحاظ لفظ آئین درین دخلی باشد چنانکہ ادعای بہار است درین صورت ہم لغت ترکیست ۔ زیراکہ (آین) بیک تحتانی لغت ترکی باشد بمعنی زیب وزینت ورسم الخط ترکی بدو یاست یعنی یای دوم برای اظہار کسرۂ یای اول ۔ پس فارسیان این راہم بدو یا (آیین) خواندند چنانکہ ذکر این بر لفظ (آیین) گذشت ۔ بعضی از محققین گویند کہ (آیینہ) بدو یا اصل است و(آینہ) بیک یا مخفف آن ولیکن تحقیق ما کہ بالاند کور شد ۔ بالعکس باشد یعنی (آینہ) اصل و(آیینہ) نتیجۂ

تصرف فارسیان کہ یای علامت کسرہ را بقرارت داخل کردند۔ الحاصل فارسیان (آئینہ و آیینہ) ہردو استعمال کردہ اند۔ صراحت ہرچہار معانی این بر لفظ (آئینہ) کردہ ایم و در اینجا اعادۂ آن ضرورت ندارد صرف براسناد اکتفا می رود (صائب ۵۱) پیشانی عفو ترا پرچین نسازد جرم ما ٭ آئینہ کی برہم خورد از زشتی تمثالہا ٭ (طاہر وحید ۵۲) نماید ز آئینہ پوشی سوار ٭ چو آئینۂ تیغ در کارزار ٭ (ولہ ۵۳) زور ملامت ز درشتی فزون تر است ٭ آئینہ است در نظرم سنگ آسیا ٭ (جامی ۵۳) سلام علیک ای ز اسمای حسنی ٭ جمال تو آئینۂ اسم اعظم ٭ (بیدل ۵۴) بسکہ شد آئینہ ام صاف از کدورتہای وہم ٭ راز دل تمثال می بندد درون سینہ ام ٭ (ولہ ۵۴) وحدت ہیچ جلوہ مقابل نمی شود ٭ بی رنگ شو کہ آئینۂ یار نازک است ٭ (صائب ۵۴) تا نسوزد آرزو در دل نگردد سینہ صاف ٭ ما باین خاکستر این آئینہ را پرداختیم ٭ صفات و تشبیہات این را بر لفظ (آئینہ) نوشتہ ایم و ملحقات آئینہ و آیینہ ہردو را ذیل این عرض کنیم (اردو) امیر نے (آئینہ) کے ساتھ (آیینہ) کا ذکر بھی فرمایا ہے اردو میں دونوں کا استعمال ہے اور چاروں معنی کا ترجمہ لفظ (آئینہ) پہ بیان ہوا ہے (ذوق ۵۱) خاک آئینے سے ہے نام سکندر روشن ٭ روشنی دیکھتا کر دل کی صفائی کرتا ٭ (نظم طباطبائی ۲۔۵۳) جیسے ہوا حال روزگار آئینہ ٭ حیرت سے ہے قلب سوگوار آئینہ ٭ ہوتا ہے بشر پہ سنگ باران بلا ٭ پہنے ہے عناصر کا یہ چار آئینہ ٭

آیینہ آب شدن مصدر اصطلاحی معنی شرمندہ و عرق آلود شدن آئینہ (ظہوری ۵)	پشت آئینہ شود آب ز شرم ٭ سخت روئی ہمہ جا نتوان کرد ٭ مخفی مباد کہ چون کسی

شرمنده شود عرق ندامت از جسم او براید- و
فارسیان این را (آب شدن) گویند که ذکر
این بجایش گذشت پس آب شدن آیینه
ادّعای شاعری است (اردو) آیینه کا آب
ہونا- شرمندہ ہونا (دیکھو آب شدن)

آیینه آراستن | مصدر اصطلاحی صیقل (۱۰۴۵)
به آیینه کردن و جلا دادنش چنانکه ظهوری گوید
(ﮯ) مقابل عکس آن خورشید مهرویست
برخیزم ؛ بصیقل کارِ آیینهٔ خود را بیارایم ؛
مخفی مبادکه شاعر درین شعر آیینه را بسوی خود
مضاف کرده است و این استعاره باشد
از دل شاعر چنانکه بمعنی چهارم لفظ (آینه)
گذشت (اردو) آیینه کو یا آیینهٔ دل کو جلا دینا

آیینهٔ آسمان | (اصطلاح) باضافت آیینه بقول
صاحب برهان و مؤید و جهانگیری (۱) کنایه باشد از
آفتاب عالمتاب و بقول بحر (۲) ماه نیر
صاحب ناصری بذیل (آهوی خاوری) ذکر
این کرده بمعنی اوّل قانع و صاحب شمس
بذیل (آیینهٔ گردون) همزبانش (اردو)
(۱) دیکھو آفتاب کا نمبر ۱ (۲) چاند- دیکھو آیت ایام

آیینه آوردن | استعمال- صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلّف گوید که
پیش کردن آیینه باشد چنانکه آصفی شیرازی
گوید (ﮯ) آوردپی زینت رخساره و حشمت
مشّاطهٔ حسن آیینهٔ و آیینه دان را ؛ (اردو)
آیینه لانا- پیش کرنا-

آیینه آویختن | استعمال- صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلّف گوید که
آیینه بر دیوار یا در مقامی بستن که مقصود از
تزیین مکانی باشد چنانکه صائب گوید (ﮯ)
همچو آیینه که بر شارع عام آویزند ؛ عمر من صرف
پریشان نظری می گردد ؛ (اردو) آیینه لٹکانا
آیینه لگانا- (فی البدیهه نظم طباطبائی ﮯ) عادت
تھی نہ گیسوون کو بل کھانے کی ؛ دل کش

یقین نہ موشگافیاں شانے کی ؎ عشاق کا خون اس کی گردن پر ہے ؎ یہ وجہ ہے آئینہ کے لٹکانے کی ؎ (ناسخ ؏) طاق کعبہ پر لگایا ہے کسی نے آئینہ ؎ یا جبین صاف ہے یہ ابروے خم دار پر ؎

(۱۰۲) **آئینہ از جیب بر آوردن** مصدر اصطلاحی

(۱) کسی را بر حقیقتش واقف کردن است یعنی چون بر روی کسی داغی واقع شود یا از چہرۂ کسی آثار کدورت یا خشم و امثال آن ظاہر باشد رسم مہذب فارسیان است کہ آئینہ از جیب خود برآوردہ بہ مخاطب می نمایند تا او صورت خود در آن بہ بیند و بر داغ چہرہ یا آثار کدورت و عیب خود واقف شود این طریقۂ عمل را بہتر و مہذب تر از صراحت و بیان می دانند ظہوری ہمین مضمون را آوردہ است (؏) خورشید داغ گرد داز عیب کم جلائی ؎ آئینہ گر بر آرد از جیب داغ مردم ؎ مخفی مباد کہ در مصرع ثانی (داغ مردم) کنایہ باشد از شاہد کہ از و داغ است بر دل مردم و آئینہ از جیب بر آوردن (۲) کنایہ باشد از دور کردن نقاب چہرہ کہ نقاب را با جیب استعارہ کردہ است و آئینہ را با رخ محبوب - مقصود شاعر انیست کہ چون یار ما نقاب از چہرہ دور کند روی او ہمچو آئینہ روشن ظاہر شود و آفتاب عکس خود را در آن آئینہ بہ بیند و از عیب کم جلائی خود در آئینۂ روی یار ہمچو داغ آئینہ نمایان شود سبحان اللہ چہ مضمون لطیفی آوردہ بر خی از سخن سنجان در معنی این شعر این تکلفات را نمی پسندند و گویند کہ اگر داغ مردم (بمعنی حقیقی) آئینۂ خود را (یعنی ہمان داغ را) از جیب بر آرد یعنی اگر داغ دل مردم ظاہر شود پیش جلایش - آفتاب بوجہ کم جلائی خود مثل داغ نمایان شود و بس (سخنوران نازک خیال تصفیۂ ہر دو معنی کنند) (اردو) (۱) آئینہ دکھانا - (۲) نقاب چہرے سے

ہٹانا۔ بے نقاب ہونا۔ واضح ہو کہ نمبر (۱) کی نسبت امیر فرماتے ہیں کہ آئینہ دکھانے کی کئی صورتیں ہیں۔ خدام امرا کو صبح کے وقت اور حجّام خط بنانے کے بعد آئینہ دکھاتے ہیں (الخ) اس سے مقصد یہی ہے کہ حسن و قبح صورت سے واقف کریں۔

(الف) آئینہ از دستِ سکندر گرفتن | مصدر (۱۰۴۷)
اصطلاحی۔ یعنی (شہرت سکندر را معدوم کردن) باشد چنانکہ ارسلان گوید (سہ) اکبر بادشہان آنکہ بتائید اللہ ٭ دولتش آئینہ از دست سکندر گیرد ٭ یعنی دولت ممدوح ما در ایجادات و صنائع چنان است کہ شہرت سکندر باقی نماند و اگر از ہمین سند مصدر ۔۔۔۔۔۔۔

(ب) آئینہ از دست کسی گرفتن | پیدا کنیم یعنی (کسی را پیش خدمت مقرر کردن) باشد کہ خدمت گاران و پیش دستان آئینہ را بہ آقای خود می نمایند (اردو) (الف) سکندر کی شہرت مٹانا۔ (ب) کسی کو پیش خدمت مقرر کرنا۔ آئینہ دار مقرر کرنا۔

(۱۰۴۸) آئینہ از زنگ بر آوردن | استعمال۔
زنگ دور کردن از آئینہ و صاف و پاک کردن و جلا دادنش چنانکہ ظہوری گوید (سہ) منشور صیقل گری از عشق گرفتہ است ٭ چشمے کہ بہ نم آئینہ از زنگ بر آورد ٭ (اردو) آئینے سے زنگ صاف کرنا۔

(۱۰۴۹) آئینہ از زنگ برون آمدن | استعمال۔
لازم مصدر گذشتہ باشد یعنی آئینہ از زنگ صاف شدن (صائب سہ) صبح پیری از دلم زنگار غفلت را نبرد ٭ دیگر این آئینہ کے از زنگ می آید برون ٭ مخفی مبادکہ در مصرع ثانی آئینہ استعارہ باشد از دل (اردو) آئینے زنگ سے پاک ہونا۔

(۱۰۵۰) آئینہ از زنگ پرداختن | استعمال مرادف
مصدر (آئینہ از زنگ بر آوردن) است کہ پرداختن

بمعنی خالی کردن ہم آمده (کذا فی البحر) (صائب ـــہ) ز زنگ آینۂ دل اگر بپردازی ؂ ہزار آینه در زنگ می نمایندت ؂ (اردو) آئینه سے زنگ صاف کرنا۔

آئینه از زنگ ساده ساختن استعمال (۱۵۰۱)

مرادف (آئینه از زنگ برآوردن) است که گذشت چنانکه صائب گوید (ـــہ) کسی که خود دہ خود صرف باده می سازد ؂ ز زنگ آئینۂ خویش ساده می سازد ؂ مخفی مباد که درین شعر آئینه استعاره باشد از دل (اردو) آئینه سے زنگ صاف کرنا۔ دل کدورت سے پاک کرنا۔

آئینۂ اسکندری استعمال باضافت آئینه بقول صاحب برہان و بحر و جامع و سروری و مؤید (۱) آئینۂ بود از ہنرہای ارسطو که بجہت آگاہی از حال فرنگ بر سر منارۂ اسکندریه که در حدود فرنگ بکنار دریا بنا کردۂ اسکندر بود نصب کرد۔ شبی پاسبانان غافل شده و فرنگیان فرصت یافته آنرا در آب دریا انداختند و اسکندریه را برہم زدند و عاقبت ارسطو آنرا از آب بیرون آورد و (۲) کنایه از آفتاب ہم مؤلف گوید که از کتب تاریخ ظاہر می شود و صاحب شمس ہم اشارۂ بدان کرده که مقصود از ساختن منارۂ بلند و نصب آئینۂ بر او این بود که خیر و شر و استعداد آمدن فرنگیان دران آئینه معاینه کنند۔ صناعان فرنگ ہمین آئینه را درین روزہا ہم بکار می گیرند حقیقت آنرا مشاہده کرده ایم میکانی سازند مدور و بند که بجز راه آمد و رفت منفذی دیگر درو نباشد و در وسط آن منارۂ بلند سازند که در داخل خالی است و بر آخر آن در ہر سمت سوراخی و بر ہر یک سوراخ آئینۂ نصب کنند و بر زمین آن مکان در برابر مناره فرش سپید کنند و در آن مکان را از داخل بند کنند ما مشاہده کردیم که نقل و حرکت مردم که در اطراف

آن می شود تا سجدی که نظر آینه های بالای منارہ
بر درسد یعنی سجدیکه تقابل آینه ها باشد عکس
آن بر فرش مکان می افتد و تماشائی نظر می آید
که نقل و حرکت مردم با کوتاه قدی شان بران
فرش می بینیم - این بهترین وسیله ایست برای
خبر یافتن از آمد افواج غنیم - الحاصل مناره
هر قدر که در بلندی بیشتر باشد از نقل و حرکت
فاصلهٔ بعید تر خبر می دهد حافظ شیراز همین را
آورده است (س) آینهٔ سکندر جام جم
است بنگر تا بر تو عرضه دارد احوال ملک
دارا - مخفی مباد که اصل این (آینهٔ اسکندریه)
بود یعنی آینهٔ که بر منارهٔ شهر اسکندریه نصب
کرده بودند بکثرت استعمال (آینهٔ اسکندری)
شد و مخفف آن (آینهٔ سکندری) و (آینهٔ
سکندر) پس در (آینهٔ سکندری) یا را منسوب
به سکندر نباید گرفت و در (آینهٔ سکندر) اضافت
آینه بطرف سکندر نباید شمرد زیرا که موجد این

ارسطو بود نه سکندر و آن ایجاد سکندر که آینه
آهنی بود که ذکرش بر لفظ (آینه) گذشت
چیز دیگر است - صاحب جامع اللغات
نوشته که (آینهٔ اسکندری) هم آهنی بود دیگر
کسی از محققین با او نیست حقیقت اینست
که موجد آینهٔ آهنی سکندر است و موجد این
صنعت که آینه را بر منارهٔ بلند نصب کرده
از واقعات دور و دراز خبر یافت - حکیم
ارسطوست - آنچه فارسیان (آینهٔ اسکندری)
آفتاب را هم گفته اند که بمعنی (۲) گذشت
استعاره باشد از ین که آفتاب هم از بلندی می تابد
چنانکه (آینهٔ اسکندری) از بالای مناره و این
تشبیه غیر تام است - صاحب مؤید وجه کنایه
خوب نه نوشت گوید که بدین مناسبت است
که آفتاب از دریا بیرون می بر آید و بر مطلع
می نشیند (انتهی) و این اشاره او بسوی
حکایتیست که بعض اهل لغت نسبت همین آینه

اسکندری) نوشته اند که چون فرنگیان بر شهر سکندریه
قابض شدند مناره را از پا افگندند و (آئینه سکندری)
را در بحر وقتی که سکندر باز بر اسکندریه قابض شد
بامداد ارسطو آئینه را از بحر بر آورده بالای مناره
نصب کرد و آنانکه بر آهنین بودن (آئینه اسکندری)
اصرار دارند نوشته اند که ارسطو در بر آوردن آن
از بحر مقناطیس را پائین کشتی نصب کرد تا آن
آئینه آهنین از قعر دریا بجذب مقناطیس
بر آمده با مقناطیس وصل شد واللہ اعلم بالصواب
(اردو) (۱) آئینۂ سکندری - مذکر - بقول صاحب
جامع اللغات ایک صنعتی آئینہ جو ارسطو نے
بنایا اور اسکندریہ کے پاس دریا کے کنارے
مینار پر نصب کیا تا اس آئینے سے اہل فرنگ
کا حال جو سکندر کے مخالف تھے معلوم ہوتا
رہے (ع) صاحب آصفیہ و امیر نے
اس کو ترک کیا ہے - (۲) دیکھو آفتاب کا نمبر ۲

آئینه افتادن از دست کسی | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت
مؤلف گوید که پریشان و سراسیمه شدن کسی
که آئینه از دست او بیفتد چنانکه شانی مشهدی
گوید (ص) از حیرت جمال تو هنگام عرض حسن ؎
افتد ز دست یوسف پیغمبر آئینه ؎ (اردو)
آئینہ ہاتھ سے گر پڑنا - کہ سکتے ہیں یعنی پریشان
ہونا - سراسیمہ ہونا - گھبرانا -

(الف) آئینه افروختن | استعمال صاحب
(ب) آئینه افروز | آصفی ذکر الف
کرده از معنی ساکت **مؤلف** گوید که بمعنی صیقل
کردن و جلا دادن باشد و (ب) بقول صاحب
بحر و رشیدی و بهار و برهان صیقل گر و روشن گر
را گویند و آن شخصی باشد که چیزها را جلا دهد و صیقل
کند و بقول صاحب جهانگیری صیقلی و بقول
شمس کسی که آئینه و فولاد را جلا دهد **مؤلف**
گوید که (افروز) صیغهٔ امر است از افروختن
که بقاعدهٔ فارسیان بعد اسمی مرکب شده افادهٔ

معنی فاعلی کرده است و (ب) بہیئت مجموعی
اسم فاعل (الف) باشد اتفاق محقّقین برین است
که (آئینه افروز) جلا دہندۂ چیزہاست نه (جلا
دہندۂ آئینه) پس آئینه درینجا بمعنی آب وجلا باشد
مجازاً ـ حیف است که سندی گیر نیامد (اردو)
(الف) صیقل کرنا ـ بقول آصفیّه جلا کرنا ـ صاف
کرنا (ب) صیقل گر ـ

آئینه اندام | اصطلاح ـ بقول صاحب
انند بحواله مظہر العجائب (بذیل آئینه پیکر) از اسمای
معشوق است دیگر کسی ذکر این نکرد و نه سندی
پیش شد مؤلف گوید که مقصود جز این نباشد
که کسی که اندام او مثل آئینه مجلّی باشد (اردو)
دیکھو آئینه سیما ـ آئینه رو ـ جو اردو مین معشوق
کو کہتے ہین ـ

(۱۰۵۳) **آئینه بآب رسیدن** | مصدر اصطلاحی
شرمنده شدن آئینه باشد چنانکه بیدل گوید
(ســه) زبسکه محو تماشای او شدم بیدل ؛ بہر آ
آئینه از حیرتم رسید بآب ؛ (اردو) آئینه
آب آب ہونا ـ شرمنده ہونا ـ

آئینه بالیدن | اصطلاح ـ (۱) بمعنی (۱۰۵۴)
دیده بالیدن است درینجا آئینه استعاره
باشد از چشم ـ مخفی مباد که بالیدن دیده ـ برآمدن
و بلند شدن آن از حلقۂ چشم باشد یعنی وقتی
که تنفّس بند یا تنگی در تنفّس پیدا شود از تاب
آن دیده متورم می نماید و بجای خود بالیده
(بیدل ســه) ز وضع خامشِ من حیرت دیدار
می جوشد ؛ ادب سازم نفس می کاہم و آئینه
می بالم ؛ واضح باد که در مصرع ثانی بالیدن
را بمعنی متعدی آورده که بالیدن بقول صاحب
نوادر بمعنی افزودن ہم آمده و (۲) بمعنی پیدا
شدن و برآمدن آئینه باشد که بالیدن بمعنی
برآمدن و نموکردن ہم می آید (کذا فی البحر)
(بیدل ســه) تا قیامت در کف خاکی که نقش
پای اوست ؛ دل طپید ـ آئینه بالد ـ گل دمد

جان بشگفد ؂ (اردو) (۱) آنکھین نکل آنا۔ نکل پڑنا۔ بقول امیر دیدون کا حدقہ ہای چشم سے نکل پڑنا۔ گلا گھٹنے سے ایسا ہوا کرتا ہے (ناصر ؂) پھانسی دیگر جو گریبان نے گلا گھونٹا ہے ؂ اے جنون میری نکل آئی ہین باہر آنکھیں

(۲) آئینہ پیدا ہونا۔

آئینہ بالین اصطلاح۔ کسی کہ بالین (۱۰۵۴)
سخت دارد و بخسپد۔ از قبیل سخت بالین و (سنگ بالین) (بیدل ؂) حیرت محضیم بیدل ہر کجا افتادہ ایم ؂ سر گرانیہای ما آئینہ بالین بودہ است ؂ (اردو) وہ شخص جو پتھر کے تکیے پر سو جاے۔

آئینہ بار آمدن مصدر اصطلاحی کنایہ (۱۰۵۵)
باشد از کامیاب شدن دل و درینجا آئینہ استعارہ باشد از دل چنانکہ بیدل گوید (؂) شاید آئینہ بار آید ؂ تخم اشکی بباید جلوہ بکار ؂ (اردو) آرزو بر آنا۔ دل کی مراد حاصل ہونا

(۱۰۵۶) **آئینہ بہ بالین نفس آمدن** مصدر اصطلاحی باضافت
بالین بمعنی آوردن آئینہ پیش نفس برای تحقیق وجود یا عدم وجود تنفس یعنی چون کسی بدم واپسین رسد و حرکت دل بند شود و تنفس جاری نماند برای اطمینان این کہ ہنوز رمقی از نفس باقی است آئینہ را پیش بینی می کنند و چون تیرگی بر آئینہ پیدا شود میدانند کہ نفس باریکی باقی است (صائب ؂) روی گردان نشود صاف دل از دشمن خویش ؂ آخر آئینہ بہ بالین نفس می آید (اردو) آئینہ سکتے مین دکھانا۔ بقول امیر سکتے کی حالت مین امتحان مرگ و زیست کے لئے اطبا۔ سکتے والے کے چہرے کے پاس آئینہ لاکر دکھاتے ہین اگر اسکی سانس سے کچھ غبار آئینے پر محسوس ہوتا ہے تو جانتے ہین کہ ابھی زندہ ہے (مومن ؂) کوئی کہتا ہے یہ سکتا ہے نظرون مین ہماری تو کئی بار احمقون نے لاکے آئینہ دکھایا ہے

آئینه به پیش کشیدن استعمال - کنایه باشد (۱۰۵۱)
از صورت در آئینه دیدن) چنانکه بیدل گوید
(ﮯ) ازبس گذشته ام ز فریب جهان زنگ
آئینه گر به پیش کشم نقش بر قفاست ۞ (اردو)
آئینه دیکھنا -

آئینه به پیش نفس داشتن مصدر اصطلاحی بکسر
شین اوّل مرادف مصدر گذشته باشد - بهار ذکر
این کرده و از صائب سند آورده (ﮯ) حیرت حسن
تو از هوش چمن را برده است ۞ شبنم آئینه به
پیش نفس گل دارد ۞ (اردو) دیکھو آئینه
بابالین نفس آمدن -

آئینه به تشخیص نفس آوردن مصدر اصطلاحی (۱۰۵۲)
بکسرهٔ صاد مهمله مرادف (آئینه بابالین نفس آمدن)
است که گذشت چنانکه ظهوری گوید (ﮯ)
گرچه آئینه به تشخیص نفس می آرم ۞ زور طوفان
نگه آه کشیدن دارد (اردو) دیکھو آئینه بابالین
نفس آمدن) -

آئینه بخاکستر پرداختن مصادر اصطلاحی
آئینه بخاکستر کشیدن بقول بحر آئینه را
بخاکستر صاف و روشن کردن است بهار
و آنند هم ذکر این کرده (صائب ﮯ) تا نسوزد
آرزو در دل نگردد سینه صاف ۞ ما باین خاکستر
این آئینه را پرداختیم ۞ (مرزا محمد زمان راسخ
ﮯ) پر پروانه سازم سینهٔ خویش ۞ بخاکستر
کشم آئینهٔ خویش ۞ مخفی مباد که درین هر دو شعر
آئینه استعاره باشد از دل (اردو) آئینه
کو خاکستر سے جلا دینا - دل کو صاف اور روشن کرنا

آئینهٔ بدن نما اصطلاح - بکسر هاے
هوز - بقول صاحب بحر آئینهٔ کلانی که تمام
بدن در ان دیده شود - خان آرزو هم ذکر
این کرده و بهار سندها آورده (میرزا محمد رفیع
واعظ قزوینی ﮯ) لوح مزار دوستان پیش
نظر نه و ببین ۞ صورت حال خود ازین آئینهٔ
بدن نما ۞ (ملّا فرح الله شوستری ﮯ) آورد

تا در آغوش عکس جمالت از شوق ؛ آئینہ بسکہ بالید آخر بدن نما شد ؛ (اردو) آئینۂ قد آدم بقول امیر قد انسان کی برابر آئینہ جس مین پورے قد کی تصویر نظر آئے - ایسے آئینے کو کوٹھیون اور محلون مین آرایش کے لئے لگاتے ہین (صبا ؎) سج دیا حیرت عشّاق نے اس بت کا مکان ؛ قد آدم ہین لگے آئینے دیوارون مین ؛

(الف) آئینہ بر انگشتر نشاندن (مصدر)

(ب) آئینہ بر انگشتری نشاندن (اصطلاحی)

(ب) بقول بحر آئینہ بجای نگین در نگین دان نشاندن و آن خاصۂ زنان است و آرستہ ہم ذکر این کردہ مانند بحر و وارستہ را بر آئینہ را بر انگشتری نشاندن) جا دادہ ایم کہ می آید بہار و انند بر ذکر (الف) قانع وسند شان ہم ہمان باشد کہ متعلق است از (ب) (اردو) آرسی بنانا آئینہ انگوٹھی پر جڑنا (نظم طباطبائی ؎) آئینہ سے نیک نام اسکندر رہے ؛ آئینہ جڑا ہوا انگوٹھی پر ہے ؛ نام اس کا اسی نگینے پر ہے کندہ ؛ شاہی کا نگین ہے اب نہ انگشتری ہے ؛ امیر نے صرف (آرسی) کا ذکر کیا ہے - فرماتے ہین کہ سنسکرت مین (آدرش) آئینے کو کہتے ہین جس کا مادّہ (درش) ہے بمعنی دیکھنا - ہندی مین (ش) کو اکثر (س) سے بدل دیتے ہین اس لئے (آدرس) ہوا اور (ی) تصغیر کی بڑہائی اور حرف دال کثرت استعمال سے گر گیا (مونث) سونے یا چاندی کی ایک انگوٹھی سی ہوتی ہے جس مین نگینے کی جگہ گول بڑا شیشہ جڑا ہوتا ہے یہ زیور سادہ بھی ہوتا ہے اور جڑاؤ بھی - عورتین اسکو بائین ہاتھ کے انگوٹھے مین پہنتی ہین اور ضرورت کے وقت اسمین منہ دیکھتی ہین (میر حسن ؎) انگوٹھی کی لے سامنے آرسی ؛ وہ صورت کو دیکھ اپنی گلزار سی ؛ ادہر اور ادہر رکھ کے کاندھے پہ ہاتھ ؛ چلی ناچنے اپنی سنگت کے ساتھ ؛

(انتہی) صاحب ساطع نے آرسی کو زبان
سنسکرت مین مطلق آئینہ کہا ہے اور خصوصًا
آئینہ کا وہ ٹکڑا جو دلہن کی انگوٹھی پر نصب
کرتے ہین۔

آئینہ بر پیشانی بستن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب بحر رسم خواتین ولایت است
کہ در حالت تقطیع یعنی آرایش آئینہ بر پیشانی
می بندند چنانکہ صائب گوید (ص) کدام آئینہ
رو احرام این پیمانہ می بندد٭ کہ می آئینہ بر
پیشانی از پیمانہ می بندد٭ وارستہ ہم ذکر این
کردہ است وبہار از صائب سندی دیگر ہم
آوردہ (ص) ہرچہ در خاطر ما می گذرد می داند٭
سادگی آئینہ بست است بہ پیشانی من٭ مؤلف
گوید کہ از سند اول الذکر آئینہ بر پیشانی بستن۔
(۱) زیوری بر پیشانی بستن کہ آب وتاب در
صورت پیدا کند بسند دوم (۲) ضمیر از صورت
پیدا کردن وشدن مخفی مبادکہ فارسیان استعارۃ
دل را آئینہ گفتہ اند واین استعارہ ہم مؤید معنی
دوم است (اردو) (۱) ٹیکا لگانا۔ ٹیکا باندھنا
اگرچہ ہندوستانی عورتین اپنے ماتھے پر آئینہ
نہین لگاتین لیکن جس زیور کا نام ٹیکا ہے
جس کا ذکر صاحب فرہنگ آصفیہ نے
کیا ہے وہ ماتھے پر لگاتی ہین جس مین متمول
لوگ نگینے جڑتے ہین اور غربا آئینے کے ٹکڑے
(۲) قیافہ سے دل کی بات معلوم کرنا۔ معلوم
ہونا۔ قیافہ سے ضمیر دریافت ہونا۔ دریافت
کرنا۔ پہچاننا۔

(۱۰۵۹) **آئینہ بر تراشیدن** (مصدر اصطلاحی)

چون اہل صنعت آئینہ را تراشند پہلوہا در
پیدا کنند بعض آن ہشت پہلو سازند وبعض
شش پہلو وہم چنین کم وبیش وآئینہ تراشیدہ
در ہر تراشی عکسی دیگر پیدا کند پس (آئینہ
بر تراشیدن) ہمین است چنانکہ بیدل گوید
(ص) سراسر چمن دہر نرگستانست٭ تو نیز

آئینہ برتراش وحیران باش ؎ (اردو) آئینہ
تراشنا۔ متعدد پہلو آئینہ مین قائم کرنا۔

آئینہ برداشتن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید
کہ بمعنی دیدن آئینہ باشد چنانکہ سلمان ساوجی
گوید (ع) پردہ ز رخ برنگیر تا نشوی خود
پرست ؎ آئینہ را بر مدار تا نشوی خویش بین ؎
مخفی مباد کہ برداشتن بمعنی بلند کردن و اختیار
کردن۔ و وصلت کردن است و نتیجہ استعمال
مصدر برداشتن با آئینہ یکی از ہمین معانی
غیر از دیدن نباشد و این معنی مرادی است
(اردو) آئینہ دیکھنا۔

آئینہ بُردن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ
از سندش کہ عرض میشود۔ مصدر۔۔۔۔۔

آئینہ بُردن بہ دَم | بمعنی کدورت ز
آئینہ پیدا کردنست (نظیری نیشاپوری ع)
منشین بشاہد آب رخ پارسا مبر ؎ آئینہ صفا
بدم بی صفا مبر ؎ مخفی مباد کہ بردن بالضم
بمعنی ربودن و کردن آمدہ (کذا فی بحر عجم)
(اردو) آئینہ کو مکدر کرنا۔

(۱۴۰۰) آئینہ بر سیماب دادن | مصدر اصطلاحی
بمعنی آئینہ بر سیماب نہادن است کہ دادن
بمعنی کردن و نہادن و کشیدن و گذاشتن آمدہ
کذا فی البحر۔ پس کنایہ باشد از دفع بیقراری
کردن و ظاہر است کہ چون آئینہ زجاجی
بر سیماب بی قرار نہند قرار گیرد یعنی چون بر
پشت آئینہ زجاجی سیماب زنند بیقراری
سیماب باقی نماند و جلای آئینہ بیفزاید چنانکہ
بیدل گوید (ع) شب کہ یاد جلوہ اش چشم
خیالم آب داد ؎ حیرت بتابیم آئینہ بر سیماب
داد ؎ (اردو) بیقراری دفع کرنا۔

(۱۴۰۱) آئینہ بر طاق داشتن | مصدر اصطلاحی
کنایہ باشد از آراستن خانہ کہ در ہر طاقش

آئینہ ہا قائم کنند و این رسم آئین بندی مکان است چنانکہ بیدل گوید (ســ) صورت و اہمی بہستی متہم داریم ما ٭ چون حباب آئینہ برطاق عدم داریم ما ٭ (اردو) زینت مکان کے لئے طاق مکان مین آئینہ رکھنا۔

آئینہ برگرفتن | استعمال۔ بدست گرفتن آئینہ و حاصل کردن آن باشد چنانکہ بیدل گوید (ســ) خودداری و اندیشہ دیدار محالست ٭ دل را بطپش آب کن و آئینہ برگیر ٭ (اردو) آئینہ حاصل کرنا۔ (۱۰۰۲)

آئینہ برنفس داشتن | (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر و وارستہ و بہار رہمان کہ بہ (آئینہ ببالین نفس آمدن) گذشت مابسند بہار را بر (آئینہ را برنفس داشتن) نقل کنیم کہ متعلق از ہمانجاست (اردو) دیکھو آئینہ ببالین نفس آمدن۔

آئینہ برہم خوردن | استعمال۔ بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ مکدر شدن آئینہ باشد (صائب ســ) پیشانی عفو ترا پرچین نسازد جرم ما ٭ آئینہ کی برہم خورد از زشتی تمثالہا ٭ (اردو) آئینہ مکدر ہونا۔ میلا ہونا۔

آئینہ برہوا بستہ | اصطلاح۔ باضافت آئینہ چیزے کہ وجودی و استحکامی ندارد چنانکہ بیدل گوید (ســ) بذوق عافیت آن بہ کہ ہیچ ننمائی ٭ کف غباری و آئینہ برہوا بستہ است ٭ (اردو) دہول کی رسّی۔ ناممکن چیز۔ بے اصل چیز۔ کاغذ کی ناو۔ بی ثبات ناپائدار چیز۔ (۱۰۰۳)

آئینہ بزنگ نہادن | (مصدر اصطلاحی) استعارہ باشد از گرانی دل یعنی بار غم بردل گرفتن و ملول و ناخوش بودن مخفی مباد کہ درانیجا آئینہ بمعنی دل است (ظہوری ســ) صیقل گریہ را بکار برد ٭ ہرکہ آئینہ بزنگ نہاد ٭ (اردو) دل بھاری ہونا۔ بقول آصفیہ (۱۰۰۴)

ملول واندوہگین ہونا۔

آئینہ بستن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت وسندی کہ پیش کرد متعلق
از آئینہ بر پیشانی بستن) باشد کہ بجایش مذکور شد
بہار ہم از معنی سکوت ورزد وازمرزا بیدل سند
آرد (ﮮ) تا وا رسیم بجلوۂ واماندگان خاک ٭
بر پای من ز آبلہ آئینہ بستہ اند ٭ مؤلف گوید
کہ بمعنی آویختن ونصب کردن آئینہ باشد و
مجازاً بمعنی زینت دادن وآراستن ہم (بیدل
ﮮ) محرم آہنگ دل شو سرمہ برآواز بند ٭
یک نفس از خاموشی آئینہ را برساز بند (اردو)
آئینہ لگانا۔ بقول امیر آئینہ نصب کرنا (دیکھو
آئینہ آویختن) وبلحاظ معنی مجازی دیکھو آراستن

آئینہ بستن آسمان (مصدر اصطلاحی)
بکسر نون ثانی۔ بقول صاحب بحر (۱)
آفتاب پیدا کردن آسمان (۲) برآمدن آفتاب
مؤلف گوید کہ (آئینہ آسمان) آفتاب و ماہ را
گویند (کہ گذشت) صاحب بحر عجم ہم این را
تسلیم کردہ است پس درین مصدر مرکب آفتاب
را مخصوص کردن تخصیص بلا مخصص باشد
بخیال ما معنی اوّل (رونق گرفتن آسمان
از آفتاب یا ماہ) باشد ومعنی اوّل مخصوص
بود وقتی کہ آسمان را فاعل گیریم ودر معنی دوم
آسمان مفعول باشد (اردو) (۱) آفتاب
یا چاند آسمان پر ہونا۔ آسمان کا زینت پانا
(۲) آفتاب نکلنا۔ چاند نکلنا۔

(۱۵۰۱) **آئینہ بسنگ زدن** | استعمال بمعنی شکستن
آئینہ (صائب ﮮ) آن سنگدل کہ آئینۂ
ما بسنگ زد ٭ سیدید کاش صورت احوال
خویش را ٭ مخفی مبادکہ درین شعر آئینہ استعارہ
باشد از دل۔ (اردو) آئینہ توڑنا۔
دل توڑنا۔

آئینہ بناگوش | استعمال۔ (۱) بقول اننند
بحوالہ مظہر العجائب از اسمای معشوق است

مؤلف گوید کہ این بدون اضافت آئینہ باشد یعنی کسی کہ بناگوش او ہمچو آئینہ است فارسیان آئینہ را در صفت بناگوش استعمال کردہ اند دیگر کسی ذکر این نکرد (۲) باضافت ہای ہوز (آئینۂ بناگوش) - بناگوشی کہ مثل آئینہ باشد (عثمان بخاری سہ) چہ آئینہ است بناگوش او بنام ایزد ٭ کہ تیرہ می نکند صد ہزار آہ منش ٭ (اردو) (۱) معشوق - امیر نے معشوق کو آئینہ رو تو لکھا ہے لیکن آئینہ بناگوش نہین لکھا (۲) لو - پرصاحب آصفیہ نے نرمۂ گوش - بناگوش کا ذکر فرمایا ہے پس لو یا نرمۂ گوش کی تشبیہ آئینہ کے ساتھ ہوسکتی ہے - لو کا آئینہ کہ سکتے ہین -

آئینہ بند د آسمان مقولہ - بقول صاحب مؤید و شمس یعنی آسمان آفتاب پیدا آرد مؤلف گوید کہ نہ این مقولہ باشد و نہ چیزی دیگر - بلکہ مشتق از ہمان مصدر (آئینہ بستن آسمان) کہ گذشت بہرد و معنی کہ ما انجا ذکر کردہ ایم (اردو) دیکھو آئینہ بستن آسمان -

(الف) آئینہ بودن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و از خرین اصفہانی سند آوردہ (سہ) تا تن بجاست جوہر جان را صفا مجو ٭ آئینہ در غبار بود زنگبار را ٭ مؤلف گوید کہ ازین سند مصدر (آئینہ بودن در غبار) پیدا می شود کہ (۱) بمعنی حقیقی است و بتحقیق ما (۲) بمعنی محو حیرت بودن نیز چنانکہ بیدل گوید (سہ) دگر چہ پیش توان بردراد مکید نازش ٭ بغیر آئینہ بودن بہانہ کہ ندارم ٭ وتحقیق ما (۳) بمعنی روشن بودن و عیان بودن ہم آمدہ و صاحب بحر از ہمین مصدر ....

(ب) آئینہ بودن کتاب بمعنی از بر و روشن بودن کتاب نوشتہ (اردو) الف (۱) آئینہ ہونا - (۲) آئینہ بنجانا - (۳) آئینہ ہونا بمعنی ظاہر ہونا - روشن ہونا (بحر ۵۳) کسی کو علم نہین استخوان شناسی کا ٭ بشر کے عیب و ہنر

۴- دیکھو امیر اللغات آئینہ کی تیسرے معنی -

آئینہ ہین شانے مین ٭ (ب) ازبر ہونا۔ (ناسخ
ے) نامۂ یار کے مضمون ہین ازبر مجھکو ٭ حرف حرف
یاد کوئی نسخۂ اکسیر رہے ٭

(۱۰۴۳) **آئینۂ بی زنگ** (اصطلاح) باضافت استعارہ باشد
از صورت شاہد چنانکہ جامی گوید (ے) زخط
آن چہرہ میارای کہ صدگونہ صفا ٭ میدہد
روی ز آئینۂ بی زنگ توام ٭ (اردو)
معشوق کا چہرہ۔ مذکّر۔

(۱۰۴۴) **آئینۂ بی زنگار** (اصطلاح) باضافت فارسیان
بہ تشبیہ زانو آوردہ اند چنانکہ ظہوری گوید (ے)
چشم جان گشت ظہوری بہ تخیّل روشن ٭ پس
زانو نشنین آئینہ بے زنگار است ٭ (اردو)
فارسیون نے (زانو) کو (آئینۂ بی زنگار) سے
تشبیہ دی ہے۔ امیر نے تشبیہات آئینہ
مین اسکا ذکر نہین فرمایا ہے۔

آئینہ پرداختن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ
بمعنی صیقل کردن و جلا دادن آئینہ باشد
و آئینہ پرداز کہ می آید از ہمین مصدر است
(صائب ے) تا نسوزد آرزو در دل نگردد
سینہ صاف ٭ ما باین خاکستر این آئینہ را
پرداختیم ٭ مخفی مباد کہ درین شعر آئینہ استعارہ
باشد از سینہ (بیدل ے) بیدل آئینہ پرداز
غم دوری چند ٭ آسمان نیز باندازنظر نزدیک
است ٭ (ولہ ے) جلوہ ہا مفت تو اے
نالہ چہ فرصت طلبی ٭ کہ نفس ہم نفسی آئینہ
پرداختہ است ٭ (اردو) آئینہ کو صیقل
کرنا۔ جلا دینا۔ دل اور سینہ کو صاف کرنا۔

آئینہ پرداز استعمال۔ بقول بہار مرادف
آئینہ پیرای باشد کہ صیقل گر است (ناصر علی
سرہندی ے) دشمنی ہاست کہ در کشور من
معشوق است ٭ اخگرم گرد نفس آئینہ پرداز
من است ٭ (حزین اصفہانی ع) بغیر از گریہ
دل آئینہ پردازی نمی دارد ٭ (اردو) دیکھو

آئینہ افروز۔

(۱۰۵۸) **آئینہ پرداز دادن** استعمال۔ بمعنی جلا دادن و صیقل کردن آئینہ۔ مخفی مباد کہ رای علامت مفعول درین مصدر محذوف باشد چنانکہ بیدل گوید (ع) آبرو نیکہ بود عاریتی روسیہی است :: جملہ زنگست اگر آئینہ پرداز دہم (اردو) آئینہ کو جلا دینا۔ صیقل کرنا۔

(۱۰۵۹) **آئینہ پرداز رسیدن** استعمال۔ بمعنی جلا یافتن و مجلی شدن آئینہ باشد۔ مخفی مباد کہ درین مصدر رای علامت مفعولی محذوف است (بیدل ع) در خور غفلت دل دعوی بیداری نیست :: ہمہ محرومیم اگر آئینہ پرداز رسد (اردو) آئینہ کا مجلی ہونا۔ جلا پانا۔

(۱۰۶۰) **آئینہ پرداز شدن** استعمال بمعنی صیقل گیر شدن باشد کہ پرداختن بمعنی گرفتن ہم آمدہ چنانکہ صائب گوید (ع) از ریاضت دل اگر آئینہ پرداز شود :: چون صدف مغز ز چندین گہر راز شود :: (اردو) صیقل کیا جانا۔ جلا پانا روشن ہونا۔

(۱۰۶۱) **آئینہ نہان در دست** اصطلاح۔ باضافت آئینہ۔ کنایہ باشد از کف دست مرادف آئینۂ دست) کہ می آید۔ چنانکہ بیدل گوید (ع) کفی صیقل نزد سودن درین ہنگامہ عبرت :: بحسرت مردم و آئینہ نہان بود در دستم :: (اردو) کف دست بقول صاحب آصفیہ (فارسی) اردو مین مستعمل۔ اسم مونث ہتیلی۔

(۱۰۶۲) (الف) **آئینہ پوشی** استعمال۔ (ب) (ب) **آئینہ پوشیدن** بمعنی چار آئینہ بر سینہ و پشت کردن است و (الف) حاصل بالمصدر آن۔ طاہر وحید گوید (ع) نماید ز آئینہ پوشی سوار :: چو آئینۂ تیغ در کار زار :: (اردو) (الف) اور (ب) چار آئینہ پہننا لگانا۔

آئینہ پیراستن (مصدر اصطلاحی) صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ (۱) پیراستن آئینہ صاف و پاک کردن آئینہ از زنگ است کہ پیراستن متقاضی ہمین معنی است (۲) اگر آئینہ را استعارہ گیریم از دل - دران صورت آئینہ پیراستن دل را از غبار و کدورت خالی کردن باشد خان آرزو ؎ پشت دل اگر آئینہ پیراست کہ غاست لیست ؂ در دیدہ ما دام تماشاست کہ خالی ست ؂ (اردو) (۱) آئینہ سے زنگ مٹانا (۲) دل کو کدورت سے صاف و پاک کرنا۔

آئینہ پیرای استعمال - بقول بہار مراد آئینہ پرداز است کہ گذشت یعنی صیقل گر - مخفی مباد کہ پیرای - امر است از پیراستن و بقاعدۂ فارسیان بعد اسم مرکب شدہ افادۂ معنی فاعل کند کہ دور کنندۂ زنگ از آئینہ باشد سند این ہمانست کہ بر آئینہ پیراستن گذشت (اردو) صیقل گر - دیکھو آئینہ افروز -

(۱۰۶۴) **آئینہ پیش چشم نابینا نہادن** (مصدر اصطلاحی) باضافت پیش و چشم - بمعنی پیش کسی چیزی پیش کردن است کہ او از حقایق و محاسن آن بی خبر است (جامی ؎) و صفت حسنت با رقیب کور دل گفتن چہ سود ؂ آئینہ بہر چہ پیش چشم نابینا نہم ؂ (اردو) آئینہ اندھے کو دکھانا - بقول امیر اس جگہ کہتے ہین جہان کوئی - کسی جوہر ناشناس کے سامنے اظہار ہنر کرے - یا اسکو نصیحت کرے جس مین نصیحت قبول کرنے کی صلاحیت ہی نہو -

(۱۰۶۵) **آئینہ پیش دم آوردن** مصدر اصطلاحی بکسرۂ شین معجمہ مرادف (آئینہ بہ بالین نفس آمدن) کہ گذشت (طالب کلیم ؎) من بمردن ساقی از ضعف خمار افتادہ ام ؂ بایدم آوردن ز جام آئینہ پیش دمم ؂ مخفی مباد کہ در بعض نسخ کلام کلیم بعد لفظ آئینہ کلمۂ (در)

زائد است اندرین صورت این سند متعلق خواهد شد بمصدر (آیینه در پیش دم آوردن) که می آید (اردو) دیکھو آیینه بابالین نفس آمدن)

آیینه پیش لب گرفتن (مصدر اصطلاحی) بکسرهٔ شین معجمه بقول صاحب بحر عجم مرادف (آیینه بر نفس داشتن) است (تاثیر ص) همگمان ران دیارما به تشخیص نفس ٭ پیش لب گیرند چون آیینه روی ساده را ٭ و آراسته و بهار هم ذکر این کرده اند (اردو) دیکھو آیینه بابالین نفس آمدن -

آیینه پیش نفس داشتن (مصدر اصطلاحی) بکسر شین معجمه - بقول بحر و آراسته و چراغ مرادف مصدر گذشته سندی که پیش کرده اند بر (آیینه به پیش نفس داشتن گذشت (اردو) دیکھو آیینه بابالین نفس آمدن -

آیینه پیش نفس گرفتن (مصدر اصطلاحی) بکسر شین معجمه بهار ذکر این کرده از مرزا بیدل سند آرد (ص) زندگی شبههٔ هستی است که مانند حباب ٭ هر که هست آیینهٔ پیش نفس می گیرد ٭ مانند بی دیگر از صائب هم بدست آورده ایم (ص) شوم در زندگی چون بار بر دل ها که در خفتن ٭ نمی خواهم کسی آیینه ام پیش نفس گیرد ٭ (اردو) دیکھو آیینه بابالین نفس آمدن -

(۵۶۰) آیینهٔ پیش و پس استعمال - باضافت آیینه چون خواهند که عکس صورت و کیفیت قفای بدن بچشم خود مشاهده کنند یک آیینه را پیش قائم کنند و آیینه دیگر در پس یعنی دو آیینه را مقابل یکدیگر قائم کرده در میان هر دو قائم شوند - همین دو آیینه را (آیینهٔ پیش و پس گویند (بیدل ص) بیهوده نباید چو شرر چشم گشودن ٭ گرد عدست آیینهٔ پیش و پس اینجا ٭ (اردو) آگے پیچھے کا آیینہ -

آیینه پیکر اصطلاح - بقول صاحب انند از اسمای معشوق است - دیگر کسی ذکر این نکرد - مخفی مباد که پیکر در فارسی زبان معنی

کالبد وجثۂ وصورت ہر چیز باشد پس آئینہ
پیکر کسی است کہ کالبد وجثۂ او مثل آئینہ مجلی
باشد بہمین معنی کنایہ قرار یافت برای شاہد-
(اردو) دیکھو آئینہ تمثال و آئینہ رو-

آئینۂ پیل | اصطلاح باضافت آئینہ بقول
بحر (۱) آئینۂ چند باشد فولادی در برگستوان فیل
یعنی برپوشش روز جنگ تعبیہ کنند و (۲) زنگ
فیل- بہار گوید کہ آئینۂ کہ برای آرایش پیشانی
پیلان بندند علی الخصوص در روز جنگ صاحب
شمس ومؤید با بحر متفق (بدر چاچی ؎) فروغ
آئینۂ پیل تو بروز نبرد ؛ بردون برد ز عذار قمر
غبار کلف ؛ (نظامی ؎) ز آئینۂ پیل و
زنگ شتر ؛ صدف را شبہ رستہ بر جای در ؛
(ولہ ؎) شغبہای آئینۂ پیل مست ؛ ہمی
شانہ بر پشت پیلان گسست ؛ مؤلف گوید
کہ اجمال بیان بہار ز ماہیت این خبر ندارد
در زمانۂ پیشین وقت کارزار فیلانرا ہم شہر یکہ
لشکر میداشتند و آئینہ ہای فولادی صیقل زدہ را
بر سر وہم بر شکم می آویختند کہ با آرایش ظاہری
صیانت سر و شکم پیل از ضرب اسلحہ ہم مقصود
بود ہمین را آئینۂ پیل می گفتند این از قبیل چار آئینۂ
اہل لشکر است کہ صیانت بدن انسان را بکار
میخورد پس آنرا برای آرایش پیشانی مخصوص
کردن نشاید- صاحب شمس ومؤید صراحت
کردہ است کہ شعر دوم نظامی متعلق معنی دوم
است (اردو) (۱) وہ فولادی آئینہ جو لڑائی
مین مثل چار آئینہ کے ہاتھیون کے سر اور پیٹ
پر لٹکاتے ہین ان آئینون کے ذریعے سے
آرایش اور نیز سر اور پیٹ کی حفاظت مقصود
ہوتی ہے- اردو مین آئینۂ فیل کہہ سکتے ہین (۲)
ہاتھی کا گھنٹا جو دونون جانب اسکی پیٹ
پر لٹکاتے ہین وہ اس کے چلنے مین آواز دیتا ہے
اور رہرون کو خبردار کرتا ہے (مذکر)

آئینہ تاب | استعمال- بہار گوید کہ در صفات

تیغ صیقل زده مستعمل چنانکه نظامی گوید (ف)
درخشیدن تیغ آینه تاب ؛ درخشان تر از چشمۂ
آفتاب ؛ مؤلف گوید که این اسم فاعل
ترکیبی است که افادۂ معنی فاعلی کند و تافتن
و تابیدن لازم و متعدی هردو آمده پس آینه
تاب (۱) بمعنی تاب آینه دارنده (۲) آینه
را تاب دهنده باشد معنی اوّل را با صفات
تیغ مخصوص کردن نشاید - در سند نظامی که پیش
ماست شک نیست که صفت تیغ است ولیکن
عیبی نباشد اگر این را صفت چیزی دیگر هم
گیریم که مثل آینه روشن باشد یا بمعنی دوم
استعمال کنیم (اردو) آینه تاب که سکتے
هین - دونون معنون یعنی (۱) آینه کی چمک اور
جلا رکھنے والا (۲) آینه کو جلا دینے والا -

آینه تار شدن استعمال - بمعنی بی جلا
شدن آینه باشد چنانکه صائب گوید (ف)
دل من تیره ز بسیاری گفتار شده است ؛ زین پریشان
نفس آینۂ من تار شده است ؛ (اردو)
آینه اندھا ہو جانا (ناسخ ف) چشم جوہر سے
تری فرقت مین رویا اسقدر ؛ ہو گیا اندھا نہین
آتا نظر آئینے کو ؛

(۱۰۳) **آئینۂ تاریک** استعمال - بکسر رای
ہوز - آینۂ که زنگ آلوده و بی جلا باشد -
چنانکه صائب گوید (ف) شہپر پروانۂ مارا جلا
در آتش است ؛ صیقل آینۂ تاریک یاد
آتش است ؛ مخفی مباد که در مصرع ثانی ذکر
آینۂ آہنی است نه زجاجی - (وله ف) زشت
را آینۂ تاریک باشد پرده پوش ؛ مینماید
روی دل گردون بنادان بیشتر ؛ (اردو)
اندھا آئینه - دیکھو استعمال گذشته زنگ آلود آینه

(۱۰۴) **آینه تجلّی کردن** استعمال - جلوه کردن
و پرتو انداختن آینه باشد مخفی مباد که (تجلّی)
لغت عرب است بمعنی روشن و آشکارا
شدن و جلوه کردن (کذا فی المنتخب) فارسیان

ترکیب خود استعمال کرده اند چنانکه جامی گوید
(سے) کرد آینهٔ رخشت تجلی ؛ آئین خدا نمائیم
داد ؛ (اردو) آینہ چمکنا۔

(۱۰۶) **آینه تراشیدن** | استعمال - صاف و پاک
کردن آینه و مرادف (آینه پرداختن) باشد
چنانکه بیدل گوید (رباعی) فریاد که جهل بود فهمیدن
ما ؛ کوریها داشت شوخی دیدن ما ؛ منظر گشتن
اگر در زنگ انگیخت ؛ زنگار شد آینه تراشیدن
ما ؛ (اردو) دیکھو آینه پرداختن -

آینهٔ تصویر | استعمال - بقول بہار (۱)
قطعهای شیشه و آینهٔ که بران تصویر کشیده
باشند و بدان سبب تمثال دران نفوذ نتواند
کرد و این از اهل زبان بتحقیق پیوسته و انند رام
گوید که (۲) آینهٔ بی سیمابی که پس پشت آن تصویر
نصب کرده در عمارتها نصب کنند (الخ) صاحب
تحقیق تائید معنی دوم گوید که شیشه که تصویر
انتا شند تا آسیب نم وغیره بان نرسد - مؤلف
گوید که تعریف صاحب تحقیق بهتر از انند رام
است (صائب سے) صلح کردیم بیک نقش
ز نقاش جهان ؛ محو یک چهره چو آینهٔ تصویر
شدیم (وله سے) دلنشین افتاده است از یک
عکس روی او ؛ میکند آینهٔ تصویر را تمثال اش
(وله سے) نگشم چشم بهر نقش سبک سیر سیاه ؛
محو یک نقش چو آینهٔ تصویرم من ؛ صاحب
تحقیق برای معنی دوم هم از صائب سند آرد
(سے) از تماشای پریشان جهان دلگیر باش ؛
واله یک نقش چون آئینهٔ تصویر باش ؛ مؤلف
گوید که سند دوم صائب که متعلق بمعنی اول است
تصفیه می کند که آینهٔ تصویر و رای آینهٔ تمثال
دار است که می آید بتحقیق ما (آینهٔ تصویر)
مخصوص است بمعنی اول و آنرا بمعنی دوم
گرفتن خطاست که برای آن فارسیان (آئینه
تصویر دار) و (آئینهٔ تمثال دار) را مخصوص
کرده اند و بهر چهار سند متذکرهٔ بالا نجیال ما تعلق است

یعنی اوّل - فقاؔل (ارد و) (۱) وہ آئینہ جس پر فوٹوگرافر عکس لیتے ہین - اس کو آئینۂ عکس آئینۂ تصویر کہ سکتے ہین - (۲) وہ آئینہ جو کاغذ تصویر پر بغرض حفاظت تصویر فریم مین لگایا جاتا ہے اسکو ہماری راے مین فریم کا آئینہ کہنا چاہئے - صاحب جامع اللغات نے نمبر (۲) کو اردو مین آئینۂ تصویر کہا ہی ہمکو آپ سے اختلاف ہے -

(۱۰۰۰) **آئینۂ تصویر برآورن** استعمال باضافت آئینہ - آئینۂ پیش کردن کہ بران عکس گیرند - چنانکہ ظہوری گوید (ﮯ) صورتکدۂ چین نظر از عکس پذیریست ❊ دل سادہ شد آئینۂ تصویر برآورد ❊ مخفی مباد کہ ازین سند ہم تصدیق معنی اوّل (آئینۂ تصویر) می شود کہ ذکرش گذشت (ارد و) آئینۂ عکس پیش کرنا -

آئینۂ تصویرنما استعمال - بقول بہار و وارستہ و بحر باضافت آئینہ مرادف (آئینہ تمثالدار) کہ می آید یعنی آئینۂ دور وکہ تصاویر را در قفای او گذارند و چون تماشائی ملاحظہ کند داندکہ این صور تہا در صفحہ آئینہ کشیدہ اند و این کار فرنگست (میر معز فطرت ﮯ) خود ہم قفس آموز گرفتاری خویش است ❊ چسنش بکف آئینۂ تصویرنما داشت ❊ (ارد و) دیکھو (آئینۂ تصویر کی دوسری معنی -

(۱۰۰۱) **آئینہ تمثال** اصطلاح - کنایہ باشد از شاہی کہ گویا سراپایش ہمچو آئینہ مجلی است معاصرین زباندان تصدیق این می کنند - سندی بدست نیامد (ارد و) آئینہ تمثال - بقول امیر کنایۃً ہے معشوق سے (ظفر ﮯ) خط نہین رخ ہے اس آئینہ تمثال کے سبز ❊ آئینہ نیچے ہے طوطی کے پر و بال کے سبز ❊

آئینۂ تمثال دار استعمال - باضافت آئینہ - بقول بہار و وارستہ و بحر مرادف (آئینۂ تصویردار) (سعید اشرف ﮯ) بس کہ نقش

عارضت ور دیده پا بر جا بود ٭ می نماید عینکم
آئینهٔ تمثال دار ٭ مخفی مباد که تمثال بالفتح لغت
عربی است بمعنی پیکر (کذا فی المنتخب) و پیکر
بر وزن قیصر قالب و کالبد و جثه و صورت
هر چیز (کذا فی البرهان) حالا عرض می کنیم که
(آئینهٔ تمثال دار) آئینه ایست که برای حفاظت
پیکر در اطراف او قائم کنند یا در یک سوی
صندوقی که در ان پیکر قائم است و (آئینهٔ
تصویر نما) آئینه که بالای تصویر عکسی یا قلمی در خانهٔ
تصویر برای حفاظت آن نصب کنند پس
این را مرادف آن گفتن باریک بینان را
پسند نباشد (اردو) وه آئینه جو بت کی حفاظت
کے لئے اسکے اطراف قائم کرین یا اس صندوق
کی ایک جانب مین لگا دین تا که حفاظت
کے ساتھ وه نظر آتا رہے۔

(۱۰۸۲) **آئینهٔ تیغ** | استعمال۔ باضافت آئینه
تیغی که مثل آئینه مجلاست۔ سند این بر (آئینه
پوشیدن) گذشت (اردو) آئینهٔ تیغ
اردو مین کہہ سکتے ہین یعنی وه تیغ جو مثل آئینه
کے جلادار اور روشن ہے۔

آئینهٔ جامه نما | استعمال۔ باضافت آئینه
بقول بہار تختهٔ آئینهٔ کلانی که تمام بدن در ان
دیده شود (سالک یزدی ؎) چون شمع
با آرایش خود چشم ندارم ٭ آئینهٔ عریانی ما جامه
نما نیست ٭ صاحب بحر و خان آرزو گوید که
این مرادف (آئینهٔ بدن نما) باشد (اردو)
دیکھو آئینهٔ بدن نما۔

آئینه جُستن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید
که بمعنی آئینه خواستن است که جستن بضم اول
بمعنی طلب نمودن هم آمده۔ کذا فی بحر عجم (فیضی
اکبرآبادی ؎) من آئینه از رخ تو جویم ٭ تو تیغ
کشی بر و برویم ٭ (اردو) آئینه چاہنا۔

(۱۰۸۳) **آئینه جلا گرفتن** | استعمال۔ بمعنی صاف

وپاک شدن آئینہ باشد از زنگ (بیدل ؎) نیست در بنیاد آتش خانۂ نیرنگ دہر ؎ آنقدر خاکستری کائینہ گیرد جلا ؎ (ظہوری ؎) جام جم خویش شو ظہوری ؎ آئینۂ دل جلا گرفتست ؎ (اردو) آئینہ روشن ہونا - زنگ سے صاف ہونا

آئینہ - جوہر داشتن استعمال - جوہر دار (۱۰۲۴)
بودن آئینۂ فولادی باشد مخفی مباد کہ نقوش باریکی کہ از ذات آہن فطرۃً برو پیدا شود جوہر آہن باشد گویند کہ این علامت خوبی آہن است فارسیان این را موج آہن ہم گفتہ اند (بیدل ؎) ہر گہر موجی و ہر آئینہ دارد جوہری ؎ از کجا یارب دل بی مدعا پیدا کنم ؎ (اردو) آئینہ کا جوہر دار ہونا یعنی آئینۂ فولادی پر وہ قدرتی نقوش ظاہر ہونا جس سے فولاد کی عمدگی ظاہر ہو -

آئینۂ چرخ اصطلاح - باضافت آئینہ بقول صاحب برہان و رشیدی و جہانگیری ومؤید مرادف (آئینۂ آسمان) است کہ گذشت کنایہ از خورشید جہان آرا صاحب ناصری بذیل (آہوی خاوری) ذکر این کردہ و بقول بحر و شمس آفتاب و ماہ نیز مؤلف بلحاظ تعمیم معنی این با صاحبان بحر و شمس اتفاق دارد (اردو) دیکھو آئینۂ آسمان -

آئینۂ چینی اصطلاح - باضافت آئینہ بقول صاحبان برہان و بحر و جہانگیری و شمس (۱) آئینہ ایست کہ از تال سازند و آنرا بالعربی سنجل گویند - صاحب بحر فرماید کہ تال طبق مس و برنج و طلا و نقرہ و امثال آن و (۲) بمعنی آفتاب نیز - صاحب ناصری باتفاق برہان فرماید کہ از رباعی یوسف طبیب معلوم میشود کہ این آئینہ بخصوص برای دفع مرض لقوہ نافع است (رباعی ۱) آنرا کہ رسد از مرض لقوہ گزند ؎ باید کہ بیاد آرد از من این پند ؎ آئینۂ چینی بنظر آوردہ ؎ در خانۂ تاریک

نشیند یک چند تو و بقول صاحب جامع آئینهٔ
معروف که بعربی سجنجل و مرآت گویند - بهار
بهر دو معنی با صاحب بحر اتفاق دارد و نسبت
معنی اوّل صراحت کند که آئینهٔ باشد که اطبّا
از بعض فلزّات سازند که از دیدن آن امالهٔ
وجه لقوه بطرف مطلوب حاصل می گردد و
کجی که هست بر طرف می شود (نظامی ۵۲)
چو آئینهٔ چینی آمد پدید ، سکندر سپه را سوی
چین کشید ، مؤلّف گوید که در این اصطلاح
لفظ چینی بیای نسبت بمعنی منسوب بچین است
و دیگر هیچ و این قسم آئینه از صنعت چین متحقّق -
بناءً علیه آن را آئینهٔ چینی گفتند ما این آئینه را
دیده ایم که مدوّر باشد و برکناره های آن نقشی
لطیف که همچو خطوط شعاعی می درخشد و حصّهٔ درمیانی
آن مجلی مائل به تیرگی نه همچو آئینهٔ زجاجی (روشن
و مائل به سپیدی) مشابه به تال که آنرا در هندی
بهانجهه و منجیرا گویند پس معنی اوّل این حقیقی است
و معنی دوم بنظر مشابهت با آفتاب استعارة -
طبیبی از اطبّای چین با ما گفت که مرض لقوه
و فالج را تاریکی مفید است که پریشانی تخیّلات
را مانع می باشد و از برای این قسم مریض مقولهٔ
اطبّای چین است که " در حجرهٔ تاریک آئینه
ببین " مقصود آنست که در تاریکی بنشین و هیچ
مبین - این معنی از مقولهٔ بالا بدین وجه پیدا میشود
که آئینهٔ چینی که بر نمبر (۱) مذکور شد با وجود جلای
خود تیرگی دارد و چون در حجرهٔ تاریک آنرا بینند
هیچ بنظر نمی آید هم او گفت که فارسیان همین
مقولهٔ اطبّای چین را در فارسی ترجمه کرده باشند
چنانکه در کلام یوسف طبیب گذشت هم او
صراحت کرد که در آئینهٔ چینی چیزی دیگر از تاثیرات
او نیست که مفید مرض لقوه باشد والله اعلم
(اردو) (۱) آئینهٔ چینی - کہ سکتے ہیں یعنی
چین کا بنا ہوا آئینہ - جو فلزّات سے بنایا
جاتا ہے اور تیرگی مائل ہوتا ہے (۲) آفتاب

دیکھو لفظ آفتاب کا نمبر (۲)

آئینۂ حبابی | اصطلاح - باضافت آئینہ
بقول صاحب بحر و وارستہ (۱) آئینہ کہ بر دور
او حباب ہا از عالم حباب شیشہ باشد و بقول
خان آرزو در چراغ ہدایت آئینہ کہ بر اطراف
آن آئینہ ہا بصورت حباب سازند برای
خوشنمائی (سید امتیاز خان خالص سے)
آن طفل مست از شرم در عین بی حجابی ؎ شد
از عرق عذارش آئینۂ حبابی ؎ بہار گوید کہ (۲)
نوعی از آئینۂ مدور کہ بشکل حباب سازند و در
معنی اول ہم کنند سندش ہمان است کہ بالا
مذکور شد صاحب تحقیق باتفاق معنی اول فرماید
کہ آئینۂ کہ دران حبابہا برای خوشنمائی سازند مؤلف
گوید کہ صناعان بر اطراف آئینہ نقشی کنند کہ مشابہ
سلک حبابہا بنظر می آید ما الآن این جور آئینہ
را پیش خود داریم ہمین است آئینۂ حبابی بمعنی
اول و نسبت معنی دوم باتفاق بہار عرض کنیم کہ
(۳) آئینۂ ہم بشکل حباب کہ درین روزہا برای
فانوس چراغ و شمع بکار می بریم یعنی فانوس
زجاجی - سند خالص اصفہانی برای معنی اول
مخصوص باشد (اردو) (۱) وہ آئینہ جس کے
حاشیہ پر حبابی یا موتی چور نقش بنایا گیا ہو (۲)
حباب بقول آصفیہ (عربی) اردو مین مستعمل
مذکر - شیشے کے گولے جو مکانون مین آرایش
کے لئے لگاتے یا بچون کے کھیلنے کے واسطے
بناتے اور اسمین رنگ بھرتے ہین (۳) بقول
صاحب آصفیہ (حباب) روشنی کی باریک
زجاجی کنول (الخ) ہم عرض کرتے ہین کہ
محاورۂ اردو مین حباب اور کنول مین فرق
ہے حباب وہ مدور کانچ کا گولا ہے جسکو
شمع یا چراغ پر ہوا کی روک وغیرہ کے لئے
رکھ دیتے ہین جسکو انگریزی مین گلوب کہتے
ہین اور کنول - بقول آصفیہ شیشے کے
ایک ظرف کا نام جسمین شمع روشن کرتے ہین

آئینہ۔ خار ریختن (مصدر اصطلاحی) (۱۰۲۵)
کنایہ باشد از ظاہر شدن سرخی روی یار۔ چنانکہ بیدل گوید (ﷺ) ہر نفس صد رنگ می گیرد عنان جلوہ اش ؛ تا کند شوخی عرق آئینہ می ریزد خار ؛ (اردو) صورت یار سے سرخی ٹپکی پڑنا۔

آئینۂ حیرت اصطلاح۔ باضافت آئینہ (۱۰۲۶)
بمعنی محو حیرت۔ مخفی مباد کہ آئینہ بمعنی کاشف حال آمدہ کہ بر لفظ آئینہ گذشت پس (کاشف حال حیرت) بمعنی سراپا حیرت یعنی محو حیرت باشد۔ چنانکہ صائب گوید (ﷺ) ایکہ از شور زفکر تو جگر ہا ؛ آئینۂ حیرت ز جمال تو نظر ہا ؛ (اردو) آئینہ۔ بقول امیر بمعنی حیران ششدر بے حس و حرکت رصبا ﷺ) چشم وا ہگئی دیکھا جو طلسمات جہان ؛ آئینہ بن گئے ہم محو تماشا ہو کر ؛ نقش دیوار۔ بقول صاحب آصفیہ حیران۔ حیرت زدہ (زکی ﷺ) کھل گیا راز کہین بزم مین حیرت کیون ہے ؛ نقش دیوار نظر آتے ہین مردم مجھکو ؛

آئینہ خاطر اصطلاح۔ بقول صاحب بحر عجم۔ آدمی پاک سرشت۔ روشن دل۔ بہار بر ہمین معنی از صائب سند آرد (ﷺ) صائب ز سادگیست کہ آئینہ خاطران ؛ ما را بطوطیان طرف گفتگو کنند ؛ (اردو) روشن ضمیر۔ بقول صاحب آصفیہ۔ صاحب کشف۔ اہل بصیرت۔ صاحب ادراک عاقل و صاف دل۔ بقول آصفیہ بے کینہ بے ریا۔ آئینہ باطن بقول امیر بمعنی صاف دل صاف باطن

آئینۂ خاکیان اصطلاح۔ باضافت آئینہ۔ بقول صاحب بحر (۱) اشارہ بذات باری تعالی و (۲) آدم علیہ السلام و (۳) دل مردمان۔ صاحب شمس بذکر معنی اوّل و سوم گوید کہ (۴) ذات پیغمبر علیہ السلام۔ صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ باصاحب

بحر مشفق (اردو) (۱) خداوند تعالیٰ مذکر (۲) آدم علیہ السلام (۳) دل۔ بقول صاحب آصفیہ فارسی۔ اردو مین مستعمل۔ مذکر۔ قلب۔ مَن۔ ایک صنوبری شکل کے اندرونی عضو کا نام۔ (۴) سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم۔

آیینہ خاموشی داشتن (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد از روشن دل بودن چنانکہ بیدل گوید (ے) خاموشی آیینہ دار دمعنی روشن دل است ۞ نیست بیدل چارہ از پاس نفس آیینہ را ۞ (اردو) روشن ضمیر ہونا۔

آیینہ خانہ استعمال۔ بقول بہار معروف مؤلف گوید کہ خانہ کہ از آیینہ سازند۔ یا از آئینہ ہا آراستہ کنند (ملا بینش کشمیری ے) ہر پارۂ دلم چمنی از نگاہ اوست ۞ آیینہ چون شکستہ شد آئینہ خانہ است ۞ (صائب ے) آیینہ خانۂ دل از زنگ اگر برآید ۞ ہر برگ سبز این باغ طوطی خوشنوائیست ۞ (ولہ ے) افتادۂ تو در غلط از کثرت مثال ۞ یک عکس بیش در ہمہ آیینہ خانہ نیست ۞ (بیدل ے) حیرت دمیدہ ام گل داغم بہانہ است ۞ طاؤس جلوہ زار تو آیینہ خانہ است ۞ (اردو) آیینہ خانہ۔ بقول امیر وہ مکان جس مین چار طرف آیینے لگائے گئے ہون کہ جدہر آنکھ اُٹھے آئینے ہی نظر آئین (آتش ے) نظر آتی ہین ہر سو صورتین ہی صورتین مجھکو ۞ کوئی آیینہ خانہ کارخانہ ہے خدائی کا ۞ (غالب ے) مدعا محو تماشائے شکست دل ہے ۞ آیینہ خانے مین کوئی لئے جاتا ہی مجھے ۞

آیینۂ خاوری اصطلاح۔ باضافت آیینہ بقول صاحبان برہان و بحر و رشیدی و شمس و موید و جہانگیری کنایہ از آفتاب عالمتاب است۔ صاحب ناصری بذیل آہوی خاوری ذکر این کردہ۔ مخفی مباد کہ خاور بمعنی مشرق و مغرب است و یای نسبتی باو آوردند پس آیینۂ کہ منسوب

بمشرق و مغرب است کنایه باشد از آفتاب حیف
است که سندی پیش نشد و بدست ماهم نیامد
مؤلف گوید که کنایتهٔ ماه شب تاب راهم
توان گفت عجبی نیست که فارسیان بدینوجه ماه
را آئینهٔ خاوری نگفته باشند که جلای ماه بالعرض
است (اردو) دیکھو آفتاب کا نمبر ۲- مذکر

آئینه خریدن استعمال بمعنی خرید کردن (۱۰۸۷)
آئینه باشد بمعنی حقیقی آ (بیدل ـه) ما هیچ کسان
فارغ از آرایش یاریم ؛ تمثال ندارد سر آئینه
خریدن ؛ مؤلف گوید که ازین شعر ظاهر
میشود که (آئینه خریدن) بمعنی (آرایش کردن) هم
باشد (اردو) آئینه خرید کرنا- آرایش کرنا-

آئینهٔ خمارشکن اصطلاح باضافت آئینه (۱۰۸۸)
(۱) کنایه از جام آب یا جام شراب باشد
که از خوردن آب و شراب خمار کم میشود
مخفی مباد که آئینه دراینجا استعاره باشد از جام
زجاجی یا جام پر از آب و شراب که مشابه آئینه
باشد چنانکه صائب گوید (ـه) آئینهٔ خمارشکن
پیش دست تست ؛ از اضطراب تشنهٔ دیدار
غافلی ؛ واضح باد که ازین سند پیدا است که
(۲) آئینهٔ خمارشکن کنایه از چشم مخمور یار است
که بسوی کسی وا شود و ازهمین معنی شعر بلطافت
حل شود (اردو) (۱) پانی یا شراب کا پیالہ
(۲) یار کی مخمور آنکھیں جبکہ وہ کسیکی جانب دیکھے

(۱۰۹۰) **آئینهٔ خورشید** استعمال- باضافت آئینه
خورشید باشد چنانکه صائب گوید (ـه) ما
چو صبح از راست گفتاری علم در عالمیم ؛
محرم آئینهٔ خورشید از پاس دمیم ؛ (ظهوری
ـه) دیده بالد از جلا آئینهٔ خورشید را ؛
در تماشای تو گر باشد نصیبش حسرتی ؛ (اردو)
آئینهٔ خورشید اردو مین کہ سکتے ہین دیکھو آفتاب
کے تشبیہات و استعارات اردو کا نمبر (۳)
جس مین آئینهٔ آفتاب کا ذکر ہے-

(۱۰۹۱) **آئینه خون شدن** مصدر اصطلاحی

ریزہ ریزہ شدن ومعدوم شدن آئینہ باشد مخفی مباد کہ (خون شدن) بمعنی ہلاک شدن آمدہ کہ می آید (بیدل سہ) از حسن درین بزم امید نگہی نیست ٭ ای آئینہ خون شو تماشای تغافل ٭ (اردو) آئینہ ٹوٹ جانا۔ ریزہ ریزہ ہوجانا۔ معدوم ہوجانا۔

آئینہ دادن بدست کسی استعمال۔ صاحب آصفی ذکر آئینہ دادن کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ کسی را خبردار کردن از حسن وقبح او دست (فیضی سہ) از چہرہ نقاب گل کشادہ ٭ آئینہ بدست باغ دادہ ٭ (اردو) آئینہ دکھانا۔ آئینہ کسی کے ہاتھ مین دینا۔

آئینہ دار اصطلاح۔ بقول صاحب بحر۔ (۱) کسی کہ آئینہ پیش روگذارد (۲) مظہر ومقابل (۳) سرتراش وحجام صاحب برہان وجہانگیری ورشیدی وشمس بمعنی سوم قانع و وارستہ ذکر معنی اول وسوم کند (صائب سلہ) آئینہ دار روی تو شرم وحیا بس است ٭ پہلونشین سرو تو بند قبا بس است ٭ (شفیع اثر سلہ) حال مشوشم را آئینہ دار باشد ٭ زرداری وعزوبت۔ افلاس وکدخدائی ٭ صاحب ناصری نسبت معنی اول صراحت کند کہ پیش خدمت سلاطین را کہ مخصوص این منصب اند آئینہ دار گویند چنانکہ پدر طغانشاہ سلجوقی را کہ آئینہ دار سلطان سنجر بود ومؤید نام داشت مؤید آئینہ ہم می گفتند یعنی آئینہ دار۔ بہار گوید کہ معنی سوم اصل است۔ امّا در عرف حال کسی کہ آئینہ پیش روگذارد رسند او برای معنی اول ہم از کلام صائب است (سلہ) بخلق آنکس کہ رو آوردمی باشد زخود غافل ٭ نہ بیند عیب خود ہرکس کہ از آئینہ داران شد ٭ ما ہم سندی بدست آوردہ ایم (بیدل سلہ) در کوچۂ الفت اول صاف آئینہ دار است ٭ غیر از نفس خویش نگیرد عس اینجا ٭ الحاصل بہ تحقیق ما معنی اول

حقیقی است ومعنی دوم وسوم مجاز آن برخلاف
بہار وظاہر است کہ دارا امر است از مصدر
داشتن وبعد اسم مرکب شدہ بقاعدۂ فارسیان
افادہ معنی فاعلی کردہ است یعنی دارندۂ آئینہ
اسداللہ خان غالب در قاطع برہان بر معنی سوم
اعتراض کردہ است وقاطع القاطع جواب
ترکی بہ ترکی دادہ سندی از کمال خجند آوردہ
(ش) پیر مرید گیر چو لولی صفت فتادہ ہ موی
کشان چو آئینہ داران بجد گرفت ہ بنجیال ما
اعتراض غالب درست نیست - زیرا کہ
بسیاری از اہل تحقیق آئینہ دار بمعنی سوم گرفتہ اند
ومعاصرین عجم ہم در روزمرۂ خود استعمال این
می کنند (اردو) (۱) آئینہ دار - بقول امیر
فارسی اردو مین مستعمل - آئینہ رکھنے اور دکھانے
کی خدمت جس سے متعلق ہو - (اسیر ش)
بن بن کے چلتے جو وقت رفتار بنہ طاؤس
ہو اس کا آئینہ دار ہ (بحر ش) تیرے
مجرے کے لئے آتا ہے روز اسے شاہ
حسن ہ آئینہ دارون مین لکھ سلے خطّ و
خال آفتاب ہ (۲) مقابل - بقول
صاحب آصفیہ (عربی) اردو مین مستعمل
سامنے والا (۳) حجام - بقول آصفیہ
(عربی) اردو مین مستعمل - مذکر - نائی -
موتراش - خاص تراش - استا -
خلیفہ - محاورۂ عرب مین اس کو مزین
بھی کہتے ہین -

آئینہ دار حیرت استعمال - بکسر رای (۱۰۵۲)
اوّل کنایہ باشد از نمونۂ حیرت - سراپا حیرت
نمایندۂ حیرت یعنی کسی کہ از دیدن روش تصویر
حیرت پیش نظر شود (صائب ش) عاشقان
دور گرد آئینہ دار حیرت اند ہ شبنم افتادہ را
از عالم بالا مپرس ہ (اردو) نمونۂ حیرت
سراپا حیرت کہ سکتے ہین - یعنی وہ شخص
جس کی صورت دیکھنے سے حیرت کا نقشہ

ظاہر ہو۔

(۱۰۹۳) **آئینہ دارِ نو عروس** استعمال۔ بکسر رای اول مشاطہ باشد ظہوری گوید (ع) چشم تر آئینہ دار نو عروس حسن بود ٭ سنبل درہم زدہ مجمر دل شانہ داشت ٭ (اردو) مشاطہ۔ بقول صاحب آصفیہ (عربی) اردو مین مستعمل۔ مؤنث۔ وہ عورت جو دلہن کے سر مین کنگھی چوٹی کرے سرمہ لگائے۔ اُبٹنا ملے اور بناؤ سنگار کرے (ناظم ع) ہر پیچ وخم مین الجھے ہوئے ہین ہزار دل ٭ مشاطہ سے کہو کہ سمجھکر بنائے زلف امیر نے لفظ (آئینہ داری) کے معنے مشاطگی لکھے ہین بس ہماری رائے مین (آئینہ دار) مشاطہ کو کہہ سکتے ہین لیکن آپ نے لفظ (آئینہ دار) پر مشاطہ کا ذکر نہین کیا۔

(۱۰۹۴) **آئینہ داری** استعمال۔ حاصل بالمصدر آئینہ داشتن ونام خدمتی کہ آئینہ دار سر انجام دہد (بیدل ع) نقش قدم نگشتہ میسر نمیشود ٭ آئینہ داری سر تسلیم راہ او ٭ (صائب ع) شعور آئینہ داری ہزار تفرقہ است ٭ خوشا کسی کہ ز وضع زمانہ بی خبر است ٭ (ولہ ع) میکشم با دل سیاہی خجلتی از کار خویش ٭ آہ اگر میدا شتم آئینہ داری در نظر ٭ (اردو) آئینہ داری۔ بقول امیر (فارسی) اردو مین مستعمل۔ آئینہ دکھانے کی خدمت (رشک ع) آپ مجھکو خدمت آئینہ داری دیجئے ٭ جانئے اے جان جان تصویر پشت آئینہ ٭ (بحر ع) اسکے جلوے سے ہون محروم کثافت کے سبب ٭ صاف دل ہو تو مجھے آئینہ داری ہو جائے ٭

(الف) آئینہ داری در مجلس کوران

(ب) آئینہ داری در محلت کوران

امثال۔ ب۔ در گلستان سعدیست و صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر (الف) کردہ از معنی ومحل استعمال ساکت اند

مؤلف گوید که این مثل حاصل بالمصدر (آیینه داشتن در مجلس یا محلت کوران) باشد و مرادف (آیینه پیش چشم نابینا نهادن) که گذشت (اردو) دکن مین کہتے ہین "اندھے کے سامنے آیینہ" اور امیر نے (آیینہ اندھے کو دکھانا) کا ذکر کیا ہی بقول صاحب امثال ہندی (اندھا کیا جانے لالہ کی بہار) (دیکھو آیینہ پیش چشم نابینا نہادن)

آیینه داشتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت و سندی که پیش کرده است ہمان است که بر امثال گذشته مقابل (الف) نوشته ایم مؤلف گوید - که (آیینه دار) و (آئینه داری) که گذشت متعلق از ہمین مصدر است معنی این آیینه بدست بودن (اردو) آیینہ رکھنا -

(۱۰۹۵) **آیینهٔ داغ** | استعمال - باضافت آیینه داغ باشد که فارسیان آنرا بآیینه تشبیه داده اند (میرزا عبدالله بن میرزا شفیع ؎) ہر ذرّه ام زیادت از بسکه باصفا شد ؛ آیینه ہای داغم آخر بدن نما شد ؛ (بیدل ؎) بلاغ دہر از دست بیدل روشناس رنگ زرد ؛ لاله سان آیینه داغ جگر داریم ما ؛ (اردو) زباندانان اردو نے بھی داغ دل کو آیینہ کہا ہے (فی البدیہہ جلیل - جانشین امیر مرحوم ؎) محو تزئین جو گلستان مین عروس گل ہے ؛ سامنے آیینہ داغ دل بلبل ہے ؛

آیینه دان | استعمال - بقول بہار معروف - و فرماید که ہر چند آیینه دان و آیینه خانه من حیث المعنی یکیست - لیکن من حیث الاستعمال اطلاق آیینه دان بر کیسه و خانه چوبی کنند که آیینه را در ان نہند و آیینه خانه - خانهٔ که در ان نقش و نگار از آیینه ریزہا است (خواجه آصفی ؎) آوردہئی زینت رخسار و دو چشمت ؛ مشاطهٔ حسن آیینهٔ و آیینه دانہا ؛ صاحب انند ہم ذکر این کرده مؤلف گوید که آیینه دان از قبیل

قلمدان است (دان) کلمہ ایست کہ چون
در آخر کلمہ آید معنی ظرفیت بخشد ہمچو قہوہ دان
و مانند آن (کذا فی البرہان) (بیدل ؎)
در عالم خیال تو این غنچہ وار دل ٭ آئینہ دان
دل بگریبان شکست و ریخت ٭ (ظہوری ؎)
ماہ استرہ است ابرۂ خورشید بنازم ٭ مشّاطہ
او خواہد اگر آئینہ دانی ٭ (اردو) صاحب
فرہنگ آصفیہ اور امیر نے آئینہ دان کو ترک
فرمایا ہے جلیل جانشین امیر مغفور نے ہمارے
استفسار کے جواب مین لکھا ہے کہ آئینہ رکھنے کا
کوئی خاص ظرف ہندوستان مین رائج نہین
ہے البتہ آئینہ کو غلاف مین رکھتے دیکھا ہی
اس اعتبار سے آئینے کا غلاف کہ سکتے ہین
(فی البدیہہ جلیل ؎) کہتے ہین دل ہے
صاف تو ہمکو دکھائیے ٭ رکھا رہے گا آئینہ
کب تک غلاف مین ٭ ہم عرض کرتے
ہین کہ انگریزی صنعت نے آئینہ کی حفاظت
کے لئے ایک خاص صندوق کا رواج
دیدیا ہے جو اسوقت ہمارے روبرو ہے
جب ہم اسکو کھولتے ہین تو وہ ایک خوشنما
اسٹانڈ بن جاتا ہے جب بند کر دیتے ہین تو آئینہ
اسمین سما جاتا ہے اور محفوظ و مقفّل ہو جاتا ہے
اگرچہ من وجہ اس صندوق کو آئینہ کا غلاف
کہ سکتے ہین لیکن ہماری راے مین آئینہ دان
کہنا زیادہ بہتر ہے زباندانان اردو نے
نمک دان۔ عطر دان کا استعمال کیا ہے پھر
کوئی وجہ نہین ہے کہ ضرورت پر بھی ہم آئینہ دان
نہ کہین۔ ہمارے استاد داغ مرحوم کا یہ
مسلک تھا کہ جب کسی ایسے لفظ کی ضرورت
اردو مین واقع ہوتی تھی جس کے لئے دلّی اور
لکھنو والون کی زبان پر کوئی خاص لفظ نہوتا
تھا تو وہ یا تو فارسی لفظ ہی کو اپنے کلام اردو
مین موزون کر دیتے تھے یا ترکیب اردو
کوئی خاص لفظ اسکے لئے موزون فرمادیتے تھے

ہم نے اپنے استاد کی پیروی مین آئینہ دان
کو اردو مین موزون کیا ہے (ع) ضمیر عاشق
مخزون ہے اُنکے دل پر آئینہ ÷ مرا صندوق
سینہ بن گیا آئینہ دان اُنکا ÷

(۱۰۶۳) آئینہ در بغل داشتن | استعمال۔ بمعنی
حقیقی داشتن آئینہ در بغل۔ چنانکہ صائب
گوید (ع) غم نفہمید است ہرکس سادہ لوح
افتادہ است ÷ ہرکہ این آئینہ دارد در بغل
اسکندر است ÷ مخفی مباد کہ درین شعر آئینہ
استعارہ باشد از دل صاف و بی نفاق۔
(اردو) آئینہ بغل مین رکھنا۔ صاف دل
ہونا۔ بھولا بھالا ہونا۔

(۱۰۶۴) آئینہ در بنیاد عمارت داشتن | مصدر
اصطلاحی کنایہ باشد از خانۂ غیر مستحکم ساختن
چنانکہ بیدل گوید (ع) بردہ ام باجلوۂ
الفت خرابی ہای دل ÷ این عمارت جای
خشت آئینہ در بنیاد داشت ÷ (اردو)
مکان کی بنیاد غیر مستحکم رکھنا۔

(۱) آئینہ در پیش دم آوردن | مصادر
(۲) آئینہ در پیش نفس داشتن | اصطلاحی
ہر دو مرادف (آئینہ بہ بالین نفس آمدن) است
کہ گذشت صاحبان بحر و بہار روانند ذکر نمبر (۱)
کردہ اند و بہار ذکر نمبر (۲) (طالب کلیم ع) من مردن
ساقی از ضعف خمار افتادہ ام ÷ باید آوردن بجام آئینہ
در پیش دمم ÷ (صائب ع) این زمان شد
سینہ ام تاریک ورنہ پیش ازین ÷ صبح را
آئینہ در پیش نفس می داشتیم ÷ (اردو) دیکھو
(آئینہ بہ بالین نفس آمدن)

(۱۰۶۷) آئینہ در جلا کشیدن | استعمال۔ بمعنی
آئینہ را جلا دادن و صیقل کردن باشد چنانکہ
ظہوری گوید (ع) خوش آنکہ آئینۂ دیدہ
در جلا کشم ÷ ہزار عشوہ بر عشق رونما کشم ÷
(اردو) آئینہ کو جلا دینا۔

آئینۂ دست | اصطلاح۔ باضافت

آئینہ - بقول صاحب بحر (۱) تیغ - بہار گوید کہ
این کنایہ باشد و (۲) آئینۂ مدوّر کہ اکثر خوبان
با خود دارند بعض معاصرین زباندان گویند کہ
(۳) بمعنی کف دست ہم (نظامی ۵۳) کلیدی
کہ کیخسرو از جام دید ÷ در آئینۂ دست تست
آن کلید ÷ صاحب انند نسبت معنی اوّل
صراحت کند کہ کنایہ از تیغ و خنجر و امثال آن باشد
(اردو) (۱) تیغ - بقول صاحب آصفیہ
(فارسی) اردو مین مستعمل - موئنث - تلوار -
خنجر - آپ ہی نے لفظ خنجر پر لکھا ہے کہ
(فارسی) اردو مین مستعمل - مذکر - ایک مشہور
ہتیار کا نام - جمدہر - بچھوا - تلوار - (۲)
وہ مدوّر آئینہ جو محبوبون کے پاس ہوتا ہی
(۳) ہتیلی - موئنث (دیکھو آئینۂ پنہان در دست)

آئینہ دل | اصطلاح - بقول صاحب
بحر مرادف آئینہ خاطر (کہ گذشت) بہار از
میان ناصر علی سندی آوردہ (۵) از حسن تو
آئینہ دلان چشم پر آب اند ÷ گر نیست نقابی
بر رخت چشم تری ہست ÷ (اردو) دیکھو آئینۂ
خاطر -

آئینۂ دورو | استعمال - باضافت آئینہ
بقول بہار و انند آئینۂ بی سیماب کہ نگاہ از آن
بگذرد (منہ ۵) بہار را چہ منت مستار نگ
و بو سازد ÷ نقاب را رخت آئینۂ دورو
سازد ÷ ہر دو محققین صراحت نمی کنند کہ این
شعر مال کیست - آنند پیرو بہار است و عجبی
نیست کہ خود بہار مالک این باشد بخیال ما
آئینۂ زجاجی باشد بدون سیماب بعض معاصرین
گویند کہ آئینۂ فولادی ہم کہ ہر دو طرف آن
صیقل کردہ باشند - (اردو) وہ آئینہ جس پر
پارا نہ چڑھایا گیا ہو - یا وہ آئینۂ فولادی جسکی
دونون جانب صیقل ہو -

آئینۂ دوشانہ | اصطلاح - کنایہ باشد
از چشم کہ ہر دو طرف آن مژگان بشکل شانہ

(۱۰۹۹)

باشد چنانکہ بیدل گوید (ف) حیرتی بودیم کنون
خار خار حیرتیم ÷ صنعت عشقت زما آئینۂ
دوشانہ ریخت ÷ (اردو) فارسیون نے
آنکھ کو دو کنکھیون کا آئینہ کہا ہے ۔

آئینہ دیدن | استعمال - بمعنی (صورت
در آئینہ مشاہدہ کردن) باشد (بیدل ف)
منظور بتان ہر کہ شود حیرتش از ماست ÷ یار
آئینہ می بیند و آبست دل ما ÷ (ولہ ف) طاؤس
من احرام تماشای کہ دارد ÷ دل گشت سراپای
من از آئینہ دیدن (اردو) آئینہ دیکھنا ۔

آئینۂ دیدہ | استعمال - باضافت آئینہ
دیدہ باشد کہ فارسیان دیدہ را با آئینہ تشبیہ
دادہ اند سند این بر (آئینہ در جلا کشیدن) گذشت
(اردو) امیر نے تشبیہات چشم عاشق مین
آئینہ کا ذکر کیا ہے (وزیر ف) ہے تصور
بسکہ آنکھون مین خط رخسار کا ÷ آئینے کی طرح
جوہر دار آنکھین ہوگئین ÷ اردو مین آئینۂ
چشم کہ سکتے ہین ۔

آئینۂ دیوار | استعمال - باضافت آئینہ
بقول بہار آئینہ کہ بر دیوار دالان تعبیہ کنند
صاحب آنند ہمزبانش مؤلف گوید کہ تخصیص
دیوار دالان درست نیست مطلق آئینہ باشد
کہ بر دیوار قائم کنند از برای آئین مکان یا شہر
(اردو) آئینۂ دیوار وہ آئینہ جو مکان یا راستہ یا شہر
کی آراستگی مین دیوار پر قائم کرتے ہین ۔

آئینہ را بر انگشتری نشاندن | استعمال
ہمان (آئینہ بر انگشتری نشاندن) است کہ
گذشت (داراب بیگ جویا ف) می نماید
عارضش از حلقۂ زلف سیاہ ÷ یا نشانید است
بر انگشتری آئینہ را ÷ (اردو) دیکھو آئینہ بر
انگشتری نشاندن ۔

آئینہ را بر نفس داشتن | (مصدر اصطلاحی)
ہمان (آئینہ بر نفس داشتن) است کہ گذشت
(محمد سعید اشرف ف) دیدہ چون محتاج عینک

گشت فکر خویش کن ؛ بر نفس دارند روز واپسین
آئینہ را ؛ (اردو) دیکھو آئینہ بہ بالین نفس آمدن

(۱۰۰۸) آئینہ را بگرد جلوہ دادن | استعمال صاف و پاک کردن آئینہ باشد از زنگ و روشن کردنش (بیدل ؎) بغیر از نیستی لوح عدم صورت نمی بندد ؛ اگر خواہی بگردی جلوہ دہ آئینۂ مارا ؛ مخفی مباد کہ درانیجا آئینہ استعارہ باشد از دل (اردو) آئینہ کو جلا دینا ۔ دل کو جلا دینا ۔

آئینہ را پرداختن | استعمال ۔ ہمان (آئینہ پرداختن) است کہ گذشت (صائب ؎) با خدا بگذار کار دل کہ این آئینہ را ؛ ہر کہ پردازد بزور دست خود بین می شود ؛ (اردو) دیکھو آئینہ پرداختن ۔

(۱۰۰۹) آئینہ را جلا دادن | استعمال یعنی صاف و پاک کردن و صیقل کردن آئینہ باشد (بیدل ؎) زنگ خالت سرمہ در چشم تماشا می کند ؛ مید ہد گرد خطت آئینۂ دل را جلا ؛ (اردو) آئینہ کو جلا دینا ۔

(۱۰۱۰) آئینہ را خسپوش داشتن (مصدر اصطلاحی) محفوظ کردن آئینہ باشد کہ برای حفاظت ہر چیز نازک در نقل و حرکت آن را خسپوش کنند چنانکہ صائب گوید (؎) زلف و خط نگذاشت کا فتد چشم ما بر روی یار ؛ موج جوہر دائم این آئینہ را خسپوش داشت ؛ (اردو) آئینہ پر گھانس لپیٹنا ۔ جب کبھی زجاجی سامان یا نازک اشیاء کے نقل مقام کی ضرورت ہوتی ہے تو ان پر گھانس لپیٹتے ہین تا کہ وہ نقل و حرکت سے ضائع نہون ۔

آئینہ را شکستن | استعمال ۔ مرادف آئینہ بسنگ زدن است بمعنی حقیقی ۔ (بیدل ؎) از شکست رنگ عجز اندود ما غافل مباش ؛ بشکند تمثال ما طرف کلاہ آئینہ را ؛ مخفی مباد کہ در مصرع ثانی (تمثال ما طرف کلاہ) قلب اضافت (طرف کلاہ تمثال ما)

باشد (اردو) آئینہ پھوڑنا - توڑنا -

آئینہ رخسار | اصطلاح - بقول بہار و انند از اسمای معشوق است و مؤلف گوید که (۱) کنایہ باشد از معشوق حسین کہ رخسارش ہمچو آئینہ روشن و صاف باشد (صائب ؎) فغان کہ آئینہ رخسار من نمی داند ؛ کہ آشنائی تر دامنان خطر دارد ؛ (۲) مخفی مباد کہ فارسیان (آئینۂ رخسار) باضافت آئینہ - رخسار راہم گفتہ اند یعنی رخسار ہمچو آئینہ (ولہ ؎) کیست صائب تا نگردد محو دراوّل نگاہ ؛ شد دو عالم محو در آئینۂ رخسار او ؛ (اردو) (۱) آئینہ رخسار بقول امیر معشوق حسین سے کنایہ ہے (ظفر ؎) منہ لگ نہ ظفر اسکے وہ کہ بیٹھتا ہے صاف جو آئے ہے اس آئینہ رخسار کے منہ مین ؛ (۲) آئینۂ رخسار بھی اردو مین کہہ سکتے ہین اسلئے کہ شعراے اردو نے رخسار کو آئینہ سے تشبیہہ دی ہے (نظم طباطبائی ؎) بات جو ولین ہے چھپ سکتی نہین ؛ ہے جبین آئینہ رخسار آئینہ ؛

آئینہ رنگ | استعمال - بقول بہار در صفات تیغ صیقل زدہ مستعمل (نظامی ؎) فتد زنگ در تیغ آئینہ رنگ ؛ من آئینہ ام کز من افتادہ زنگ ؛ مؤلف گوید کہ این را خصوصیت با تیغ نباشد بلکہ بصفت ہر چیز جلادار استعمال این توان کرد چنانکہ مؤلف گفتہ است و برای تمثیل این استعمال ہیچ ضرورت کلام متقدمین نباشد کہ معاصرین عجم خیلے پسندش کردہ اند (؎) روی او آئینہ رنگ است وخطش زنگار بند ؛ ای خوشا آئینۂ کز زنگ می گیرد جلا ؛ (اردو) آئینہ رنگ اردو مین کہہ سکتے ہین اُس چیز کی صفت مین جس کی چمک دمک مثل آئینہ کے ہو -

(الف) **آئینہ رو** | اصطلاح - بقول بہار

(ب) **آئینہ روی** | (۱) - از اسمای محبوب

(میان ناصر علی سه) خامش ترم از طوطی منقار
شکسته ٭ هر چند بران آئینه رو دیم نظری هست
(بیدل سه) شب که آئینهٔ آن آئینه رو گردیدم ٭
جلوهٔ کرد که من هم همه او گردیدم ٭ به تحقیق ما۔
(۲) باضافت آئینه۔ روئی که مثل آئینه باشد
صاحب انند بر لفظ آئینه سندی آورده است
وثنی گوید که مال کیست (سه) آئینهٔ روی
دوست زنگار گرفت ٭ ازبسکه بران سوختگان
آه زدند ٭ (اردو) (۱) آئینه رو بقول
امیر معشوق وحسین سے کنایه ہے (خلیل سه)
وصف خط کیا کرون اس آئینه رو کے آگے ٭
کیا سناؤن مین سکندر کو سکندر نامه ٭ (۲)
آئینهٔ روسے یار اردو مین کہ سکتے ہین۔

آئینه ریختن | استعمال۔ بمعنی ساختن آئینه (۵۰۱)
یعنی مادّه آنرا آب کرده در قالب ریختن بند
این بر آئینهٔ دوشانه گذشت (اردو) آئینه
ڈھالنا۔ بقول امیر آئینه بنانا۔ آئینه تیار
کرنا (رشک سه) ڈھالے تصوّر رخ روشن
کے آئینے ٭ آئینه گر ہین حیرتی اختراع دل ٭

آئینه زار | استعمال۔ بقول بہار معروف مؤلف
گوید که از قبیل گلزار و لاله زار است یعنی جائیکه
دران بسیار آئینه ہا باشد۔ چنانکه میرزا جلال
اسیر شهرستانی گوید (سه) از فیض تنت جیب
قبا آئینه زار است ٭ پیراهن از اندام تو لبریز
بهار است ٭ (صائب سه) ایکه از روی
تو شد روی زمین آئینه زار ٭ باید از لغزش مستانه
چو سیماب گذشت ٭ مخفی مباد که بخیال ما آئینه
خانه را هم آئینه زار توان گفت (اردو) آئینه
زار کہ سکتے ہین جیسے گلزار یعنی وہ جگه جہان
آئینے بکثرت ہون۔ ہماری راے مین آئینه خانه
کو بھی کنایةً آئینه زار کہ سکتے ہین۔

آئینهٔ زانو | استعمال۔ باضافت آئینه۔
بقول صاحب انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ معنی
کاسهٔ زانو۔ فارسیان کاسهٔ زانو را با آئینه تشبیه

دادہ اند۔ اند از سند ساکت و ما بدست آوردہ ایم
(جامی ؎) تا رخت را در صفا آئینہ می دانند
خلق ٭ بر نمیدارم سر از آئینۂ زانوی خویش ٭ (اردو)
آئینۂ زانو بمعنی کاسۂ زانو اردو مین مستعمل ہے۔
(مذکر) اسی کو چپنی بھی کہتے ہین۔ مونث (نظم
طباطبائی ؎) جان پہچان نہین گوشۂ عزلت
مین کوئی ٭ روشناسون مین سے آئینۂ زانو میرے ٭

(الف) **آئینہ زدای** | استعمال۔ بقول
صاحبان برہان و بحر و جہانگیری و بہار و آنند
بمعنی آئینہ افروز است کہ صیقل گر و روشن گر
باشد مؤلف گوید کہ از مصدر زدودن اسم
فاعل ترکیبی است بکسر زاے معجمہ و صاحب
آصفی مصدر این۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(ب) **آئینہ زدودن** | را آوردہ واز معنی
ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی پاک و صاف کردن و
جلا دادن آئینہ باشد چنانکہ حزین اصفہانی گوید
(؎) عالمی چہرہ نما گشت حزین ٭ عبث آئینہ
زدودیم عبث ٭ (اردو) (الف) دیکھو
آئینہ افروز۔ (ب) دیکھو آئینہ افروختن۔

آئینۂ زرّین | اصطلاح۔ باضافت آئینہ
بقول صاحب بحر عجم آفتاب باشد دیگر کسی
ذکر این نکرد و نہ سندی پیش شد مؤلف گوید
کہ این استعارہ باشد بہ تشبیہ رنگ و روشنی و
جلاے آفتاب با آئینۂ زر مخفی مبادکہ اول آئینہ
کہ سکندر ساخت مدوّر بود۔ ذکرش بر لفظ آئینہ
گذشت (اردو) دیکھو آفتاب کا نمبر ۲۔

آئینۂ زنگ بستہ | استعمال۔ باضافت (۱۰۱۱)
آئینہ۔ آئینۂ زنگ آلود باشد از مصدر زنگ
بستن آئینہ۔ چنانکہ صائب گوید (؎) آب
ستادہ آئینۂ زنگ بستہ است ٭ ہیچ پارہ رہرو یکہ
بمنزل رسیدہ است ٭ (جامی ؎) صورت
چگونہ بندم در خاطرت چو از من ٭ آئینۂ دل تو
زنگ ملال بستہ ٭ (اردو) زنگ آلودہ آئینہ
مورچہ لگا ہوا آئینہ۔

(۱۱۰۷) **آیینۂ زنگ دیدہ** استعمال - باضافت آیینہ (۱) مرادف (آئینۂ زنگ بستہ) ازمصدر زنگ دیدن آیینہ و (۲) استعارۃً معنی کور چنانکہ صائب گوید (ع) در جلوہ گاہ حسن بہرا پا دیدہ باش ۔ درپیش زنگی آیینۂ زنگ دیدہ باش ۔ (اردو) (۱) دیکھو آیینۂ زنگ آلود - (۲) اندھا

(الف) **آیینہ ساختن** استعمال صاحب آصفی ذکراین کردہ ازمعنی ساکت مؤلف گوید کہ مرادف آیینہ ریختن و درست کردن آیینہ باشد (حافظ شیرازی ع) نہ ہرکہ چہرہ برافروخت دلبری داند ۔ نہ ہرکہ آیینہ سازد سکندری داند ۔ و - - - - - - - - -

(۱۱۰۸) (ب) **آیینہ ساختن چیزی را** (۱) معنی ظاہر کردن آن چیز باشد چنانکہ بیدل گوید (ع) طائر آزادۂ ما بال وحشت واکند ۔ گردباد آیینہ سازد حلقہای دام را ۔ و (۲) معنی آیینہ قرار دادن (ولہ ع) گر بیک نفس آیینہ کنی نقش قدم را ۔ درخاک نشانی ہوس ساغر جم را ۔ (اردو) (الف) آیینہ بنانا - ڈھالنا (ب) (۱) آیینہ کردینا - بقول امیر ظاہر کردینا (اسیر ع) ہون مین حیران کیا جلیسون مین بٹھاتے ہو مجھے ۔ آیینہ کردیگا میرا حال سب مین آیینہ ۔ (۲) آیینہ قرار دینا -

(الف) **آیینہ ساز** استعمال - بقول بہار آنکہ آیینہ را بسازد مؤلف گوید کہ این استعمال متعلق است بہ آیینہ ساختن یعنی بقاعدۂ فارسی ساز کہ امر است با آیینہ مرکب شدہ افادۂ معنی فاعلی کردہ است و ازہمان مصدر است حاصل بالمصدر آن - - - - - - - - -

(۱۱۰۹) (ب) **آیینہ سازی** بمعنی پیشۂ آیینہ ساختن چنانکہ صائب گوید (ع) چون آب دائم آیینہ سازیست کارتو ۔ درپیش خود تو نیز گرفتار بودۂ ۔ (مسیح کاشی ع) نقش دوجہان دیدتوان درکف یکدست ۔ گو خضر و سکندر نکنند

آئینہ سازی؛ (ملا قاسم مشہدی سہ) در گلستا نکہ بر دارد نقاب از روی خود؛ نو بہار از برگ گل آئینہ سازی می کند؛ مخفی مباد کہ از ہر دو اسناد آخر الذکر استعمال --------

(ج) آئینہ سازی کردن بمعنی آئینہ ساختن آمدہ (اردو) (الف) آئینہ ساز - بقول امیر آئینہ بنانے والا (ناسخ سہ) کرتے ہین آئینہ ساز آئینے روشن خاک سے پلکئے ہین جو ہزارون روے روشن خاک مین؛ (ب) آئینہ سازی کہہ سکتے ہین (ج) دیکھو آئینہ ریختن -

آئینۂ ساغر استعمال - باضافت آئینہ بمعنی ساغر است اعم ازین کہ زجاجی باشد یا غیر آن - فارسیان ساغر را با آئینہ تشبیہ دادہ اند باعتبار جلایش بالذات یا صفای مے کہ در وست الحاصل در کلام ظہوری سندی یافتہ ایم (سہ) ساقی کجاست کا ئینۂ ساغر آورد؛ وز عکس خویش فصل بہاری بر آورد؛ (اردو) آئینۂ ساغر - ساغر کا آئینہ اردو مین کہہ سکتے ہین -

آئینہ سپردن استعمال - صاحب صیغی ذکر این کردہ بمعنی حقیقی است یعنی حوالہ کردن آئینہ بکسی (نظیری نیشاپوری سہ) خواست آئینۂ تحقیق بما بسپارد؛ قفل کوری بدل و دیدۂ نامحرم زد؛ (اردو) آئینہ دینا -

آئینۂ سحر اصطلاح - باضافت آئینہ (۱) بقول صاحب جہانگیری کنایہ باشد از آفتاب مرادف آئینۂ صبح کہ می آید دیگر کسی ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ آئینہ بمعنی کاشف بجای خود ش گذشت پس آفتاب کہ کاشف سحر است آنرا آئینۂ سحر گفتن خلاف قیاس نباشد و نیز آفتاب آئینہ الیست کہ بدست صبح است (۲) آئینۂ سحر - سحر ہم باشد کہ فارسیان سحر و صبح را با آئینہ تشبیہ دادہ اند - (اردو) (۱) آئینۂ صبح یا آئینۂ سحر اردو مین آفتاب کو کہہ سکتے ہین اس لئے

کہ آئینہ اردو مین بھی بمعنی کاشف مستعمل ہے (۲) آئینہ رصبح۔ صبح کو بھی کہ سکتے ہین اسلئے کہ صبح کے لئے آئینہ کی تشبیہ ہوسکتی ہے۔

(الف) **آئینۂ سکندر** اصطلاح باضافت

(ب) **آئینۂ سکندری** آئینہ بقول بحر مرادف آئینۂ اسکندری **مؤلّف گوید** کہ بہر دو معنی یعنی (۱) آئینۂ کہ از صنعت ارسطو بود و (۲) آفتاب) مخفف آن و ماذکر این (آئینۂ اسکندری) کردہ ایم صاحب انند ہم ذکر این کردہ است و صاحب ناصری نسبت (ب) گوید کہ کنایہ از آفتاب است وبس۔ (صائب سلہ) چو آب خضر زخط غوطہ در سیاہی زد؛ رخی کہ بود چو آئینۂ سکندر صاف؛ سندی از کلام حافظ شیراز بر (آئینۂ اسکندری) ہم گذشت کہ متعلق از (الف) است مخفی مباد کہ در کلام صائب کہ بالا مذکور شد (آئینۂ سکندر) را بمعنی عام ہم توان گرفت یعنی (۱) آئینۂ کہ موجد آن سکندر بود اندرین صورت مخفف نباشد۔ صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بر (الف) گوید کہ (۲) بمعنی کاغذ قرطاس ہم مجازاً و بر (ب) ہمزبان ناصری دیگر کسی ذکر این معنی نکردو سندی ہم پیش نشد (خاقانی سلہ) چشمۂ خضر ساز لب از لب جام گوہری؛ کز ظلمات بحر جست آئینۂ سکندری؛ (اردو) (۱) اور (۲) کے لئے دیکھو آئینۂ اسکندری۔ (۳) دیکھو آئینہ کا نمبر (۱) (۴) مجازاً بمعنی کاغذ (عربی) اردو مین مستعمل مذکر (مومن سلہ) نامہ رونے مین جو لکھا تو یہ بھیگا کاغذ؛ کہ بنا ہم گہر صفحۂ دریا کاغذ؛

آئینۂ سنگ اصطلاح۔ باضافت آئینہ بقول بہار و انند بمعنی آئینۂ بلورین (تاثیر سلہ) عبث مدہ دل سختی کشان عشق از دست؛ کہ قیمتی بود آئینۂ کہ از سنگ است؛ **مؤلّف** گوید کہ آئینۂ زجاجی و بلورین را (آئینۂ سنگ) بدین وجہ گفتند کہ زجاج ساختہ میشود از سنگ

پس (آئینہ) عام است برای آہنی و زجاجی و (آئینۂ سنگ) خاص است برای زجاجی (اردو) آئینۂ سنگ اردو مین کہ سکتے ہین۔ (وزیر ؎) ان آئینہ رخون کا نظّارہ کیا کرے ؎ دیوانہ ہے بنا سے جو آئینہ سنگ سے ؎ بلوری آئینہ۔ زجاجی آئینہ بھی کہہ سکتے ہین اور اردو مین صرف (آئینہ) کہنے سے زجاجی آئینہ ہی مقصود ہوتا ہے۔

آئینۂ سنگی اصطلاح۔ باضافت آئینہ بقول صاحب رہنمای سہولت آئینۂ کلفت وتراشیدہ معاصرین عجم گویند کہ در روزمرّہ آئینہ سنگی آئینۂ زجاجی را گویند کہ پہلوی آن تراشیدہ باشد وسطبری آن از پہلو ظاہر باشد و ونش سنگین ہم وہمین است وجہ تسمیۂ آن مخفی مباد کہ آئینۂ حلبی کہ منسوب بشہر حلب است عموماً کلفت وسنگین باشد ہمین را آئینۂ سنگی گفتہ اند صاحب (فارسی بول چال) ہم ذکر این کردہ است

(اردو) آئینۂ حلب۔ بقول امیر شہر حلب کا آئینہ۔ جو بہت مشہور ہے (آتش ؎) زنگ سے صاف چاہیئے نظارے کے لئے ؎ آئینہ ہو حلب کا ویا ہو فرنگ کا ؎ (انتہی) حلبی آئینہ محاورہ مین عمدہ اور سنگین آئینہ کو کہتے ہین۔

آئینہ سیما اصطلاح۔ بقول بہار (۱) از اسمای محبوب است (ابوطالب کلیم ؎) میکنم متابی خود را تماشا بیشتر ؎ روبرو ہر گہ با آن آئینہ سیما می شوم ؎ (ظہوری ؎) معاذ اللہ خیال غیر کی در خاطرش گنجد ؎ دل آئینہ سیمایان کدورت برنمی تابد ؎ (صائب ؎) چمن سبز فلک را چمن آرائی ہست ؎ زیر این تنگ عجب آئینہ سیمائی ہست ؎ مخفی مباد کہ بحالت اضافت آئینہ (۲) آئینۂ سیما۔ سیما باشد کہ فارسیان سیما را با آئینہ تشبیہ دادہ اند (اردو) (۱) آئینہ سیما۔ بقول امیر معشوق سے کنایہ ہے (ناسخ ؎) عکس میرے داغ سودا کا سویدا بن گیا وہ

یعنی اس آئینہ سیما کا ہے پہلو آئینہ ؛ (۲) آئینۂ
سیما - آئینہ جبین اردو مین کہہ سکتے ہین -

(الف) آئینہ سیماب داشتن در دل استعمال
آئینۂ باشد زجاجی صورت نما کہ بر پشت آن
سیماب قائم کردہ باشند - معاصرین عجم ہمین
آئینۂ سیماب دار را - - - - - - - - - -

(ب) آئینۂ سیمابی | ہم گویند (بیدل
؎) غرور چشمم زنجیر از پا بر نمی دارد ؛ چو شبنم
در دل آئینۂ سیماب دگر دارم ؛ (اردو) (الف)
آئینہ پر پارہ چڑھا ہوا ہونا - (ب) آئینۂ سیمابی
اردو مین کہہ سکتے ہین - پارا چڑھایا ہوا آئینہ -

آئینہ شدن | استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ
(۱) بمعنی محو و حیران شدن باشد چنانکہ صائب
گوید (؎) آئینہ شو وصال پری طلعتان طلب ؛
اول بروب خانہ دگر میہمان طلب ؛ و (۲) بمعنی
ظاہر کردن و کاشف شدن چنانکہ بیدل گوید
(؎) طرف دیدہ خونبار نگردی زنہار ؛ اشک
خون آئینہ شد کام نہنگ است اینجا ؛ (اردو)
(۱) آئینہ بنجانا - (قلق ؎) فرط حیرت سے
وہ بت دلگیر آئینہ بنگیا پئے تصویر ؛ (۲) آئینہ
ہونا بمعنی شاہد ہونا کاشف ہونا - (برق ؎)
حیرت سے سب ملال عیان ہین نہ پوچھیے ؛
آئینہ مین فراق مین ہون اپنے حال کا ؛

آئینۂ شش جہت | اصطلاح - باضافت
آئینہ - بقول صاحب برہان (۱) اشارہ بدل
سرور کائنات صلوات اللہ علیہ و (۲) کنایہ
از اصحاب کہف و (۳) رجال الغیب و (۴)
مشاہدات را نیز گویند - صاحب رشیدی معنی
سوم را ترک کردہ و صاحب بحر باتفاق ہر چہار
معنی نسبت معنی اول گوید کہ اشارہ بحضرت
ممدوح و تخصیص با قلب مبارک نمی کند صاحب مؤید
گوید کہ دل آنحضرت و اصحاب کشف و شہود
و صاحب جہانگیری و شمس بر معنی اول و دوم

وچهارم با برهان متفق وصاحب سراج با مجـ
مؤلف خیال می کند که تعریف صاحب
مؤید اصح است و ما را با او اتفاق یعنی صرف
دو معنی دارد معلوم میشود که (اصحاب کشف و
مشاهده) را کاتبان بکم غوری اصحاب کهف و
مشاهدات کرده باشند وبعض صاحبان لغت
رجال الغیب راهم داخل کردند- سندی پیش
نشد که ما برخیال خود طهنیان می کردیم بالجمله تعمیم
معنی دوم صاحب مؤید خیلی معنی خیز است
صاحب ناصری بر آئینهٔ ششسو که می آید
صراحت دو معنی کرده است گوید که (۱) کنایه
از دل آنحضرت و اصحاب کهف و (۲) ارباب
مشاهده و اصحاب کشف که بر جهات ستهٔ مشرف
وهمین باشد وجه تسمیهٔ این (اردو) (۱) آنحضرت
صلی الله علیه وسلم کا دل مبارک - (۲) اصحاب
کهف - بقول امیر - صاحبان غار - وه سات
شخص جو دقیانوس پادشاه کے خوف سے
غار مین چهپکر تین سو نو برس تک یک لخت
سوتے رہے بعد اس کے ایک مرتبہ جاگ
کر پھر سو رہے (منیر ۵) کانپے پہاڑ نالہ
فرقت نصیب سے ÷ اصحاب کہف چونکے
صداے مہیب سے ÷ آپ فرماتے ہین
کہ (قول الجمیل) مولفہ شاہ ولی اللہ صاحب
اور تفسیر قادری مین ان کے نامون مین اختلاف
ہے (۳) رجال الغیب - بقول صاحب
آصفیہ (عربی) اردو مین مستعمل (مذکر) دساسول
اور (لفظا دساسول) پر آپ فرماتے ہین کہ
مردان غیب وہ فرضی اور غائب وجود جو
دنیا کے دائرہ مین حرکت کرتا رہتا ہے یا یون
کہو کہ آسمان کے وہ نشان کہ جس طرف وہ
واقع ہون اُدہر اُن دنون مین احکام نجوم
کے موافق سفر کرنا منحوس ہے (۴) اہل باطن
اہل دل - بقول امیر صاحب کشف وکرامت
(ظفر ۵) لطف کلام تیرا جانے ہین اہل

باطن پہ کہلتین نہین ظفر یہ بے انکشاف باتین ؎
(منیر ؎) مرا کلام ہو مقبول اہل دل یارب ؎
ترے کرم سے بس اتنا امیدوار ہون مین ؎

آیینۂ شش سو | اصطلاح - باضافت آیینہ بقول صاحب ناصری وانند مرادف (آیینۂ شش جہت) (اردو) دیکھو آیینۂ شش جہت

آیینہ شکستن | استعمال - مرادف آیینہ بسنگ زدن است چنانکہ بیدل گوید (؎)
دل بذوق وصل نقشی میزند بر روی آب ؎
اے ہوس آیینہ شکن سخت نیرنگیست این
(ولہ ؎) دل کشتۂ یکتائی حسن است وگرنہ
در پیش تو آیینہ شکستن ہنری بود ؎ (اردو)
دیکھو آیینہ بسنگ زدن -

آیینۂ شگون | اصطلاح - باضافت آیینہ و بفک اضافت ہم پشت آیینہ کہ بطور شگون نیک می نمایند - یعنی مشاطگان بعد آرایش مخاطبہ خود پشت آیینہ را باو می نمایند واین را شگون نیک می دانند مقصود اینست کہ او صورت جمیل خود در آیینہ نتواند کہ ببیند وخیال می کنند کہ اگر صورت خود در آیینہ بہ بیند نشود کہ زخم چشم او باو رسد واین مبالغہ در عرض بیان انتہای حسن است - ظہوری گوید (؎)
عکس رخسار تو آیینہ شگون می آید ؎ کہ زپشتش
ہمہ خورشید برون می آید ؎ (اردو) الٹا آیینہ یا شگون کا آیینہ کہہ سکتے ہین - امیر نے (الٹا آیینہ دکھانا) پر فرمایا ہے کہ جب عورتین اسکا خوب بناؤ سنگار کرتی ہین تو ٹوٹکے کے طور پر دفع نظر بد کے لئے اسکو آیینہ الٹا کرکے دکھاتی ہین (الخ) ہم کہتے ہین کہ ہندیون نے اس رسم کو غالباً عجم سے لیا ہے آیینہ الٹا دکھانے سے مشاطہ کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اوس کی آراستہ مالکہ اپنی صورت آیینہ مین نہ دیکھنے پائے ایسا نہ ہو کہ اس کی نظر اسی کو لگجائے یہ گویا مشاطاؤن کا ایک ٹٹکہ اور ڈہکوسلا ہے

کہ وہ اپنے کمال کی داد خود دیتی ہین اور اپنے کئی ہوے بناؤ سنگار کی تعریف اس طریقہ پر خود کرتی ہین بعض کا خیال ہے کہ وہ اس طریقہ پر یعنی الٹا آئینہ اپنی مالکہ کو دکھاکر فخریہ خود اپنی صورت آئینہ مین دیکھتی ہین اور دل مین کہتی ہین کہ (واہ رے مین) میرے ہی ہاتھون اور میری ہی صنّاعی کا صدقہ ہے کہ بیگم ایسی خوبی سے سنواری گئی ہین۔ (گلزار نسیم ؎) روح افزا کا سنگار کرکے ؛ محو اسکی ہوئی جو پیار کرکے ؛ الٹا اُسے آئینہ دکھایا ؛ خط سمجھی وہ کا کلوت کا سایا ؛

(۱۱۱۵) **آئینۂ صبح** | استعمال۔ باضافت آئینہ مرادف (آئینۂ سحر) بہر دو معنی کہ گذشت چنانکہ ظہوری گوید (؎) چنان نگرفتہ زنگ تیرگی آئینۂ صبحم ؛ کہ از خورشید صیقلگر پذیرای جلا آید ؛ (اردو) دیکھو آئینۂ سحر۔

(۱۱۱۶) **آئینہ صفا ساختن** | استعمال۔ جلا دادن آئینہ باشد چنانکہ بیدل گوید (؎) کجاست آئینۂ کش نفس نساخت صفا ؛ ہوای عالم ہستی ہمین غبار تو نیست ؛ (اردو) آئینہ کو جلا دینا صاف کرنا۔

آئینۂ طاؤس | اصطلاح۔ بقول بحرو بہار و وارستہ و انند۔ نقوش بال و پر طاؤس (سلیم ؎) دارم بہ بساط ہمچو طاؤس ؛ آئینۂ زنگ بستۂ چند ؛ (اردو) مور کے پرون کا نقش جو گولائی لئے ہوے ہوتا ہے جس کو فارسیون نے آئینۂ طاؤس کہا ہے اردو مین بھی آئینۂ طاؤس کہ سکتے ہین۔

آئینہ طبع | اصطلاح۔ بقول بحرو بہار مرادف آئینہ خاطر کہ گذشت (ملّا نظیری نیشاپوری ؎) صحبت آئینہ طبعان ہدمی تیرہ شود ؛ در چنین بزم گہی جای گران جانی نیست ؛ (اردو) دیکھو آئینہ خاطر۔

آئینہ طلعت | اصطلاح۔ بقول بہار و انند

از اسمای محبوب است (میرزا صائب ؎) دران حریم کہ آیینہ طلعتی باشد ٭ نفس زمردم آگاہ برنمی آید ٭ (اردو) دیکھو آیینہ سیما۔ آیینہ رخسار۔ ہماری راے مین آیینہ طلعت اردو مین کہہ سکتے ہین۔

آیینہ طلعت درویشان اصطلاح باضافت طلعت۔ بقول بحر و شمس و مؤید و انند (۱) دل درویشان و (۲) باضافت آیینہ روی درویشان (اردو) (۱) فقیرون کا دل (مذکر) (۲) فقیرون کی صورت۔ مؤنث۔

آیینہ طینت اصطلاح۔ بقول صاحب بحر و بہار و انند مرادف آیینہ خاطر (ابوطالب کلیم ؎) دوران بزعم خاطر آیینہ طینتان ٭ آب بقا بہ سبزہ زنگار میدہد ٭ (اردو) دیکھو آیینہ خاطر۔

(۱۱۱۱۳) **آیینہ غدار** اصطلاح۔ مرادف آیینہ رخسار کہ گذشت چنانکہ صائب گوید (؎) آب از دیدہ خورشید کشاید صائب ٭ در دل آیینہ عذاری کہ نہانست ترا ٭ (اردو) آیینہ عذار۔ بقول امیر معشوق سے کنایہ ہے (بحر ؎) اسقدر بھی نہ ہو کج خلق وہ آیینہ عذار ٭ صاف منھ پر تو رہے دل مین کدورت رکھے ٭

(۱۱۱۱۴) **آیینۂ عریان** اصطلاح۔ باضافت آیینہ مرادف آیینہ دورو باشد کہ گذشت یعنی آیینۂ زجاجی کہ بی سیماب باشد (بیدل ؎) ہیچ روشن نشد از ہستی ما غیر حجاب ٭ شخص تصویر ہمین آیینۂ عریان داشت ٭ (اردو) دیکھو آیینۂ دورو۔

آیینۂ فتح اصطلاح۔ باضافت آیینہ بقول صاحب بحر تیغ است بہار گوید کہ این کنایہ باشد۔ صاحب انند فرماید کہ شمشیر و خنجر و مانند آن (خواجہ نظامی ؎) گرہ در میاورد بابروی خویش ٭ در آیینۂ فتح بین روی خویش ٭ (اردو) دیکھو آیینۂ دست کا نمبر (۱)

آئینہ فروز استعمال بقول صاحب جہانگیری و
شمس و انند ہمان آئینہ افروز است کہ گذشت
(اردو) دیکھو آئینہ افروز۔

آئینہ قدنما استعمال۔ باضافت آئینہ بقول بہار
و انند مرادف آئینۂ بدن نما دیگر کسی ذکر این نکرد
و نہ سندی پیش شد (اردو) دیکھو آئینۂ بدن نما۔

آئینہ کاری کردن (مصدر اصطلاحی) از ریزہای (۱۱۱۵)
آئینہ نقش و نگار کردن باشد چنانکہ ظہوری گوید (س)
ظہوری چشم ظاہر ہم ز عکسش در جلا دارد ٭ کہ از داغ دلم آئینہ
کاری کردہ بیرون را ٭ (اردو) میناکاری کرنا۔ صاحب آصفیہ
نے (میناکاری) پر فرمایا ہے کہ (فارسی) اردو مین مستعمل و منقش
مرصع سازی۔ کوفت کا کام۔ چاندی سونے پر نگینی کا کام

آئینہ کردن (مصدر اصطلاحی) صاحب آصفی (۱۱۱۶)
ذکر این کردہ از معنی ساکت و سندی کہ پیش کردہ است
(آئینہ بی غبار کردن) راست مؤلف گوید کہ (آئینہ
کردن) مرادف آئینہ ساختن است کہ گذشت چنانچہ
بیدل گوید (س) حسن مطلق داشتم خود بینیم آئینہ کرد ٭
اینقدر رہا ہم اثر میبودہ است اوہام را ٭
(ولہ س) مشت خاک تیرہ را آئینہ کردن
حیرت است ٭ جلوہ گردیدی کہ ماہم دیدۂ
حیران شدیم ٭ (اردو) دیکھو آئینہ ساختن

(۱۱۱۷) **آئینہ کسی زنگ داشتن** مصدر اصطلاحی
کدورت در دل کسی بودن کہ آئینہ استعارۃً
دل را ہم گفتہ اند۔ چنانکہ بیدل گوید (س)
عمر ہمچون سایہ در اندیشۂ غفلت گذشت ٭
تا مودی داشتم آئینۂ من زنگ داشت ٭
(اردو) دل مین کدورت ہونا۔ دل
مکدر ہونا۔

(۱۱۱۸) **آئینہ کسی شکستن** مصدر اصطلاحی۔
استعارۃً بمعنی دل شکستن چنانکہ صائب گوید
(س) صورت احوال خود از چشم کوتہ بین ندید ٭
آنکہ از سنگین دلی آئینۂ ما را شکست ٭ (اردو)
دل توڑنا۔ بقول صاحب آصفیہ ہمت توڑنا
رنجیدہ کرنا۔ مایوس کرنا۔ دل شکستہ کرنا۔ نا امید کرنا

آیینہ کشیدن بنجاکستر استعمال - بقول صاحب آصفی روشن کردن آیینہ بنجاکستر - مؤلّف گوید کہ صاف و پاک کردن زنگ از آیینہ وجلا دادنش (راسخ سرہندی ؎) پروانہ سازم سینۂ خویش ؛ بنجاکستر کشم آیینۂ خویش ؛ (اردو) آیینہ کو جلا دینا - صاف و پاک کرنا -

آیینہ گاہ استعمال - بقول صاحب جامع اللغات مقام آرایش زنان - دیگر کسی از اہل لغت ذکر این نکرد - بعض معاصرین عجم گویند کہ در روزمرّہ ما استعمال این برای صندوقی خاص است کہ سامان آرایش زنان مع آیینہ درو باشد (اردو) سنگاردان - آرایش کا کمرہ - آرایش کا مقام - بناؤ سنگار کی میز یا کمرہ -

آیینہ گداختن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلّف گوید کہ استعارہ باشد از نرم کردن و آب کردن دل و رای معنی حقیقی (فیضی ؎) آیینہ گداز دیدہ بازان ؛ پیغام دہ خیال سازان ؛ (بیدل ؎) بگلشنی کہ حیا شبنم بہار تو بود ؛ گداخت آیینہ چندانکہ شد چمن مہتاب ؛ (اردو) دل پگلانا - آیینہ پگلانا

آیینہ گداز استعمال - چیزی یا کسی کہ آیینہ را بگدازد - گداز امر است از مصدر گداختن و بقاعدۂ فارسیان با اسمی مرکّب شدہ افادۂ معنی فاعلی کردہ است - صائب این را در صفت رخسار آوردہ (؎) چون نگردد دل صائب ز تماشای تو آب ؛ کہ برخسارۂ آیینہ گداز آمدۂ ؛ مخفی مباد کہ گداختن لازم و متعدی ہر دو آمدہ و مجازاً بمعنی شرمندہ کردن ہم (اردو) آیینہ کو گلا دینے والا - شرمندہ کرنے والا -

آیینہ گر استعمال - بفتح کاف فارسی - بقول بہار آنکہ آیینہ ہا را بسازد (کمال اسمعیل ؎) شاگردی عبارت و خطّ تو کردہ اند ؛ ہم صبح آیینہ گر و ہم شام مشک سای ؛ (باقر کاشی ؎) یک عیب تو صد مرتبہ بر روی

تو آرندۂ ہشدار کہ سر منزل آئینہ گران ہست ؎ ظہوری ؎ شاہد آرای شۂ آرایش خود گر خواہ ؎ ہر طرف چون سحر آئینہ گری برخیزد ؎ مخفی مبادکہ گر کلمۂ الیست بمعنی کنندہ و سازندہ کہ با اسمی دیگر مرکب شدہ افادۂ معنی فاعلیت کند کذا فی البرہان (اردو) آئینہ گر بقول امیر بمعنی آئینہ ساز (مومن ؎) تیری غفلت سے یہ ساکت ہے کہ اب دیکھ مجھے ؎ ترک آئینہ گری آئینہ گر کرتا ہے ؎

آئینۂ گردان اصطلاح - باضافت آئینہ بقول صاحب برہان و بحر (۱) کنایہ از خورشید جہان گرد و بغیر اضافت (۲) امر و (۳) فاعل باین معنی باشد صاحب مؤید فرماید کہ چون صفت موصوف باشد بمعنی آفتاب والا امر بود یا گردانندہ آئینہ مؤلف گوید کہ طرز بیان محققین بالا وضاحت طلب است مقصود شان جز این نباشد کہ چون کلمۂ گردان را صفت آئینہ گیریم کنایہ از معنی اوّل بود کہ گردان بقاعدۂ فارسی بمعنی گردندہ باشد یعنی چون بر صیغۂ امر الف و نون فاعلی زیادہ کنند افادۂ معنی فاعلی کند ہمچو گردان و دوان و روان و نسبت معنی دوم عرض میشود کہ از مصدر (آئینہ گردانیدن) آئینہ گردان امر باشد و آنچہ صاحب برہان و بحر بمعنی سوم این را فاعل نوشتہ اند مقصود شان اسم فاعل ترکیبی است کہ بقاعدۂ فارسیان صیغۂ امر بعد اسمی مرکب شدہ افادۂ معنی فاعلی کند پس درین صورت (آئینہ گردان) بمعنی گردانندۂ آئینہ باشد (اردو) (۱) دیکھو آفتاب کا نمبر (۲) (۳) آئینہ گرد (۳) آئینہ کرنے والا - واضح ہو کہ مصدر (گردانیدن) کے جسقدر معنی ہونگے اون سب کے ترجمہ سے نمبر ۲ و ۳ - کے لئے امر اور فاعل لیا جائیگا

آئینۂ گردون اصطلاح - باضافت آئینہ - بقول صاحب ناصری کہ بدل (آئینۂ خاوری) آوردہ کنایہ از آفتاب و ہم او

بجای خودش ہم ذکر این کردہ و از طبعزاد خود
سندی آوردہ (ع) آئینۂ گردون بدر آید
از زنگ ٭ صاحب شمس گوید کہ مرادف (آئینۂ
آسمان) است کہ گذشت **مؤلف** گوید کہ
(آئینۂ آسمان) بقول محققین کنایہ از آفتاب و
ماہ ہر دو باشد و ہمین ہر دو معنی بر (آئینۂ چرخ)
گذشتہ است پس وجہی نباشد کہ برای این ہم
ہر دو معانی نگیریم (اردو) دیکھو آئینۂ آسمان۔

(۱۱۲۳) **آئینہ گردیدن** | استعمال (۱) بمعنی آئینہ
قرار یافتن و آئینہ شدن چنانکہ بیدل گوید۔
(ے) نگہ زروی تو گر کامیاب می گردد ٭ تحیر
آئینۂ آفتاب می گردد ٭ (۲) محو حیرت شدن
(ولہ ے) بآسانی مدان آئینۂ دیدار گردیدن ٭
صفا در پردۂ زنگار رو زدیدہ است شگیری (۳)
بمعنی روشن شدن (ظہوری ے) از صیقل
مہر تو دلم آئینہ گردید ٭ روئے بتماشا بکشم روی
نمائی ٭ (۴) بمعنی کاشف شدن (صائب ے)
تا روشنی صدق بدل یار نگردد ٭ گفتار تو آئینۂ
کردار نگردد ٭ (اردو) (۱) آئینہ ہونا۔ آئینہ
قرار پانا۔ (۲) آئینہ ہونا بمعنی حیران ہونا ششدر
ہونا دیکھو آئینۂ حیرت۔ (۳) روشن ہونا۔
جلادار ہونا۔ (۴) شاہد ہونا۔ ظاہر کرنیوالا
ہونا۔ کاشف ہونا۔ دیکھو لفظ آئینہ کی تیسرے
معنی اور لفظ (آئینہ شدن) کے دوسرے معنی

آئینہ گرفتن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** گوید کہ
(۱) آئینہ بدست داشتن۔ سند آصفی متعلق (آئینۂ بدست
از لا آئینہ گرفتن نزد) کہ می آید و ما سند این از کلام
ظہوری بدست آوردہ ایم (ے) عشق باز م
کہ نشد عکس فن صورت کار ٭ عقل ہر چند کہ
آئینۂ تدبیر گرفت ٭ و (۲) آئینہ گرفتن قلب
اضافت گرفتن آئینہ کہ بمعنی تیرہ و بی جلا
شدن آئینہ باشد سند این بر (آئینہ گرفتہ می آید)
و ما صراحت فرید ہم در آنجا کردہ ایم (اردو)

(۱) آئینہ ہاتھ مین رکھنا آئینہ دار ہونا ۔ (۲)
آئینہ ناصاف و زنگ آلودہ ہونا ۔ آئینہ اندھا
ہو جانا ۔ دیکھو آئینہ تار شدن ۔

(۱۱۱۵) **آئینہ گرفتن بزر** | استعمال ۔ بخیال ما (۱)
آئینہ را طلا کار کردن و بعضی از معاصرین برآنند
کہ (۲) آئینہ را بزر خریدن ۔ (کلیم ہمدانی ؎)
صاف دل ترک حق از بہر خوشامد نکند ٭ زشت
رو بیہدہ آئینہ بزر می گیرد ٭ و مدّعیان معنی دوم
در مصرع اول سند خوشامد را از فعل صافدل
گیرند و ما خوشامد را منسوب می کنیم بمقابل او ۔
(اردو) (۱) آئینہ پر طلا کاری کرنا (۲) آئینہ
خریدنا ۔

آئینہ گرفتہ | اصطلاح ۔ باضافت آئینہ
بقول صاحب بحر آئینہ زنگ خوردہ باشد
بہار گوید کہ کنایہ از آئینہ ناصاف و تیرہ ۔
(میرزا صائب ؎) از ہیچکس سپہر خجالت
نمی کشد ٭ آئینہ گرفتہ کدورت نمی کشد ٭ مخفی
مبادکہ (گرفتن) بمعنی تیرہ و بی نور شدن است و
از ہمین معنی متعلق است (آفتاب گرفتن)
و (آئینہ گرفتن) کہ گذشت ۔ صاحبان بحر و مؤید
و نوادر این معنی را بر مصدر گرفتن ترک کردہ اند
و ما بحث کاملش بجای خودش کنیم (اردو)
آئینہ ناصاف ۔ آئینہ زنگ آلود ۔ اندھا آئینہ

(۱۱۱۶) **آئینہ گزیدن** | (مصدر اصطلاحی) بفتح
کاف فارسی بمعنی ناگوار شدن آئینہ چنانکہ
صائب گوید (؎) چون سگ گزیدہ کہ
نیارد بآب دید ٭ آئینہ می گزد من مردم گزیدہ
را ٭ (اردو) آئینہ کا ناگوار ہونا آئینہ کاٹے کھانا

(۱۱۱۷) **آئینہ گل** | اصطلاح ۔ باضافت آئینہ کنایہ از قلم
از ورق گل چنانکہ بیدل گوید (؎) آئینہ گل
از بغل غنچہ جدا نیست ٭ دل گر شکند سر ببر
آغوش وصالست ٭ (اردو) پنکھڑی
بقول آصفیہ (ہندی) مونث ۔ پھول کی
پتّی ۔ برگ گل ۔ ورق گل (میر تقی ؎) نازکی

اسکے لب کی مت پوچھو ۞ پنکھڑی اک گلاب
کی سی ہے ۞

آئینۂ گوہر استعمال - باضافت آئینہ (۱۱۴۷)
گوہر باشد کہ فارسیان من حیث جلا گوہر را
با آئینہ تشبیہ دادہ اند (صائب ے) زہر
از قدح صاف دلان رنگ ندارد ۞ آئینۂ
گوہر خطر از زنگ ندارد ۞ (اردو) آئینۂ گوہر
مذکر - اردو مین کہ سکتے ہین -

آئینۂ گیتی اصطلاح - باضافت آئینہ
بقول صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
کنایہ باشد از خورشید جہان افروز - دیگرسی
ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ گیتی بکسر اول
و فوقانی و سکون ثانی و تحتانی دنیا و زمین
کذا فی البرہان پس آئینۂ دنیا و آئینۂ کہ زمین
روی خود در ان بیند کنایہ از آفتاب باشد
وبخیال ما وجہی نباشد کہ (آئینۂ گیتی) ماہ را
راہم نگوییم (اردو) دیکھو آفتاب کا نمبر ۲ و آیت الایام

آئینۂ گیتی نما اصطلاح - باضافت
آئینہ - بقول صاحب بحر از قبیل جام جہان نما
ماسندی برای این پیدا کردہ ایم (کلیم ے)
من کی آئینۂ گیتی نما بودم کلیم ۞ روی غم از بیکسی
دیدم از جلا افتادہ ام ۞ مخفی مباد کہ جام کیخسرو
را کہ احوال عالم از ان معلوم می شد - جام
جہان نما - وجام جہان بین وجام جہان آرا
وجام جہان می گفتند وہمچنین آئینۂ اسکندری
کہ گذشت پس کلیم در کلام خود ہمین قسم آئینہ را
آئینۂ گیتی نما گفتہ است (اردو) وہ آئینہ
جس مین دنیا کی کیفیت نظر آئے جیسے (آئینۂ
اسکندری) (جام جہان نما) مذکّر -

آئینہ گیر استعمال - بقول بہار معروف
مؤلف گوید کہ این متعلق بمصدر (آئینہ
گرفتن) است کہ گذشت و اسم فاعل ترکیبی
است (عرفی ے) سر بر زدہ ام بامہ کنعان
زیکی جیب ۞ معشوق تماشا طلب و آئینہ

گیرم ؛ (اردو) دیکھو آئینہ دار۔ آئینہ ہاتھ مین لیا ہوا۔

آئینہ لبریز کردن از عکس مصدر اصطلاحی (۱۱۲۹)
ارادہ کار محال و ناممکن کردن (ظہوری ؎) برکرد کار دیدن و سرشار صورتی ؛ از عکس خویش آئینہ لبریز می کنی (اردو) ہوا مٹھی مین بند کرنا۔ دیکھو (آب بپرویز پیمودن)

آئینۂ ماہ استعمال۔ باضافت آئینہ۔ (۱۱۳۰)
ماہ باشد کہ فارسیان ماہ را تشبیہ با آئینہ دادہ اند (بیدل ؎) زان جلوہ بخود ساخت جہانی چہ توان کرد ؛ شب پرتو خورشید در آئینۂ ماہ است ؛ (اردو) آئینۂ ماہ۔ اردو مین کہہ سکتے ہین۔ چاندکا آئینہ۔ مذکر۔

آئینۂ محرابی (اصطلاح) باضافت آئینہ۔ بقول بہار آئینہ کہ صورت محراب داشتہ باشد (ملا قاسم مشہدی ؎) اگر از خود دمی غافل شود دیتابی دارد ؛ پرستد خویش را آئینۂ محرابی دارد ؛ بخیال ما درینجا آئینہ استعارہ باشد از دل (اردو) وہ آئینہ جو مشابہ محراب ہو۔ دل۔ دیکھو (آئینۂ خاکیان) کا نمبر ۳۔ مذکر

آئینۂ محشر اصطلاح۔ باضافت آئینہ۔ بقول صاحب بحر عجم (۱) آفتاب محشر یا باضافت تشبیہی (۲) ہمان محشر باشد کہ نیک و بدہر کس دران روز ظاہر شود (میرزا صائب ؎) تا یکی در پردہ باشد نیک و بد ساغر کجاست ؛ دل ز دعوی شد سیاہ آئینۂ محشر کجاست ؛ (اردو) (۱) آفتاب محشر۔ اردو مین مستعمل ہے بقول امیر جو سورج قیامت کے دن نکلیگا (آتش ؎) اے آفتاب محشر انکھون سے گر گیا تو ؛ منھ پھیرتا جدھر ہے پھر مین اُدھر نگرتا ؛ (۲) عرصۂ محشر بقول آصفیہ (عربی) اردو مین مستعمل (مذکر) میدان قیامت۔

(۱۱۳۱) **آئینہ مقابل نہادن** استعمال۔ یعنی حقیقی یعنی داشتن آئینہ در برابر است (ظہوری

ــہ) از عکس تو دیدہ در تجلّی است ٭ آئینۂ
نہادہ ام مقابل ٭ (اردو) آئینہ روبرو رکھنا

(۱۱۳۲) **آئینۂ می گون** | اصطلاح - باضافت آئینہ
کنایہ باشد از عارض و رخسار سرخ چنانکہ بیدلؔ
گوید (ــہ) جو ہر خط آخر از آئینۂ می گون دمید ٭
دود ہم از شعلۂ حسن تو آتش رنگ شد ٭ (اردو)
رخسار - رخسارہ - بقول آصفیہ (فارسی) اردو
مین مستعمل - مذکّر - گال - عذار - کلّا - نسیم
ــہ) ظلمت مین مجھے نور کا پہلو نظر آیا ٭ رخسار کی
چراغ شب گیسو نظر آیا ٭ رخسار میگون کہہ سکتے ہین

(۱۱۳۳) **آئینۂ نزدودہ** | استعمال - باضافت آئینہ
بمعنی آئینۂ ناصاف و زنگ بستہ باشد (صائب
ــہ) در ضمیر روشن ما ہیچ در نکشودہ نیست ٭
گر بظاہر تیرہ چون آئینۂ نزدودہ ایم ٭ (اردو)
ناصاف آئینہ - زنگ خوردہ آئینہ -

(۱۱۳۴) **آئینۂ نفس** | استعمال - باضافت آئینہ
نفس باشد کہ فارسیان نفس را با آئینہ تشبیہ دادہ اند
(بیدل ــہ) ترک طلب بعمر طبیعی مقابل است ٭
آئینۂ نفس بمسیحا رساندہ ایم ٭ مخفی مباد کہ نفس
بفتحتین لغت عرب است بمعنی دم - کذا
فی المنتخب) (اردو) نفس - بقول آصفیہ
(عربی) اردو مین مستعمل - مذکّر - دم - سانس
تنفّس (ارشد ــہ) قیام جسم خاکی ہے
نفس پر ٭ ہوا پر ہے بنا اپنے مکان کی ٭
زباندانان اردو نے نفس کا آئینہ نہین کہا
جلیل جانشین امیر مرحوم نے ہماری استدعا
پر آئینۂ نفس کے ترجمہ کو موزون فرمادیا ہے
(ــہ) پتلیون مین ہے جبھی تک جلوۂ تصویر
روح ٭ ٹوٹتا جب تک نہین غافل نفس
کا آئینہ ٭

(۱۱۳۵) **آئینۂ نقش قدم** | استعمال - باضافت
آئینہ بکسر شین معجمہ نقش قدم باشد کہ فارسیان
نقش قدم را با آئینہ تشبیہ دادہ اند بیدل
ــہ) میچکد سجدہ ز سیمای نمودم بیدل ٭

شاہد حال من آئینہ نقش قدم است ٭ (اردو) مستعمل نقش قدم۔ بقول آصفیہ (عربی) اردو مین مذکر۔ نقش پا۔ پاؤن کا نشان (ناسخ سہ) پر رعب زمین کوچۂ قاتل کی ہے ایسی ٭ ٹھہرے نہ جہان نقش قدم رہ گزری کا ٭ نقش قدم کا آئینہ۔ کہ سکتے ہین۔

(الف) آئینہ نما | اصطلاح۔ بقول صاحب بحر عجم مرادف آئینہ دار۔ بہار بر لفظ (آئینہ نمائے) ہمین معنی نوشتہ از شیخ ابو الفیض فیاضی سند آوردہ (سہ) مہ گشتہ بصد فروغ جاوید ٭ آئینہ نمای روی خورشید ٭ بیدل گوید (سہ) در گرد سحر جوہر پروانہ ہوا بود ٭ بیدل نفس آئینہ نما شد چہ بجا شد ٭ مؤلف گوید کہ این متعلق است از مصدر (آئینہ نمودن) کہ می آید۔ بقاعدۂ فارسیان امر (نمودن) با کلمۂ آئینہ مرکب شدہ افادہ معنی فاعلی کردہ است و از کلام بیدل کہ بالا مذکور شد مصدر۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(ب) آئینہ نما شدن | پیدا می شود معنی آئینہ دار قرار یافتن۔ (اردو) (الف) دیکھو آئینہ دار۔ (ب) آئینہ دار ہونا۔

(الف) آئینہ نمودن | استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی پیش کردن آئینہ باشد (نظیری نیشاپوری سہ) شکوہ و شکر نظیری عکس کین و مہر تست ٭ آئینہ منما کہ طوطی نشکند قندی دگر ٭ مخفی مباد کہ از کلام نظیری نیشاپوری۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(ب) آئینہ نمودن بطوطی | پیدا می شود و این خبر می دہد از طریقۂ تعلیم طوطی کہ آئینہ پیش او دارند و از پس آئینہ آواز کنند او تصویر خود را در آئینہ مشاہدہ کند و میداند کہ یکی از ہمجنسان خود در مقابل است و آواز پس آئینہ را آواز ش می شمارد و خود ہم آواز کند و کلمات معلم را یاد گیرد و بزبان راند (اردو) (الف) آئینہ دکھانا۔ بقول امیر اسکی کئی صورتین

ہین - یعنی مشاطہ - بناؤ سنگار کرنے کے بعد اوس
خدام امراکو ہر روز صبح کے وقت اور حجام
خط بنانے کے بعد اپنے حجامون کو آئینہ
دکھاتے ہین اور بعض مسلمان عورتین (اگلے
یہ رسم تھی) کہ جب کوئی عزیز سفر کو جانے لگتا
تھا تو اوسکی پیٹہ کو آئینہ دکھاتی تہین اور یہ
ٹوٹکا اس لئے تھا کہ مسافر خیریت سے پھر
گھر آئے (ب) آئینہ سامنے رکھ کے طوطی
پڑہانا - بقول امیر - طوطی پڑہانے والے
طوطی کے سامنے آئینہ رکھکر آواز دیتے
ہین وہ اپنی تصویر کو آئینہ مین بولتا ہو سمجھکر
بولنے لگتا ہے اور پڑہانے والے کی آواز
پر بہت جلد سدہ جاتا ہے - اور کہتے ہین
کہ جو طوطی کبھی نہ بولتا ہو جب آئینہ اسکے
سامنے رکھا جاتا ہے اپنے عکس کو مد مقابل
جان کے بولنے لگتا ہے (وزیر ع) ہین
وہ طوطی نہین گویا کرے آئینہ جو مجکو ؛ وزیر
الطاف ایزد سے یہ میری خوش بیانی ہے ؛

آئینہ نہادن استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ
قائم کردن آئینہ باشد سند پیش کردہ صاحب
آصفی ازین تعلق ندارد و بر آئینہ از کف نہادن
می آید ما از برای این سندی از ظہوری داریم
(ع) پر توش آئینہ ہر جا می نہد ؛ خویشتن را
در مقابل می کشم ؛ (اردو) آئینہ کھڑا کرنا
قائم کرنا -

آئینہ نہادن از کف استعمال یعنی دل
کردن آئینہ و دست از آئینہ کشیدن باشد
از نظیری نیشاپوری (ع) تاب می آری کہ
از کف می نہی آئینہ را ؛ از جمال تو ندیدم جز تو
خورسندی دگر ؛ صاحب آصفی ہمین سند را
بر آئینہ نہادن) آوردہ کہ متعلق ازین است
می بایست کہ این مصدر را (آئینہ را از کف
نہادن) قرار می دادیم و بجای خودش ذکر میکردیم

صاحب آصفی ما را باز داشت و حالا من وجہ تلافی مافات کردہ ایم (اردو) آئینہ ہاتھ رکھ دینا۔

آئینۂ ہفت جوش اصطلاح۔ باضافت آئینہ بقول صاحب بحر (۱) آفتاب و (۲) آئینہ کہ از زر و نقرہ و مس و آہن و رصاص و قلعی و سرب سازند صاحب شمس و انند و ہفت قلزم ہم ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ معنی دوم اصل است و معنی اول استعارہ کہ رنگ آئینۂ ہفت جوش مشابہ رنگ آفتاب باشد یعنی مائل بسرخی و سیاہی ہمچو طلاے غیر خالص و نیز این جور آئینہ مدور ساختہ می شود و در حوالی آن آب و تابی خاص ہمچو پنجۂ خورشید پیدا می شود کہ نتیجۂ اجتماع ہر ہفت فلزات است بعضی از معاصرین بر آنند کہ (آئینۂ چینی) کہ گذشت ہمین باشد مخفی مباد کہ صاحب منتخب بر لفظ رصاص گوید کہ ارزیز است و آن دو قسم باشد سفید آن را قلعی گویند و سیاہ آن را سرب پس در بیان بالا رصاص را و رای قلعی و سرب قائم کردن غلط است معلوم میشود کہ یکی از فلزات ہفت گانہ را صاحبان لغت ترک کردہ اند و بغلطی کتابت بجایش رصاص را قائم کردند و بخیال ما می آید کہ روی ترک شد و بجای او رصاص قائم شد۔ واللہ اعلم (اردو) (۱) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنی (۲) ایک خاص قسم کا گول آئینہ جو ۷ دھاتوں کو گلا کر بنایا جاتا ہے یعنی۔ سونا۔ چاندی۔ تانبا۔ لوہا۔ جست۔ رانگا۔ سیسہ

آئینۂ ہوش اصطلاح۔ بقول بہار لفظ صناعیست و خالی از تازگی نیست صاحب انند نقل نویس آن مؤلف گوید کہ (آئینۂ ہوش) کسی است کہ روشن دماغ۔ روشن راے باشد و عاقل و دانا (ملا سالک قزوینی ۵) ز خاکستر بسعی آتش ما برق می خندد ؎

کرد پنہان جوہر آئینہ ہوشان را ۰ (اردو) روشن
دماغ - بقول صاحب آصفیہ (فارسی) اردو
مین مستعمل - مذکر - عالی دماغ - عالی فہم - ذکی - ذہین

آئینۂ یوسفان بنیش اصطلاح - باضافت
آئینہ بقول صاحب بحر آفتاب باشد صاحب
مؤید وہفت قلزم بحوالۂ ادات ذکر این کردہ
مؤلف گوید کہ معنی حقیقی این آئینہ کہ قابل
ملاحظۂ حسینان باشد کنایہ از آفتاب است
سند این بدست نیامد (اردو) دیکھو آفتاب
کے دوسرے معنے -

الف مقصورہ با بای موحدہ

اب بفتح اول وسکون ثانی بقول صاحب برہان وہفت قلزم بزبان ژند وپاژند
پدر را گویند ودر عربی نیز ہمین معنی دارد وصاحب جہانگیری در دستور چہارم خاتمۂ کتاب
بذیل لغات ژند وپاژند ذکر این کردہ گوید کہ (پد) ہم بہمین معنی است صاحب مؤید ذکر این
در لغات عرب کردہ فرماید کہ در فارسی مشدد نیز آید بمشاکلۂ جد چون ابّ وجد وصاحب
شمس ہم این را عربی گفتہ (مرزا عرب ناصح ؎) خورسند بہ نیک وبد خود باید بود ۰ اندازہ
شناس حد خود باید بود ۰ اول سبق تو ابجد آمد یعنی ۰ بر سیرت ابّ وجد خود باید بود ۰
(اردو) باپ - بقول صاحب آصفیہ (ہندی) (اسم مذکر) پدر - والد - باوا - ابا - بقول
امیر (اب) بمعنی والد باپ (عربی) اردو مین مستعمل مگر اکثر جد - کے ساتھ ملکر (شہیدی ؎)
شرف حاصل ہوا آدم اور ابراہیم کو اس سے ۰ نہ تھا فخر دو عالم فخر تھا اپنے اب وجد کا ۰

ابا بفتح اول وثانی بالف کشیدہ بقول صاحب برہان وجامع (۱) بمعنی با کہ عرب مع -
گویند چنانکہ "ابا تومی گویم" یعنی با تومی گویم و (۲) بمعنی آش ہم مطلقاً اعم از آش ماست وآش

سرکه وغیره و باین معنی بالکسر نیز درست است و در عربی بالکسر (۳) قبول نکردن - ما صراحت معنی سوم که عربیست بدینوجه کرده ایم که فارسیان این را بترکیب خود استعمال کرده اند یعنی ازین لفظ مصدرها ساخته اند که میآید صاحب منتخب اللغات بذکر همین معنی دوم را هم ذکر کرده گوید که فارسی است صاحب جهانگیری بر معنی اول از حکیم فردوسی سند دهد (۵۱) دوم خیمه برطرف جیحون زنم ⁂ ابا دشمنان دست در خون زنم ⁂ حکیم سنائی (۵۱) عنان گیر تو گر روی جمال در زدین باشد ⁂ عجب نبود که تا او را ابا خود در میان بینی ⁂ و بذکر معنی دوم سند حکیم خاقانی (۵۲) زان طبخها که دیگ سلامت همی پزد ⁂ خوش خوارتر ز فقر ابائی نیافتم ⁂ اشرف شفرده (۵۲) در مدح تو صداهای خوش دارم ⁂ افسوس که معدهٔ قلم تنگست ⁂ صاحب دری و پهلوی و وارسته بفتح اول بر معنی دوم قانع (منیر ۵۲) زندگی گر ببا تواند کرد ⁂ از ابای ابا تواند کرد ⁂ صاحب ناصری بذکر هر سه معانی نسبت دوم گوید که چون بکلمهٔ دیگر ضم شود الف آن ساقط گردد چنانکه آش سرکه را سکبا گویند و اگر شوربا شد شوربا و اگر زیره داشته باشد زیره با صاحب شمس بذکر هر سه معانی نسبت دوم فرماید که بالفتح بمعنی آش است و بالکسر نا خورش و صاحب مؤید در فصل عربی گوید که بالکسر سر باز زدن و فارسیان بمعنی نا خورش از جنس شوربا آورده اند و صاحب رشیدی بر معنی اول و دوم متفق با ناصری و بمعنی اول فرماید که مرادف کلمهٔ با باشد - بهار بر معنی سوم فرماید که بالفظ کردن و داشتن مستعمل و بر معنی دوم گوید که آش خصوصاً و هر مطبوخ عموماً و معنی اول را ذکری نکرد مؤلف گوید که اصل این بمعنی اول کلمهٔ باست که بقول صاحب تحقیق القوانین بیشتر برای افادهٔ مصاحبت بمعنی مع آید الخ

پس فارسیان برین کلمہ الف وصلی زیادہ کردہ اند چنانکہ پرویز و بیداد را اپرویز و ابیداد کردند صاحب غیاث ہم ہمخیال ماست گوید کہ زیادت الف بر حرف باست بعض معاصرین بر آنند کہ آبا اصل ست و ابا مخفف آن بالجملہ بہ قید محقق ست کہ استعمال فرس بمعنی اوّل اکثر بحذف الف ست و استعمال آبا بسیار کم و بمعنی دوم ابا اصل ست و آبا مخفف آن و بمعنی سوم در زبان عرب ابا بہمزۂ آخرہ فارسیان ابیر ابدون ہمزہ استعمال کردہ اند و با مصادر ترکیب دادہ اند کہ در ملحقات می آید (اردو) (۱) ساتھ۔ بقول آصفیہ (ہندی) اسم مذکر معیت (۲) دیکھو آش (۳) انکار۔ بقول (امیر عربی) اردو میں مستعمل۔ مذکر۔ اقرار کی ضد کسی بات کو نہ ماننا (قلق ع) کیون جی اللہ ای یہ ای خبار۔ تمکو ہمسے ہے اسقدر انکار۔ واضح ہو کہ آبا کا حقیقی ترجمہ منھ پھیر لینا ہے (امیر ع) کاہے کو یہ انداز تھا اعراض بتان کا۔ ظاہر ہے کہ منھ پھیر لیا ہمسے خدا نے۔

(۱۷۰۶) **ابا پختن** استعمال۔ بمعنی پختن آش است چنانکہ کمال اسمعیل گوید (ع) در مطبخ تو چون خورد تا اباپزد۔ آتش کہ از تکبر سرمایۂ اباست (فردوسی ع) روزی کہ از برای غذای روان عقل۔ از خوان خاطر تو زہر گون اباپزد۔ (اردو) آش پکانا

اباد بفتح الف بقول صاحب شمس مرادف آباد کہ در ممدودہ گذشت و صاحب انند بحوالۂ غیاث و صاحب غیاث بحوالۂ لطائف کہ فرہنگ مثنوی مولانا روم است نوشتہ و ما در لطائف یافتیم کہ بقصر و فتح بمعنی نفرین و دعای بد است یعنی ہلاک کناد و بمد بمعنی آفرین و دعا کہ گذشت صاحب انند صراحت کند کہ این لفظ فارسی زبان است و صاحب شمس ہم امّا صاحب شمس در بیان معنی تسامح کردہ است و کسی از اہل لغت با او نیست و نہ او سندی با خود دارد مخفی مباد کہ اباده بکسر اوّل و فتح دال مہملہ در لغت عرب

بمعنی ہلاک کردن آمده (کذا فی المنتخب) و اباد ماضی او باشد که بحالت دعا افادهٔ معنی مضارع کند و فارسیان این را بمعنی ہلاک کنا د گرفته اند پس این را لغت فارسی گفتن خطاست بلکه لغت عربی است که در فارسی تصرّف خفیفه استعمال یافته (اردو) خدا ہلاک کرے

اِباد اشتن استعمال - صاحب آصفی ذکراین کرده از معنی ساکت مؤلّف گوید که رو گردان شدن و انکار و تنفّر داشتن است چنانکه	طغرای مشہدی گوید (۵) گل از غیر خود بسکه دار د ابا ٭ بدمسازیش غنچه گرد د صبا (اردو) انکار کرنا - منھ پھیرنا -

ابار بفتح اوّل - بقول صاحب شمس - حساب و دفتر و دیوان حساب که آواره و آورجه نیز گویند و ابار گیر محاسب دیگر کسی ذکر این نکرده ما بر (آواره) و (آورجه) که گذشت صراحت کافی کرده ایم بخیال ما این مخفّف اباره است که می آید چنانکه (آوار) مخفّف (آواره) گذشت و عجبی نیست که (آبار) و (آباره) اصل است و (آوار) و (آواره) مبدّل آن که فارسیان (با) را به (واو) بدل کنند - چنانکه (آب) را (آو) کردند اندرین صورت باید که از ماخذ آبار خبر گیریم - تا بجدیکه غور کردیم جزین نباشد که این مرکّب است از (آب) و (آر) یعنی آب بمعنی رونق و قاعده و قانون و لطافت آمده پس کاغذی که آرندهٔ رونق و قاعده و لطافت در حساب است (آبار) یا (آباره) باشد که در ثانی ہای ہوّز را زیاده کرده اند یعنی منسوب بچیزی که آرندهٔ رونق و لطافت در حساب است و این رونق و لطافت چه چیز است صراحت آن بر لفظ (آواره) گذشت - الحاصل به تحقیق ما معنی (ابار) و (اباره) همان است که بر لفظ (آوار) بر نمبر (۳) ذکرش کرده ایم و ماخذ آنرا در آنجا فرو گذاشتیم و درینجا

تلافی مافات شد۔ بخیال ما آن کاغذ حساب کہ ذکرش بر لفظ (آوار) گذشت (ابار) است پس (آبارہ) و (آوارہ) دفتر و دیوان حساب راتوان گفت کہ ہای نسبت متقاضی آنست اہل لغت بوجہ عدم تحقیق ماخذ فرقی نکردہ اند انچہ فارسیان آبار و آبارہ رابدون مد استعمال کردہ اند این متعلق اززبان بمقامی است کہ اہل شیراز اکثر الفاظ راممدودہ خوانند و اہل تبریز بمقصورہ و این اختلاف لب ولہجہ شان چیزی نیست (اردو) دیکھو آوا کے تیسرے معنے

(الف) ابارده | بقول صاحب بہاری بروزن او ارجہ تفسیر ژند است و نیز کتابی متعلق بہ دین مغان (خسروانی ۵) چہ مایہ زاہد و پرہیزگار وصومعگی ؛ کہ نسک خوان شدہ در عشقش و ابارده گوی ؛ مخفی مباد کہ ازین سند استعمال - - - - - - - -

(ب) ابارده گوشدن | بمعنی ابارده خواندن پیدا است صاحب موید بر لفظ ابارده فرماید کہ بالفتح بارای موقوف نام تفسیر ژند کہ تصنیف زرتشت است و گویند کہ تفسیر نسک ہم کتابی است مغانرا کہ از صحف منزل است (اردو) (الف) ابارده تفسیر ہے کتاب ژند کی جس کا مصنف زرتشت ہے (ب) ابارده پڑھنا۔

ابارگیر | استعمال۔ بفتح اوّل وکسر کاف فارسی بقول صاحب شمس کہ بذیل لفظ ابار آوردہ محاسب باشد (مرادف) آوارگیر و آوارہ گیر (اردو) دیکھو آوارگیر و آوارہ گیر۔

ابارہ | بفتح اوّل۔ و فتح رای مہملہ بقول صاحب شمس مرادف (ابار) کہ گذشت صراحت کامل بر لفظ آبار کردہ ایم (اردو) دیکھو (ابار و آوار)۔

اباری | بفتح اوّل وکسر رای مہملہ بقول صاحب تحقیق الاصطلاحات قریہ ایست

از قرای سنبروار بریک فرسنگ شرعی جانب غربی شہر۔ مولانا مقیمی را وطن ودیگر کسی ذکر این نکرد (اردو) سنبروار کے قریون سے ایک قریہ کا نام اباری ہے۔ (مذکر)

(الف) اُباش | بقول صاحب برہان بضم اوّل بروزن قماش مجمعی را گویند کہ از ہر جنس مردم درانجا باشند و۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(ب) اباشہ | بضم اوّل وفتح رابع بمعنی اباش است واین لغت را با واو بعد از الف کہ اوباشہ باشد نیز بہمین معنی گفتہ اند۔ صاحب جامع نذکرہ و گوید کہ بمعنی اوباش است یعنی مجمعی کہ از ہر جنس مردم درانجا جمع باشند صاحبان ناصری وشمس ورشیدی نذکرہ و متفق اند با برہان۔ صاحب مؤید (ب) را بذیل لغات عربی آوردہ معناً با برہان متفق وگوید کہ فارسیان این را اوباش گویند صاحب انند باتفاق محققین اوّل الذکر صراحت کند کہ این لفظ فارسی زبان است (سعدی ﷺ) اگر تو بر دل مسکین من نہ بخشائی چہ لازم است کہ جور وجفا کشم چندین ٭ بصدر صاحب دیوان ایلخان نالم ٭ کہ در اباشہ او نیست جور بر مسکین ٭ ہم او گوید کہ (ب) عربی ہم باشد بمعنی گروہی از مردم ہمجنس صاحب ہفت قلزم ذکرہ ونفظ کردہ با برہان اتفاق دارد الحاصل بخیال ما اصل این اُباشہ عربی است وفارسیان بقاعدۂ خود تا را ہا کردہ اُباشہ خواندند وبحذف ہا اُباش ہم کردند وترکان برای اظہار ضمّہ اول بقاعدہ خود واو بعد الف آوردند او باش واوباشہ شد کہ بجای خود آید (اردو) اوباش بقول امیر (عربی) بدچلن آوارہ مزاج جسکو اس موقع سے تعلّق نہین ہے۔ ہماری راے مین الف وب کا ترجمہ مجمع عام ہے۔ مذکر۔

ابافت | بفتح اوّل وثانی وسکون مابعد بقول صاحب شمس - جامه الیست سفت ونرم وباریک وگویند که سبز نیز - مؤلّف گوید که همان آبافت است که در ممدوده گذشت معاصرین عجم گویند که اقسام دارد وبعض آن باریک باشد وبعض کلفت - در ممدوده و مقصوره فرقی نیست که نتیجهٔ لب ولہجهٔ مقامی است خصوصًا اهل ترک الف مفتوح را بمدمی خوانند که نزدشان الف بطور علامت فتح داخل کتابت می شود - بافت حاصل بالمصدر است از بافتن عجبی نیست که فارسیان قسم خاص پارچه را بزیادت الف وصلی (ابافت) نام کردند بعضی از معاصرین برآنند که (آ) نام درختیست که از ریشه هاے آن پارچه خوب می بافند باشد که (بافتهٔ آ) را بقلب اضافت آبافته کردند وهای هوز بکثرت استعمال حذف شد و (ابافت) باقی ماند - اندرین صورت اصل این همانست که در ممدوده گذشت ولب ولہجهٔ مقامی بمقصوره هم شهرت داد والله اعلم - (اردو) دیکھو آبافت - ایک قسم کا موٹا یا باریک کپڑا جو نرم ہوتا ہے -

اباکردن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلّف گوید که روگردانیدن وانکار کردن باشد چنانکه طغرا گوید (ـه) گل خیری زشرارت بسرم چون نه دود چکه زحرّیت خود کرده ابا در کشمیر (اردو) انکار کرنا - منهه پھیر لینا -

(الف) اباگلوبر | **(ب) اباگلوگیر** | اصطلاح - بقول صاحب شمس هر دو دو معنی دارد (۱) شادی که بروقت دشمن کنند و (۲) نانخورش که گلوبرنده و گلوگیر باشد دیگر کسی ذکر این نکرد معنی اوّل در الف ممدوده بر (آبا ی گلوبر و آبای گلوگیر)

گذشته است و دراینجا فکّ اضافت باشد مخفی
مباد که آبا بمعنی آش و غذا بمعنی دوّم لفظ (ابا)
گذشت پس معنی دوّم این برای الف و ب حقیقی
باشد و معنی اوّل مجاز آن یعنی غذائی که گلو را
می بُرد و گلوگیر میشود یعنی نفس را بند کند و مرگ
رساند کنایه باشد از شادی که بر مرگ دشمن
کنند یعنی بر فوت دشمن شادی کردن خرابیها
پیدا کند و غذائی را ماند که گلوبُر و گلوگیر است
که نقصان دهد و بالجمله انچه در ممدوده گذشته
است مقصود آن (بدپران قاتل) و دراینجا
(غذای قاتل) هردو کنایه شد برای شادی
بمرگ دشمن (س) ای دوست بر جنازهٔ دشمن
چو بگذری :: شادی مکن که بر تو همین ماجرا
رود :: (اردو) فارسیون نے دشمن کی موت
پر خوشی کرنے کو غذاے قاتل کہا ہے یعنی وہ
غذا جو گلا گھونٹ دے اور گلا کاٹ دے

ابالب | بفتح اوّل و دوّم و چهارم بقول
صاحب شمس اقطاع یافتن بصراحت
کرده است که این لغت فارسی است
و گوید که صاحب ابراهیمی این را ترکی
نوشته - صاحب مؤیّد بذیل لغات ترکی
ذکر این کرده است و سندی پیش نشد
ما این لغت را در کتب لغات که فرهنگ
ترکی است نیافتیم - یکی از معاصرین ما گوید
که در زمانهٔ حال اهل حوالی اصفهان (ابالب)
رمق وجه معیشت را گویند باتّی حال معنی
مصدری بیان کردهٔ صاحب شمس
کاشف است که این لغت از مصادر
فارسی زبان نیست بلکه اصطلاح فارسی است
و باشد که بترکی هم مروّج - مرکّب است از
آبا که بمعنی آش باشد و لب پس (ابالب)
بفکّ اضافت بمعنی (آشِ لب) کنایه از
وجه معیشت قلیل باشد که لب را تر کند -
(اردو) سدّ رمق - اُس ذریعه معیشت کو

ہو سکے جسکو دکن مین حلق بھیگنے کا ذریعہ کہتے ہین	کہتے ہین جس سے تنگی اور تکلیف کے ساتھ بسر برد

ابام بقول صاحب برہان وجامع وہفت و انند بروزن سلام بمعنی وام است
کہ قرض باشد صاحب رشیدی بر لفظ اوام کہ می آید ذکر این کردہ صاحب انند بر لفظ
(آبام) کہ در ممدودہ گذشت ہمین معنی رانوشتہ گوید کہ مبدّل آوام است پس عجبی نیست
کہ ابام بمقصورہ ہم مبدّل اوام باشد کہ اوام بہمین معنی می آید فارسیان واو را بابای موحدہ
و بالعکس این تبدیل می کنند چنانکہ (نوشتن) را (نبشتن) کردند و (آب) را (آو) صاحب
ناصری در دیباچۂ کتاب و دیگر کتب قانون فارسی ہم ذکر این جور تبدیل کردہ اند۔
بالجملہ اصل این وام است کہ لغت فارسی است بمعنی قرض وبقاعدۂ فارسی الف
وصلی در ابتدای او آوردند اوام شد و واو را ببا بدل کردہ ابام کردند (اردو) دیکھو لفظ
آبام۔ کے معنی نمبر (۱)

ابانس بفتح اوّل وچہارم بقول صاحب محیط لغت یونانی است ومعرّب ہمین است
آبنوس کہ در ممدودہ گذشت ہم او گوید کہ گیلانی در شرح مفردات قانون می نویسد کہ در کتب
ذکر می کنند کہ آبنوس را بیونانی ابانس نامند واین نادر است بہر آنکہ در ہندی نیز آبنوس
می خوانند ونیز این درخت در زمین یونان نمی روید ونہ در جائیکہ قریب آنست تاکہ
آنرا در یونانی نام بودی پس اکثر اشیائیکہ در جاہای معین یافتہ میشود آنرا اسمی بلغت
اہل آنجا وضع کردہ میشود واہل بقاع دیگر آن نام را استعمال می کنند (الخ) بندہ عرض
می کنم کہ اگرچہ بلحاظ موضوع ما ضرورت ذکر لغت یونانی نبود ولیکن بدین وجہ کہ ما بر لفظ

آبنوس کہ کہ گذشت) بہ تحقیقش جگر کاوِ یہا کردہ ایم این را ضمیمۂ آن دانستہ در اینجا دادیم صاحب سواء السبیل این را ابنوس بفتح اوّل آوردہ صراحت کند کہ بیونانی یبنوس گویند درختی باشد سیاہ و مشہور (اردو) دیکھو آبنوس۔

ابانمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی رو گردانیدن و انکار کردن است مرادف اباکردن کہ گذشت (دولتشاہ سمرقندی نثر) سلطان بہرام شاہ غزنوی خواست تا ہمشیرۂ خود را بہ نکاح شیخ در آرد۔ ابانمود" (اردو) دیکھو اباکردن۔

ابانیدن بفتح اوّل و کسرۂ نون بقول صاحب شمس بمعنی (۱) ستودن و (۲) ستودہ آمدن (مرادف) آبادانیدن کہ گذشت (انتہی) مصدریست غریب کہ ہمۂ اہل لغت ساکت اند۔ سندی پیش نشد۔ مجرد بیانش اعتبار را نشاید کہ ماخذ این ہیچ بفہم نمی آید (اردو) دیکھو آبادانیدن۔

اباے بفتح اوّل بر وزن گدای بقول صاحب انند و بہار بمعنی کفل پوش چارپا است صراحت کند کہ لغت فارسی است و بہار برختم تعریف گوید کذا فی الملحقات بخیال ما اصل این (آب آے) بود یعنی آب بمعنی رونق و آے حاصل بالمصدر آمدن و آیدن کہ گذشت بمعنی (آمد) پس (آے آب) بقلب اضافت (آب آے) شد بمعنی (آمد رونق) بدینوجہ کہ کفل پوش رونق چارپا را بیفزاید فارسیان آنرا آب آے گفتند و بکثرت استعمال ولب ولہجۂ مقامی (اباے) شد واللہ اعلم بالصواب۔ سندی پیش

نشدو دیگر کسی ذکر این نکرد (اردو) دکن مین اسکو اُٹرتنک کہتے ہین صاحب برہان نے کفل پوش پر لکھا ہے کہ وہ کپڑا جو گھوڑے کی پیٹھ پر اڑھاتے ہین جسکو ترکون نے اُوتُرک کہا ہے پس دکہنیون نے اسی لغت ترکی سے غالباً اُٹرتنک بنالیا ہے۔

ابا سے گلوگیر | اصطلاح - بقول صاحب ناصری کنایہ از دولت دنیاست کہ سبب رنج و زحمت صاحبش خواہد شد (منہ سے) ازین حریف گلو بر حذر کنید حذر ؛ ازین ابای گلوگیر ابا کنید ابا ؛ ہمین لفظ در ممدودہ ہم گذشتہ است بمعنی نعیم دنیا بخیال ما در انجا لفظ (آبا) جمع اب باشد یعنی (آبای گلوگیر) بمعنی (پدران خفہ کن) و در این جا (ابا سے گلوگیر) بمعنی آشی و غذائی کہ در گلو گیرد و نفس را تنگ کند و باعث ہلاکت شود (اردو) دیکھو آبا سے گلوگیر کے پہلے معنے۔

ابتدا | بکسر اول و ثالث بقول صاحب منتخب بمعنی آغاز کردن (انتہی) مصدر عربیست از باب افتعال - و ما ذکر این درین کتاب بدین وجہ می کنیم کہ فارسیان این را بقاعدۂ خود با مصادر متعددہ استعمال کردہ اند کہ در ملحقات می آید - صاحب آصفی بحوالۂ بہار بمعنی شروع گوید و صاحب حکایت یوسف سراج ہم استعمال این در فارسی بہمین معنی کند - و بقول شمس بالکسر آغاز کردن و آشکارا کردن و آفریدن صاحب انند گوید کہ نو بیرون آوردن چیزے راست و آغاز کردن (ظہوری سے) مدار دست ظہوری ازان جریدہ روان ؛ کہ انتہای رہ خود در ابتدا دزدند ؛ (ولہ سے) کار و بار انتہا پذیر شدہ است ؛ روش ابتدا بکار مبر ؛ (انوری سے) صفات مدح تو در ابتدای مصحف مجد ؛

مثال نعت تو در انتہای دفتر جود ❊ (اردو) ابتدا - بقول امیر (عربی) اردو مین مستعمل -
(مؤنث) بمعنی آغاز - شروع (رشک ؎) خدا ہی جانے کہ اسے رشک انتہا کیا ہو
ہے ابتدا سے محبت مین غم محال مجھے ❊ (تسلیم ؎) جو کھینچی تیغ بہر قتل عشاق ❊ ہمین سے
پُر جفا نے ابتدا کی ❊

ابتدا ساختن | استعمال - بہار ذکر
این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** گوید
کہ بمعنی آغاز کردن است (علی خراسانی
؎) انتہاے معنی او رو بہ بہبود دی کند ❊
از ستایش لفظ را اگر نطق ساز د ابتدا ❊ (اردو)
ابتدا کرنا بقول امیر شروع کرنا (فقرۂ امیر)
"چھیڑ کی ابتدا آپ ہی نے کی تھی"

ابتدا کردن | استعمال - صاحب
آصفی و بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت
مؤلف گوید کہ مرادف ابتدا ساختن
است کہ گذشت (حافظ شیرازی ؎)
گفتم کہ ابتدا کنم از بوسہ گفت سنے ❊
بگذار تا کہ ماہ ز عقرب بدر شود ❊ (صاحب
؎) اوّل ثناے حسن ملیحان ادا کنند ❊
آری طعام را نمک ابتدا کنند ❊ (علی
خراسانی ؎) ابتدای لفظ و معنی کردن
از نام خدا ❊ صلِ نعمتِ جمیل و ہمتا خالق ارض و سما ❊
(اردو) دیکھو ابتدا ساختن -

ابتر | بفتح اوّل و سوّم - بقول بہار پراگندہ و ضائع - این لغت عربست فارسیان
این را بقاعدۂ خود با مصادر فارسی آوردہ مصدر مرکّب ساختہ اندکہ در ملحقات می آید
بقول صاحب منتخب دم بریدہ و بے فرزند و عاری است گشندہ و زیانکارہ و آنچہ عروہ
ندارد از توشہ دان و ہر چیزی کہ منقطع از خیر باشد و بیت چہارم از مثمن متقارب و لقب

مغیرہ بن سعید صاحب آصفی متفق با بہار (انوری ره) تو پیش از عالمی گرچہ در روئی؛ چو علم معنوی در لفظ ابتر (اردو) ابتر۔ بقول امیر (عربی) اردو مین مستعمل بمعنی پریشان ابتر بتر۔ منتشر (وزیر ره) اوراق خلائق نظر آتے ہین پریشان؛ یہ دفتر عالم کہین ابتر تو نہین ہے؛

ابتر داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی پراگندہ و پریشان کردن و داشتن است (خسرو دہلوی ره) ورق چون داغ شد ابتر نگردد؛ چو داغم کردۂ ابتر چہ داری؛ (اردو) ابتر کر رکھنا کہ سکتے ہین جیسے "کیون انھون نے اپنے دفتر کو اسقدر ابتر کر رکھا ہے"؛

ابتر شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ پریشان گردیدن و پراگندہ شدن است (فیضی اکبر آبادی ره) اجزای وجود من کہ ابتر شدہ بود؛ غم نیست کہ در شکنجۂ غم دارد؛

(اردو) ابتر ہو جانا۔ (فقرہ امیر بذیل لفظ ابتر) روپے کی کمی سے انکا کارخانہ ابتر ہو گیا (آتش ره) برہم نہو مزاج کسی وقت آپکا؛ ابتر ہوئی ہے زلف نہایت سنواریئے؛

ابتر کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ پراگندہ و پریشان ساختن است (مجد یزدی ره) جہان پناہا شرحی ز حال من بشنو؛ کہ نظم حال مرا چرخ سفلہ کرد ابتر؛ (اردو) ابتر کرنا۔ بقول امیر الٹ پلٹ دینا ابتر بتر کرنا (ناسخ ره) دفتر عالم بجاے گنجفہ ہے آپکو؛ کیجیے ترتیب دم مین دم مین ابتر کیجیے؛

اتبر گردیدن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که مرادف اتبر شدن باشد که گذشت و سند این از خسرو دهلوی بر اتبر داشتن مذکور (اردو) دیکھو اتبر شدن -

اتبر نمودن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که مرادف اتبر کردن است که گذشت (عالی شیرازی ؎) حیا و وابل و غیث است مدرار و مطر باران ٭ که طغیان کرد و حال و مال مردم را نمود اتبر ٭ (اردو) دیکھو اتبر کردن -

(الف) **اتگن** بفتح اول و تای فوقانی و کسرۂ کاف فارسی بقول صاحب شمس خداوندخانه و نام ترکان صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ گوید که فارسی است بمعنی (۱) صاحب خانه و (۲) بمعنی ترک صاحب مؤید بذیل لغات فرس این را

(ب) **اتگین** نویسد و بحوالۂ قنیه فرماید که با کاف فارسی خداوند و خانه دار و هم اسامی ترکان - مؤلف گوید که اَبَت بفتح اول و سکون ثانی - بقول صاحب منتهی الارب بمعنی شدّت و حدّت است و گین در فارسی بمعنی صاحب و گن به تخفیف یا مخفف آن پس اَتگین بفتح اول و سکون ثانی و فتح تای فوقانی و کسر کاف فارسی بمعنی صاحب حدّت و شدّت است که مجازاً بمعنی صاحب حکومت باشد که فارسیان این را بمعنی صاحب و خداوند خانه استعمال کنند همین لفظ در اسمای ترکان مستعمل از قبیل سبکتگین که نام پادشاهی بود تحقیق سبکتگین بجای خودش آید مخفی مباد که بخیال ما اتگن بدون تحتانی اصل است - ترکان بقاعده خود کسرۂ کاف فارسی را بیای تحتانی ظاهر و فارسیان یا

در قرارت داخل کردند ہمین قسم عمل در اکثر لغات گذشتہ است نیز بخیال ماگن وگین لغت ترک است امّا صاحب برہان آنرا صراحت نکرد و فارسی قرارداد تحقیقش ہم بجامی خود آید (اردو) (۱) صاحب خانہ بقول آصفیہؔ (عربی و فارسی) اردو مین مستعمل (مذکّر) مکین - گھر والا - گھر کا مالک (درد ۵) مدرسہ یا دیر تھا کعبہ تھا یا بت خانہ تھا ؛ ہم سبھی مہمان تھے وان توہی صاحب خانہ تھا ؛ (۲) اتگین اکثر ترکون کے نام مین مستعمل ہے

(الف) **ابجد** (۱) بفتح الف وجیم بقول بہار نام علمی معروف کہ اعداد حروف تہجّی بدان دانستہ می شود صاحب غیاث گوید کہ کنایت از حروف مفردات کہ الف با تا ثا باشد تا آخر وہشت کلمہ معروف کہ بحساب جمل بجہت ترتیب اعداد حروف تہجّی معیّن داشتہ اند اوّل آن ابجد (۲) ہوّز - (۳) حطّی (۴) کلمن (۵) سعفص - (۶) قرشت - (۷) ثخذ (۸) ضظغ - ہم او بحوالہ صاحب مدار الافاضل چنین نوشتہ کہ ابجد اے ابی وُجِدَ فی المعصیۃ یعنی پدر من کہ آدم بود یافتہ شد در گناہ یعنی گناہی ازو بوجود آمد و ہم چنین براے ہر یک لفظ معنی خاص ذکر کردہ است کہ بجایش آید - ہم او گوید کہ بعضی نوشتہ اند کہ ابا جاد نام پادشاہی بود کہ ابجد مخفّف آنست وہفت کلمات باقی اسمای ہفت فرزندان اوست چنانچہ در صراح وغیرہ تصریح آن است وبعضی برآنند کہ مرامر نام مردی بود کہ خط نوشتن ایجاد اوست این ہشت کلمات اسامی ہشت فرزندان اوست ہم او فرماید کہ در رسالہ (ضوابط عظیم معنی ہر ہشت الفاظ بطور دیگر نوشتہ نسبت ابجد گوید کہ بمعنی (آغاز کرد) باشد (تم کلامہ) صاحب انند بر نقل

تحقیق غیاث اکتفا کرد مؤلّف گوید که ما تحقیق این در تالیف خود (غرائب الجمل) کرده ایم

ابجد۔ کلمہ ایست جامع الف۔ با۔ جیم۔ و دال برای اظہار سلسلۂ حروف و ہمین طور ہست دیگر ہفت کلمہ ترتیب حروف ہجا درین نیست۔ (۲) فارسیان ابجد را بمعنی الف۔ با۔ تا۔ یعنی آغاز تعلیم ہم استعمال کردہ اند کہ در ملحقات این بر (ابجد آموختن) می آید۔ و ابجدی کہ دران ترتیب حروف ہجا باقی است آنرا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(ب) ابجدِ آدم | گویند و بعضی آنرا (ابتث) نیز گفتہ اند و مجموعۂ این حروف ہفت کلمہ باشد کہ دران سلسلہ حروف ہجا قایم است یعنی (۲) ثخذ۔ (۳) ذرزس (۴) شصضط (۵) ظعغف (۶) قکلم۔ (۷) نوہی۔ گویند کہ اول ابجد آدم رواج یافت ولیکن رواج آن باقی نماند و ابجدی کہ حالا مروّج است رواج آن پیغمبر نوح داد (علیہ السلام) ازینجاست کہ آنرا ابجد نوحی ہم گویند۔ درین ہر دو قسم ابجد بست و ہشت حرف را سلسلۂ خاص است کہ نہ ازان برای احاد و نہ دیگر یعنی از حرف دہم تا ہجدہم برای عشرات و نہ ثالث یعنی از حرف نوزدہم تا بست و ہفتم برای مآت و حرف بست و ہشتم برای الف و این مذہب مشارقہ باشد و مغاربہ در سلسلۂ بعض حروف اختلاف دارند و این اختلاف در ابجد نوحی است نہ در ابجد آدمی زیرا کہ ابجد آدمی رواج ندارد و آنچہ در (ابجد نوحی) الآن رواج است مطابق مذہب مشارقہ باشد گویند کہ ابجد بر ہفت قسم است (۱) ابجد آدم (۲) ابجد ابدان (۳) ابجد ترفّع و تنزّل (۴) ابجد سبعہ (۵) ابجد طبیعی (۶) ابجد عناصر (۷) ابجد نوحی۔ تعریف ہر یک قسم بجای او آید و درینجا بر تعریف (ابجد آدم) اکتفا نمودہ

بالجملہ (ابجد آدم) ابجدیست کہ از ہمہ قدیم است و بر ہمان ہفت کلمہ شامل کہ ذکرش بالا گذشت و اہل تحقیق این را بجای ابجد (ابتث) گفتہ اندکہ کلمۂ اوّل باشد صراحت آن بذیل کردہ می شود۔

۱	ابتث	ا	ب	ت	ث
	اعداد	۱	۲	۳	۴
۲	جحخد	ج	ح	خ	د
	اعداد	۵	۶	۷	۸
۳	ذرزس	ذ	ر	ز	س
	اعداد	۹	۱۰	۲۰	۳۰
۴	شصضط	ش	ص	ض	ط
	اعداد	۴۰	۵۰	۶۰	۷۰
۵	ظعغف	ظ	ع	غ	ف
	اعداد	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰
۶	قکلم	ق	ک	ل	م
	اعداد	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰
۷	نوهی	ن	و	ه	ی
	اعداد	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

بعض اہل تحقیق صراحت کردہ اند کہ در کلمات (ابجد آدم) حرف اوّل مفتوح است
و حرف دوم مکسور و حرف سوّم مضموم و حرف چہارم ساکن و این حرکات در حساب
جمل اثری ندارد محقّقین جمل گفتہ اند کہ اگر در تاریخ از ابجد آدم کار گیرند و صراحت کنند علیحدہ
ندارد ماگوئیم کہ ہر کہ (ابجد آدم) را بکار گیرد خلف الرّشید باشد کہ ابجد جدّ اعلی را زندہ کرد
بعض بر آنند کہ ابجد مرکّب است از اَب و جَد کہ ابًا عن جدٍّ رواج گرفتہ و بعض
بر آنند کہ از اَب نوح مراد است کہ آدم ثانی است و از جد آدم مراد باشد کہ جدّ اعلی
است و ازین کہ بادی و موجد ابجد ہمین دو پیغمبر اند (صلوۃ اللہ علیہما) بنا بر علیہ بیاد کرد
نام ہر دو این را ابجد گفتند اگرچہ این لفظ فارسی زبان نیست ولیکن فارسیان استعمال
این کردہ و اقسام این ترکیب فارسی بیان کردہ اند ازینجاست کہ ما این را در موضوع
این کتاب جا دادیم - الحاصل مجرّد ابجد گفتن مقصود از ابجد نوحی است و ابجد آدم
یا ابتث ہمان کہ از ایجاد ابو البشر است - صاحب شمس بر لفظ ابو دجاد نوشتہ کہ مراد
از ابجد است و صاحب مؤیّد بر ابو جاد گفتہ کہ ابجاد است (کہ جمع ابجد باشد) دیگر لغات
عرب ازین لفظ ساکت - صاحب معدن الجواہر کہ محقّق فن جمل است فرماید کہ ابجد
باوجود آنکہ لفظ سریانی است در زبان عرب بقاعدۂ عربی جمع آن آمدہ چنانکہ شیخ علی
دده در کتاب محاضرۃ الاوائل آوردہ - قال السہیلی - قد جری ابو جاد علی لفظ لایجوز
الّا ان یکون عربیًا تقول ہذا ابو جاد و رایت اباجاد و مررت بابی جاد و اختلف فی
معناہ (الخ) (انوری ۵) چون حرف آخر است ز ابجد گہ سخن ٭ در راستی چو حرف

نخستین ابجد است ؛ مخفی مباد کہ درین شعر انوری از مجرّد ابجد - ابجد نوحی مراد است کہ در عالم مروّج است (اردو) (الف) ابجد - بقول امیر (عربی) اردو مین مستعمل - (مؤنث) (۱) بقول مؤلّف ان آٹھ کلمون مین سے جن کا بیان مؤلّف نے فارسی مین کیا ہے ایک کلمہ - بقول امیر ۲۸ حرفون کو آٹھ کلمون مین جمع کرکے تمام حروف کے اعداد بحساب جمل قرار دیے ہین - مؤلّف کہتا ہے کہ اس کا تفصیلی بیان (ابجد نوحی) پر آئیگا - مجرّد ابجد سے وہ آٹھون کلمے مراد ہین جن کا بیان فارسی مین گزرا - (۲) بقول امیر - حروف تہجی (عربی) الف بے کے اٹھائیس حرف مؤلّف کہتا ہے کہ تعلیم کی ابتدا - اور مبتدی کو ابجد خوان کہتے ہین (آتش ؎) گزرا مجاز سے تو حقیقت کھلی مجھے ؛ قرآن کا سامنا تھا جو ابجد تمام کی ؛؛ ابجد کا تفصیلی بیان ہم نے اپنی تالیف (غرائب الجمل) مین کیا ہے جو اردو زبان مین لکھی گئی ہے (ب) ابجد آدم وہ خاص ابجد ہے جس مین حروف تہجّی کا سلسلہ قائم رہتا ہے جس کا نقشہ تعریف فارسی مین لکھا گیا ہے - اس کے موجد آدم علیہ السلام ہین اسی لئے اسکو فارسیون نے ابجد آدم کہا -

(۱) **ابجد آموختن** استعمال - درس الف با تا گرفتن و دادن است چنانکہ ظہوری گوید (؎) بتوان ابجدی بقول آموخت ؛؛ کہ دہد خویش را بکتب ما ؛؛ صاحب آصفی بذیل لفظ ابجد ذکر این کردہ - - - -

(۲) **ابجد آموز** را ہم نوشتہ از معنی ساکت و حوالہ بہ بہار عجم کندو بہار عجم از این ہر دو لفظ خالی مؤلّف گوید کہ ابجد آموز

مشتق است از (ابجد آموختن) بمعنی درس
ابتدائی دہندہ وگیرندہ مخفی مباد کہ آموز امرست
از آموختن و آموختن لازم ومتعدی ہر دو
آمدہ و بقاعدۂ فارسیان امر بعد اسمی مرکب شدہ
افادہ معنی فاعلی کردہ است (اردو) (۱) الف
بے پڑھنا - پڑھانا (۲) الف - بے پڑھانیوالا
پڑھنے والا -

(۲۱۱) **ابجد ابدان** | اصطلاح - باضافت ابجد
ابجدیست کہ علمای جفر وغیرہم بلحاظ اعضای
جسمانی انسان وضع کردہ اند کہ مرکب است از
ہفت کلمہ (۱) ابجد (۲) ہوزح (۳) طیکل
(۴) منسع (۵) فصقر (۶) رشتخ (۷) ثذضظغ و درین
ہفت کلمہ بست وہشت حرف ہجای عربی
است و برای ہر یک حرف عددی قائم است
بقاعدۂ (ابجد نوحی) کہ می آید در اکثر رسائل جفر مذکور
است کہ ازین ہر ہفت کلمہ حرف اول متعلق
است باسر انسان و مایتعلق بہ وحرف دوم
متعلق از حصۂ جسم انسانی کہ از مقعد آغاز شود
و بر قدمین ختم گردد و حرف سوم تعلق دارد از رگ
گردن تا سر فواد و حرف چہارم از سر فواد تا سر ذکر
و این تقسیم چہارگانہ برای ہر یک کلمۂ (ابجد ابدان)
وہمین است وجہ تسمیۂ این - کما قال صاحب
معدن الجواہر - للراس و ماحولہ قیل (اہطمفشذ)
وللمقعد الی الافخاذ والقدمین (بوینصتض) و
للاوداج الی راس الفواد (حزکسقثظ) وللراس
الفواد الی راس الذکر (دحلعرخغ) ازین چہار
کلمۂ مذکورہ در ہر یک کلمہ ہفت حرف است
یعنی در اول حرف اول از ہر ہفت کلمۂ (ابجد
ابدان) و در دوم حرف دوم از ہر ہفت
کلمۂ ابجد ابدان وہم برین قیاس در سوم حرف
سوم از ہر ہفت کلمۂ (ابجد ابدان) و ہمچنین
در چہارم - حرف چہارم از ہر ہفت کلمہ
(ابجد ابدان) اہل جمل ہم ازین ابجد کار
می گیرند و بمناسبت واقعہ کہ تاریخ آن

مقصود است از ین ابجد تاریخ می نویسند مثلاً سر کسی را برید ند و تاریخش مقصود است پس مصرعی مناسب حال برای مادۂ تاریخ می نویسند و اشارہ کنند کہ از (ابجد ابدان) تاریخ می برآید مقصود ازین اشارہ اینست کہ از مصرع مذکور اعداد ہمان حروف شمار کنند کہ متعلق بہ (سر و ما یتعلق بہ) است یعنی الف - ہا - طا - میم - ف - شین معجمہ - ذال منقوطہ - اگر اعداد این حروف برای تاریخ مطلوب کافی نشود ممکن است کہ از صنائع فن جمل کار گیرند کہ ذکر آن و تالیف خود (غرائب الجمل) کردہ ایم - نقشۂ ذیل این عرض کنیم کہ جا مع تعریف مبین باشد -

	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	
ابجد ابدان	ابجد	ہوزح	طیکل	منسع	فصقر	ثتشخ	ذضظغ	مجموعہ حروف
متعلق بہ سر اطراف آن	ا	ہ	ط	م	ف	ش	ذ	اہطمفشذ
	۱	۵	۹	۴۰	۸۰	۳۰۰	۷۰۰	
از مقعد تا قدمین	ب	و	ی	ن	ص	ت	ض	بوینصتض
	۲	۶	۱۰	۵۰	۹۰	۴۰۰	۸۰۰	
از رگ گردن تا سر فواد	ج	ز	ک	س	ق	ث	ظ	جزکسقثظ
	۳	۷	۲۰	۶۰	۱۰۰	۵۰۰	۹۰۰	
از سر فواد تا سر ذکر	د	ح	ل	ع	ر	خ	غ	دحلعرخغ
	۴	۸	۳۰	۷۰	۲۰۰	۶۰۰	۱۰۰۰	

(اردو) ابجد ابدان یا ابجد جسم انسان نوشت اردو مین کہ سکتے ہین علماے جفر اور

جمل نے ۲۸ حروف تہجّی عربی سے ۷ کلمے بنائے
ہین جو نقشہ بالا کے عنوان پر ہین انھین ۷
کلمات کے مجموعہ کا نام (ابجد ابدان) ہے ہر کلمہ
کے پہلے حرف کا تعلّق سر سے ہے اور
دوسرے حرف کا تعلّق مقعد سے تلوون
تک اور تیسرے حرف کا تعلق رگ گردن سے
دل تک اور چوتھے حرف کا تعلق سر دل
سے شرمگاہ تک - اس ابجد کے اعداد -
ابجد نوحی یعنی ابجد مروّج کے مطابق ہین ہم نے
اس کا تفصیلی بیان اپنی تالیف (غرائب الجمل)
مین کیا ہے جو زبان اردو مین ہے -

ابجد ایّام طفلی | استعمال - باضافت (۱۱۳۹)
ابجد - یعنی الف - با - تا - ست (الخ) مقصود
از تعلیم ابتدائی است کہ طفلان را دہند
چنانکہ صائب گوید (ع) آہ از کودکی
مرا جیہا سے ابنای زمان ؛ ابجد ایّام طفلی
راز سر باید گرفت ؛ (اردو) ابتدائی تعلیم
جو بچپن مین دی جاسے - حروف تہجی کی
تعلیم - (مونث)

ابجد بر زبان نہادن | (مصدر اصطلاحی)
بمعنی آغاز تعلیم کردن و درس الف - با - تا
دادن صاحب آصفی بر (ابجد نہادن) سند
از علوی مو آوردہ کہ بکار نامی خورد (نثر)
معلّم ہیچدانی مانند سوسن ابجدی بر زبانش
نہادہ " (اردو) آغاز تعلیم کرنا - الف
بے - پڑھانا -

ابجد تجرید نوشتن | (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب برہان و بحر و رشیدی و بہار
کنایہ از ترک خواہش و آرزو کردن و از خودی
و مزاحمت نفس بر آمدن و از ما سوی اللہ
مجرّد گردیدن باشد صاحب جہانگیری باتفاق
برہان از حکیم خاقانی سند آرد (ع) نوشتم
ابجد تجرید و بس چون نشرہ طفلان ؛ نگاریدم
بسرخ و زرد اشک و چہرہ ہر نامش ؛ صاحب

شمس (ابجد تجرید ہشتم) را ذکر کند و گوید کہ یعنی از خودی و مزاحمت نفس بیرون آمدم مؤلف گوید کہ استعمالی کہ در کلام خاقانی گذشت بصیغۂ ماضی مطلق است صاحب شمس بلحاظ آن این را محدود بماضی کرد و این احتیاط اوست کہ عرصۂ لغت فرس را تنگ می کند۔ (نبشتن و نوشتن) یکی است کہ فارسیان با را با واو و بالعکس آن بدل می کنند۔ تجرید لغت عرب است مصدر راز باب تفعیل بقول صاحب منتخب بمعنی برہنہ کردن زمین از نبات و جز آن و پیراستن درخت (الخ) (اردو) آزرد ترک کرنا۔ تجرّد اختیار کرنا۔ ترک دنیا کرنا۔ آاپ سے گزر جانا) بقول امیر (اپنی ہستی اور خودی سے گزر جانا) (درد ۵) آپ سے ہم گزر گئے کب کے ٭ کیا ہے ظاہر مین گو سفر نہ کیا ٭۔

ابجد ترفع و تنزل اصطلاح۔ باضافت (۱۱۳)

ابجد ابجد یست کہ علمای جمل بست و ہشت حروف تہجّی عربی را بر نہ کلمات خاص تقسیم کردہ وضع کردہ اند یعنی۔ کلمۂ اوّل بر چار حرف شامل است و از باقی کلمات ہر یکی سہ حرف دارد (۱) ایقغ۔ (۲) بکر۔ (۳) جلس (۴) دمت (۵) ہنث (۶) وصخ (۷) زعذ (۸) حفض (۹) طصظ۔ واضح باد کہ در ہر یک کلمہ حرف اوّل متعلق با حاد است و حرف دوّم متعلق بعشرات و حرف سوّم متعلق بہ مآت کلمۂ اوّل کہ چار حرفی شد سبب آنست کہ درو یک حرف الوف ہم ہست و بدین وجہ کہ در درجۂ الوف بجز (غین) حرفی دیگر نیست مابقی کلمات سہ حرفی قرار یافتند۔ مثلاً (ایقغ) کہ کلمہ اوّل درو الف برای احاد است کہ یک عدد دارد و یا برای عشرات کہ عدد او دہ باشد و قاف برای مآت کہ عدد ش

صد است و غنین برای الوف کہ عدد این ہزار است وہمبرین قیاس باید کرد برای دیگر کلماتِ (ابجد ترفّع وتنزّل) مخفی مباد کہ دریک کلمہ اگر از اوّل حرف شمار کنیم معلوم خواہد شد کہ در حرف دوّم ترفع است بہ نسبت اوّل و در حرف سوّم ترفّع بہ نسبت دوّم و در حرف چہارم ترفّع بہ نسبت سوّم واگر از حرف آخرۂ کلمہ بہ بینیم برعکس آن در مابعد تنزّل بنظر می آید۔ ہمین است وجہ تسمیۂ دیگر ہیچ ضرورت این ابجد۔ با صنائع تاریخ جمل متعلّق است بہ نسق مراتب اعداد و بسط کہ تشریح کامل آن درینجا طول امل باشد مشتاقان تحقیق از تالیف ما (غرائب الجمل) توانند دریافت وبرخی صراحت آن بر لفظ نسق وبسط بجای خودش بیاید انشاءاللہ مخفی مباد کہ درین ابجد ہم شمار اعداد حروف مطابق (ابجد نوحی) یعنی ابجد مروّج باشد

(اردو) ابجد ترفّع وتنزّل۔ کہہ سکتے ہین۔ (مؤنّث) ایک خاص ابجد کا نام جو اہل جمل نے ۲۸۔ حروف تہجی عربی سے (۹) کلمے مرکّب کرکے بنائے ہین۔ ان نو کلمون کی صراحت وتعریف فارسی مین ہوچکی ہے ہر کلمہ مین ایک حرف اکائی کا ہے اور دوسرا دہائی کا اور تیسرا سیکڑے کا۔ اور خاص کر پہلے کلمہ مین چوتھا حرف ہزار کا ہے اس لئے کہ الوف کے درجہ مین صرف (غین) ہے۔ ہر کلمہ کو پہلے حرف سے دیکھا جاے تو ہر حرف مابعد مین عروج ہے اور آخری حرف سے دیکھا جاے تو نزول ہے اسی لئے اس ابجد کو فارسیون نے ابجد ترفّع وتنزّل۔ نام رکھا۔ اس ابجد سے صنائع تاریخ جمل مین کام لیا جاتا ہے جسکی کامل صراحت ہماری تالیف غرائب الجمل مین ہے۔

(۱) ابجد خوان (اصطلاح و مصد
(۲) ابجد خواندن اصطلاحی) صاحب
انند ذکر نمبر (۱) کردہ گوید کسی کہ الف۔
با۔ تا۔ بخواند و صاحب آصفی ذکر نمبر (۲)
کردہ از معنی ساکت و حوالۂ بہار عجم دہد و
بہار ازین لفظ ساکت مؤلف گوید کہ
آغاز تعلیم کردن است و (ابجد خوان)
بمعنی فاعل نمبر (۲) یعنی اسم فاعل ترکیبی
(اردو) (۱) ابجد خوان۔ بقول امیر الف
بے پڑھنے والا۔ مجازاً۔ مبتدی۔ نوسیکھ۔
(رندــہ) دبستان محبت مین مری تحصیل
افزون ہے ؎ اگر مجنون تھا ابجد خوان تو
مجھ کو حفظ قرآن تھا ؎ (۲) الف۔ بے پڑھنا

ابجد روان ساختن (مصدر اصطلاحی
بقول صاحب بحر بحوالۂ خان آرزو کہ در چراغ
نوشتہ سبق گرفتہ یاد کردن است و وارستہ
گوید کہ (ابجد خواندن) باشد (کہ گذشت) از
عالم الف با تا خواندن گویند کہ فلانی ہنوز
ابجد روان نساختہ یعنی الف با تا نخواندہ
چہ پر جاہل است۔ خان آرزو۔ و وارستہ۔
ہر دو از کلام شفائی سند آوردہ اند (ــہ)
روان نساختہ ابجد بمکتب معنی ؎ ولی بعلم
جہالت یگانہ استاد است ؎ صاحب بحر
فیصلہ نکرد و ما با وارستہ اتفاق داریم (اردو)
دیکھو ابجد خواندن۔

ابجد سبعہ اصطلاح۔ باضافت ابجد
ابجدیکہ اہل تحمل و تنجیم و وفق و تکسیر و دعوت
و غیرہم بہ تقسیم حروف ہجای عربی بر ہفت
کلمۂ مرکب وضع کردہ اند برای مقاصد
خود۔ بدین سبب کہ ہر کلمۂ مخصوص است
برای سیارۂ از ہفت سیارگان فلک
و تخصیصی با روز ہم دارد۔ این را ابجد سبعہ
نام نہادند ہر کلمہ شامل است بر چہار حرف
و ہر حرف بقاعدۂ (ابجد نوحی) کہ مراد از

ابجد مروّج است - عددسے دارد (۱) ابجد
متعلّق بہ زحل است وشنبہ (۲) ہوزح تعلّق
بمشتری دارد و پنجشنبہ (۳) طیکل متعلّق است
بہ مرّیخ وسہ شنبہ (۴) منسع - علاقہ دارد از
شمس و یکشنبہ (۵) فصقر متعلّق بہ زہرہ و جمعہ
(۶) شتثخ تعلّق دارد با عطارد و چہارشنبہ
(۷) ذضظغ - تعلّق بقمر دارد و دوشنبہ - اہل
جمل چون خواہند کہ تاریخ واقعہ بنویسند و
می بینند کہ واقعہ فلان روز واقع شد و فلان
سیارہ حاکم آن روز بود اشارہ می کنند کہ از
مصرع تاریخ بقاعدۂ ابجد سبعہ حروف
گیرند یا مادّہ تاریخ را بالکلیّہ در ہمان حروف
می نویسند کہ متعلق بآن روز و آن سیارہ
است علی ہذا القیاس اہل تنجیم و وفق و تکسیر
و دعوت ہم ازین ابجد کار بقاعدۂ خود گیرند
کہ تفصیل مزید حاجت ندارد و کلمات این
ابجد ہمان است کہ بر ابجد ابدان گذشت
امّا غایتی دیگر دارد و رای ابجد ابدان کہ
بالا مذکور شد (اردو) ابجد سبعہ (مؤنث)
ایک خاص ابجد ہے جو اہل جفر و جمل
وغیرہم نے ۲۸ - حروف تہجی عربی سے
وضع کی ہے اس کے ۷ - کلمات وہی
ہین جن کا بیان (ابجد ابدان) پر گزرا - ہر ایک
کلمہ کا تعلّق ایک دن اور ایک ستارے
سے ہے - جیسا کہ فارسی مین بیان ہوا ہے
اہل تنجیم اس مادّۂ تاریخ کی بہت قدر
کرتے ہین جو ایسے حروف سے لکھا جائے
جو روز واقعہ سے متعلق ہین - ہماری
تالیف (غرائب الجمل) مین اس کا تفصیلی
بیان ہے -

ابجد طبیعی | اصطلاح - باضافت (۱۱۴۲)
ابجد - ابجدیست کہ علمای جفر و غیرہم
بضرورت خود وضع کردہ اند یعنی بیست
وہشت حروف ہجای عربی را بر ہشت کلمہ

مخصوص تقسیم کرده همه حروف را بر چهار قسم قرار داده اند (۱) حروف حارّه - (۲) حروف بارده (۳) حروف رطبه (۴) حروف یابسه - همین است وجه تسمیهٔ این ابجد که بر چهار طبیعت شامل است اہل جمل در صنائع تاریخ ازین ابجد کار گرفته اند چنانکه صراحت این در تالیف خود (غرائب الجمل) کرده ایم - و این هشت کلمات ورای کلمات دیگر اقسام ابجد است و در اعداد حروف تابع ابجد نوحی که مراد از ابجد مروّج باشد و در سلسلهٔ حروف پابند ابجد نوحی نیست (وهو هذا) (۱) اهطم - (۲) فشذ (۳) جزکس (۴) قنثظ (۵) دحلع (۶) رخغ (۷) بوین (۸) صتض - ازین هشت کلمه یا ازان بست و هشت حرف هجا تقسیم چارگانهٔ بالا به طریقیکه قرار یافته است صراحت آن در نقشهٔ ذیل کرده ایم که سریع الفهم است -

کلمات ابجد طبیعی	اهطم				فشذ			جزکس				قنثظ		
حروف حارّه	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
حروف بارده								[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
								[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
حروف رطبه														
حروف یابسه	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]							
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]							

کلمات ابجد طبیعی	دحلع				رخغ			بوین				صتض		
حروف حارّہ														
حروف باردہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]							
	۴	۸	۳۰	۷۰	۲۰۰	۶۰۰	۱۰۰۰							
حروف رطبہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	۴	۸	۳۰	۷۰	۲۰۰	۶۰۰	۱۰۰۰	۲	۶	۱۰	۵۰	۹۰	۴۰۰	۸۰۰
حروف یابسہ								[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
								۲	۶	۱۰	۵۰	۹۰	۴۰۰	۸۰۰

(اردو) ابجد طبیعی (مؤنث) وہ ابجد ہے جسکو اہل جفر وغیرہم نے اپنی ضرورتون کے لئے وضع کیا ہے اور اہل جمل نے صنائع تاریخ مین اس سے کام لیا ہے یعنی ۲۸ حروف تہجّی عربی سے بعض حروف کو حارّہ اور بعض کو باردہ اور بعض کو رطبہ اور بعض کو یابسہ قرار دیا ہے اور مجموعی حروف سے ۴ کلمے بنائے گئے ہین جن کی کامل صراحت نقشۂ بالا مین ہوئی ہے۔

ابجد طفلانہ | اصطلاح - باضافت

ابجد بقول صاحب بحر حروف تہجی کہ عبارت
از الف با تا است تا آخر بہار و انند ہم ذکر
این کردہ (صائب سہ) رومی در عشق
حقیقی از مجاز آوردہ ایم پشستہ ایم از لوح
خاطر ابجد طفلانہ را ؛ (اردو) دیکھو ابجد
ایام طفلی۔

ابجدِ عناصر اصطلاح - باضافت (۲۲۳)
ابجد ابجدیست کہ اہل جفر وغیرہ بست و ہشت
حروف ہجای عربی را بر چار قسم تقسیم کردہ
ہفت کلمۂ خاص ساختہ اند (۱) حروف
آتشی است (۲) حروف خاکی (۳) حروف
ہوائی - (۴) حروف آبی - و آن ہفت
کلمۂ مذکور ہمان است کہ بر (ابجد ابدان)
گذشت یعنی (۱) ابجد (۲) ہوزج (۳)
طیکل (۴) منسع (۵) فصقر (۶) ششتخ (۷)
ذضظغ - پس ازین ہر ہفت کلمہ کہ چار حرفی
است حرف اول آتشی است و حرف
دوم خاکی و حرف سوم ہوائی و حرف چہارم
آبی - صاحب کتاب المداخل گوید کہ حروف
آتشی مفتوح باشد و حروف خاکی مجزوم و
حروف ہوائی مضموم و حروف آبی مکسور
اہل جمل ازین ابجد در صنائع تاریخ کار گرفتہ
اند کہ در باب دوم غرائب الجمل (تالیف
ما) ذکرش کردہ ایم - وجہ تسمیہ این از تعریفش
پیدا است کہ جامع عناصر است (اردو)
ابجد عناصر - (مونث) اس ابجد کا نام ہے
جس کے (۷) مخصوص کلمے تعریف فارسی
مین بیان ہوئے ہین - ہر ایک کلمہ کا
پہلا حرف آتشی قرار دیا گیا ہے اور دوسرا
حرف خاکی اور تیسرا حرف ہوائی اور
چوتھا حرف آبی اسکے واضع اہل جفر ہین
اور اہل جمل نے صنائع تاریخ مین اس سے
کام لیا ہے جس کی صراحت ہم نے اپنی
تالیف غرائب الجمل مین کی ہے -

(۱۱۴۴) **ابجدِ نعت** اصطلاح - باضافت ابجد الف - بای نعت یعنی مراتب ابتدائی و آغاز نعت باشد چنانکه انوری گوید (ص) ابجد نعت تو حاصل زان دبیرستان شود ٭ کاوستادش علّم الانسان مالم یعلم است ٭ (اردو) ابجد نعت اردو مین که سکتے هین معنی آغاز نعت (مونث)

(۱۱۴۵) **ابجد نوحی** اصطلاح - باضافت ابجد همان ابجد مروّج است که بر مذهب مشارقه رواج دارد که ذکرش بر لفظ (ابجد) کرده ایم - شامل است بر هشت کلمات خاص - ازین که بقول اهل جمل واضع این پیغمبر نوح (علیه السلام) این را ابجد نوحی گفتند - سلسلهٔ حرف هجا چنانکه در (ابجد آدم) سالم است درین ابجد نیست و واضع این برای هر یک حرف عددی معیّن کرده اهل جمل بطور سرگذشت این ذکر کرده اند که پیش از وضع صورت اعداد زمانیان از حروف هجا کار اعداد می گرفتند و حساب و کتاب خود در حروف ابجد نوحی می داشتند و همین طریقه مرعی بود در زبان سنسکرت و رومی هم - نُه حرف برای احاد است یعنی الف برای یک عدد و بای موحده برای دو و جیم برای سه و دال مهمله برای چار و های هوز برای پنج و واو برای شش و زای معجمه برای هفت و حای مهمله برای هشت و طای مهمله برای نه و همین طور نُه حرف برای عشرات یعنی یای تحتانی برای ده و کاف برای بست و لام برای سی و میم برای چهل و نون برای پنجاه و سین مهمله برای شصت و عین مهمله برای هفتاد و فا برای هشتاد و صاد مهمله برای نود و همچنین نُه حرف برای مآت چنانکه قاف برای صد و رای مهمله برای دو صد و شین معجمه برای سه صد و تای فوقانی برای چار صد و ثای مثلثه برای پانصد و

وخای[24] معجمہ برای شش صد و ذال[25] منقوطہ
برای ہفتصد وضاد[26] معجمہ برای ہشتصد وظای[27]
معجمہ برای نہصد- حالا از بست وہشت حرف
باقی ماند حرف غین[28] معجمہ و این برای ہزار باشد
یعنی در مرتبۂ الوف صرف یک حرف است
امّا اہل جمل سنسکرت برای الوف ہم حرفہا
دارند زیراکہ در تعداد حروف ہجای شان
گنجایش مزید است فارسیان بای فارسی را
بہ تحت بای عربی وجیم فارسی را بہ تحت
جیم عربی وزای فارسی را بہ تحت زای عربی
وکاف فارسی را در حکم کاف عربی گرفتند و
ہم چنین اہل ہند تای ہندی را در حکم تای
عربی و دال ہندی را بہ تحت دال عربی و
رای ہندی را تحت رای عربی قرار دادند
بمذہب مغاربہ در اعداد شش حروف
(ابجد نوحی) اختلاف است یعنی نزد شان
(۱) عدد سین مہملہ سہ صد باشد و (۲) عدد
شین معجمہ یک ہزار و (۳) عدد غین معجمہ نہ صد
و (۴) عدد ظای منقوطہ ہشتصد و (۵) عدد
ضاد معجمہ نود و (۶) عدد صاد مہملہ شصت برخلاف
مشارقہ و مذہب مشارقہ ہمان است کہ حالا
در (ابجد نوحی) رواج دارد کہ ذکرش بالا گذشت
اہل جمل از ابجد نوحی کار ترقیم و تاریخ می گیرند
کہ تعریف ہر یکی بجای خودش آید (اردو)
امیر نے لفظ ابجد پر فرمایا ہے کہ ۲۸ حروف
عربی کو آٹھ کلمون مین جو حسب ذیل ہین جمع
کرکے تمام حروف کے اعداد اس تفصیل سے
بحساب جمل قرار دیئے ہین کہ ابجد سے
حطّی تک ایک ایک عدد کلمن سے سعفص
تک دس دس اور قرشت سے ضظغ تک
سو سو بڑھائے گئے ہین جیسے ا ۱ ب ۲
ج ۳ - د ۴ - ہ ۵ - و ۶ - ز ۷ - ح ۸ - ط ۹ - ی ۱۰ - ک ۲۰
ل ۳۰ - م ۴۰ - ن ۵۰ - س ۶۰ - ع ۷۰ - ف ۸۰ - ص ۹۰ -
ق ۱۰۰ - ر ۲۰۰ - ش ۳۰۰ - ت ۴۰۰ - ث ۵۰۰ - خ ۶۰۰ -

ز ۔ ض ۔ ظ ۔ غ ۔ آپ فرماتے ہین که اس قاعدے سے شعر یا مصرع یا لفظ یا جملے مین یادگار رکھنے کے لئے کسی واقعه کا سال وقوع نکالا کرتے ہین جسکو تاریخ کہتے ہین ہم اسقدر اور عرض کرتے ہین که فارسیون نے پ ۔ چ ۔ ژ ۔ گ کو ب ۔ ج ۔ ز ۔ ک سے مساوی قرار دیا ہے ۔ اسی طرح ہندیون نے ٹ ۔ ڈ ۔ ڑ کو ت ۔ د ۔ ر ۔ کے مساوی اہل جمل نے اعداد ابجد سے فی زماننا ترقیم وتاریخ کا کام لیا ہے جسکی صراحت ردیف ت مین الفاظ مذکورہ پر کیجائیگی ۔

ابجل بقول صاحب برہان بضم اوّل وفتح حای بی نقطه وسکون ثانی ولام نام بادشاه جابلسا باشد وآن شہریست در مقابل جابلقا وہردو در عالم مثالند وبعضی جابرسا گفته اند که بجای لام رای قرشت باشد ۔ صاحب شمس این را بجیم عربی ابجل گفته فرماید که صاحب سکندری این لفظ را دخل الفاظ ترکی آورده صاحب جامع را با برہان اتفاق است صاحب انند باتّفاق برہان این لفظ را بہمین معنی عربی گوید الحاصل غلبهٔ اہل تحقیق برجای حطّی وزبان فارسی است (اردو) پادشاه جابلسا کا نام ۔

ابخاز بقول صاحب برہان با خای نقطه دار بروزن اہواز نام ولاتیست از ترکستان مشہور بظلم گویند مردم آنجا بیشتر ترسا وآتش پرستند ودر آنجا دیریست بسیار عظیم ۔ صاحب ناصری فرماید که ولایتی است از ولایت روسیه (خاقانی ؎) در ابخازیان اینک کشاده ؛ حریم رومیان اینک مہیا ؛ صاحبان جامع وغیاث وانند ہم ذکر این کرده اند وصاحب رشیدی فرماید که این ولاتیست در گرجستان وبقول صاحب قاموس نام طائفهٔ از مردم (نظامی ؎) در ابخاز گردیست عالی نژاد ؛ که از رزم رستم نیارد

بیاد (اردو) ایک ولایت کا نام جو ترکستان یا گرجستان میں واقع ہے۔

انجست | بقول صاحب سروری بفتح خا مرادف (انجوست) کہ می آید (۱) بمعنی جزیرہ وبحوالۂ تحفہ گوید کہ جزیرہ ایست کہ آب دران متعفن شدہ باشد (کذا فی نسخۃ الوفائی) ونیز فرماید کہ (۲) ہندوانہ کہ درون آن ترش شدہ باشد دیگرکسی ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ آنجواست وآنجوست بالف ممدودہ گذشتہ است ومعلوم میشود کہ اصل این (آب خواست) باشد یعنی جائیکہ در آب غرق شدہ وآب آنرا خواستہ کنایۃً جزیرہ را توان گفت کہ غرق آب وناقابل تعیش باشد ونیز ہندوانہ کہ در وآب پیدا شدہ کہ علامت متغیر شدن آن است صاحبان تحقیق در الف ممدودہ (آنجواست) ومخفف آن (آنجوست) و(آنجوت) و(آنجو) را بہمین معنی آوردہ اند واین مخفف انجوست باشد کہ مخفف انجواست است۔ ممدودہ را مقصورہ کردن متعلق از لب ولہجۂ مقامی است (اردو) (۱) وہ جزیرہ جس مین پانی ہو اور بود وباش کے قابل نہ ہو (مذکر) (۲) وہ تربوز جو سڑ گیا ہو جس مین پانی پیدا ہو چکا ہو۔ (مذکر)

(الف) **انجوج** | بروزن افزود بقول صاحب شمس (۱) بمعنی گرفتہ روی و(۲) شکنج اندام و

(ب) **انجوخ** | بخای معجمۂ دوم نیز بدین معنی در حل اللغات است وبلغت بعضی از ولایت خراسان۔ الف بمعنی (۳) آب دہان نیز آمدہ مؤلف گوید کہ اصل این آنجوج وآنجوخ بممدودہ باشد کہ لب ولہجۂ بعض مقامات ممدودہ را مقصورہ کرد۔ وانجوج بقول صاحب ناصری بروزن کوج بمعنی تاج خروس وگل تاج خروس است کہ

مشابہت بتاج خروس دارد و کلہ سرد حریر سرخ و خوخ بقول صاحب محیط بلغت عرب شفتالو را گویند پس آنجوج و آنجوخ بمعنی رونق تاج خروس و رونق شفتالو باشد و کنایہ از معنی اول و دوّم کہ تاج خروس و شفتالو ہم شکنج و گرفتگی دارد و برای معنی سوّم آب را بمعنی مار باید گرفت کہ شفتالو پر از آب باشد و در تاج خروس ہم کثرت خون است عجبی نیست کہ فارسیان بہمین مناسبت الف و ب را برای ہر سہ معنی وضع کردہ باشند واللہ اعلم (اردو) (الف و ب) (۱ و ۲) وہ شخص جس کے مُنھ اور بدن پر جھُرّیان پڑی ہون (۳) آب دہن - بقول امیر لعاب دہن (مذکر) بقول صاحب آصفیہ تھوک (ہندی) مذکر بمعنی آب دہن - منھ کا لعاب -

انجوسا بقول صاحب برہان بایسین بی نقطہ بروزن محمود از زبان سریانی دوائیست کہ برگ آن سیاہ بسرخی مائل باشد آنرا ابوخلسا وشنکار نیز گویند نخرس را نافع است - (فارسیان این لفظ از سریانی گرفتہ اند) صاحب محیط برابوخلسا گوید کہ اسم عربی شنجار است و برشنجار نویسد کہ معرّب شنکار است و اسم یونانی انجوسا بقول شیخ سرد در اوّل و خشک در دوّم و گویند گرم و خشک در دوّم و حرارت قوی تر و بیخ آن قوی تر از برگ در جملہ تمام این قبض و تجفیف و جلاست شرباً و ضماداً مفید بازالہ بہق و برص و خنازیر - منافع بسیار دارد (اردو) بقول صاحب محیط رتن جوت - کرمکڑا - کدیہہ چچوپر - (ہندی) صاحب آصفیہ نے رتن جوت پر لکھا ہے کہ (مؤنث) ایک پودے اور اُس کے پھل کا نام آنکھون کی ایک دوا -

انجوست بقول صاحب سروری

بالفتح مرادف انجست کہ گذشت مؤلف گوید کہ ماصراحت این و ماخذ این بر لفظ انجست	کردہ ایم۔ بضم خای معجمہ و سکون مابعد باشد (اردو) دیکھو انجست۔

ابدال | بقول اند لغت عربی گروہی است از اولیاء اللہ کہ حق تعالی عالم را بوجود ایشان قائم دارد و آن ہمہ در عالم ہفتاد شخص اند چہل در شام وسی کس در جاہای دیگر اگر یکی از ینہا بمیرد دیگر از مردم جای او گیرد (ہکذا فی المنتخب) نیز فرماید کہ اَبدال جمع بدل است بکسر اوّل و سکون دال بمعنی شریف و کریم چون اولیاء اللہ شریف و کریم خلائق اند ایشان را ابدال گفتند یا آنکہ اَبدال جمع بدیل است کہ بمعنی بدل چیزیست چون این قسم اولیار ابدل یکدیگر شدن مقرر گشتہ لہذا ایشان را ابدال گویند و آرستہ گوید کہ مولوی جامی در نفحات الانس آوردہ کہ آنانکہ اہل حلّ و عقد و سرہنگان درگاہ حق اند سہ صد اند کہ مر ایشان را اخیار خوانند و چہل دیگر ایشانرا ابدال گویند۔ اذا مات احدہم کان الآخر بدلہ (من الفتوحات المکیّہ) فارسیان بمعنی جمع اعتبار ناکردہ بمعنی مفرد استعمال کنند و (۱) بر مرید اطلاق نمایند (قاری گیلانی ؎) قلندر وار عمری راز گو با چشتیان گشتم ؛ باسیّدی کہ شاید بکر ہم ابدال خود گوئی ؛ فرماید کہ کوچک ابدال باضافت و بی اضافت نیز مرید را گویند نہ این کہ مرید خورد سال مراد باشد بل کوچکی مرید در نفقر مراد است (سالک یزدی ؎) کوچک ابدال من است آنکہ محیطش خوانی ؛ بحر را من بکمر کاسۂ چوبین بستم ؛ بہار گوید کہ جماعتیست از مردان غیب و فارسیان (۲) بمعنی قلندر استعمال کنند و کوچک ابدال۔ مرید قلندر (میر معزی ؎) نہ بی ثنائی تو طاعت ہمی کند عابد ؛ نہ بی دعای تو دعوت ہمی کند ابدال ؛ (اردو)

اَبدال بقول امیر (عربی) اردو مین مستعمل - اولیا اللہ کا ایک گروہ کتب صوفیہ مین ہے کہ ہر زمانے مین ستّر ابدال ہوتے ہین چالیس شام مین رہتے ہین باقی اور مقامات پر جہان کا انتظام اون سے متعلق ہوتا ہے ان مین سے جب کوئی رحلت کرجاتا ہے توخداوندکریم دوسرکو اس کی جگہ مقرر کردیتا ہے (الخ) (آتش ۵) ابدال سے ہوا نہ تو اوتاد سے ہوا ❊ ایجذب دل جو کچھ تری امداد سے ہوا ❊ (رشک ۵) ابدال سے ہے دارجہان کو قیام و نور ❊ کہئے چہل ستون انھین یا چہل چراغ ❊ مؤلّف کہتا ہے کہ بلحاظ استعمال فارسیان (۱) مرید بقول آصفیہ عربی اردو مین مستعمل - ارادت رکھنے والا - پیرو - معتقد (رند ۵) ہے طریق اپنا رند رندانہ ❊ پیر و مرشد کا مین مرید نہین (۲) قلندر - بقول آصفیہ معرّب کلندر - اردو مین مستعمل - وہ شخص جو دونون جہان سے پاک اور آزاد رہے - قلندر اس ذات سے عبارت ہے کہ وہ نفوس و اشکال عادتی بلکہ آمال بی سعادتی سے بالکل مجرّد و بی تعلق ہوجائے اور روح کے مرتبہ تک ترقی کرکے تکلیفات رسمی کے قیود و تعریفات اسمی کی گرفتاری سے چھٹکارا پاے اپنے دامن وجود کو تمام دنیا سے سمیٹ لے اور دست خواہش کو تمام خلایق سے کھینچ لے یہاںتک کہ بدل و جان سب سے تعلّق قطع کرکے جمال جلال حق کا طالب اور اسکی درگاہ کا واصل ہوجائے (جرات ۵) ناصحو جرات کو پابند خلایق مت کرو ❊ وضع پر اس شخص کی ہے یہ قلندر چھوڑ دو ❊

ابدالی بفتح اوّل - بقول وارستہ (۱) ظرافت و تمسخر چنانکہ شفائی در ہجو حسن نام شخصی گوید (۵) گر بگویم سخنی از حسن - ابدالیہا ست ❊ از دف و تنبک و بوق و سک خر چین گویم ❊ بقول

صاحب سروری (۲) منسوب با بدال (کہ گذشت) صاحبان انند و غیاث گویند کہ بمعنی فقرو ترک دنیا کردن اندرین صورت یای مصدری باشد لا از سروری ے ازسبز خطان با دترا خوشحالی ؛ وزساق عروس کف مبادت خالی ؛ خواہم کنم از باطن با باشیخی ؛ پیوستہ تو خسروی و من ابدالی ؛ نیز صاحب سروری گوید کہ (۳) یکی از انواع خربزہا - بہار بر معنی اوّل قانع مخفی مباد کہ این مجاز است از اصل ابدال کہ بمعنی قلندر گذشت بزیادت یای نسبت یعنی قلندری بمعنی آزادیست کہ قلندران ہیچ لحاظ مخاطب نکنند ہرچہ در دل آید بگویند فارسیان مجازاً بمعنی ظرافت و تمسخر استعمال کردند و نسبت معنی سوّم عرض کنیم کہ قسم خربزہ کہ فارسیان آنرا ابدالی گفتند باشد کہ مطبوع و مرغوب قلندران است یا وجہ دیگر کہ نسبت با ابدال و قلندران دارد ممکن است کہ طریقۂ کاشت آن سادہ و از قیود نگرانی آزاد باشد یا چیزی دیگر - کہ از برای نام نہادن یک اشارۂ مناسبت کفایت کند (اردو) (۱) ظرافت - بقول آصفیہ (عربی - اردو مین مستعمل) (مونث) خوش طبعی - تمسخر - ٹھٹولی - مذاق - دل لگی (جانصاحب ے) ہوتے سوتون سے رہے اپنے یہ ٹھٹّا یہ مذاق ؛ مرد وے ہمکو نہین بھاتی ظرافت تیری ؛ (۲) ابدالی - قلندری - یاے نسبت کے ساتھ اردو مین کہہ سکتے ہین (مونث) (۳) خربوزے کی ایک قسم کا نام فارسی مین ابدالی ہے -

ابدالی کردن | مصدر اصطلاحی - بقول بہار (۱) بمعنی مرید شدن صاحب انند ہمزبان اوست اگر معنی اوّل را متعلق بہ معنی دوّم لفظ ابدالی گیریم فقر اختیار کردن و ترک دنیا کردن باشد و بدین وجہ کہ معنی اوّل (ابدال) مرید است لا ابدالی کردن بمعنی مریدی اختیار کردن

می توان گرفت سندی پیش نشد و بہ تحقیق ما (۲) ظرافت و تمسخر کردن ہم چنانکہ غزالی مشہدی گوید (ے) بعدم کاشکی می بود مجنون ؛	کہ می کردم باو ابدالئی چند ؛ (اردو) (۱) مرید ہونا فقر اختیار کرنا (۲) ٹھٹا کرنا - بقول آصفیہ تمسخر کرنا - ٹھٹول کرنا -

ابدام بقول برہان با دال ابجد بر وزن بدنام بمعنی جسم است کہ در مقابل جوہر باشد صاحبان انند وجامع وہفت قلزم ہمزبان برہان اسداللہ خان غالب در قاطع برہان گوید کہ اصل این یا ابدان است کہ در عربی جمع بدن باشد یا اندام کہ لغت فارسی است مؤلف گوید کہ فارسیان بدن را بمعنی جسم استعمال کنند پس اصل این ابدان باشد (عربی) جمع بدن مقابل ارواح - فارسیان بقاعدۂ خود نون را با میم بدل کردہ مفرس کردہ باشند - صاحب ناصری در آرایش ہفتم دیباچۂ کتاب ذکر تبدیل نون با میم کردہ است چنانکہ بام کہ مبدل بان است - و این ہم تصرف فارسیان است کہ استعمال جمع برای واحد کردہ اند (اردو) جسم - بقول صاحب آصفیہ (عربی) اردو مین مستعمل (مذکر) بمعنی بدن - تن - جسد (سالک ے) حقیقت اپنی ہون بھولا ہوا کہ مدت سے ؛ مری نظر مین نہین جسم ناتوان اپنا ؛

ابدان بقول صاحب برہان ورشیدی وناصری وجامع وجہانگیری بر وزن افغان (۱) بمعنی دودمان وخاندان باشد و (۲) بمعنی سزاوار ومستحق ہم آمدہ فرماید کہ در مؤید الفضلا را باذال نقطہ دار نوشتہ مؤلف گوید کہ صاحب مؤید بالف ممدودہ آبذان را بہر دو معنی مذکور نوشتہ نہ بمقصورہ - صاحب انند گوید کہ در لغت عرب ہمین

لفظ بمعنی اجسام است جمع بدن ـ مؤلف گوید کہ اصل این ہمین لغت عرب است کہ مذکور شد فارسیان مجازاً بمعنی دودمان و خاندان گرفتہ باشند بقول صاحب منتخب (ابدان) در عربی ہم بمعنی حسب و نسب مرد آمدہ و تعلق معنی مجاز فارسی بانیمعنی قریب تر است و معنی دوم ہم مجاز نیست زیراکہ استحقاق و سزاواری حقیقی تعلق از حسب و نسب و دودمان دارد محققین پابند لغت فارسی این را لغت فارسی قرار دادہ اند ما عرض کنیم کہ نہ چنین باشد بلکہ لغت عربی است کہ فارسیان تصرف در معنی کردہ اند کہ با معنی حقیقی من وجہٍ علاقہ دارد (اردو) (۱) خاندان ـ بقول صاحب آصفیہ (فارسی) اردو مین مستعمل ـ مذکر ـ گھرانا ـ (رند ؎) گو خاکسار خلق ہین رتبہ بلند ہے ؛ سید ہین خاندان ہمارا بلند ہے ؛ (۲) سزاوار ـ بقول آصفیہ (فارسی) اردو مین مستعمل ـ لائق ـ مستحق ـ

ابدرم | بقول صاحب برہان و انند و ہفت قلزم بکسر اوّل ـ بروزن اسپرن نام کتاب شاکمونی است و او باعتقاد کفرۂ ہند ـ پیغمبر صاحب کتاب است و معنی این لغت باعتقاد او اوّل و آخر کتابہا باشد ـ صاحب ساطع صراحت کند کہ شاکمونی در لغت سنسکرت نام پیغمبر صاحب کتاب است و ہیچکس از اسرار او واقف نیست و در ولادت و وجود او خرق عادات و خرافات بسیار گویند و کتاب او را نیز شاکمونی خوانند و بعضی گویند پیغمبر اہل خطا است ـ صاحب برہان ہم لفظ شاکمونی را با لغات فارسی ذکر کردہ تعریفاً با صاحب ساطع متفق ـ بخیال ما آبدرم ہم لغت سنسکرت است و در فارسی مستعمل اصل این ابدہ رام است آبدہ بمعنی مقدس و رام بمعنی خدای بزرگ

(اردو) پیغمبر شاکمونی یعنی پیغمبر کفار ہند کی کتاب کا نام ابدرم ہے (مؤنث)

ابدشہر | بقول صاحب مؤید نام رودی و نام شہری ہو دیگر کسی ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ ابد لغت عربی است بفتحتین بمعنی ہمیشہ و زمانہ کہ نہایت ندارد۔ و فرزند یک سالہ عجبی نیست کہ آباد کنندۂ این شہر لفظ ابد را بمعنی اوّل آوردہ یا بیاد کرد صغرسنی فرزند خود آباد کردہ و رودی کہ درین شہر واقع است موسوم بابدشہر شد (اردو) ایک شہر اور دریا کا نام ۔ ابدشہر ہے (مذکر)

ابدود | صاحب ناصری گوید کہ بضم اوّل نمد ہر دو سوی زین معرب آن ابدوجن است ۔ چنانکہ صاحب قاموس آوردہ (الخ) ما این حوالہ را در قاموس نیافتیم صاحب لغت فرس ابدود را ترک کردہ اند و بجز صاحب ناصری دیگر کسی ذکر این نکرد ۔ امّا معاصرین عجم گویند کہ در روزمرّہ طہران استعمال این موجود است بخیال ما میرسد کہ این مرکب از آب و دود است یعنی چیزی کہ آب را دود کند یعنی مجازاً چیزیکہ استحالہ خوی کند بدود مخفی مباد کہ بقاعدۂ فارسی دو اسم جمع شدہ افادۂ معنی فاعلی کند ۔ چون جورپیشہ ۔ و زبان کار ۔ پس آبدود ہم ازہمین قبیل و ہمین ترکیب است ۔ کثرت استعمال ولب ولہجۂ مقامی ممدودہ را بمقصورہ بدل کرد دیگر ہیچ (اردو) زین کے نمدے ۔ خوگیر ۔ بقول آصفیہ (فارسی) اردو مین مستعمل (مذکر) نمد زین ۔ گھوڑے کی وہ گدّی جو کاٹھی کے نیچے پسینہ جذب کرنے اور پیٹھ نہ چھلنے کی غرض سے رکھتے ہین دراصل (خوے گیر) تھا یعنی جاذب عرق ۔

الف) ابدی | بقول صاحب مؤید لغت عربی است بمعنی منسوب سوی ابد و ابد بمعنی ہمیشہ

وآنکه نہایت ندارد - صاحب شمس بر ابدی گوید که بالفتح خداوندی وآشکارا تر - (انوری ۹۵)
نوائب فلکی درخلاف او مضمر ٭ سعادت ابدی بر ہوای او مقصور ٭ فارسیان بقاعدهٔ خود استعمال
این کرده اند چنانکه ------------------

(ب) ابدی گشتن　بمعنی دیر پا شدن ومبالغتاً ہمیشگی اختیار کردن وآشکارا تر شدن (ظہوری ۹۵) از ظہوری ابدی گشته سخن ٭ شعر جسم وصفت شده جانش ٭ (اردو) (الف) ابدی - بقول امیر (عربی) اُردو مین مستعمل ابد کی طرف منسوب - جاودانی - دائمی دائمی (ع) ایسا مرنا تو حیات ابدی ہو واللہ ٭ (ب) دیر پا ہونا - صاحب آصفیہ نی دیر پا پر لکھا ہی کہ فارسی اردو مین مستعمل بمعنی مستحکم مضبوط - شہرت پذیر ہونا -

ابر　بقول صاحب برہان وجامع بسکون ثانی بر وزن صبر (۱) معروفست که بعربی آنرا سحاب گویند و (۲) بمعنی مرد ہم آمده که در مقابل زن باشد و بفتح ثانی بلغت ژند و پاژند (۳) آلت تناسل را گویند و (۴) بمعنی (بر) که ترجمهٔ علیٰ است و (۵) بمعنی بر - که آغوش ہم ہست صاحب ناصری بذکر معنی اوّل وچہارم فرماید که (۶) بفتح اوّل وسکون ثانی وثالث نام قریہ ایست از قرای بسطام وچمنی باصفا دارد که آنرا منسوب بقریه کرده چمن ابر گویند واز ابر بفندرسک واستر آباد راہیست معیّن که ہشت فرسنگ مسافت آنست - صاحب جہانگیری بذیل دستور چہارم خاتمه در لغات ژند و پاژند ذکر معنی سوم کرده صاحب رشیدی بر معنی اوّل وچہارم قانع - صاحب شمس بذکر معنی اوّل بر معنی دوم از نظامی سند آرد (۵۲) ازان ابر عاصی چنان ریزم آب ٭ که نارد دگر دست بر آفتاب ٭ یعنی ازان مرد گنه گار - و فرماید که (۷) بمعنی خانهٔ کمان و (۸) رگ دل که از پشت پیوسته است و بفتحتین ذکر معنی چہارم ہم کرده ونیز

فرماید که (۹) بمعنی نیش کژدم و (۱۰) نیش دادن سگ را در طعام و (۱۱) درخت خرما را گشن دادن
و بکسر اول (۱۲) بمعنی سرود - صاحب سروری بذکر معنی اول برای معنی دوم حواله ادات
الفضلا و شرفنامه و موید الفضلا دهد و از کلام نظامی استناد کند که بالا مذکور شد و از دیگر
معانی ساکت - صاحب فرهنگ فدائی بر معنی اول قانع - بهار گوید که ابر ظاهرا مرکب است
از آب که لغتی است در آب بالمد و رای مهمله که کلمهٔ نسبت است بر قیاس انگشتر بمعنی خاتم
و لهر بمعنی شرابخانه و نستر بمعنی سائبان و شاید که مفرد بود بر قیاس ابهر که در هندی کتابی
بموحده مخلوط الهاست و تلفظ آن بر غیر هندی دشوار بود - بهر تقدیر از صفات او (۱) تازه رو
(۲) ترش رو (۳) تنک (۴) خشک (۵) دُربار (۶) سبکرو (۷) عاصی (۸) گریان (۹) گوهر
افشان (۱۰) مشکین پرند و از تشبیهات او (۱۱) پنبه و (۱۲) سنبل (انتهی) نتیجهٔ تحقیق بهار
اینست که اصل این آبر بود بمعنی منسوب بآب که بکثرت استعمال ابر شد به فتح مقصوره و سکون
مابعد - بخیال ما معنی اول اصل است و معنی سوم هم که تعلق با آب دارد و معنی دوم مجاز معنی سوم
و در معنی چهارم و پنجم اصل این (بر) است که می آید و الف وصلی بروزیاده کرده ابر کردند و نسبت
معنی ششم عرض کنیم که هم مجاز معنی اول باشد - قریه را ابر نام کردند بوجه چمنی باصفا که در و
و معنی هفتم مجاز معنی پنجم باشد که مناسبت با بر و آغوش دارد - درین هم الف وصلی است
و همچنین معنی هشتم مجاز معنی پنجم نسبت معنی نهم خیال می کنیم که دُم کژدم اکثر بلند باشد و باین
تعلق مجاز معنی چهارم است و بدین وجه که در وی زهر آب) است مجاز معنی اول هم توان
گرفت و اگر این معنی را هم متعلق به لغت عرب گیریم جا دارد زیرا که بلغت عرب ابره بمعنی سوزن

آمدہ ونیش عقرب ہم مشابہ بسوزن است عجبی نیست کہ فارسیان بتصرّف خفیف آنرا ابر کردند نسبت معنی دہم ویازدہم اینقدر عرض کنیم کہ مقصود صاحب شمس بمعنی حاصل بالمصدر باشد وبرای آن مصدر را بَرودن یا اَبَر بدین از نظر ما نگذشت پس متحقق شد کہ باین معنی فارسی نباشد وصاحب انند صراحت کردہ کہ اَبَر بمعنی نہم ودہم ویازدہم عربیت ہمچنین بمعنی دوازدہم نیز عربی است کہ بقول صاحب قاموس اَبَر بفتح بامعنی لحن است (ابوطالب کلیم ۵۱) بزیر پنبۂ ابر آسمان ازان گم شد ÷ کہ پای تا بسرش داغدار کشمیر است ÷ (ناصر علی ۵۱) سنبل ابرو گل برق زریک شاخچہ اند ÷ رنگہا آئینۂ چہرۂ بیرنگی اوست ÷ (اردو) (۱) ابر - بقول آصفیہ (فارسی) اردو مین مستعمل - مذکّر - بادل آپ نے اس کے ماخذ کی تحقیق مین فرمایا ہے کہ اسکی اصل ابھر ہے جس کے معنی سنسکرت مین آسمان اور بادل ہین کثرت استعمال سے ہوز حذف ہوکر صرف بادل کی معنی مین مستعمل ہوگیا - (الخ) (ہم نے برہان ساطع مین جو زبان سنسکرت کا لغت ہے ابھر کو ان معنون مین نہین پایا) آپ ہی نے فرمایا ہے کہ پانی سے ہروقت بسبب حرارت شمسی کے بھاپ نکلا کرتی ہے اور سطح زمین کے قریب کی ہوا سے ہلکی ہوتی ہے اسلئے اوپر چڑھجاتی ہے چار پانچ ہزار فیٹ بلندی پر جاکر ہموزن ہوا ہونے سے ٹھہر جاتی ہے اسی کو ابر کہتے ہین اور جب اسکو کافی سردی پہنچتی ہے تو وہ ابر پانی ہوکر برس پڑتا ہے (ناسخ ۵) آئی ہے فرقت محبوب مین اکلی برسات ÷ ابر چرخ دیدۂ خونبار کہان اٹھتا ہے ÷ (۲) مرد بقول صاحب آصفیہ (فارسی) اردو مین مستعمل (مذکّر) عورت کا نقیض (۳) عضو تناسل - بقول صاحب آصفیہ (عربی) اردو مین مستعمل (مذکّر)

نسل بڑھانے کا عضو۔ ذکر۔ قضیب۔ (۴) اوپر۔ بقول امیر (ہندی) حرف ظرف۔ پر کی جگہ آتا ہی (کیف سہ) داغ دل میرا وہ سورج ہے کہ جس کے اوپر: انگلیان سیکڑون اُٹھتی ہین کرن کی صورت ؛ (۵) بہ بقول آصفیہ (فارسی) اردو مین مستعمل۔ بغل۔ آغوش۔ کنار (مومن سہ) یون جلد جاے رات گزرا ے فلک دریغ : بر سے جدا ہو رشک قمر اے فلک دریغ ؛ (۶) ابر فارسی مین ایک قریہ کا نام (مذکر) (۷) کمان کا خم جس کو اردو مین بھی خانۂ کمان کہ سکتے ہین (مذکر) (۸) دل کی رگ (مونث) (۹) بچھو کا ڈنک (مذکر) صاحب آصفیہ نے لفظ نیش پر اسکا ذکر کیا ہے۔ (۱۰) کتون کی غذا مین سوئی یا کانٹا رکھ دینا۔ عجم اور عرب مین کتون کی ہلاکت کے لئے یہی طریقہ مرعی ہے۔ (۱۱) مادۂ خرما کو گشن دینا۔ یا مادۂ خرما کی شادی کرنا یعنی درخت نر کے پھول کا سفوف مادۂ خرما کے پھول مین پہنچانا۔ (۱۲) سرود۔ بقول آصفیہ (فارسی) اردو مین مستعمل (مذکر) گیت۔ نغمہ۔ راگ۔

(۱۱۸۷) (الف) ابرآذاری

(ب) ابرآذر

(ج) ابرآذری

اصطلاح۔ صاحب اننذ ذکر الف وج کردہ فرماید کہ بمعنی ابر بہارست وصاحب شمس صرف (ج) راذکر کرد مؤلف گوید کہ آذار نام ماہ اول بہار است از سال رومیان کہ بجای خود گذشت پس اضافت ابر است بسوی او۔ ہمین است وجہ تسمیۂ این ودر (ب) آذر ماہ نہم است از سال یزدجردی فارسیان معلوم میشود کہ ہمین ماہ آغاز بہار است نزد ایشان۔ یا بقول غیاث مخفف آذار باشد و در (ج) یای نسبت زیادہ کردہ اند وبس (حافظ شیراز۔ الف سہ) ابرآذاری برآمد باد نوروزی دمید : وہ میخواہیم ومطرب ہر کہ میگوید رسید ؛ (انوری۔ الف سہ) رونق بستان عمرت

باد تا این شعر ہست ؛ کا بر آذاری ہمی در بوستان
لشکر کشید ؛ (انوری ب ۵) اگر نہ کلک او شد
ناف آہو ؛ وگر نہ طبع او شد ابر آذر ؛ (اردو)
ابر بہار - بقول امیر (فارسی) اردو مین مستعمل
مذکر - وہ ابر جو فصل بہار مین آئے - (ناسخ ۵)
اے چشم تر تصوّر ابروے یار باندھ ؛ قوس قزح
نمود ہوا ابر بہار سے ؛

ابر آفتاب اصطلاح - باضافت (ابر)
بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ سکندر نامہ
کنایہ از سعی بی حاصل - سندی پیش نکرد و از
سکندر نامہ نیافتیم - و دیگر کسی ذکر این نکرد -
مؤلف گوید کہ اگر این اصطلاح را تسلیم کنیم
جا دارد کہ ابری کہ میان ما و آفتاب حائل شود
نقصان آفتاب نمی کند و نتواند کہ آفتاب را ناگ
بود شدپس (ابر آفتاب) را کنایہ از سعی بی حاصل
گرفتن عیبی ندارد (اردو) چاند پر خاک - اسی سے
محاورۂ اردو مین (چاند پر خاک ڈالے نہین پڑتی)
کہتے ہین - دیکھو آفتاب را بگل اندودن پس
چاند پر خاک کے معنی سعی بے حاصل
ہو سکتے ہین -

ابر آمدن استعمال - صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی
حقیقی است یعنی ابر آلود شدنِ فضا - چنانکہ
خان آرزو آوردہ (۵) تند و پرشور و سیہ
مست زکہسار آمد ؛ میکشان مژدہ کہ ابر آمد و
بسیار آمد ؛ (اردو) ابر آنا - بقول امیر
بادل گھرنا - گھٹا اٹھنا - (آتش ۵)
برق چمکی تو سرفراز کیا ؛ ابر آیا تو مہربانی
کی ؛ (میر ۵) مرے مزرع خشک پر
شکر ہے ؛ کل اک ابر آیا کرم کر گیا ؛

ابرا بکسر اوّل لغت عربیست بمعنی بیزار کردن و درست کردن و از بیماری رہانیدن
و بہ شدن کذافی المنتخب فارسیان این را بقاعدۂ خود استعمال کردہ اند یعنی بقاعدۂ فارسی

مصدرہا ساختہ اند ہمین وجہ بود کہ ما ذکر این کردیم - بہار گوید کہ فارسیان (ابرا کردن) را بہ معنی بیزاری استعمال نمایند (بجای خود آید) صاحب انند ہمزبان بہار (اردو) بری کرنا - بری ہونا -

ابراسیار | اصطلاح - بقول صاحب سوار السبیل - فارسی است - طریقہ گرفتن خراج کہ بنیاد نہادۂ خسرو بود و آن این بود کہ سال تمام بسہ قسط منقسم نمودہ ہر سہ حصّہ را علیحدہ علیحدہ خراج بگیرند تا رعایا را دشوار نہ نماید (انتہی) دیگر کسی ذکر این نکرد و این فارسی قدیم است و معاصرین عجم ہم این را تسلیم کنند صاحب سوار السبیل کہ مدّعی ماخذ است حقیقت این لفظ را بیان نکرد و نتیجۂ غور ما اینست کہ مرکّب است از کلمہ آبر و آسیار - ابر بمعنی بر آمدہ کہ ترجمۂ علیٰ باشد و سیار بمعنی کشکینہ کہ نان جو وغیرہ باشد (کذا فی البرہان) و مجازاً ذریعۂ معیشت را توان گفت و بقاعدۂ فارسی الف وصلی در اوّلش آوردہ (اسیار) کردند پس (ابراسیار) بمعنی چیزیست کہ (بر ذریعۂ معیشت) مقرر کردند کہ مراد از خراج شاہی است مخفی مباد کہ در سابق الزمان قرارداد خراج در پول نبود بلکہ حصّہ از اجناس مزروعۂ مزارع می گرفتند و آنرا در دکن (غلّہ بٹائی) می نامیدند پس (ابراسیار) ترجمۂ فارسی آنست (اردو) بٹائی بقول صاحب آصفیّہ (ہندی) مؤنث پیداوار کی وہ تقسیم جو مالک زمین اور اجارہ دار مین قرار پائی ہے (الخ) اسی کو دکن مین غلّہ بٹائی کہتے ہین - لگان کی نقدی قرارداد سے پہلے کاشتکار یا زمیندار اور سلطنت کے درمیان اسی طریقہ پر خراج یعنی مالگزاری کا قرارداد تھا -

ابرام | بکسر اوّل و سکون ثانی لغت عربیست مصدر باشد از باب افعال بقول صاحب مؤیّد بمعنی سخت تافتن و ستوہ آوردن و فرماید کہ در بعض فرہنگ ہا بمعنی عیب است

وبقول صاحب منتخب استوار کردن وبستوه آوردن وملول کردن وجامہ را ریسمان دوتا
با فتن ورسن دوتاتا فتن بہار گوید کہ فارسیان بمعنی استوار کردن وبستوه آوردن بالفظ
آوردن ودادن وداشتن وکردن وکشیدن استعمال نمایند صاحب انند گوید کہ استعمال فارسیان
با مصادر بالا بمعنی (بستوه آوردن یعنی کسی را تنگ آوردن) باشد بالجملہ این لغتیست کہ
با وجودیکہ خود مصدر عربیست فارسیان بقاعدۂ خود مصدرہای مرکبہ ازو ساختہ اند
کہ تفصیل آن در ملحقات می آید واختصار بر پنج الفاظ بیان کردۂ بہار نباشد ومجرد ابرام ہم
مستعمل (ظہوری ؎) طالع دریوزہ دشنامی ازو دارد دعا ۞ میشوم گاہی اگر محروم از ابرام
نیست ۞ (ولہ ؎) عمر رامی خواستم شیرین بہ تلخی از لبش ۞ ریخت در کامم اجل زہر ودر
ابرام ہنوز ۞ (اردو) اڑنا ۔ بقول امیر ضد کرنا ۔ ہٹ کرنا ۔ بقول صاحب آصفیہ ضد کرنا ۔ اصرار
کرنا ۔ مچلائی کرنا ۔ اڑنا ۔ (نسیم دہلوی ؎) صبح سے تا شام ہٹ کرتے ہو لاکھوں بار تم ۞
اسقدر کثرت سے دل کوئی کہاں سے لائیگا ۞ ہماری رائے میں ابرام کا ترجمہ ہٹ اور اصرار ہے

ابرام آوردن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ ازمعنی ساکت وبہار بذیل لفظ ابرام نوشتہ کہ استعمال این بالفظ آوردن آمدہ مؤلف گوید کہ بمعنی کسی را تنگ آوردن واستادگی کردن (انوری ؎) دہ از جنس دیگرت زحمت ۞ آرد از نوع دیگرت ابرام ۞ (اردو) اڑنا مجبور کرنا ۔ بقول آصفیہ دق کرنا ۔ تنگ کرنا ۔

ابرام ۔ بر آمدن بچیزی استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این بر لفظ ابرام کردہ ازمعنی ساکت ۔ مؤلف گوید کہ بہ معنی کامیاب شدن ابرام بمقابلۂ چیزی باشد چنانکہ صائب گوید (؎) نتوان عرق از سنگ گرفتن بفشردن ۞ ابرام محال است

ابامساک برآید؛ (اردو) ہٹ یا اصرار کا
کامیاب ہونا۔ ہم نے فارسی شعر کا ترجمہ کیا ہی
(؎) ہٹ کرین لاکھ مگر پائین نہ ممسک سے
فقیر؛ کہین پتھر کو نچوڑے سے ٹپکتا ہے عرق؛

ابرام داشتن | استعمال۔ برداشت کردن
ابرام باشد چنانکہ ظہوری گوید (؎) گدایان
نگہ را اسیر حشیمی عیب می باشد؛ زحاجتمندی بابی
کریم ابرام بردارد؛ (اردو) اصرار اور ہٹ
کو سہنا۔ برداشت کرنا۔

ابرام دادن | استعمال۔ بہار برلفظ
ابرام وصاحب آصفی بجای خودش ذکراین
کردہ ہردو از معنی ساکت **مؤلف** گوید کہ
ابرام و اصرار آموختن است کہ دادن بمعنی
آموختن ہم آمدہ چون درس دادن ظہوری
(؎) در بحث صنم برہمنان را؛ ابرام باعقاد
دادیم (اردو) اصرار اور ہٹ سکھانا۔

ابرام داشتن | استعمال۔ بہار وصاحب
آصفی بر لفظ آبرام ذکراین کردہ از معنی ساکت
مؤلف گوید کہ عادت اصرار و ابرام داشتن
و اصرار کردن است۔ چنانکہ اسیر شہرستانی
گوید (؎) زگلہای نظارہ چون می گریزم؛
اسیرم من ابرام بلبل ندارم؛ (انوری ؎)
با برامی کہ دارم عفو کن زانکہ؛ بود گستاخ تر دیرینہ
چاکر؛ (ظہوری ؎) نمیدارند چون پاس
دل کس؛ چرا در بردن این ابرام دارند؛ (اردو)
اصرار کرنا۔ ہٹ کرنا۔ دق کرنا دیکھو ابرام آوردن

ابرام دانستن چیزرا | استعمال۔ صاحب
آصفی ذکراین کردہ از معنی ساکت **مؤلف**
گوید کہ بمعنی اصرار و ابرام خیال کردن است چیزرا
(صائب ؎) کیست حرف بوسہ بر روش
تو اندفاش گفت؛ دیدن دزدیدہ را ابرام
میداند ہنوز؛ (اردو) اصرار اور ہٹ
سمجھنا۔ خیال کرنا۔

ابرام کردن | استعمال۔ صاحب آصفی

و بہار ذکر این بر لفظ ابرام کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ اصرار کردن است (ناظم ہروی ؎) گر این ابرام گستاخانہ کردم ؛ نہ بہر گنج این ویرانہ کردم ؛ (ظہوری ؎) رحمت بر دعا بکشاید لب لطعن اگر ؛ ابرام در گدائی دشنام کردہ ایم ؛ (عرفی ؎) آتش بغم جان بگر فتست کہ از تیغ تا حشر اجل گر کند ابرام بر آید ؛ (اردو) اصرار کرنا ۔ ہٹ کرنا ۔

ابرام کشیدن | استعمال ۔ صاحب آصفی و بہار ذیل لفظ ابرام ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ مرادف ابرام کردن است (جلال اسیر ؎) دائم بہر نظارات ای بیوفا بیا ؛ ابر بہار یک دو سہ ابرام میکشد ؛ (اردو) دیکھو ابرام کردن ۔

ابرام نمودن | استعمال ۔ مرادف ابرام کردن است چنانکہ انوری گوید (؎) چون گرانمایہ شد از بسکہ ستاند تشریف ؛ چون گران سایہ شد از بسکہ نماید ابرام ؛ (اردو) دیکھو ابرام کردن ۔

ابران | بفتح اوّل ۔ بقول صاحب شمس شام و صبح دیگر کسی ذکر این نکرد بخیال مؤلف این جمع ابر است ہمچو درختان کہ الف و نون جمع ہم گاہی برای غیر ذوی الارواح آید ۔ ظاہر است کہ ابر را دو قسم است (۱) ابر سیاہ (۲) ابر سپید پس ابران کنایہ باشد از صبح و شام ۔ (اردو) لیل و نہار ۔ بقول صاحب آصفیہ (عربی) اردو مین مستعمل ۔ مذکر ۔ رات دن ۔ روز و شب ۔ شب و روز ۔ دن رات (غالب ؎) رات کو آگ اور دن کو دھوپ ؛ بھاڑ مین جائین ایسے لیل و نہار ؛

ابراہہ | بفتح اوّل و رای مہملہ و ہای ہوز ۔ بقول صاحب مؤید بتازی سیل باشد مؤلف گوید کہ مرادف ہمان (آبراہہ) کہ در ممدودہ گذشت بمعنی سیلاب این مرکب است از لفظ

آب و راہ و ہای نسبت بمعنی چیزی کہ منسوب بہ راہ آب است کہ کنایہ باشد از سیل- لب و لہجہ
مقامی ممدودہ را مقصورہ کرد- دیگر کسی از اہل لغت ذکر این نکردہ و نہ سندی پیش شد (اردو)
دیکھو آبراہہ کے دوسرے معنی-

ابراہیم | بکسر اوّل و فتح سوّم و کسر پنجم بقول صاحب مؤید کہ بذیل لغات فارسی نوشتہ
(۱) نام نبی معروف و (۲) نام کوہی است در کرمان زمین کہ آنرا کوہ ابراہیم نامند و
(۳) نام زرتشت کہ صاحب مذہب اباحت است صاحب انند گوید کہ این لغت عربی زبان
است و بذکر معنی اوّل و دوّم و سوّم گوید کہ (۴) نام فرزند سرور کائنات صلوٰۃ اللہ علیہما
و (۵) نیز نام مصنف کتاب ژند صاحب شمس ہمزبانش و بقول غیاث و انند (بر لفظ ابراہیم
ادہم- ۶) نام یکی از اولیای کبار کہ قبل از اختیار فقر پادشاہ بلخ بود کہ پدرش ادہم نام داشت
بدین وجہ او را ابراہیم ادہم گویند- بخیال ما این لغت ژند و پاژند است و نزد عربان عجمیہ (اردو)
ابراہیم- بقول امیر (۱) ایک پیغمبر کا نام جو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے
اجداد مین تھے ان کا لقب خلیل اللہ تھا (اسیر ؎) رنج راحت ہے اگر شامل ہو تائید خدا
پھول انگارے ہین گلشن آگ ابراہیم کو پنڈا نہی (۲) ابراہیم ایک پہاڑ کا نام جو کرمان مین واقع
ہے- (۳) زرتشت کو بھی فارسیون نے ابراہیم کہا ہے (۴) ابراہیم حضرت رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم کے صاحبزادہ کا نام جنکی رحلت آپکی حیات مبارک مین واقع ہوئی- (۵)
کتاب ژند کے مصنف کا نام ابراہیم ۶) ابراہیم ادہم بقول امیر ایک مشہور ولی اور درویش کامل
کا نام ہے- بلخ کی بادشاہی چھوڑ کر فقر اختیار کیا جن کے باپ ادہم تھے (آتش ؎)

ترے در کی فقیری کو شرف ہے بادشاہی پر۔ گواہ اس قول کا ہے حال ابراہیم ادہم کا ؂

ابر باد دست اصطلاح - باضافت ابر بقول صاحب انند بحوالہ مظہر العجائب بمعنی ابر بسیار بارندہ - دیگر کسی ذکر این نکرد - مخفی مباد که فارسیان باد دست مسرف و ہرزہ خرچ و تہی دست را گویند پس این را بصفت ابر آوردن کنایہ باشد از ابری کہ ہیچ بدست ندارد و ہرچہ ہست ببارد یعنی بسیار بارندہ (اردو) بہت برسنے والا بادل - (مذکر) جسکو محاورۂ اردو مین بقول امیر ابر دریا بار بھی کہتے ہین (آتش ؂) ابر دریا بار آپہنچا قریب میکدہ ؂ ناخدائے کشتی مے ساقی گلفام ہو ؂ منھ پڑنا (رند ؂) ابر اکثر اس برس برسا کیا ؂ کیا تتبع دیدۂ تر کا کیا ؂

ابر باریدن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** گوید کہ بمعنی حقیقی است یعنی باریدن باران (انوری ؂) گر ابر بہر تیغ تو بر کوہ ببارد ؂ آبستنی نار دہد مادر کان را ؂ (اردو) ابر کا برسنا - بقول امیر

ابر بخشش اصطلاح - بقول صاحب بحر بدون اضافت در صفات کریم و جوان مرد مستعمل - **مؤلف** گوید ابر بخشش کسی باشد کہ بخشش او ہمچو ابر بی دریغ است - بقاعدۂ فارسی دو اسم جمع شدہ افادۂ معنی فاعلی کند (حسین ثنائی ؂) اے ابر بخششیکہ بوقت سخاوتت ؂ گردد فراخ حوصلہ تر از کنار دست ؂ (اردو) ابر بخشش اردو مین سخی کے لئے کہہ سکتے ہین -

ابر برآمدن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** گوید کہ از سند پیش کردہ اش - - - - - - - -

ابر برآمدن از کوہ پیدا است بمعنی پیدا شدن و سر کشیدن ابر از کوہ (فیضی ؂)

نل سوختہ شد ز برق اندوہ ؛ چون ابر سیہ بر آمد
از کوہ ؛ (اردو) ابر اٹھنا - بقول امیر بادل کا
آسمان پر نمودار ہونا - (ابر پہاڑون سے اٹھنا
بھی کہہ سکتے ہین) (ناسخ ؎) ابر جب اٹھتا ہے
اسے ناسخ خیال برق مین ؛ آگ برساتا ہون
اپنے دیدۂ نمناک سے ؛

ابر برانگیختن | استعمال - پیدا کردن ابر باشد (۱۱۴۹)
چنانکہ انوری گوید (؎) آنجا کہ محیط کف او ابر
برانگیخت ؛ برابر کشد حاصل باران بنان را ؛
(اردو) ابر پیدا کرنا - ابر کو لانا ، جیسے ہوا ابر کو
لاتی ہے اور اڑا لیجاتی ہے "

ابر برخاستن | استعمال - پیدا شدن ابر
بر آسمان باشد - صاحب آصفی ذکر این کردہ انہ
معنی ساکت (صائب ؎) بخود چون مار
می پیچم ز رشک زلف کی باشد ؛ کہ این ابر سیہ از
دامن گلزار برخیزد ؛ (اردو) ابر اٹھنا - بقول
امیر بادل کا آسمان پر نمودار ہونا - دیکھو ابر آمدن
از کوہ -

(۱۱۵۰) **ابر برق دار** | اصطلاح - استعارہ باشد
از اسپ تیز رو کہ تیزی او مثل برق در ابر پنہان
است (امیر معزی ؎) با دلیست کوہ پیکر و کوہ ہیبت
بادپا ؛ برقیست ابر گردش و ابریست برق دانش
(اردو) برق خرام - گھوڑے کے لئے
کہہ سکتے ہین - بمعنی تیز رو گھوڑا -

(الف) **ابر بہار** | اصطلاح - بہار
(ب) **ابر بہاران** | نسبت ہر سہ گوید
(ج) **ابر بہاری** | کہ ابری کہ در موسم
بہار بارد و این مقابل ابر خزان است کہ در
موسم خزان بارد و ہیچ کار نیاید صاحب آنند
بذکر ہر سہ گوید کہ این مرادف (ابر آذاری) است
کہ گذشت سندی پیش نشد و ما سندہا بدست
آوردہ ایم (الف - صائب ؎) فیض ما
دیوانگان کم نیست از ابر بہار ؛ خوشہ بندد
دانۂ زنجیر در زندان ما ؛ ولہ ؎) برق چون

ابر بہار از کشت من گریان گذشت ٭ سیل گرد آلو دخجلت زین دہ ویران گذشت ٭ (انوری ص) بہ بست باد خزان بادم حسود تو عہد ٭ کہ در برابر ابر بہار گشت لئیم ٭ (ب صائب ص) نہان در پردہ ہر موی من آہ آتشین دارد ٭ رگ ابر بہاران برق را در آستین دارد ٭ ولہ ص) اگر ابر بہاران گرد آہ گریہ آلودم ٭ بجای دانہ فریاد از دل ہر دانہ برخیزد ٭ (ج ظہوری ص) در خوی خجلت ز شرم دعوی بیجا مباد ٭ گو برو ابر بہاری گریہ می آید مرا ٭ (انوری ص) در داکنون کہ ابر بہاری ز برگ و بار ٭ برگلستان باغ بہ بند دسبی کلل ٭ مؤلف گوید کہ (الف) اصل است بترکیب اضافی۔ یعنی ابری کہ در موسم بہار بر آسمان آید مارا تخصیص باریدن با صاحب بہار عجم اتفاق نیست و (ب) مزید علیہ آن و (د) (ج) یای نسبت است (اردو) (الف) (ابر بہار) اردو مین مستعمل۔ مذکر۔ بقول امیر وہ ابر جو فصل بہار مین آئے اسکی مثال (ابر آذاری) پر گزری ہے (ذوق ب ص) سرد مہری سے کسی کی آگے ہی دل سرد ہے ٭ یان سے ہٹ جا دھوپ اے ابر بہاران چھوڑ کر ٭ (ج (ابر بہاری دف)

ابر بہمن اصطلاح۔ باضافت ابر۔ مراد ابر آذر است کہ ماہ بہمن ہم داخل فصل بہار فارسیان است چنانکہ ماہ آذر۔ انوری گوید (ص) با ابر بہمن اگر دست جود بنماید ٭ عرق رود بمسامش بجای قطر مطر ٭ مخفی مباد کہ بہمن بقول صاحب برہان ابر بارندہ را ہم گویند و بدین معنی ہم ابر بہمن تجریداً۔ معنی ابر بارندہ دارد و این معنی بہتر است از اوّل اللہ (اردو) برسنے والا ابر (مذکّر) امیر نے ابر تر کو انھین معنون مین لکھا ہے (صبا ص) ابر تر پہ پھبتیان ہونگی کف سیلاب کی ٭ جوش پر ہے گریۂ بے اختیار ابکے برس ٭

ابر تر اصطلاح۔ باضافت ابر۔ بقول بہار (۱۵۱۱)

و اننداابر سیراب (امیر رضی دانش ؎) نوبهار آید که ابر تر چمن پرور شود ؛ نکہت گل مایۂ شور جنون در سر شود ؛ مؤلف گوید که تر بقول برہان نقیض خشک است پس فارسیان ابر ترا ابری را گویند که بارنده باشد و ہمین را ابر سیاہ ہم نامند و از سیاہی رنگش می دانند که قریب است که بارد و ہمین تیرگی را علامت بارش خیال کنند (اردو) ابر تر- بقول امیر- برسنے والا بادل (مذکر) (ناسخ ؎) مین اگر روؤن تو ہو سر سبز دانہ خال کا ؛ ابر تر اک خشک کو تا ہے مرے رومال کا ؛

ابرِ تر دست اصطلاح- باضافت ابر بفتح تا بقول صاحب انند بحوالۂ مظہر العجائب بمعنی ابر بارنده- مرادف (ابر تر دامن) که می آید مؤلف گوید که تر دستی و تر دامنی کسی علامت این است که آب دارد یا از آب گذشته است- پس فارسیان ابر تر و ابر تر دامن و تر دست را مراد یکدیگر قرار داده اند (اردو) دیکھو ابر تر-

ابرِ تصویر اصطلاح- باضافت ابر- بقول بهار (۱) صورت ابری که بر صفحات تصویر کشند (ملا قاسم ؎) گریه ظاہر نشود دیدۂ حیرت زده را ؛ ابر تصویر بصحرای دگر می بارد ؛ صاحب انند ہم زبان اوست مؤلف گوید که از سند می کشاید که (۲) ابر تصویر- ابری باشد ہمچو تصویر ساکت که حرکت او محسوس نه شود و این صورت بیشتر در ابر سپید پیدا میشود بسبب بُعد آن از زمین که حرکت آن بنظر نیاید بر خلاف ابر سیاه که سیاہی یا تیرگی آن بوجه قربش با زمین محسوس شود و رفتارش ہم بسبب قرب بنظر آید گویند که رنگ ابر فی الحقیقت تیرگی دارد ولیکن چون بلند تر باشد سپید بنظر آید و چون بباریدن رسد قریب شود و تیرگی آن نمایان گردد و حرکت سیرش ہم- جہانیان چون ابر را سپید بینند گویند که درینجا بارنده نیست یعنی بجای دیگر که از زمین قریب شود ببارد- بر خلاف

ابر تیرہ کہ تیرگی را علامت بارش دانند و گویند
کہ این ابر بارندہ باشد۔ حالا بر معنی شعر غور باید
کرد کہ متعلّق بادّعای بہار است یا بادّعای
ما۔ مخفی مباد کہ اگر درین شعر ابر تصویر را تصویر
ابر گیریم (بارید نش در صحرای دیگر) محض ادّعای
فرضی باشد و لطافت معنی شعر از میان برخیزد
اگرچہ ابر تصویر را بمعنی حقیقی بحسب ادعای
بہار ہم توان گرفت ولیکن سند پیش شدہ
متعلّق بد و نیست و معنی ما ہم حقیقی باشد تشبیہ
ابر با تصویر یعنی ابری کہ ہمچو تصویر ساکت است
(اردو) (۱) ابر کی تصویر۔ (۲) وہ ابر جو مثل
تصویر کے ہے۔

ابر تُنُک | استعمال۔ باضافت ابر۔ بضم
و فتح تای فوقانی و ضمّ نون ابری باشد لطیف
بہار در صفات ابر ذکر این کردہ است کہ
بر لفظ ابر گذشت ما در کلام صائب سندی یافتہ
ایم (ﮯ) از تہ سبزۂ خط ہمچو مہ از ابر تنک پرفتن
حسن بہ تعجیل ہویدا گردد ؛ (اردو) ابر تنک
(فارسی) اردو مین مستعمل (مذکّر) بقول امیر
ہلکا ابر (صبا ﮯ) اسے مہروش تو کیونکر
پردے مین چھپ سکیگا ؛ ابر تنک کی صورت
منہ پر نقاب ہوگا ؛

(۱۱۵۲)
ابر تیرہ | استعمال۔ باضافت ابر۔
مرادف ابر سیاہ است کہ می آید (قاآنی
ﮯ) بگردون تیرہ ابری بامداد ان برشد
از دریا ؛ جواہر خیز و گوہر ریز گوہر بیز و گوہر
زا ؛ (اردو) ابر تیرہ۔ کالی گھٹا۔ (رشک
ﮯ) چاند نکلا صاف ابر تیرہ سے اک
بات مین ؛ اس نے چہرے سے جو سرکا دی
دم تقریر زلف ؛

ابر جن | بقول صاحب انند بفتح اول و ثانی و رابع مرادف ابر بخن باشد کہ می آید
و دیگر کسی ذکر این نکرد و در بادی النظر معلوم میشود کہ این مخفّف است از ابر بخن تحقیق کامل

بر آبر بخن کنیم (اردو) دیکھو ابر بخن۔

ابر خط استعمال - باضافت ابر - خط باشد که فارسیان خط را بابر تشبیه داده اند چنانکه صائب گوید (ع) گرچه شد در ابر خط خورشید رخسارش نهان ؛ تیغها چون برق در زیر سپر دارد	نهان ؛ (وله ع) زیر ابر خط فروغ آفتاب عارضش ؛ دیدهٔ روشن دلان را پر گهر دارد هنوز ؛ (اردو) ابرِ خط اردو مین کہ سکتے ہین۔

(۱۱۱۵)

(الف) **ابرخیدن** بقول صاحب ناصری (ب) بفتح اوّل و ثانی کلام صریح و روشن
(ب) **ابرخیده** و بی رمز - فرماید که از لغات (کتاب دساتیر مه آباد) نقل شده

در برهان و فرهنگها دیده نشد **مؤلف** گوید که بَرَخ باخای نقطه دار بروزن چرخ بمعنی (برق) است (کذا فی البرهان) بخیال ما این لغت ژند و پاژند است عجبی نیست که معرب این برق باشد یا برخ - مفرس برق - پس برخیدن و بزیادت الف وصلی (ابرخیدن) مصدری باشد بمعنی تابیدن و روشن شدن و (ب) مفعول آن باشد و مجازاً آمعنی بیان کردهٔ صاحب ناصری هنی زمانا متروک التصریف است (اردو) (الف) چمکنا - روشن ہونا - (ب) چمکیلا - روشن - فارسیون نے مجازاً کلام بے رمز و کنایه او صاف و روشن کو ابرخیده کہا ہے

ابر دامن دار اصطلاح - باضافت ابر - بقول صاحب انند بحواله مظهر العجائب ابر وسیع است (انتهی) **مؤلف** گوید که مقصودش جز این نباشد که ابری که در حیطهٔ	نظر محیط باشد دامن دار صفت اوست مخفی مباد که دامن طرف چیزی را گویند - مقابل گریبان (پس دامن دار) بمعنی وسیع توان گرفت دیگر کسی ذکر این نکرد (اردو)

گھرا ہوا ابر۔ مذکر۔

ابر دریا بار | اصطلاح۔ باضافت ابر بقول بحر ابری کہ باران بسیار بارد دیگر کسی ذکر این نکرد و لیکن معاصرین عجم این را تسلیم کنند و ظاہر است کہ دریا بار اسم فاعل ترکیبی است یعنی بارندۂ دریا و صفت دریا بار برای ابر مبالغہ باشد در بارش (اردو) ابر دریا بار (فارسی) اردو مین مستعمل (مذکر) بقول امیر بہت برسنے والا بادل (ناسخ ؎) کو رگر آنکھین ہوئین رونا ہو کم ممکن نہین ٭ ہوتی ہے اکثر سپیدی ابر دریا بار مین ٭ ابر باد دست پر بھی اسکی ایک سند ہے۔

ابر دریا دل | اصطلاح۔ باضافت ابر نسبت آ ابر بسیار بارندہ کہ دریا دل یعنی سخی صفت چنانکہ صائب گوید (؎) میتواند گشت مارا قطرۂ سیراب کرد ٭ این قدر استادگی ای ابر دریا دل چرا ٭ (اردو) دیکھو ابر دریا بار۔ (۱۱۵۴)

ہماری راے مین ابر دریا دل بھی کہہ سکتے ہین۔

ابر دست | اصطلاح۔ بقول صاحب بحر مرادف ابر بخشش است کہ گذشت بہار گوید کہ کنایہ از جوانمرد و بخشندہ۔ صاحب انند نقلش کردہ۔ مؤلف گوید کہ کسی کہ دست او مثل ابر است یعنی در بخشش و کرم مثل ابر باشد چنانکہ ابر آب بی دریغ بہ بخشد بقاعدۂ فارسیان دو اسم جمع شدہ افادۂ معنی فاعلی کردہ است (انوری ؎) تو آن ابر دستی کہ گر ہمت در پاش ہمہ قطرہ گردد نباید تمامت ٭ (اردو) ابر سخا اور ابر کرم سخی کے لئے اردو مین مستعمل ہے

(۱۱۵۵) **ابر دل** | اصطلاح۔ مرادف ابر دست کہ گذشت یعنی کسی کہ دل او در بخشش ہمچو ابر باشد کہ بی دریغ آب بخشد) کنایہ از سخی و بقاعدۂ فارسیان دو اسم جمع شدہ افادۂ معنی فاعلی کردہ است (انوری ؎) ای ابر دلی کہ خط دستت ٭ در بحر نہر جو گوہر آمد ٭ (اردو) محاورہ

اردو مین ابردل نہین دیکھا گیا - دیکھو ابردست دریا دل - بقول صاحب آصفیہ (فارسی) اردو مین مستعمل - سخی - فیاض -

ابر را بانگ سگ ضرر نکند مثل صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی و احسن ذکر این کردہ اند و از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** گوید کہ فارسیان این مثل راجائی زنند کہ سفلہ منشان بروزگار پایہ بلندان را بد گویند و دشنام دہند - مقصود انیست کہ پایہ بلندان بشابہ ابر اند و سفلگان ہمچو سگان پس بانگ سگان ابر را ضرری نمی کند و ہمین طور بدگوئی سفلگان پایہ بلندان را نقصانی نمی بخشد (اردو) کتے کتے بھونکا کرتے ہین - راجا راجا سنا کرتے ہین صاحب محبوب الامثال نے اسکو لکھا ہے آپ ہی نے فرمایا ہے "کہین کوون کے کوسے ڈہور مرتے ہین" دکن مین کہتے ہین "ہاتھی جائے - کتا بھونکے" ان کہاوتون کا مطلب یہ ہے کہ بلند رتبہ شخص کو ذلیل شخص کے برا کہنے یا گالی دینے سے کچھ نقصان نہین ہوتا

ابر رحمت اصطلاح - باضافت ابر بہار گوید کہ از انجا کہ رحمت او سبحانہ تعالی عام است ابر تشبیہ دادہ اند **مؤلف** گوید کہ رحمت پروردگار را ابر قرار دادہ اند (رضی دانش ؎) تن ہستی در ہوای ابر رحمت دادہ ایم ٭ پردہ پوش عیب ما لطف نمایان کسی است ٭ (ولہ ؎) شود سیراب تا کام زدریا گرد بر خیزد ٭ بقدر تشنگی از ابر رحمت آب می خواہم ٭ (ظہوری ؎) ابر رحمت کہ ہوا دار گل سیراب است ٭ شاید از جانب تفتیدہ گیاہی گیرد ٭ (عرفی ؎) شستن لوح گنہ دستور ابر رحمت است ٭ ورنہ سیل اشک عذر و آب استغفار ہست ٭ (اردو) ابر رحمت اردو مین مستعمل ہے - امیر فرماتے ہین کہ چونکہ خدا کی رحمت عام ہے اور پانی

برسنے سے عام راحت ہوتی ہے اس لئے
رحمت کا ابر سے استعارہ کرتے ہین (آتش
؎) گرمی خورشید محشر کیا جلائیگی ہمین ٭ ابر
رحمت حال پر اپنے کرم فرمائے گا ٭

ابر رکابی | اصطلاح - باضافت ابر و
بکسر رای مہملہ - بقول صاحب مؤید ابر سیاہ
کذا فی القنیہ - لیکن این معنی از ترکیب نمی آید
امّا معنی (ابر رکاب ہستی) یعنی سریع السیر
ہستی فی الجملہ چیزی ہست (انتہی) مؤلف
گوید کہ در نسخۂ قلمی کہ پیش ماست عبارت ما بعد
لفظ ہمی لیکن نیست - دیگر کسی از اہل لغت
ذکر این نکرد - عرض میشود کہ رکابی - بقول
صاحب برہان بروزن حسابی - پیالہ و طبقچہ
ہم باشد و بقول صاحب غیاث بحوالۂ
شرح خاقانی - پیالۂ شراب - پس ابری
کہ ہمچو رکابی ضخیم است نہ ہمچو کاغذ لطیف کنایہ
باشد از ابر سیاہ کہ ابر غلیظ را گویند (اردو)
دیکھو ابر سیاہ کے پہلے معنی -

ابر زمستانی | استعمال - باضافت ابر
بقول صاحب انند بحوالۂ مظہر العجائب ابر
برودت افزای - اذیّت دہ مؤلف گوید کہ
ابری کہ در موسم زمستان پیدا شود ابر زمستانی
بیای تحتانی نسبت است و شک نیست کہ از
ابر زمستانی برودت و سرما زیادہ شود و تکلیف
دہ و مورث بیماریہای مخلوق میشود (اردو)
جاڑے کا ابر -

(۱۵۶) **ابر ژالہ بار** | استعمال - باضافت ابر -
این ابریست کہ در موسم تابستان ببارد و اکثر
ژالہ بارد انوری ذکر این کردہ است (؎)
تو لی کہ گر بخطت ابر ژالہ بار شود ٭ اجل برون
نتواند شدن ز موج فنا ٭ مخفی مباد کہ فلاحان
دکن گویند کہ ابری کہ بسیار تیرہ و سیاہ باشد در
ہر یک فصل ژالہ باری کند - کاشتکاران تجربہ کار
این قسم ابر را بیک نظر می شناسند و برای آنکہ

بنا بر وحسب عقیدهٔ خودشان کارہا کنند وگروہی	فارسی لغت سنسکرت است بمعنی ژالہ وپگہار
در دکن از برہمنان است جوتشی نام کہ عوض خدمت	بزبان سنسکرت مشاہرہ را گویند۔ پس گگار
بنام گار پگہار می یابد وذمۂ ایشان ہمین خدمت	پگہار) مشاہرہ ایست کہ برای خدمت دفع
است کہ ابر ژالہ بار را بزور ادعیۂ خود پریشان	ژالہ باری دہند (اردو) اولون کا ابر منگر
کنند وژالہ باریدن ندہند۔ گار۔ بکاف	یعنی وہ ابر جس سے اولے برسین۔

(الف) ابرس بفتح اوّل وسوّم (الف) بقول صاحب محیط گل سوسن است
(ب) ابرسا و (ب) را صاحب مؤید بذیل لغات فارسی نوشتہ بحوالہ قنیہ گوید
کہ (بیخ سوسن باشد) از محقّقین فرس دیگر کسی ذکر این نکرد صاحب محیط بر لفظ سوسن فرماید
کہ سوسن بستانی وصحرائی را اہل فرنگ ابریس گویند۔ نیز فرماید کہ سوسن سرخ رنگ را ایرسا
نام است ولی گوید کہ این لغت کدام زبان است و فرماید کہ ہمین را یونانی ایرس اغریا
گویند بہ تحقیق ما الف لغت فارسی زبان نیست و (ب) را بجز صاحب مؤید دیگر کسی ننوشت
در نسخۂ مطبوعۂ مؤید بای موحدہ را بیای تحتانی آوردہ ولیکن سلسلۂ ردیف الفاظ لغت تائید
نسخۂ قلمی می کند کہ بابای موحدہ باشد بالجملہ نسبت الف متحقق است کہ لغت فرس نیست
ونسبت (ب) ہم شبہی (اردو) (الف) سوسن۔ بقول صاحب آصفیہ (فارسی) اردو
مین مستعمل (مؤنث) ایک قسم کا آسمانی رنگ کا پھول جس کے کئی اقسام ہین (ب) درخت
سوسن کی جڑ۔ مؤنث۔

ابرسانید اصطلاح۔ بقول صاحب شمس بکسر اوّل۔ آب مروارید ورونق وروشنی او

دیگر کسی ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ بخیال ما نتیجۂ لب و لہجۂ مقامی است کہ (آب رسانیدہ) را بحذف مدو تخفیف ہای ہوز و تبدیل فتح اول بہ کسرہ (ابرسانید) کردہ بصورت اسم جامد قائم کردہ اند و معنی این (مروارید آبدار) باشد نہ آب مروارید - بیش ازین فکر و تلاش ما بکار نمی خورد (اردو) موتی کی آب اور ہماری رائے کے لحاظ سے آبدار موتی -

(۱۱۵۷) **ابرسخا** | اصطلاح - باضافت ابر و بدون اضافت - ہر دو بقاعدۂ فارسی بفتح سین مہملہ کنایہ باشد از مرد سخی و کریم مخفی مباد کہ سخا لغت عرب است بمعنی جوانمردی کذا فی المنتخب و در فارسی بمعنی سخاوت مستعمل (انوری ۵) سپہر رحمت و بحر نوال و ابر سخا ۝ علاء دین کہ سپہر ست از سنا و علا ۝ (اردو) ابر سخا - سخی کے لئے اردو مین کہہ سکتے ہین - (مذکر)

(۱۱۵۸) **ابرسر تیغ** | استعمال - باضافت ابر کنایہ از جوہر تیغ باشد - فارسیان - سر تیغ یعنی جوہر را با بر تشبیہ دادہ اند چنانکہ انوری گوید کہ بر (ابر بارن) گذشت (اردو) ابر جوہر تیغ اردو مین کہہ سکتی ہین اسلئے کہ جوہر تیغ کو ابر سے مناسبت ہے (فی البدیہۂ جلیل ۵) یہ ہے قاتل سے عرض تشنہ کامان ۝ کہ کب برسے کا ابر جوہر تیغ ۝

ابر سگاہنی | اصطلاح - باضافت ابر - بقول صاحب شمس و سکندریست بکسر سین مہملہ و کاف فارسی بمعنی ابر سیاہ و در آوات ہمچنین یافتہ (انتہی) مؤلف گوید کہ سگہن بفتح اول و دوم لغت سنسکرت است بمعنی سطبر و غلیظ و متراکم ہمچو موی و ابر و دشت پر اشجار (کذا فی السلطع) پس فارسیان بر ہمین لفظ یای نسبت زیادہ کردند و برای سہولت تلفظ الف درمیان کاف فارسی و ہای ہوز آوردہ صفت ابر قرار دادند و ابر سیاہ را نام کردند اگر در سگاہنی کاف را برخلاف صاحب شمس عربی گیریم جادارد کہ سگاہن

بقول صاحب برہان و مؤید بکسر اوّل و فتح ہار نگ
سیاہی راگویند کہ از سرکہ و آہن ترتیب دہند و
بدان جامہ و چیزہا رنگ کنند و بیشتر کفش دوزان
بجہت رنگ کردن چرم می سازند (انتہی) ماخذ
سگاہن بجای خودش عرض کنیم دریجاہمین قدر
کافی است کہ برسگاہن یای نسبت آوردہ سگاہنی
راصفت ابر قرار دادند و (ابر سگاہنی) ابر سیہ
راگفتند (اردو) دیکھو ابر سیاہ کے پہلے معنے

ابر سمن کار استعمال۔ باضافت ابر۔ و
بفتح سین مہملہ و میم بقول صاحب انند بحوالۂ
مظہر العجائب بمعنی ابر کارندۂ سمن مخفی مباد کہ سمن
بقول صاحب برہان نام گلی است و کار صیغۂ
امر از مصدر کاشتن و دراینجا اسم فاعل ترکیبی
است بمعنی کارندۂ سمن مراد از تازہ کنندہ گلہا
بخیال ما مرادف ابر بہار دیگر ہیچ (اردو)
دیکھو ابر بہار۔

ابر سنبل گون اصطلاح۔ باضافت ابر۔
بقول صاحب بحر ابر سیاہ و تیرہ راگویند و بقول
صاحب شمس و انند ابر سیاہ مؤلف گوید کہ سنبل
گلی است نیلگون و از ابر سنبل گون ابر تیرہ مراد
باشد خصوصاً سر شام۔ ابر سیاہ مائل بہ نیلگونی
شود (اردو) دیکھو ابر سیاہ کے پہلے معنے۔

ابر سیاہ استعمال۔ باضافت ابر۔ بقول
صاحب انند (۱) مرادف ابر سنبل گون فرماید
کہ پردۂ زجاجی۔ گرانی دود از مترادفات اوست
و بحوالۂ فرہنگ سکندر نامہ گوید کہ (۲) مراد
از لشکر ہم مؤلف گوید کہ معنی اوّل حقیقی است
یعنی ابری کہ تیرہ مائل بسیاہی باشد کہ بسیار بارندہ
بود و تیرگی کہ رنگ اصلی اوست بدین سبب ظاہر
شود کہ وقت باریدن قریب بزمین شود نظامی
سلہ) بہنگام سختی مشو نا امید کہ زابر سیاہ آید
آب سپید ؛ و معنی دوم استعارہ باشد کہ صفہای
لشکر از میان گرد و غبار چون ابر سیاہ بنظر می آید
(اردو) (۱) ابر سیاہ۔ بقول امیر کالی گھٹا

(ناسخ ﮪ) روتا ہے میرے غم مین جو وہ آج
زار زار ؛ چشم سیاہ کم نہین ابر سیاہ سے ؛ (آتش
ﮪ) دکھلائی برق نے جو ترے دانتون کی چمک ؛
مِسّی کا شک ہوا مجھے ابر سیاہ پر ؛ (۲) دل بادل
بقول صاحب آصفیہ بہت سی فوج ۔ دلدل

ابر سیاہ پستان | اصطلاح ۔ باضافت ابر
بقول صاحب بحر و بہار مانند ابر بسیار باران
(انتہی) زمانیان گویند کہ زنی کہ سر پستان او
سیاہ باشد علامت شیر وافر است ازین سبب
فارسیان ابر سیاہ را کہ سیاہیش خود علامت
بارش کثیر است ابر سیاہ پستان گفتند بعض
معاصرین عجم گویند کہ نہ چنین است بلکہ چون
ابر سیاہ محیط باشد و ابر تازہ برو بیاید در بعض مقامات
تیرگی بسیار ہیبت ناک ظاہر شود و این علامت
خاص طوفان بارش است و ہمین را ابر سیاہ
پستان گویند کہ ورای ابر سیاہ است فارسیان
(سیاہ پستان) زنی را گویند کہ ہر طفلی را کہ شیر دہد
بمیرد و فرزند او ہم نماند (کذا فی البرہان) ما گوئیم کہ
این نتیجۂ افراط تاثیر شیر است و حاصل ابر سیہ
پستان کہ طوفان است از (زن سیاہ پستان)
کم نباشد ۔ بخیال ما ابر سیاہ پستان ابریست
کہ بر سپیدی او جا بجا آثار تیرگی ظاہر باشد
یعنی ہمہ ابر در یک حالت تیرہ نباشد بلکہ تیرگی
و سپیدی ہر دو مخلوط نمایان شود و این علامت
اعتدال بارش است نہ طوفان یعنی این قسم ابر بسیار بارد
مگر دیر نبارد و سبب آن باشد کہ ابر سیاہ با ابر تنک
شامل است بر خلاف ابر سیاہ کہ روز و شام
می بارد از کلام باقر کاشی تصدیق خیال ما میشود
(ﮪ) امسال خوش بہاریست اے باغبان
مبارک ؛ ابر سیاہ پستان بر بوستان مبارک ؛
مخفی مباد کہ باران بسیار در موسم بہار باعث
بربادی بہار است و عادتاً در موسم بہار
اگر ابر آید بقول ما سیاہ پستان باشد کہ دیر
نبارد بر خلاف موسم بارش کہ اکثر ابر سیاہ می آید

و دیر می بارد چنانکه پستان سیاه که اگرچه شیر وافر دارد مگر علی التسلسل نتواند که وهد بلکه بفاصلهٔ وقت - (اردو) ہماری راے مین ابر سیاہ پستان کا ترجمہ ابر بہار ہے - اور بقول غیاث فارسی بہت سنی والا

ابر سیه کاسه | اصطلاح - باضافت ہٗ بقول صاحب انند بحوالہ مظہر العجائب ابر بخیل یعنی نبارنده (انتہی) از محققین دیگر کسی ذکر این نکرد و نه سندی پیش شد مؤلف گوید که (ابر سیه کاسه) ابریست سیاه که رفتارش تیز باشد و بوجه تیز رفتاری برق پیدا شود و آواز رعد هم و عادت است که این قسم ابر نبارد و اگر دربارید - این کیفیت پیدا شود بارش زود منقطع گردد - مخفی مبادکه کاسه بقول صاحب برہان بمعنی طبل و کوس و نقاره بزرگ هم آمده و سیاه بقولشان بمعنی مست و غافل و از خود بی خبر و شوم و وارون پس ازینجاست که فارسیان (سیاه کاسه) سیاه دست را گویند که از مردم بخیل و ممسک باشد پس (ابر سیه کاسه) ابریست که آواز رعد پیدا کند و نبارد (اردو) گرجنے والا اور نہ برسنے والا بادل ہندی مین کہاوت ہے کہ "گرجتے ہین سو برستے نہین" (نصیر ۵ افغان دل جو ہوتا ہے تو اشکون کو ترستے ہین) مثل ہے جو گرجتے ہین وہ بادل کم برستے ہین) ہم نے اس مثل کو صرف لفظی معنون مین یہان پیش کیا ہے - مرادی معنون کے لئے اس کا یہ مقام نہین ہے -

ابرش | بقول صاحب برہان و جامع بفتح اوّل و ثالث بروزن مهوش (۱) رنگ سرخ و سپید درهم آمیخته را گویند و (۲) اسپی که نقطهای مخالف رنگ او بر او باشد صاحب انند این را بمعنی دوم ذکر کرده فرماید که عربی است و گوید که (۳) لقب ملک جذیمة بن مالک و او بیماری برص داشت بواسطهٔ مهابت او بجای ابرص ابرش می گفتند و (۴) جای

بسیار رنبات مختلف الالوان - صاحب منتخب بمعنی دوّم وسوم ذکراین کردہ صاحب غیاث
این را بحوالۂ برہان وکشف وکنز بمعنی اوّل و دوّم نوشتہ صاحب مؤید بذیل لغات فرس
این را آوردہ گوید کہ اسپی کہ نقطہای او مخالف رنگ او باشد کہ بتازیش ملمع خوانند ونیز
مرکّب بمعنی (ابراو - ابرخود) آید مؤلّف گوید کہ بقول بحرالجواہر (ابرش) المن بجلدہ نقطۃ
بیض وبقول صاحب منتہی الارب (ابرش) لقب ملک جذیمہ بن مالک وا و بیماری
برص داشت وعربان ترسیدند کہ او را ابرص گویند - ابرش گفتند وجای بسیار رنبات مختلف
الالوان وفرس ابرش اسپ چپار (انتہی) پس معلوم میشود کہ فارسیان ہمین لفظ عربی را
در استعمال خود بمعنی اوّل و دوّم گرفتند وگونہ تصرف شان درمعنی است وعجبی نیست کہ فارسیان
(ابروش) را برای معنی دوّم ابرش کردہ باشد کہ (ابرطوروش) درفارسی بمعنی اسپ آمدہ
است - واللہ اعلم (ظہوری ؎) دیدہ ام شاہسواری کہ بجولانگاہش ؛ قسم جبہۂ نقش
سم ابرش باشد ؛ (انوری ؎) منم سوار سخن گرچہ میستم برزین ؛ برافگنم ملکا خنگ ابرش و
ابلق ؛ (اردو) (۱) سفیدی اور سرخی ملا ہوا رنگ (۲) وہ گھوڑا جس پر اُسکے رنگ کے
خلاف مگس ہون جس کو مگسی گھوڑا کہتے ہین (مگسی) بقول آصفیّہ فارسی اردو مین مستعمل (مذکر)
مگس کے رنگ کا - مکھی کے رنگ کا سیاہی مائل رنگ وہ گھوڑا جس کے تمام جسم کے بال
سفید - اور سارے بدن پر سرخی کا چھینٹا - دم اور یال ہمرنگ ہو (الخ) (۳) عربی مین
ابرش - جذیمہ بن مالک کا لقب جس کو برص کی بیماری تھی (۴) وہ مقام جہان مختلف
رنگ کے پودے ہون (مذکر)

ابرش خورشید اصطلاح - بکسر شین معجمه اوّل - بقول صاحب برہان و بحر و رشیدی وجامع و موید و شمس و ہفت و انند کنایه از آسمان است صاحب ناصری بذکر این فرماید که خورشید بمنزلهٔ سوار آسمان باشد صاحب جہانگیری در دستور اوّل خاتمه ذکر این کرده با برہان متفق - مؤلف گوید که درین جا فارسیان (ابرش) را بمعنی مطلق مرکب گرفته اند یا بمعنی دوم لفظ (ابرش) یعنی اسپ سرخ و سپید رنگ که آسمان هم بحالت شفق و ابر نقطه‌های مخالف رنگ خود دارد - تحقیق ابرش بجای خودش گذشت (اردو) دیکھو آسمان -

ابرشم بقول صاحب انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ یعنی ابریشم از محققین فرس دیگر کسی ذکر این نکرد مؤلف گوید که بکسر رای مہمله و شین معجمه لغت ترکی است و ترکان این را برای اظہار ہر دو کسره بدو یای تحتانی یعنی بعد رای مہمله و شین معجمه (ابریشیم) نویسند و (ابرشم) خوانند صاحب کنز لغات باظہار یک یا بعد شین معجمه (ابرشیم) نوشته تسامح او بیش نیست که یک یا را ترک کرد یا تخفیف مقصود داشت اگر این را بقول صاحب فرہنگ فرنگ و انند لغت فارسی گیریم مرکب باشد از آبر و شم - ابر بمعنی سحاب است که گذشت و شم بفتح اوّل بقول برہان آشفته و پریشان پس فارسیان ابرشم بمعنی (ابر پریشان) یعنی پارهٔ ابر گفتند به تشبیه نرمی او و گلولہاے که از ہر یک کرم پیله بہم رسد اندرین صورت (ابرشم) بفتح اوّل و چہارم اصل باشد و در (ابریشم) یای تحتانی چگونه بمیان آمد صراحت آن بر لفظ ابریشم کنیم - بقول صاحب محیط ابریشم آنرا نامند که بگیرند قبل از آنکه کرم آنرا بریده بیرون آمده باشد و اگر بعد آن بگیرند آنرا قز نامند بالجمله آن پیله کرمی است که بتربیت و خورانیدن برگ توت

آنرا از لعاب دهن خود برخود پیله می تند و آنچه برخود بدون پرورش درخت توت یا کنار یا غیر آن پیله تند آنرا ابرشیم نمی گویند و بهترین آن پیله های بزرگ بالیده و زرد رنگ (الخ) و گوید که خام آن بقول شیخ گرم و خشک در اوّل مگر حرارت آن ضعیف تر از یبوست آنست و گویند که گرم در اوّل و خشک در دوّم و گویند گرم و تر در اوّل و گویند رطب است و در ان یبوست نیست و بقول صاحب حاوی معتدل در گرمی و سردی جالی و مقوّی و مفرّح ارواح ثلثه و مقوّی دل و دماغ و مزید حفظ و ذهن و مسمن بدن بسبب تقویت روح طبیعی بر تصرف در غذا (الخ) (اردو) ابرشیم - بقول امیر (فارسی) اردو مین مستعمل - مذکر - ایک خاص قسم کے کیڑے سے پیدا ہوتا ہے جسکو فارسی مین پیله کہتے ہین (الخ)

ابرشمی بقول صاحب انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ (۱) بالفتح و کسر میم کرم پیله را گویند و (۲) بمعنی ابرشیمی - صراحت کند که لفظ فارسی زبان است **مؤلف** گوید که حقیقت (ابرشم) بجایش بیان کرده ایم - یای نسبت درین زیاده کرده اند و مقصود از معنی دوم آنست که چیزی که از ابرشم ساخته شود (اردو) (۱) ابریشم کا کیڑا (مذکر) (۲) وه چیز جو ابریشم سے بنی ہو (مؤنث)

ابرشہر اصطلاح - بقول صاحب برہان و انند بفتح اوّل و ثانی و رابع و سکون ثالث و ہاء و رای قرشت نام اصلی نیشاپور است و معدن فیروزه در آنجاست صاحب سروری گوید که نام اصلی نیشاپور ہمین است **مؤلف** گوید که نیشاپور شہریست قدیم از بلاد معروف خراسان که معدن فیروزه ہم دروست و در خوشی آب و ہوائی شہرهٔ خلق - اکثر اہل علم در ان پیدا شده اند ہر کسی میخواست که ہمانجا اقامت کند و بسیاری از اہل تموّل کردند فارسیان

آن را ابرشہر گفتند۔ ابر بمعنی آغوش گذشت و
شہر بمعنی مدینہ پس بقاعدۂ فارسیان دو اسم
جمع شدہ افادۂ معنی فاعلی کرد و ابرشہر بمعنی شہر
آغوش دارندہ شد یعنی شہری کہ مشتاقان سکونت
را در آغوش می گیرد۔ ہمین است وجہ تسمیہ
این بعضی بر آنند کہ این مقام بلند و سرد است و
در ہر موسم باران لطیف می بارید بنا بر علیہ آنرا
ابرشہر نام کردند۔ اندرین صورت باید کہ بارا سکن
گیریم (اردو) نیشاپور کا قدیم نام ابرشہر تھا۔

ابرشیرگون

اصطلاح۔ باضافت ابر
بقول صاحب انند بحوالہ مظہر العجائب بمعنی ابر
سفید۔ از محققین عجم دیگر کسی ذکر این نکرد مولف
گوید کہ شیرگون صفت ابر است در سپیدی
و ابر سفید ابریست کہ از زمین بفاصلۂ بلند باشد
و سفید می نماید و نمی بارد مقابل ابر سیاہ کہ گذشت
(اردو) ابر سفید۔ بقول امیر جس بادل مین
سیاہی یا اودا ہٹ وغیرہ کوئی رنگ نہو۔

(وزیر ۵) روبرو اعلیٰ کے ادنیٰ کو نہین ہوتا
فروغ ٭ مہر کے آگے ہے مہ اک ابر کا ٹکڑا سفید

ابرطوروش

اصطلاح۔ باضافت
ابر بقول صاحب شمس (۱) ابری کہ ہمچو کوہ طور
است بہ بزرگ ہیکلی۔ صاحب مؤید ذیل لغات
فارسی گوید کہ (۲) اسپ بزرگ ہیکل ہم مولف
گوید کہ طوروش صفت ابر است مرکب از
طور و وش، طور۔ بلغت عربی مطلق کوہ و کوہی
کہ موسیٰ علیہ السلام۔ تجلی بر آن شد (کذا فی المنتخب)
وش) بقول برہان بمعنی مانند ہمچو ماہ وش پس از
طوروش ابر سیاہی است کہ از افق سر کشد کہ
مشابہ کوہ می باشد ہمین است ابر کوہ رنگ می آید
و معنی دوم استعارہ باشد مگر برای آن سندی
باید کہ نیافتیم (اردو) (۱) وہ ابر سیاہ جو افق
سے بلند ہو مثل پہاڑ کے نظر آئے (۲) فارسیون
نے ابرطوروش۔ استعارۃً قوی ہیکل گھوڑے
کو کہا ہے۔

ابر عالم گیر اصطلاح - باضافت ابر بقول بہار ابریکہ روزہای بسیار علی الدوام می باریدہ باشد و آنرا بہندی جھڑی گویند صاحب انند ہم باتش مؤلف گوید کہ عالم گیر صفت ابر است برای ابری کہ تا سجد نظر محیط و تا دور دور سلسلۂ آن باشد باردیا نبارد مخفی مباد کہ ہندیان جھڑی آبارانی راگویند کہ روزوشب کما بیش متصل ببارد پس ترجمۂ (ابر عالم گیر) ذکر جھڑی کردن خطاست (اردو) گھرا ہوا ابر - (مذکر)

ابرقباد بفتح اوّل و دوّم و بضم چہارم بقول صاحب برہان وانند وسروری وہفت نام ولایتیست از توابع ارجان کہ میان اہواز و فارس واقعست وآباد کردۂ قباد شہریار است و بازای نقطہ دار ہم گفتہ اند مؤلف گوید کہ این مرکب است از ابر و قباد و ابر در ینجا یا بمعنی آغوش است یا بمعنی علی بصورت اوّل این شہر را آغوش محبتِ بانی شہر توان گرفت و بصورت ثانی اشارہ بشہری کہ بر نام بانی موسوم باشد (اردو) ابرقباد ایک شہر کا نام جس کو شاہ قباد نے آباد کیا (مؤنث)

ابرقبلہ استعمال - باضافت ابر بقول بہار ابریکہ از طرف قبلہ برخیزد و این البتہ بارندہ می باشد میرزا رضی دانش ؎ میرسم از کعبہ گریان می کشان عشرت کنید ؛ ہمچو ابر قبلہ باران در قدم داریم ما ؛ (اردو) ابرقبلہ - بقول امیر (فارسی) اردو مین مستعمل (مذکر) وہ بادل جو قبلے کی طرف سے اُٹھے مشہور ہے کہ یہ بادل زیادہ برستا ہے (امیر ؎) زور ہوا ہے چل صوفی ٹک تو بھی رباط کہنہ سے ؛ ابرقبلہ بڑھتا بڑھتا آیا ہے میخانے پر ؛

ابرقطرہ زن اصطلاح - باضافت ابر بقول صاحب انند بحوالۂ مظہر العجائب (۱) بمعنی ابر بارندہ و (۲) ابر روندہ کہ قطرہ زدن بمعنی رفتن ہم باشد - دیگر کسی ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ معنی (۲) تیز روندہ باشد کہ قطرہ زدن بمعنی

دویدن و تیز رفتن است مجرّد رفتن حیف است
کہ سندی پیش نشد و بخیال ما ابر قطرہ زن ابریست
کہ سریع السیر باشد و ترشّح باران جاری دارد
(اردو) وہ ابر جو تیزی سے گزرے جس سے
پُھہار پڑے۔ ترشح جاری رہے۔ مذکر۔

ابرقوہ استعمال۔ بفتح اوّل و دوّم
معرّب (ابرکوہ) است کہ می آید اہل عرب
کاف را بقاف بدل کردند۔ اکثر صاحبان لغت
بر لفظ ابرکوہ می فرمایند کہ درین زمان تعریب
شہرت پذیر است ما حقیقت (ابرکوہ) را بجایش ذکر
کنیم۔ بالجملہ نام شہریست از عراق عجم (اردو) ابرقوہ
عراق عجم کے ایک شہر کا نام ہے (مذکر) (۱۱۵۹)

ابرک بفتح اوّل و سوّم بقول صاحب محیط اعظم اسم ہندی طلق است و باز گوید
کہ اسم فارسی است کہ ہندی آن اَبھرک باشد و بھوڈل۔ بقول اطبّای ہند دافع پر میوہ
و فساد اخلاط و زہر۔ چار قسم دارد و در ہمہ اقسام ابرک سیاہ بہتر است فرماید کہ قسم سفید ثبت
فرج زنان را نفع دہد و سرخ با دو صفرا دور کند و بر طلق فرماید کہ فارسی این ابرک است
حسبی است معدنی متولّد از سیماب خالص و گوگرد بہترین این یمانی است سفید برنگ
نقرہ شفّاف و برّاق و اوراق آن نازک و بزرگ سرد در دوّم و خشک در آخر سوّم
و بقول شیخ سرد در اوّل و خشک در دوّم۔ قابض و حابس خون و منافع بسیار دارد الخ
صاحب ساطع صراحت کردہ است کہ ابھرک بہای ہوز لغت سنسکرت است بہمین معنی
و صاحب خزانہ فرماید کہ ابرق بہ قاف ترکی است مؤلّف گوید کہ اگر ماخذ این از
سنسکرت (ابھرک) گیریم ہای ہوز بکثرت استعمال حذف شد و اگر (ابرک) را فارسی الاصل
قرار دہیم کاف تصغیر بر لفظ ابر زیادہ کردہ باشند کہ (پارۂ ابر) باشد کہ باعتبار رنگ سفید

واو راقش با ابر تشبیہ دادہ اند و این کنایہ باشد - ہمہ اہل لغت فرس ازین ساکت اند ازدو
ابرک - بقول امیر ہندی جسکی اصل ابہرک ہے ایک قسم کا چمکیلا معدنی تپھر اس مین سے بہت سے
پرت نیچے اوپر ہوتے ہین - ابرک سفید - بھوری - سیاہ - سبز - ارغوانی رنگ کی ہوتی ہے
مگر سفید اور بھوری کا رواج زیادہ ہے - آئینے کے ایجاد سے پہلے آئینے کا کام اسی سے
لیا جاتا تھا (میر حسن ؎) وہ ابرک کی ٹٹی وہ چینی کے جھاڑ ؛ کہے تو کہ تنکے کے اوجھل پہاڑ
آپ فرماتے ہین کہ اس کا معرّب ابرق ہے - ہماری راے مین ابرق ترکی ہے نہ کہ
عربی - عربی مین اسکو طَلق کہتے ہین - شعراے اردو نے ابرق کا استعمال بھی اردو مین
کیا ہے (ذوق ؎) پرتو افگن ہوا گر روشنی طبع تری ؛ ابرق آئینہ ہوا ورسنگ سیہ ہوا ابرق

ابرکار | اصطلاح - بقول صاحب برہان
وجامع و بحر وناصری واند بروزن اشکبار
بمعنی متحیّر وحیران وسرگردان مؤلف گوید
کہ بقاعدۂ فارسیان دو اسم جمع شدہ افادہ
معنی فاعلی کردہ است یعنی (کارِ ابر کنندہ) کہ کنایہ
باشد از سرگردان کہ ابر ہم دائما در گردش است
ومجازاً حیران وپریشان (اردو) حیران -
بقول آصفیہ (عربی) اردو مین مستعمل ششدر
پریشان آپ ہی نے سرگردان کا بھی ذکر فرمایا ہے
(فارسی) حیران وپریشان - آوارہ - سرگشتہ
(اسیر ؎) حسینون کے ستم سے چرخ ظالم تک
ہے سرگردان ؛ جگر مریخ کا بھی خون یہ جلا دکرتے ہین

ابرکافوربار | اصطلاح - باضافت ابر - بقول
انند بحوالہ سکندر نامہ مراد از موی سفید (نظامی
؎) برآمد زکوہ ابر کافوربار ؛ مزاج زمین
گشت کافورخوار ؛ (اردو) موی سپید از دو
مین کہ سکتے ہین - سفید بال - مذکر -

(الف) **ابرکاکیا** | بقول برہان وجامع وانند

بفتح اوّل وثانی وکسر کاف دوّم وتحتانی بالف
کشیده - تنیده وتار عنکبوت را گویند اگر بر جراحت
نهند خون را باز دارد و نگذارد که جراحت ورم کند
واگر با سرکه بر دنبل وخیارک نهند پر گرداند و...

(ب) **ابرکاکیاب** نیز بنظر آمده است
که در آخرش بای ابجد باشد - صاحب سروری
از لطیفی سند آورده (ص) دلیل تو ابریست
پوشاے حق ٭ بستیست همچون ابرکاکیا ٭
صاحب محیط گوید که این اسم یونانی نسج عنکبوت
است وبر لفظ عنکبوت فرماید که نسج غلیظ وسپید
آنرا بیونانی ابرکاکیا نامند برای اکثر امراض
مفید باشد (الخ) **مؤلف** گوید که تنیده
وتار عنکبوت دو قسم باشد (۱) حلقهٔ مدوّر
برای شکار وسعی غذا که عنکبوت می تندو (۲)
نسج غلیظ وکوچک سپید رنگ همچو پارچهٔ کلفت سپید
دربافت ومدوّر مثل قرص نان وماه کامل -
که عنکبوت بیضهای خود درو نهد ودر عرف عام
مجموعهٔ آنرا ببیضهٔ عنکبوت خوانند وشامل برد و
ته که درمیان خلا دارد وهمین مقام بیضه های
عنکبوت است - فارسیان این را تفنه خوانند
وتفنی بزیادت تحتانی هم وبعربی شع وشع - اگر
بقول صاحبان تحقیق این را فارسی لغت گیریم
مرکّب باشد از آبر وکاک ویای نسبت والف
زائد در آخرش پس آبر بمعنی بر وبغل وپهلو باشد وکاک
بقول برهان قرص نان وقرص ماه کامل و
کاواک میان خالی واین کنایه باشد براے
تفنهٔ عنکبوت - عجبی نیست که یونانیان
این لغت را از زند وپاژند گرفته باشند که فارسی
قدیم است ونسبت (ب) عرض کنیم که مرکّب
باشد از آبر وکاک ویاب یعنی چیزی است پهلو
وآغوش ماه کامل یافته است - ای همچو ماه کامل
است مخفی مباد که یاب امر است از مصدر
یافتن وبقاعدهٔ فارسیان باهمی مرکّب شده
افادهٔ معنی اسم مفعولی کرده (اردو) الف وب

مکڑی کا جالا۔ بقول صاحب آصفیہ وہ سفید جھلی سا
مکڑی کا گھر جسمین اسکے انڈے رہتے ہین (الخ)
اسی کو دکن مین مکڑی کا انڈا کہتے ہین۔ یہ درحقیقت
ایک مدوّر اور دبیز جالا ہے جسکو وہ مثل سفید اور
ریشمی کپڑے کے بنتی ہے۔ اس کے دو پرت
ہوتے ہین۔ دونون کا کنارہ ایک دوسرے
سے ملا ہوا اور اندر خالی جس مین وہ انڈے رکھ دیتی ہے
اور عرصۂ مقررہ تک اوس جالے کو سیتی ہے۔

ابرکوہ | اصطلاح۔ بقول صاحب برہان و بحر (۱)
بضم کاف نام شہریست از عراق عجم و چون آن
شہر بر زمینی کہ در تۂ آن کوہست واقع شدہ باین
نام موسوم ساختند و معرّب آن ابرقوہ است
و در این زمان تعریب اشتہار دارد۔ صاحب
رشیدی و سروری فرماید کہ (آورکوہ) ہم نامند
صاحب ناصری گوید و راست گوید کہ شہریست
برکوہ و نہ در تۂ کوہ) صاحب شمس فرماید کہ (ور
کوہ) ہم نام دارد صاحب جامع نوشتہ کہ این را
برکوہ و ورکوہ نیز گویند صاحب جہانگیری آوردہ
کہ ابرکوہ را ابرکوہ و آورکوہ نیز گویند مؤلف
گوید کہ معاصرین عجم تصدیق قول ناصری کنند کہ
آبادی این شہر بر بلندی کوہ است نہ در دامن
کوہ پس ہمین است وجہ تسمیۂ (ابرکوہ) کہ فارسیان
بزیادت الف وصلی بر را کہ بمعنی علی است آبر
کردہ اند چنانکہ بر لفظ آبر گذشت و کسانی کہ این را
(آورکوہ) گویند ہم درست است کہ فارسیان
بای عربی را بواو بدل کنند چنانکہ آب را آو کردند
و آنانکہ این را ورکوہ گفتہ اند بہمان حالت صحیح
باشد کہ بقاعدہ فارسی باے بر را بہ واو بدل کردہ
ور کنند مخفی مبادکہ (۳) ابرکوہ بسکون با۔
مرادف (ابرطوروش) ہم توان گرفت کہ گذشت
کہ قلب اضافت (کوہ ابر) باشد (اردو)
(۱) ایک شہر کا نام عراق عجم سے آبرکوہ ہے
جو بلندی پر واقع ہے (۲) وہ ابر جو دور سے
مثل پہاڑ کے نظر آئے (مذکر)۔

ابرکوه رنگ استعمال۔ باضافت ابر بقول صاحب انند بحوالۂ مظہر العجائب بمعنی ابر سیاہ است مؤلف گوید کہ ہمان (ابرطوروش) کہ گذشت یعنی ابر سیاہی کہ مثل کوہ بنظر آید از افق (اردو) دیکھو ابرطوروش۔

ابرکہن اصطلاح۔ بقول صاحب برہان وبحر وجامع بکسر ثالث وضم کاف وسکون نون چیزیست مانند نمد کرم خوردہ وچون بر آب گذارند آب را بخود کشد واسفنج البحر ہمان است صاحب رشیدی گوید کہ گیاہی کہ در دریا روید وانرا بعربی اسفنجہ گویند وبعضی گفتہ اند کہ حیوانیست زیرا کہ خود را می کشد چون دست بدو کنند وہرگاہ از دریا بر آید وخشک شود مانند پارچۂ نمد گردد وچون در آب اندازند آب را برچیند صاحب ناصری بہ نقل بیان رشیدی فرماید کہ در گرمابہ بعضی بدن خود بدان شویند واز چرک پاک سازند وبعضی گفتہ اند کہ کف دریاست صاحب شمس بذکر این گوید کہ انرا ابر کہن ہم گویند صاحب انند وبہار ہم ذکر این کردہ صاحب محیط بر لفظ اسفنج نوشتہ کہ نام این در عربی سحاب البحر وبفارسی ابر مردہ وابر کہن وبہندی مواباد ل وبفرنگی اسپنج وآن جسم بحریست متخلخل کہ بر روی سنگہا کنارۂ دریای شور پیدا شود وآب را نشف می نماید گرم در اول وخشک در دوم و گویند در سوم بہترین آن تازہ۔ ودر تجفیف قوی تر وشدید تر است محلل ومجفف قروح وجروح محلل اورام بلغمی وقاطع خون والتیام دہندۂ زخمہاست ومنافع کثیرہ دارد الخ مؤلف گوید کہ کہن بمعنی پارینہ باشد وسال خوردہ تحقیق کاملش بجای خودش آید درین جا صفت ابر است یعنی ابری کہ سالخوردہ است وصفات حقیقی او باقی نیست کنایہ باشد از چیزیکہ ذکرش مذکور شد وآن در بعض صفات مشابہ ابر است اگرچہ مشابہت کامل ندارد فارسیان این را ابر مردہ ہم گویند ذکرش می آید

ازینکه نقل وحرکت مثل ابر ندارد ومعاصرین عجم
این را ابر مجازی هم گویند ولیکن ابر مجازی در
کلام قدما یافته نشد بتحقیق ما جسم بحری است
که بیجان است آنانکه این را حیوان گفته انداز
تحقیق کار نگرفته اند کف دریا برسنگها جمع شده
ازکهنگی بدین صورت مبدل میشود دیگر هیچ (اردو)
اسفنج بقول امیر اسپنج کا معرب ابر مردہ (اردو
مین مستعمل) آپ ہی نے ابر مردہ پر فرمایا ہے کہ
(فارسی) دریاے شور کے کنارے پتھرون
کف کی مثل ایک چیز نرم اور دبیز ہوتی ہے
جس مین برابر - برابر زنبور عسل کے چھتے کی طرح
گھر بنے ہوتے ہین پانی مین ڈالدینے سے پانی
جذب کرلیتا ہے اور نچوڑ دینے سے پانی گر جاتا ہے
ڈاکٹر لوگ اکثر زخم سے خون وغیرہ پوچھنے مین
اسکا استعمال کرتے ہین - چھاپہ خانون مین جب
پتھر پر کاغذ ایک مرتبہ چھپ لیتا ہے تو پتھر کو
اسی سے پوچھتے ہین اور اور بھی بہت سے
کامون مین آتا ہے (الخ) اطبای انگریزی ناتوان
بیمارون کو غسل کرانے کے عوض اسفنج کو گرم پانی
مین بھگو کر اون کا جسم صاف کرتے ہین - بقول
امیر بعض کا قول ہے کہ سمندر کی تہ مین رہنے
والے جانورون کا آشیانہ ہے جو انہین کے
جسم سے نکل نکلکر بنتا جاتا ہے (ذوق ؎)
کیا عجب رحمت باری سے کہ وقت باران ٭
ابر مردہ سے بھی ہو قطرہ فشان آب زلال ٭
(اسیر ؎) جس دل مین سوز عشق نہین ہی فسردہ
ہے ٭ جو چشم اشک ریز نہین ابر مردہ ہے ٭

ابر گر آب زندگی بارد	مثل - صاحبان
هرگز از شاخ بید بر نخوری	خزینه وامثال

فارسی ذکر این کرده اند واز معنی ومحل استعمال ساکت
مؤلف گوید که فارسیان این مثل را برای
کسی زنند که صلاحیت کاری نداشته باشد وازو
توقع آن کار کنند - واضح باد که این مثل از کلام
مقبول سعدی است (اردو) صاحب محاورات

ہند فرماتے ہین کہ (زمین شور سنبل بر نیارد) اگرچہ فارسی ہے لیکن اردو مین مستعمل (یعنی بد آدمی سے کبھی خیر کی امید نہین ہوتی) دکن مین کہتے ہین کہ "شمشاد کی خصی سے خایہ نہین ملتا" اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح انگور کی بیل کاٹنے چھانٹنے سے بارآور ہوتی ہے اس طرح شمشاد کا درخت اسکی کانٹ چھانٹ سے ثمرہ نہین دیتا۔ چونکہ خایۂ غلامان انگور کی ایک قسم سیاہ کا نام ہے لہذا اس کہاوت مین خایہ کا لفظ انہین معنون مین مستعمل ہوا ہے اور خصی سے کانٹ چھانٹ مراد ہے۔ حاصل یہ ہے کہ جس درخت مین بارآوری کی صلاحیت نہین ہے اسکی نسبت بارآوری کی تدبیرین کرنا فضول ہے اور عام معنون مین یون کہا جاویگا کہ جو شخص جس کام کی صلاحیت نہین رکھتا اس سے اس کام کی توقع کرنا محض حماقت ہے۔ ایسے ہی مواقع پر اس کہاوت کا استعمال ہے صاحب امثال اردو نے لکھا ہے کہ "کاغذ کی ناؤ نہین بہتی" یہ کہاوت بھی قریب قریب ایسے ہی مواقع پر کہی جاتی ہے۔ دکن کے کاشتکارون کا قول ہے کہ "پرمیوک[1] سے بھوسا بھی نہین ملتا"

ابر گردش | اصطلاح۔ بہار گوید کہ از صفات اسپ است وصاحب انند ہمزبانش (امیر معزی ه) بادیست کوہ پیکر و کوہیست بادپای ؎ برقیست ابرگردش وابریست برق دار ؎ مؤلف گوید کہ معنی لفظی این گردش ابر دارندہ یعنی چیزیست کہ گردش ابر دارد بقاعدۂ فارسی دو اسم جمع شدہ افادۂ معنی فاعلی کند واین صفت ازبراے اسپ نیست بلکہ (برق ابرگردش) کنایہ باشد از اسپ کہ ذکرش بجای خودش آید۔ شک نیست کہ تسامح بہار است (اردو) دیکھو برق ابرگردش۔

(الف) **ابر گریان** | (اصطلاح۔ ومصدر
(ب) **ابر گریستن** | اصطلاحی) (ب) مصدر است و (الف) اسم فاعل آن ۔ گریستن

[1] پرمیوک۔ تلنگانہ کی اصطلاح ہے جس کے معنی ناقابل کاشت زمین کے ہین۔ مؤلف

ابر بمعنی باریدن است واین کنایه باشد (الف
صائب ؎) ماتم وسور جهان بایکدگر آمیخته است ؎
خنده‌ها چون برق دارد ابر گریان در لباس ؎ (ب
ظهوری ؎) بیکسان را ماتمی در کار نیست ؎ ابر
خواهد بر مزار ما گریست ؎ (اردو) (الف) ابر باران
بقول امیر (فارسی اردو مین مستعمل) مذکر - برسنے
والا یا برستا ہوا ابر (آتش ؎) برق وش یار
کی فرقت مین ہوئے جب بیتاب ؎ ابر باران
کی طرح رو کے کیا دل خالی ؎ (ب) ابر کا برسنا
(میر ؎) یا بادۂ گلگون کی خاطر سے ہوس جائے ؎
یا ابر کوئی آئے یا ہنکے برس جائے ؎

ابر گریه | استعمال - باضافت ابر - گریه باشد که (۱۱۴۱)
فارسیان گریه را با ابر تشبیه داده اند که از هر دو آب
می ریزد (ظهوری ؎) وبال محملی فگنم ابر گریه ؎
سیراب ناله راز گلوی جرس کشم ؎ (عرفی ؎)
بسکه شد ابر گریه آتش بار ؎ تخم عیش از زمین ما
بگریخت ؎ (اردو) ابر گریه اردو مین کہ سکتے ہین

ابر گوهر افشان | اصطلاح - باضافت (۱۱۴۲)
ابر - مرادف ابر گوهر بار که می آید کنایه از ابر نیسان
(صائب ؎) آیهٔ رحمت ز ابر گوهر افشان مشو ؎
نازل از راه دهان پاک در شان صدف ؎
مخفی مباد که ابر نیسان بارانی که بارد و هر قطره آن
در صدف گوهر میشود ازینجاست که گوهر افشان
را بقاعدهٔ اسم فاعل ترکیبی بصفت او آورده اند
(اردو) ابر نیسان بقول امیر (فارسی) اردو
مین مستعمل - وه ابر جو فصل ربیع مین نوروز سے
چالیس دن قبل یا چالیس دن بعد برستا ہے
مشہور ہے که اس پانی کی بوند سیپ مین پڑکر
موتی بنجاتی ہے - اور بانس مین بنسلوچن (ظفر
؎) ہماری چشم گریان کی نه پہنچا دُر فشانی کو ؎
اگرچه ابر نیسان نے گہر باری بہت سی کی ؎

(الف) **ابر گوهر بار** | اصطلاح - باضافت
(ب) **ابر گهر بار** | ابر - ابر نیسان باشد
صاحب بحر ذکر (ب) کرده است مؤلف گوید

که مرادف (ابر گوهرافشان) که گذشت یعنی گویند که چون ابر نیسان ببارد هر قطره اش که در صدف افتد گوهر میشود (صائب (ب) ۵) زتلخ روئی دریا است بی نیاز صدف ٭ کند بابر گهر بار لب فراز صدف (اردو) دیکھوا برگوہرافشان ٭ ابر گوہر بار - اردو مین کہ سکتے ہین -

ابر لعل کار اصطلاح - باضافت ابر بقول صاحب انند بحوالۂ مظہر العجائب ابری که مائل بسرخی شود و این آثار نباریدن ابر است دیگر کسی ذکر این نکرد و سندی پیش نشد مخفی مباد که لعل کار از قبیل میناکار است یعنی چیزی که بروی لعل یا میناکار کرده باشند آنرا لعل کار و میناکار گویند بهمان قاعدۂ فارسیان که دو اسم جمع شده افادہ معنی فاعلی کند گویند که سرخی در ابر سپید بوجه شفق پیدا شود نه در ابر سیاه ما بر سپید ابریست که از زمین بفاصلۂ بعید باشد برخلاف ابر سیاه که قریب زمین آید و ببارد پس ابر سیاه عکس شفق نگیرد چنانکه ابر سپید و ظاہر است که ابر سپید نبارد و ابر سرخ ہم دیگر ہیچ (اردو) ابر شفق گون اردو مین کہ سکتے ہین - اس ابر سپید کے لئے جسپر شفق کا عکس پڑا ہو اور ظاہر ہے کہ ابر سپید نہین برستا - اسیطرح مشہور ہے کہ ابر سرخ بھی -

ابرمان خانه اصطلاح - بقول صاحب شمس بمعنی این جهان و خانۂ عاریتی اگرچه صاحب شمس صراحت حرف دوم نکرده است ولیکن از سلسلۂ حروف ہجائیش می کشاید که مقصودش بای عربی است زیراکه این را بعد (ابرکہن) وقبل (ابرمرده) آورده صاحب مؤید این را بیای فارسی (ابرمان خانه) نوشته که مقصودش بیای معروف است که بجای خود آید بخیال ما این مرکب است از (آبر و مان و خانه) مان - بقول برہان بمعنی مانند است پس خانه که مانند ابر است کنایه از جهان گذران باشد که ہمچو ابر می گذرد و قیام ندارد (اردو) جہان - بقول صاحب آصفیہ

(ہندی) اسم مذکر۔ جگ ۔ دنیا ۔ صاحب ساطع نے بھی اسکو ہندی مانا ہے مگر صرف جلے کے معنون مین ۔ اور فارسیون نے جہان کو دنیا کے معنون مین لکھا ہے اور صاحب غیاث نے صراحت کی ہے کہ چونکہ دنیا ناپائدار اور بے ثبات ہے لہذا اسکو معنی جہندہ جہان کہا گیا ۔ ہم کہتے ہین کہ چونکہ جہان گزرنے والا اور گزررہا ہے لہذا فارسیون نے اسکو جہان کہا ۔

ابر مایہ دار اصطلاح ۔ باضافت ابر ۔ بقول صاحب انند بحوالہ مظہر العجائب ابر پر آب ۔ دیگر کسی ذکر این نکرد ۔ ترکیب موافق قیاس است ۔ معاصرین عجم تصدیق این می کنند (اردو) بنجولا ابر ۔ پانی کا ابر ۔

ابر مردہ اصطلاح ۔ باضافت ابر ۔ بقول صاحب برہان و بحر و ناصری و شمس و رشیدی و مؤید و سروری و جامع و بہار و انند مرادف ابر کہن ۔ وارستہ ابر کہن را ترک کردہ برابر مردہ صراحت ہمان معنی کردہ است کہ برابر کہن گذشت و سندی از خان آرزو آوردہ (؎) کس غم چشم ندارد جز دل پرشور من ؛ نوحہ گر گر ہست غلیان است ابر مردہ را ؛ میر محمد افضل ثابت (؎) زبسکہ بارش امسال گشت عالمگیر ؛ چو ابر مردہ گرفت آب گردہ تصویر (اردو) اسم مردہ ۔ دیکھو ابر کہن ۔ (مذکر)

(۱۱۲۳) **ابر مروارید بار** اصطلاح ۔ مرادف ابر گوہر بار است کہ گذشت ہمان ترکیب کہ در آنجا مذکور شد چنانکہ انوری گوید (؎) گہ معطر خاک دشت از باد کافوری نسیم ؛ گہ مرصع سنگ کوہ از ابر مروارید بار ؛ (اردو) دیکھو ابر گہربار ۔

(۱۱۲۴) **ابر مطیر** استعمال ۔ باضافت ابر ۔ ابر بارندہ باشد کہ مطیر بر وزن کریم لغت عرب است اسم فاعل است از مطر (انوری ؎) گر زدست او بفلک یک فتح باب ؛ دود آتش ہمچنان باران دہد کابر مطیر ؛ (اردو) برسنے والا ابر ۔ ابر باران ۔ دیکھو ابر گریان (مذکر)

ابر بخوابهندستان خانه ویران گو شود مثل صاحبان خزینه و امثال فارسی و احسن ذکر این کرده اند و از محلّ استعمال ساکت مؤلّف گوید که فارسیان این مثل باظهار خود غرضی - خود غرضان می زنند که بمقابلۂ غرض خود بر نقصان دیگران اعتنا نمی کنند و نیز برای ناعاقبت اندیشان که بنظر سطحی فائدۂ قلیل را عزیز دارند و نقصان عظیم که در دست بخیال نیارند (اردو) "مرده دوزخ مین جائے یا بہشت مین اپنے حلوے مانڈے سے کام" یہ کہاوت خود غرضون کے لئے مستعمل ہے صاحب آصفیّہ نے لفظ مرده پر اسکا ذکر کیا ہے صاحب امثال ہندی نے خفیف تغیّر کے ساتھ لکھا ہے "مرده بہشت مین یا دوزخ مین حلوے مانڈے سے کام" ناعاقبت اندیشون کے لئے دکن مین کہتے ہین "جان جاے پینک نہ جائے" یہ افیونیون کا خیال ہے کہ وہ پینک قائم رکھنے کی لئے جان کی پروا نہین کرتے یعنی باوجود اس بات کے جاننے کے کہ افیون کا زیادہ استعمال زندگی کے لئے مضر ہے اس کی مقدار کو روز بروز بڑھاتے ہین اور انکی یہ حماقت صرف پینک کے لطف و مزے کے لئے ہے -

ابرن بفتح اوّل و سوّم - بقول صاحب شمس نام دہی است از حدود درے) دیگر کسی ذکر این نکرد و وجہ تسمیۂ این متحقّق نشد که از خصوصیات این مقام معاصرین بیخبر اند بخیال ما اگر اسم با مسمی است مقامی باشد خنک و شاداب ہمچو ابر - نون زائد بر آخر آورند چنانکه پاداش و پاداشن و زیبا و زیبان و ستو و ستون - صاحب ناصری در آرایش ششم دیباچۂ کتاب بر حرف نون این قاعده را ذکر کرده است (اردو) ابرن نواح رَے سے ایک موضع کا نام (مذکّر)

ابرناک استعمال - بقول صاحب شمس بفتح اوّل مرادف برناک که جوان باشد و مشہور بباے تازی است نه فارسی - دیگر کسی ذکر این

نہ کوہ بخیال ما برناک مخفف ابرناک است کہ مقصورہ حذف شد و برنا ہمین معنی مخفف برناک بحذف کاف باقی ماند۔ صاحب برہان بر لفظ ناک گوید کہ بروزن خاک لفظی است کہ بجہت بیان اتصاف موصوف بصفتی بر آخر کلمات می آورند۔ زیرا کہ دلالت می کند بر داشتن چیزے چون بلفظی ملحق شود ہمچو طربناک و غمناک و بمعنی آلودہ و آغشتہ ہم (الخ) پس ابر کہ بمعنی ذکر گذشتہ است با لفظ ناک جمع شدہ معنی (صاحب ذکر) پیدا کرد و استعارہ کردند برائے برنا و جوان۔ اگرچہ پیران ہم (صاحب ذکر) اند ولیکن در پیری آنرا معتبر نہ پندارند۔ ہمین باشد وجہ تسمیہ بعض بر آنند کہ ابر بمعنی آغوش است و صاحب آغوش استعارہ باشد از جوان عمر کہ آغوش جوانان من حیث گرمی نصیب شاب است وبعضی بر آنند کہ ابرناک بمعنی صاحب ابر کنایہ از جوان است کہ ذریعۂ سرسبزی عالم یعنی ذریعۂ توالد و تناسل دارد (اردو) جوان۔ بقول صاحب آصفیہ۔ (فارسی) اردو مین مستعمل۔ نوعمر۔ نوخیز۔ پٹھا۔ بالغ ہونے سے تیس برس تک کی عمر کا آدمی سیانا جیسے "جوانون کو چلا چلی بڑھیا کو بیاہ کی پڑی"۔

ابرنجن استعمال۔ بقول صاحب برہان بفتح جیم بروزن برکندن حلقۂ باشد از طلا و نقرہ کہ زنان (۱) در دست و (۲) در پای کنند و آنچہ در دست کنند (دست ابرنجن) و آنرا کہ در پاے کنند (پای ابرنجن) ہم خوانند۔ (ابرجن) کہ گذشت مخفف ہمین است۔ صاحب رشیدی و شمس باتفاق معنی برہان گوید کہ ابرنجین و اورنجن و اورنجین مرادف این است و این ہر چہار لغت بحذف الف نیز آمدہ۔ صاحب جامع بذکر این با ابرنجین گوید کہ دست برنجن اوست و پا برنجن کہ بحذف الف شہرت دارد۔ صاحب جہانگیری ہم ذکر این کردہ صاحب ناصری فرماید کہ چون دست را از سر انگشتان تا ساعد آرنج خوانند پس ہیلی کہ در دست و آرنج افگنند

دست آرنج است و اصل این آرنجن باشد وصاحب اننداصراحت مزید کند که مرکب است از آرنج و نون نسبت یا رابطه - (این است صراحت ماخذ که محققین سلف یک برصدی کرده اند) مؤلف گوید که این تحقیق ماخذ مارا تشفی نمی بخشد آرنجن را بدین معنی بالف ممدوده کسی ذکر نکرد و نون نسبت و رابطه هم بقاعدهٔ فارسیان یافته نشد ازین تحقیق هیچ برنکشود که ابرنجن چگونه شد و تعلق آرنج باین که مذکور شد - یا آبرنجن چگونه گفتند برای زیوریکه در پای کنند - ما تحدی که غور کردیم اصل این (ابرنجین) است که بر (برنجین) الف وصلی آورده اند چنانکه فارسیان در آغاز کلمه می آرند که پرویز را (اپرویز) کردند و بیداد را (ابیداد) برنجین بر وزن تبرزین بقول برهان همین معنی آمده و ما می گوئیم که بر لفظ برنج یا و نون نسبت زیاده کرده برنجین کردند چو سیمین و عنبرین پس (برنجین) بمعنی منسوب به برنج شد و این نام زیوریست که هر دانه آن از طلا یا نقره بشکل برنج سازند که مثابه دندان موش هم باشد ازینجاست که هندیان این را (چوهے دتیان) گویند که ترجمهٔ دندان موش است پس آن دانها را بالعلاقه یکدیگر مسلسل کنند و بر بند دست به بندند و این مخصوص است از همین مقام که از آرنج تعلقی ندارد این است حقیقت (ابرنجین) که بالف وصلی بای موحده ساکن شد و بحذف الف (برنجین) بحال خود ماند و بحذف یای تحتانی (برنجن) مخفف آن است و بزیادت الف وصلی برو (ابرنجن) شد صاحبان لغت که این را بر وزن (برکندن) نوشته اند غلط کرده اند باید که بکسر جیم باشد که بعد حذف یا هم همان کسرهٔ جیم باقی ماند و حقیقت لفظ متقاضی آنست که الف هم مکسور باشد که کسرهٔ بای موحده حقیقی است ولیکن لب ولهجهٔ مقامی تبدیل حرکات می کند عیبی ندارد که الف و جیم را هم باتباع زبان مفتوح خوانیم و از حقیقت هم خبر

داریم بالجملہ (دست برنجین) ہمان زیور دست است کہ بالا مذکور شد و (پا برنجین) مثل دست برنجین زیوریست برای پا کہ قدری کلفت تر از دست برنجین باشد و ہندیان در وضع آن تصرّف کردہ اندما (پا برنجین) را در صوبۂ مدراس دیدہ ایم کہ (نا لطیان جہرمی لقب) در ہند آنرا مجہول گویند وضع قدیم این شکل برنج را بکلفتی ظاہر می کند ولیکن تصرّف مخترعین حالا در ہند صورت اصلی آن را باقی نداشت (اردو) (۱) پہنچی یا کنگن یا چوہے دتیان۔ صاحب آصفیہ نے (چوہے دنتی) پر فرمایا ہے کہ (مؤنث) عورتون کے ایک دستی زیور کا نام جس کے دانے چوہے کے دانتون کے مشابہ ہوتے ہین کنگن اور کنگن پر لکھا ہے کہ اسم مذکر۔ کر۔ گہن سے مرکّب ہاتھ کا زیور۔ دست برنجن ایک زیور کا نام جسے چوہے دتیان کہتے ہین (۲) پازیب بقول آصفیہ (فارسی) اردو مین مستعمل۔ پانون کے ایک زیور کا نام (الخ) جس کے نیچے اہل ہند گہنگرو کی ایک لڑی لگاتے ہین اور اہل عجم مستطیل شکل مین توکدار گہنگرو مثل چانول کے بناتے ہین جس مین آواز نہین ہوتی۔

ابرنجین بقول صاحب برہان و رشیدی و جامع و ناصری و شمس و جہانگیری بروزن فروردین۔ مرادف ابرنجن کہ گذشت۔ بخیال ما اصل ہمین است و آبرنجن کہ گذشت مخفّف این صراحت ماخذ این برابرنجن کردہ ایم و بہ تحقیق ماکہ برابرنجن گذشت بکسر اول باشد (اردو) دیکھو ابرنجن۔

(۱۱۹۵) **ابر نو بہار** استعمال۔ باضافت ابر مراد ف ابر بہار کہ گذشت (صائب ؎) می فشانم ہرچہ می گیرم چو ابر نو بہار ÷ بامن احسان با تمام خلق احسان کردن است ÷ (انوری ؎) آری عرق ابر نو بہاری ÷ در کام صدف خوشگوار

باشد ؁ (اردو) ابر بہار (دیکھو ابر آذر)

(۱۱۶۶) **ابر نوبہاران** استعمال - باضافت ابر مرادف ابر بہاران کہ گذشت - مزید علیہ ابر نوبہار باشد چنانکہ صائب گوید (س) چون صدف لب پیش ابر نوبہاران باز کن ؁ کار و را باگہر آنجا برابر می کشند ؁ (اردو) دیکھو ابر بہاران اردو مین ابر نوبہاری کا بھی استعمال ہے (آتش س) سبوے غنچہ ہے معمور جام گل لبریز ؁ ٹپک رہی ہے شراب ابر نوبہاری سے ؁

(۱۱۶۷) **ابر نو روزی** استعمال - باضافت ابر ابری کہ منسوب بہ نوروز است یعنی در نوروز آید (انوری س) باد شبگیری نسیم آورد باز از جو یبار ؁ ابر نوروزی علم بفراخت باز از کوہسار (اردو) ابر نوروزی - کہہ سکتے ہین (مذکر)

ابر نیسان استعمال - باضافت ابر بقول صاحب بحر نام بارانی است کہ در ہوای سرمای بارد و بصدف دُر دہد صاحب مؤید فرماید کہ اژدہا و ماران دیگر را زہر ہم - کذا فی فرہنگ قواس - و ہم او گوید کہ ابر بہار است زیرا چہ نیسان مدت ماندن آفتاب در برج حمل است و در استعمال نیز ہمچنین و سواتی ہندی آنست صاحب شمس ہمزبانش - بہار بمعنی اوّل باتفاق مؤید قانع (صائب س) تاک را سیراب کن ای ابر نیسان در بہار ؁ قطرہ تا میتواند شد چرا گوہر شود (انوری س) شاخ اقبالت چو باغ از ابر نیسان باد سبز ؁ شخص بدخواہت چو برگ از باد دی زار و نزار ؁ (ظہوری س) تا ظہوری را بغوّاصی برم ؁ دیدہ چون ابر نیسان برنخورد ؁ (اردو) ابر نیسان - دیکھو ابر گوہر افشان -

(۱۱۶۸) **ابر نیسانی** استعمال - باضافت ابر بیای نسبت مرادف ابر نیسان کہ گذشت (ظہوری س) ابر نیسانی کجا و چشم خونبار م کجا ؁ او گہر بارد اگر من لعل پاشم دیگرم ؁ (اردو) ابر نیسان - دیکھو ابر گوہر افشان

ابرو بقول بہار۔ حاجب و ابروہا و ابروان جمع و این خلاف قیاس است مقصود بہار
این است کہ بقاعدۂ فارسیان جمع غیر ذوی الارواح بالف و نون شاذ باشد (۱) صاحب
سخندان گوید کہ این را در سنسکرت (بھرو) گویند کہ بحذف ہمزہ و بزیادت ہای مخلوط التلفظ بعد
بای بہ پیوست و نمی فرماید کہ فارسیان (بھرو) را (ابرو) کردند (۲) بخیال ما این مرکب است از
ابر و واو نسبت فارسیان داو نسبت را بر آخر لفظی آرند چنانکہ ہندو و ریشو پس ابرو چیزیست
کہ منسوب بہ ابر است یعنی چنانکہ ابر بالای سر ما سایہ کند ہمچنین ابرو بر مردمک سایہ کردہ است
(۳) بعض معاصرین بر آنند کہ این (آب رو) بمعنی رونق رو بود و از کثرت استعمال ممدودہ
بمقصورہ مبدل شدہ ابرو شد۔ ما گوئیم نمبر (۲) اقوی است۔ صاحب غیاث بر لفظ ہندو
گوید کہ واو نسبت برای ذوی العقول خصوصیت دارد ما گوئیم کہ این خصوصیت باعتبار محاورہ
مخصوص بالفظ ہندو نہ بذوی العقول مفتاح القواعد فارسی ہم واو نسبت را ذکر کردہ است
و گوید کہ چون ہندو و ریشو۔ و نمی فرماید کہ خصوصیت این برای ذوی العقول است۔ (۴)
بعض معاصرین گویند کہ اصلش (ابر رو) بود یعنی چیزی کہ بر رو باشد فارسیان بر را بمعنی علی
ابر گفتہ اند۔ بکثرت استعمال با ساکن شد و یک رای مہملہ حذف۔ ما عرض کنیم کہ بمقابلہ این ہم
نمبر (۲) قوی تر است عجب است کہ صاحبان برہان و جامع و رشیدی و سروری و شمس و
جہانگیری و ناصری و ہفت و غیرہم لفظ (ابرو) را در مفردات ترک کردہ اند اما در کلام متقدمین
و متاخرین و نیز در روزمرۂ معاصرین بسیار یافتہ میشود و شک نیست کہ این لغت فارسی زبان
است۔ بالجملہ بقول بہار و انند صفات این (۱) بلند اقبال (۲) پرچین (۳) پرخم (۴)

پرعتاب (۵) تلخ (۶) دل آرامی (۷) دلفریب (۸) دلکش (۹) دل کشاے (۱۰) رسا (۱۱) زرین (۱۲) سکبدست (۱۳) سرگردان (۱۴) سیہ تاب (۱۵) شوخ (۱۶) عشوہ ساز (۱۷) عنبرین (۱۸) عیارپیشہ (۱۹) کج (۲۰) کمانداز (۲۱) کمربستہ (۲۲) کینہ توز (۲۳) گرہگیر (۲۴) محرابی (۲۵) مشکین (۲۶) مشکین **مثال و تشبیہات** این (۲۷) بال شاہین (۲۸) بیت (۲۹) پل (۳۰) ترازو (۳۱) تیغ (۳۲) تیغباز (۳۳) چوگان (۳۴) دزد (۳۵) دود (۳۶) رحل آبنوسی۔ (۳۷) سایۂ بال ہما (۳۸) سورۂ نون (۳۹) شاہ بیت (۴۰) شاہین ترازو (۴۱) صیقل۔ (۴۲) طاق (۴۳) طاق شکستہ (۴۴) طاق مردانہ (۴۵) طغرا (۴۶) قبلہ (۴۷) قبلہ نما۔ (۴۸) قلم (۴۹) قوس (۵۰) کلید (۵۱) کمان (۵۲) کمان خانہ (۵۳) کماندار (۵۴) کمان سیہ توز (۵۵) گز (۵۶) ماہ نو (۵۷) ماہ یک شبہ (۵۸) محراب (۵۹) محرابی (۶۰) مد (۶۱) مصرع (۶۲) مطلع (۶۳) مقراض (۶۴) ناخن (۶۵) نون (۶۶) نون قوسی (۶۷) نون واژون (۶۸) ہلال۔ (صائب ۵۲۸) گرندارد سکتۂ چین بر جبین ٭ بیت ابروی تو چون مشہور نیست ٭ (حکیم زلالی ۵۲۹) پلی بستہ بلند ابروش از دور ٭ کہ نظارہ ز آبش بگذرد دو تو (ملا طغرا ۵۳۰) جز ابروشوخ تو ندیدیم کہ عطارہ ٭ بی سنگ کشد وسمہ در ابروی ترازو ٭ (صائب ۵۳۱) ابروی او زرفت زمد نظر مرا ٭ در زیر تیغ زندگی آمد بسر مرا ٭ (ولہ ۵) نیست ممکن برگرفتن دیدہ از رویش مرا ٭ اللہ گر برسر گذارد تیغ ابرویش مرا ٭ (ملا جامی ۵۳۲) ایکہ از شوخی بکف داری چو ابرو تیغباز ٭ بسملم کن تا چراغ مدعا روشن شود ٭ (میر خسرو ۵۳۳) اشارت کن بابروے چو چوگان ٭ کہ تا از سر روم چون گوی غلطان ٭ (انوری ۵) زنخش چیست یکی

گوی بلورین از مشک ؛ ابروش چیست دو چوگان سیہ کردہ بقار ؛ (میر یحیی شیرازی ۵۳۶) اگر داری سواد اے چشم زان ابروی و پیشانی ؛ کتاب حسن در بالای رحل آبنوسی بین ؛ (دانش ۵۳۹) سرنوشت خود توان خوند از خط پیشانیش ؛ مد ابرو شاہ بیت مطلع انوار کیست ؛ (خان آرزو ۵۴۰) زخون عاشقان ابروی آن شوخ ؛ چو شاہین تراز و سرگران است ؛ (نظیری ۵۴۱) دلا گداز کہ آئینہ کرد سنگ ترا ؛ کدام صیقل ابرو زدود زنگ ترا ؛ (ظہوری ۵۴۲) ہمہ جا قبلہ طاق ابرو ہست ؛ روی ہر سو نماز میر سدم ؛ (صائب ۵۴۳) ہست زندانی پیار وحشت بچشم عارفان ؛ پیش طاق آن دو ابرو قصر و ایوان بہشت ؛ (خواجہ شیراز ۵۴۵) مطبوع تر ز نقش تو صورت نہ بست باز ؛ طغرا نویس ابروی مشکین مثال تو ؛ (صائب ۵۴۶) بی اشارت خم ابروی تو یک ساعت نیست ؛ قبلہ است شوخ تراز قبلہ نما افتادہ است ؛ (مفید بلخی ۵۴۸) قلم ابروت سخن ساز است ؛ بہر عشاق نامہ پرداز است ؛ (ملا شیدای سرہندی ۵۵۰) کشاد کار دلم از کلید ابروت است ؛ مرا چو تنگدلی زان دہان تنگ بود ؛ (ظہوری ۵۵۱) بیا اے عشق لختی بہن مسکین سینہ جا زا ؛ کہ حسن از ابرو او تیر شوخی در کمان دارد ؛ (صائب ۵۵۲) در کمانخانۂ ابروی بلند اقبالش ؛ تیر بی خواست ز آغوش کمان می آید ؛ (ظہوری ۵۵۳) ملک را بدل زخمہا جا گرفت ؛ کماندار ابرو چو مجرا گرفت ؛ (دانش ۵۶۰) ہمان شعر است کہ بر نمبر ۹ ۳ گذشت ۔ (غنی ۵۶۳) بود مقراض او دل بستۂ مو ؛ شدہ ہم چشم با مقراض ابرو ؛ (ولہ ۵۶۴) از ان رو شکل ناخن یافت ابرو ؛ کہ بکشاید گرہ از جبہۂ خویش ؛ (شفیع اثر ۵۶۶) اگر بر آسمان رفتست ماہ نو زیکتائی ؛ بنون قوسی ابروی یار من نمی آید ؛ (اردو) ابرو ۔ بقول امیر (فارسی) اردو مین مستعمل (مذکر) بھون ۔

(آتش ؎) مار گیسو سے سوا قاتل وہ ابرو ہو گیا ÷ میری ایذا کو سراپا ڈنک بچھو ہو گیا ÷ (برق ؎) تا فلک اے مہروش شہرہ تمہارا ہو گیا ÷ خال سے ابروے پر خم چاند تارا ہو گیا ÷ (رسجر ؎) کاکل نے اسکی مار اُتارا کمند سے ÷ کھینچے سروہی ابرو خمدار رہ گیا ÷ آپ ہی نے فرمایا ہے کہ ارباب دہلی نے مونث بھی کہا ہے (ظفر ؎) دیکھنا بھونچال سے ہلجائے گا سارا جہان ÷ اک ذرا ابرو اگر اس فتنہ گر کی ہل گئی ÷ (میرحسن ؎) مدنظر تھی ظالم کس پر جو آئینہ لے ÷ کنگھی پہ ہاتھ پھیرا ابرو سنوار دیکھی ÷

ابروان استعمال۔ بقول صاحب شمس بالفتح مرادف (ابران) کہ گذشت یعنی صبح وشام دیگرکسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد مولف گوید کہ (۱) اگرچہ جمع ابرو۔ خلاف قیاس بالف ونون آمدہ کہ بر لفظ (ابرو) گذشت ولیکن آنرا برای صبح وشام استعارہ کردن قابل غور است زیرا کہ تشبیہ شام بسیاہی ابرو جا دارد ولیکن تشبیہ او باصبح غیر موزون (۲) صاحب برہان گوید کہ وآن درفارسی بمعنی شبیہہ و مانند ونظیر آمدہ پس اگر معنی (ابروان) مثل ابر باشد تشبیہی برای صبح وشام توان شد کہ ابر ہم مثل صبح وشام سیاہ وسپید است (۳) واگر (آن) را بفتح اول وسکون ثانی گیریم۔ بقول صاحب برہان بلغت ژند و پاژند بمعنی مادر است پس (ابروان) بمعنی ابروی مادر باشد ومجازاً بمعنی ابروی میانہ سال توان گرفت کہ موی سیاہ وسپید ہر دو دارد و باصبح وشام تشبیہش جا دارد دنچیال ما توجیہ نمبر (۲) اقوی است (اردو) دیکھو (ابران)

ابروا بنورہ استعمال۔ بقول صاحب شمس۔ بفتح اول وضم بای ابجد الیتی است کہ بدان گوشت مردم وجز آن بگیرند و عرب کلبتان وہند سنداسی خوانند۔ دیگرکسی از اہل تحقیق ذکر این

نکرد و بخیال ما شک نیست که صاحب شمس درین لفظ تسامح کرده است که اَنبر و اَنبور هر دو لغت را که حرف دومش نون و حرف سوم آن بای موحده است بذیل ردیف الف با یا آورده (ابر و ابنور) کرد ما تحقیق (انبر) و (انبور) بجایش کنیم که بهمین معنی آمده است و آنچه صاحب شمس ببای دوم هر دو را یک لفظ خیال کرده غلط است (اردو) دیکھو اَنبُر۔

(الف) **ابرو بلند کردن** مصدر اصطلاحی بقول بحر و بهار (۱) اشاره کردن بابرو فرماید که از اہل زبان بتحقیق پیوسته و (۲) نمودار شدن و آرسته این را مرادف (ابرو نمودن) گوید که می آید و با هر دو معانی بالا اتفاق دارد و اسناد متعدده پیش کند (وحشی ع) رسید و آن خم ابرو بلند کرد و گذشت * تواضعی که به ابرو کنند کرد و گذشت * (سنجر کاشی ع) در محفلی که گوشهٔ ابرو کند بلند * گیرم ز رشک وسمه بر ابرو نهد هلال * (طالب آملی ع) اینک بکلک ناطقه عید سخنوریست * کابرو بلند کرده هلال معانیم * مؤلف گوید که هر دو سند معنی اول متعلق باین مصدر اصطلاحی نباشد که از اول (خم ابرو بلند کردن) و از دوم (گوشهٔ ابرو بلند کردن) پیداست و از سند سوم بخیال ما - - - - - - - - - - - -

(ب) **ابرو بلند کردن هلال** بمعنی نمودار شدن آن پیدا میشود - ما از معاصرین عجم تحقیق کرده ایم که معنی اول برای ابرو بلند کردن درست است - اگرچه سندش بدست نیامد و با معنی دوم ما را اتفاق نیست برای آن اصطلاحی خاص بر حرف (ب) بیان کرده ایم که دران لفظ هلال داخل باشد مجرد ابرو بلند کردن بمعنی دوم از نظر ما نگذشت و نه معاصرین عجم تصدیق آن کنند (اردو) (الف) (۱) ابرو ہلانا - بقول امیر ابرو کو جنبش دینا - ابرو سے اشارہ کرنا - (رند ع) دیکھ تو کتنے گلے کٹتے ہین

تلواروں سے ٭ تو ہلا بیٹھ کسی روز تو ابروا پنا ٭ (وزیر ع) سر آنکھوں سے کریں سجدہ جدھر ابرو ہلائے وہ ٭ جدا کچھ کفر اور اسلام سے مذہب ہمارا ہے ٭ (ب) چاند دکھائی دینا۔ ماہ نو یا ہلال مطلع پر نمودار ہونا۔

ابرو بہم درکشیدن

(مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر خشم گرفتن و بیدماغ شدن بہار گوید کہ این کنایہ باشد مؤلف عرض کند کہ ناراض شدن و اظہار نفرت کردن درین داخل است (شیخ سعدی ع) حرامت بود نان آن کس چشید ٭ کہ چون سفرہ ابرو بہم درکشید ٭ (اردو) ابرو میں بل ڈالنا۔ غصے ہونا۔ امیر نے (ابرو میں بل پڑنا) اور (ابرو میں بل آنا) کا ذکر کیا ہے۔ ناک بھوں چڑھانا بقول آصفیہ چین بجبین ہونا۔ تیوری چڑھانا۔ نفرت ظاہر کرنا۔ خفا ہونا۔ رنجیدہ ہونا (جرأت ع) عاشق سے ناک بھوں نہ چڑھا او کتاب رو ٭ ہم درس عشق میں یہ الف بے پڑھے نہیں ٭ (جرأت ع) ہمارے آنے سے تم ناک بھوں نہ روز چڑھاؤ ٭ یہاں ہے بحر محبت کا بار بار چڑھاؤ ٭ بھوں تاننا۔ بقول آصفیہ چین بابرو ہونا تیوری چڑھانا۔ ناراض ہونا خفا ہونا۔

ابرو پرچین کردن

(مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر مرادف ابرو بہم درکشیدن مؤلف گوید کہ این کنایہ باشد۔ (اردو) چین بجبین ہونا۔ بقول صاحب آصفیہ ترش رو ہونا۔ تیوری چڑھانا۔ ناراض ہونا۔ تیوری پر بل ڈالنا۔ (دیکھو ابرو بہم درکشیدن)

ابرو ترش کردن

(مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر مرادف ابرو بہم درکشیدن بہار ہمز باتش و این کنایہ باشد (سعدی ع) درین گوشہ نالان گنہگار پیر ٭ کہ فریاد حالم رس ای دستگیر ٭ و زان نیمہ عابد سری پر غرور

ترش کردہ بر فاسق ابروزد ورہ؎ (بابا فغانی ؎) شدی خندان و بیرون آمدی ابرو ترش کردہ؎ چشاندی چاشنی ہا پیشانی تلخ کامان را؎ (اردو) دیکھو ابرو بہم درکشیدن۔

ابرو تلخ کردن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم مرادف (ابرو بہم درکشیدن) دیگر کسی ذکر این نکرد و سندی گیرنیامد۔ مخفی مباد کہ تلخ بمعنی ناگوار و ناملائم نیز آمدہ پس درین مصدر بمعنی (ناملائم کردن ابرو) باشد یعنی (درشت کردن ابرو) (اردو) دیکھو (ابرو بہم درکشیدن)

ابرو تنک ساختن (مصدر اصطلاحی) بضمّ تای فوقانی و نون مرادف (ابرو تنک کردن) کہ می آید (قدسی در تعریف کمان گوید ؎) چہ شد گر کمان سازد ابرو تنک؎ بود تیغ فولاد ہم رو تنک؎ وارستہ ہمین شعر را بسند (ابرو تنک کردن آوردہ) (اردو) دیکھو ابرو تنک کردن۔ (۱۱۶۹)

ابرو تنک کردن (مصدر اصطلاحی) بضمّ تا و نون بقول بحر و وارستہ کنایہ از ناز و غرور نمودن مرادف (ابرو نازک کردن) کہ می آید (قدسی در تعریف تیغ ؎) چو در غمزہ ابرو تنک می کند؎ سپاہ گران را سبک می کند؎ بہار و انند ہم ذکر این کردہ (اردو) نازکرنا بقول آصفیہ اترانا۔ غرور کرنا۔ (تصویر ؎) حسرتین دل کی بر آئین دم بسمل کیا کیا؎ ناز کرتا تھا نزاکت سے وہ قاتل کیا کیا؎ (آغا ؎) آگے تقدیر کے تدبیر کی کیا چلتی ہے؎ عقل پر ناز کیا کرتے ہین نادان کیا کیا؎

ابرو جنبانیدن مصدر اصطلاحی بقول صاحب بحر اشارہ کردن بہار گوید کہ (۱) اشارہ کردن بابرو۔ و (۲) رضا دادن آنند ہم بانش (مرزا طاہر وحید قزوینی ؎) نہ تمکین است اگر جانان بجا ابرو نجنبانید؎ کہ نتواند کشیدن ناز آن زور کمانش را؎ صاحب آصفی ہمین مصدر را

ابرو جنبانیدن نوشتہ۔ عیبی ندارد کہ جنباندن وجنبانیدن ہردو یکی است ما بحث مفصّل این بجایش کنیم (اردو) (۱) ابرو ہلانا دیکھو ابرو بلند کردن (۲) اجازت دینا۔

ابرو جہیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ گوید کہ نوعی از تفاول است بہار رواند گوید کہ از عالم چشم جستن ولب جستن وغیر آن نوعی از تفاول مؤلف گوید کہ تا بحدّ استعمال این بنظر آمدہ ازان معلوم میشود کہ فارسیان ازین تفاول بدگرفتہ اند (ابو طالب کلیم ؎) میجہد ابروی موج ومیپرد چشم حباب ؛ نیست خیرای دل دگر در دیدہ طوفان میشود (اردو) آنکھ پھڑکنا۔ بقول امیر خود بخود پلک یا پپوٹے مین حرکت ہونا جس کے زائل کرنے کو پلک پر تنکا یا دھاگا رکھ لیتے ہین۔ یہ رنج اور خوشی کا ایک شگون ہے۔ کہتے ہین کہ مرد کی دہنی اور عورت کی بائین آنکھ پھڑکے تو کوئی بچھڑا ہوا ملے اور مرد کی بائین اور عورت کی دہنی آنکھ پھڑکے توصدمہ پہنچے مگر تجربہ کرنے والون کا قول ہے کہ تخصیص مرد اور عورت کی دہنی بائین آنکھ کی ٹھیک نہین ہے بلکہ عورت ہو یا مرد باعتبار اس شگون کے کسیکی دہنی آنکھ اچھی ہوتی ہے اور بائین بری اور کسیکی بائین آنکھ اچھی ہوتی ہے اور دہنی بُری (سحر ؎) الٰہی اپنی بغل مین مین دیکھون آج اُسے ؛ یہ بائین آنکھ پھڑکنی ہو نیک فال مجھے ؛ (نصیر ؎) آنکھ جب پھڑکی ہے بائین تب مجھے کہتا ہے وہ ؛ کچھ خوشی دکھلائیگا یہ اضطراب نرگسی ؛ (صبا ؎) تقاضا شکل ہجر کی تکتی ہے وصل مین ؛ رہ رہ کے بائین آنکھ پھڑکتی ہے وصل مین ؛

ابرو چین داشتن مصدر اصطلاحی بمعنی چین در ابرو آمدن و بودن است چنانچہ ظہوری گوید (؎) باز ابروی ناز چین ارشِ عجز راروی بر زمین دارد ؛ (اردو) ابرو مین

(۱۰۱)

بل پڑنا - ابرو مین بل آنا - ابرو مین چین آنا - بقول امیر تیوری چڑہنا - غصہ آنا کیف ﷺ آغاز خط مین بھی نہوا کم غرور حسن ٭ نکلا جو زلف یار سے ابرو مین بل پڑا ٭ (اسیر ﷺ) ذرا بھی بل جو ابروے بت بے پیر مین آئے ٭ کمر ٹوٹے کمان کی بل ابھی شمشیر مین آئے ٭ (آتش ﷺ) نہ چین اسے ترک بیرحم ابروخمدار مین آئے پلکا خامی کا دہبّا بل جہان تلوار مین آئے ٭

(۱) ابرو چین گرفتن | مصادر اصطلاحی
(۲) ابرو چین گشتن | بہار ذکر نمبر (۱) کند

وصاحب انند ذکر نمبر (۲) ہر دو بقول ہر دو مراد ف (ابرو بہم درکشیدن) کہ گذشت وسند ہر دو از ابو شکور (ﷺ) اگر ابروش چین گیرد سزد ٭ چون روی من بیند ٭ کہ رخسارم پر از چین گشت چون رخسار ہنانہ ٭ **مؤلف** گوید کہ ازین سند (رخسار پر از چین گشتن) پیدا است نہ (ابرو چین گشتن) حیف است کہ ما را ہم سندی گیر نیامد و معاصرین عجم ہم تصدیق نمبر (۲) نمی کنند (اردو) چین بجبین ہونا - ابرو مین بل پڑنا - ابرو مین بل آنا - دیکھو (ابرو چین داشتن)

ابرود | بقول صاحب شمس با بای موقوف و رای مضموم و واو معروف (۱) سنبل باشد کہ آنرا ہندی چہر گویند و (۲) در بعضی از فرہنگہا بمعنی نیلوفر مرقوم (انتہی) صاحب سروری فرماید کہ بروزن محمود سنبل باشد و بمد نیز آمدہ - ما ذکر این در (الف ممدودہ) کردہ ایم ماخذ این در انجا مذکور نشد بنا بر علیہ تلافی مافات می کنیم کہ (آب) درینجا بمعنی حقیقی است و رود بقول برہان بمعنی فرزند پس فارسیان نیلوفر را کہ در آب افتادہ پیدا میشود (آب رود) بمعنی فرزند آب گفتند - لب ولہجۂ مقامی ممدودہ را مقصورہ کرد (ابرود شد) اندرینصورت بخیال ما معنی دوم اصل است و معنی اول مجاز کہ سنبل را ہم ابرود گفتند یا اینکہ اصل این معنی بروت بود کہ بقول

بہار ترجمۂ سبلت است و بروت مشابہ باشد بہ سنبل۔ کہ خط لب را فارسیان بہ سنبل تشبیہ دادہ اند (بہار بر سنبل خط ذکر این کردہ) پس فارسیان بقاعدۂ خود تا را بدال بدل کردند ہمچو بُت و بُد و تُوت و تُود (کذا فی الناصری۔ در آرایش ششم دیباچہ) اندرین صورت بروت بہ برود مبدل شد۔ چون الف وصلی در ابتدای این آوردند ابرود شد بضم اول۔ ہمین است وجہ ضمۂ اول کہ ضمۂ بای موحدہ بالف وصلی دادند بالجملہ ابرو بمعنی سنبل استعارہ باشد (اردو) دیکھو آب ِرُوا۔

ابرو راکج کردن | مصدر اصطلاحی بمعنی چین بجبین شدن۔ مرادف ابرو بہ چین کردن است چنانکہ در سر گذشت وزیر خان لنکران مذکور۔ "ابروت را چرا کج کردہ۔ خدا بدند بد" (اردو) تیوری چڑہانا۔ دیکھو (ابرو بہم درکشیدن)

ابرو زدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول برہان و بحر و جامع (۱) کنایہ از اشارہ کردن و (۲) از رضا دادن صاحب جہانگیری و ناصری گوید کہ کنایہ از رضا شدن و بقبول اشارہ کردن۔ صاحب رشیدی بہ معنی دوم قانع صاحب شمس (ابرو زن) و مصدر آن (ابرو زدن) ہر دو را بیان کردہ ذکر معنی دوم کند و ارستہ با ناصری اتفاق دارد و سندش ہم ہمان۔ بہار گوید کہ بمعنی (ابرو جنبانیدن) است کہ گذشت شمس الدین محمد مبارک شاہ سیستانی رباعی (۵۲) کان با کف زر بخش تو پہلو نہ زند * در پیش تو لاف ناف آہو نزند * طبع تو بہ بخشیدن صد گنج گہر * ابرو نزند و گر برابرو نہ زند * (اردو) دیکھو (ابرو جنبانیدن)

ابروزند | بقول صاحب برہان و سروری و پہلوی و ہفت قلزم بمعنی (۱) اشارہ کند و (۲) رضا دہد۔ صاحب مؤید بذکر معنی دوم نسبت معنی اول گوید کہ اشارت کند بابرو مؤلف گوید کہ این

مضارع ہمان مصدر (ابروزدن) است کہ گذشت وسند این ہمانجا مذکور و این شعار محققین سلف است کہ با وجود ذکر مصدر ساز مشتقات آن صیغہ را ذکر کنند کہ استعمال آن در سند یافتہ شود و این احتیاط در رای ما باعث نقصان است نہ شود کہ تحقیق پسندان در غلط بیفتند کہ استعمال مصدر (ابروزدن) صرف در صیغہ مضارع اوست (اردو) دیکھو (ابروزدن) یہ اوسی کا مضارع ہے

ابروشن بفتح اوّل - وسکون دوم و پنجم - ونون در آخر بقول صاحب شمس رواج و رونق دیگر کسی ذکر این نکرد وبخیال ما این مرادف (آب روشن) است کہ در ممدوده گذشت کہ آب بمعنی رونق است و روشن بمعنی واضح فارسیان (آب روشن) را بمعنی رونق و رواج استعمال کرده اند ولب ولہجہ مقامی ممدوده را بمقصوره بدل کرد - واضافت را حذف - (ابروشن) شد (اردو) دیکھو (آب روشن)

ابروطاق استعمال - بقول صاحب آنند بحوالہ فرہنگ سکندر نامہ (۱) ابروی یکتا و بی نظیر کہ طاق بقول برہان بمعنی محراب و یکتا ہم آمده مؤلف گوید کہ (۲) قلب اضافت طاق ابرو نیز یعنی ابروئیکہ ہمچو محراب است (اردو) (۱) یکتا اور بی مثل ابرو (۲) طاقِ ابرو یعنی وہ ابرو جو مثل محراب کے ہے -

ابروفراخ اصطلاح - بقول صاحب شمس وجہانگیری ورشیدی (۱) بمعنی خوش وخندان روی مؤلف گوید کہ (۲) فراخ بفتح اوّل و دوم بقول برہان بمعنی کشاد است ومعنی حقیقی (ابرو فراخ) کسی کہ ابرویش پیوستہ نباشد بلکہ کشاده باشد پس معنی اوّل کنایہ باشد کہ مرد خوش وخندان را فراخی در ہر حصہ روی او ہویدا گردد (اردو) (۱) خوش بقول آصفیہ (فارسی) اردو مین مستعمل بمعنی مسرور رہنسمکھ - بقول آصفیہ (ہندی) بمعنی

خندان۔ خندہ رو۔ خندہ پیشانی۔ شگفتہ رو۔ (۲) کشادہ ابرو۔ بقول آصفیہ وہ شخص جس کی بھوؤں کے بیچ کا میدان زیادہ کھلا ہوا ہو۔ پیوستہ ابرو کا نقیض۔

ابرو فراخی اصطلاح۔ بقول صاحب بحر خوشدلی و کشادہ روئی و ہمت و سخاوت صاحب جامع و برہان گوید کہ (۱) کنایہ از خوشدلی و خوش منشی و کشادہ روئی و تازہ روئی و (۲) ہمت و سخاوت باشد صاحبان مؤید و پہلوی بر معنی اوّل قانع صاحب ناصری نسبت معنی اوّل گوید کہ کنایہ باشد از وسعت خلق و کشادہ روئی و نسبت معنی دوّم فرماید کہ بزرگ ہمتی است صاحب سروری برای معنی اوّل از نظامی سند آرد (ـــہ) ولی شہ در آن مجلس تنگ بار۔ با برو فراخی درآمد بکار۔ بہار ہم بانش (اردو) (۱) کشادہ پیشانی۔ بقول آصفیہ فارسی اردو میں مستعمل) خوش اخلاق۔ خندہ پیشانی۔ وہ شخص جو سب سے شگفتہ و خندان رہے (۲) کشادہ دلی صاحب آصفیہ نے کشادہ دل بمعنی فراخ دل سا فیاض عالی حوصلہ لکھا ہے۔

ابرو کج کردن (مصدر اصطلاحی) بقول بحر۔ مرادف ابرو بہم درکشیدن و بہار گوید کہ مراد ابرو چین کردن۔ نتیجہ ہر دو یکی است امیر خسرو (ـــہ) پس از ماہی است می بینیم مہ من کج مکن ابرو گرہ مفگن بہ پیشانی کہ مہ در غرہ کم گیرد (اردو) دیکھو ابرو بہم درکشیدن۔

ابرو کشادن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر (۱) خوشحال شدن و (۲) باشارہ ابرو سخن گفتن و (۳) شگفتہ روئی برخوردن صاحب مؤید بر معنی اوّل و دوّم قانع بہار گوید کہ شگفتہ روئی خوردن باشد۔ ما خیال می کنیم کہ مقصود ش از معنی سوم بیان کردہ صاحب بحر است۔ صاحب انند این را با (ابرو فراخی) نوشتہ گوید کہ کنایہ از خوش خلقی و شگفتہ روئی است مؤلف

گویدکہ حاصل بیانش معنی سوم است یعنی شگفتہ روئی وخوش خلقی سخن کردن (ناظم گیلانی ؎ بہ پیران این خانہ ابروکشادہ ٭ بروی جوانان دل اوکشادہ ٭ (نظامی ؎) شہ کاروان مجلس نونہال ٭ سران راطلب کرد وابروکشادہ ٭ (اردو) (۱) خوش ہونا۔ (۲) اشارۂ ابروسے باتین کرنا (۳) خوش خلقی سے پیش آنا۔ امیر نے (اخلاق) پر فرمایا ہے " وہ ہر شخص کے ساتھ اخلاق سے پیش آتے ہین "

ابروکشیدن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار (۱) اشارہ بابروکردن و (۲) نیز کنایہ از نقش کردن ابرو (درویش ہردی خطاب بافتاب گوید ؎) برچہرۂ آسمان بدخو ٭ از قوس قزح کشیدی ابرو ٭ صاحب انند نسبت معنی اوّل گویدکہ ایماکردن است و (۳) ابروکشیدن بمعنی نمود ارشدن وذکر معنی دوّم ہم کردہ مؤلف گویدکہ معنی اوّل وسوّم راسندی نیافتیم ودر روزمرۂ معاصرین عجم نشنیدیم ومعنی دوّم کنایہ نیست بلکہ حقیقی است کہ کشیدن بقول بہار بمعنی نقش کردن ہم آمدہ (اردو) (۱) ابروہلانا بقول امیر ابروسے اشارہ کرنا۔ (دیکھو ابروبلند کردن) آپ ہی نے (ایماکرنا) پر فرمایا ہے کہ بمعنی اشارہ کرنا حکم دینا مستعمل ہے (مومن ؎) گرکرے ایما ذرا وہ مست ناز ٭ طائف میخانہ ہون اہل حجاز ٭ (۲) ابروکی تصویر اتارنا (۳) نمودار ہونا۔ بقول آصفیہ ظاہر ہونا (داغ ؎) شب وصال قیامت تھی جب کسی نے کہا ٭ وہ دیکھ صبح نمودار ہوتی آتی ہے ٭

ابروکمان اصطلاح۔ بقول بہار دانند از اسمای محبوب است وکمان ابرونیز گویند مؤلف گویدکہ معنی حقیقی این کسی کہ ابروی او ہمچوکمان باشد۔ بقاعدۂ فارسیان دو اسم جمع شدہ افادۂ معنی فاعلی کردہ است یعنی (ابرو مثل کمان دارندہ (صائب ؎) گرچہ از تیغ

نگاہش زہر قاتل می چکد ٭ نیست امکان چشم
ازان ابرو کمان برداشتن ٭ (اردو) کمان ابرو
ابرو کمان معشوق کے لئے اردو مین کہہ سکتے
ہین (ظفر سے) کیا کمان ابرو نے اک تیر نظارا
مارا ٭ جس کے لگتے ہی جگر ہوگیا پارا پارا ٭ اسکی
عام معنی معشوق سے مخصوص نہین ہین بلکہ ہر ایک
خوبصورت کے لئے جس کے ابرو مثل کمان
کے خمدار ہون (دبیر سے) رن مین ابرو کمان
کی آمد ہے ٭ اصغر نیم جان کی آمد ہے ٭

ابروکن اصطلاح ۔ بفتح کاف عربی بقول
صاحب آنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ موچینہ باشد
مؤلف گوید کہ این چیزیست از آہن کہ موی
عارض و رخ کہ بی موقع باشد ازان چینند۔
فارسیان اکثر ازین کار گیرند برای ابرو کہ موی
ابرو را از ہر دو جانب کندہ بشکل ہلال و قوسی
باریک بگذارند پس (کن) امر است از (کندن)
و بقاعدۂ فارسیان درینجا اسم فاعل ترکیبی یعنی
آلۂ کندۂ ابرو ست (اردو) چمٹا ۔ صاحب آصفیہ
نے اگرچہ اسکا ذکر کیا ہے لیکن اس کے معنی ہین
دست پناہ اور آتش گیر پر قناعت کی ہے
ہند و دکن مین ایک چھوٹا سا چمٹا بال چننے
کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے جو سنگار دان
مین رہتا ہے جس سے بے موقع نکلے ہوے
چہرے کے بال چنے جاتے ہین ۔ جس کو صاحب
آصفیہ نے (بال چنا) کے مصدر پر (موچنا) کہا ہے
اور لفظ (موچنا) پر فرماتے ہین کہ مذکر (موچینہ)
فارسی سے لیا گیا ہے ۔ بال اکھاڑنے کا آلہ
نک چونٹی ۔ منقاش ۔

ابرو گرہ گشتن (مصدر اصطلاحی) بقول
بہار مرادف ابرو کج کردن (محمد قلی سلیم سے)
طاعتم را نیست ہمچون خدمتم حسن قبول ٭ از
سجودم ابرو محراب می گردد گرہ ٭ (اردو)
دیکھو ابرو وسم در کشیدن ۔

ابرو نازک کردن (مصدر اصطلاحی)

بقول بہار و صاحب بحر مرادف ابرو تنک کردن که گذشت بہار گوید که ملّا ابو البرکات منیر در ایراد این بیت طالب آملی (س) نکشود جبین زنازکی صبح ماتم وہنوز پ صد نازخفته در خم ابروی انتعاش ق نوشته که "بعضی کج طبعان باین بیت از نزاکت ابرو نازک کرده بگرد ابروی خوبان نازمی کنند وازروی انتعاش کج می نشینند" وملّا مقیمای حسینی در نشآت خود بمدح شهاب الدین محمد شاه جهان بادشاه آورده که "از پہلوی تربیت آفتاب ضمیرش ماه نو ابرو به چرخ نازک می کند" بالآخر بہار فرماید که میرزا اسمعیل صفاہانی ومیر ہادی عشرت تخلّص طغای نزاده محمد زاہد علیخان سخا - وصادق علی خان قربانی بالاتفاق قائل بصحّت آنند ہیچ یکی را برآن انکار نیست (ملا منیر رباعی) تنہا نه ہمین است تراخوناز ک داری بصفت میان چون مونازک پ با ابرو تو شباہتی دارد ازان پ ازماکند این ہلال ابرو نازک پ (وله س) شده از لطف صاحب آشنا رُو ازان بالجر نازک کرده ابرو پ و آرسته ہم ذکر این کرده (اردو) دیکھو ابرو تنک کردن -

ابرونتن | بقول صاحب برہان بانون وتای قرشت بروزن پہلوشکن بزبان ژند وپاژند بمعنی مُردن باشد که درمقابل زیستن است - صاحب موارد و انندہمزبان برہان مؤلّف گوید که (۱) این مرکب است از ابرون وتن بروزن بکسر اوّل مخفّف بیرون فارسیان بقاعدهٔ خود الف وصلی دراوّل این آورند و علامت مصدر (تن) درآخرا وزیاده کردند ابرونتن شد درین صورت نون (ابرون) را ساکن باید گرفت پس (ابرونتن) بمعنی بیرون شدن ومجازاً بمعنی بیرون شدن جان ازتن یعنی مردن باشد و (۲) برّون بفتح اوّل وتشدید ثانی بقول برہان بلغت ژند وپاژند گوسپندی باشد که پیشاپیش گلّه براه رود - الف وصلی دراوّل آن

زیاده کرده نقل تشدید را دفع کردند ابرون شد وعلامت مصدر را نتن در آخراو آوردند آبرونتن شد بمعنی رفتن گوسپندی پیشا پیش گلہ پس عجبی نیست که صاحبان ژند و پاژند آنرا مجازاً بمعنی مردن گرفتند زیراکه شخصی که بمیرد او گوسپندی را ماند که گلهٔ زندگان را راه نماید که آخر همین است راه شما هم واللہ اعلم - (اردو) مرنا -

ابرو نمودن (مصدر اصطلاحی) بقول وارسته مرادف ابرو بلند کردن یعنی (۱) نمودار شدن (۲) اشارت کردن - صاحب بحر بهر بانش بهار هم ذکر این کرده وسندها آورده (حافظ شیراز ره) هلالی شدتنم زین غم که باطغرای مشکینش - چه باشد مه که بنماید ز طاق آسمان ابرو ؛ (درویش واله هروی ره) ابرو بنما که جان دهم جان ؛ بی بسمله بسملم نگردان ؛ (اردو) دیکهو ابرو بلند کردن -

ابرو هلال استعمال - بقول بهار از اسمای محبوب است و هلال ابرو نیز گویند مؤلف گوید که از قبیل (ابرو کمان) که گذشت یعنی کسی که ابروی او مثل هلال باشد و دارنده ابرو مثل هلال بقاعدهٔ فارسی دو اسم جمع شده افادهٔ معنی فاعلی کرده است (مولانا سانی ره) بیکنم از دل برون ابرو هلال خویش را ؛ سر بصحرا میدهم وحشی غزال خویش را ؛ (اردو) هلال ابرو - اردو مین معشوق کو که سکتے ہین -

ابروی بلند اصطلاح - بقول بهار عبارت از ابروی دراز بر قیاس دامن بلند که بمعنی دامن دراز مستعمل میشود صاحب اننداین را با بروی کشیده نویسد و بهر بان بهار و سند هردو از کلام صائب (ره) چشم بد دور ز ابروی بلند تو که هست ؛ چون مه عید دل الخلق بایمای تو خوش ؛ مؤلف باستناد همین شعر گوید که ابروی بلند ابروی دراز نباشد - بلکه ابروئی که در قوس کامل باشد همچو هلال وابروی

دراز چیزی دیگر است کہ بجای خودش آید۔ (اردو) توسی ابرو کی تعریف مین ابروئی بلند کہہ سکتے ہین۔

(الف) ابروی پیوست استعمال۔
(ب) ابروی پیوستہ بقول بہار مقابل ابروی کشادہ۔صاحب انندہم ذکراین کردہ (امیرخسروسہ) دل نہم درطاق وجانرا قبلہ سازم روی او؛ چون نظر درطاق آن ابروی پیوست افتدم؛ (صائب سہ) ای آنکہ دل درابروپیوستہ بستۂ؛ غافل مشو کہ درتہ طاق شکستۂ؛ (ولہ سہ) وزدیدہ درآن ابروپیوستہ نظرکن؛ زنہار ازین وزدکمربستہ حذرکن؛ (اردو) ابروی پیوستہ۔بقول امیرجٹی بھوین وہ بھوین جوایک دوسری سے ملی ہون ہندوستان مین خوبصورت سمجھی جاتی ہین (ناسخ سہ) مصرع اوّل کو ہے یہ مصرع ثانی سے ربط؛ بیت جو میری ہے مثل ابروپیوستہ ہے؛ (ذوق سہ) کیا کہون اس ابروپیوستہ کے دل لبس مین ہے؛ ایک سطعمہ مچھلیان دو کشمکش آپس مین ہے؛

ابروی ترش (اصطلاح) بقول بہار کنایہ از ابروی پرچین است واین در وقت غضب وعتاب باشد۔مرادف ابروی تلخ سندی پیش نشد۔فارسیان تلخ ابرو گفتہ اند ولیکن ترش ابرو از نظر مانگذشت البتہ ابروترش کردن آمدہ کہ گذشت۔(اردو) بل پڑی ہوئی تیوری کہہ سکتے ہین۔ذوق نے ترش ابرو بھی باندھا ہے (سہ) ہم تو سنتے تھے سدا کل حموض بارد؛ ذوق ہوتا ہے وہ کیون ہو کے ترش ابروگرم؛

ابروی تلخ اصطلاح۔بقول بہار مرادف ابروی ترش است کہ گذشت صاحب انند ہم ذکراین کردہ ہردو از سند ساکت فارسیان (تلخ ابرو) بمعنی ترش رو وبیدماغ آوردہ اند

پس ابروی تلخ توان گفت معاصرین ازین انکار ندارند (اردو) دیکھو ابروے ترش۔

ابروی تنگ استعمال۔ بقول صاحب انند مرادف ابروی پیوستہ و بہار گوید کہ مقابل ابروی کشادہ ہردو از کلام نظامی سند آوردہ

(س) چنان آرمش چین در ابروی تنگ ٭ کہ در چین بگرید بر و خارہ سنگ ٭ مؤلف گوید کہ این سند متعلق با بروی تنگ نیست اگر سندی دیگر برای این گیر آید کہ بنا مہدر ان صورت ابروی تنگ ابروئی باشد کہ کاملاً بر حدقہ چشم نباشد بلکہ مختصر و کوتاہ باشد کہ خیلی بدنما و علامت بدصورتی است و درین شعر نظامی تنگ متعلق است از آوردن چین یعنی شاعر گوید کہ من باعث آن شوم کہ گرہ در ابرویش افتد و سخت افتد یعنی بدل او رنج سخت رسانم و اورا سخت مشتعل و خشمگین سازم کہ سنگ خارا یعنی سنگ سخت ہم بر و گرید از بنکہ گرہ تنگ یعنی گرہ سخت ابرویش در سختی بیشتر از سختی خارا شود و معنی دیگر کنایۂ اینست کہ سخت دلان ہم بر خرابی حالش بگریند (اردو) ابروی تنگ کے اون معنون کے لحاظ سے جنکو بہار نے لکھا ہے (دیکھو ابروی پیوستہ) اور ہمارے معنون کے لحاظ سے اس کا ترجمہ وہ بھون جو دراز نہ ہو بلکہ کوتاہ۔ اور بدنما ہو۔ بحالت تقدیم صفت (کوتاہ ابرو) کہ سکتے ہین۔

ابروی زال زر اصطلاح۔ باضافت زال۔ بقول صاحب برہان و بحر و رشیدی و جامع و مؤید و شمس و بہار کنایہ از ماہ نو باشد کہ بعربی ہلال گویند صاحب جہانگیری در دستور اوّل خاتمۂ کتاب با برہان اتفاق دارد صاحب ناصری گوید کہ این کنایہ باشد زیرا کہ ابروی زال سفید بود مؤلف گوید کہ ہمین قدر بلکہ زر را زال قرار دادہ ابرویش را کنایہ کردند از ہلال کہ نوعی تابندگی ہم درو ست چنانکہ حکیم خاقانی در صفت ہلال عید الفطر گفتہ (س) عید

ہمایون فرنگر سیمرغ زرّین پر نگر ؛ ابروی زال زر نگر بالای کہسار آمدہ ؛ (ولہ ؎) ماہ نو ابروی زالِ زر و شب رنگ خضاب ؛ خوش خضاب از پیٔ ابروی زر انگیختہ اند ؛ (اردو) ہلال بقول آصفیہ (عربی) اردو مین مستعمل - مذکر - ماہ نو پہلی رات کا چاند (ناسخ ؎) یہ رنگ سینہ خراشی مین اب ہے ناخن کا ؛ کہ جیسے سرخ شفق مین ہلال رہتا ہے ؛ -

ابروی زرّین اصطلاح - بقول صاحب بحر و چراغ ابروی زرد رنگ مانند ابروی فرنگیان (سعید اشرف ؎) اگرچہ چشم شوخ زرین ابروم باشد کبود ؛ از نگاہش عشوہ ہای لاجوردی خوشنماست ؛ مخفی مباد کہ موی کسی کہ سیاہ نباشد مائل بزردی - ہمچو زرمی تابد و این قسم مردم را اکثر کبود چشم باشند و این را اہل ولایت داخل حسن کردہ اند برخلاف اہل ہند کہ موی و مردمک سیاہ را برین ترجیح میدہند پس (زرّین ابرو) کسی است کہ ابروی مائل بزردی دارد (اردو) بھورے ابرو - ابروے زرّین بھی کہہ سکتے ہین - (مذکر)

ابروی سیہ تاب استعمال - ابروئیکہ سیاہ باشد سیہ تاب صفت ابروست - بہار بر لفظ ابرو بذیل صفاتش ذکر این کردہ (مرزا معز فطرت ؎) دو شمشیر اند در یک قبضہ ابروی سیہ تابش ؛ کہ ہردم میدہد آن تند خو از زہر چشم آبش ؛ (اردو) کالی بھون کو ابروی سیہ تاب کہہ سکتے ہین (مونث)

ابروی شام اصطلاح - بقول صاحب بحر ماہ نو باشد - بہار از ظہوری سندی آوردہ (؎) نہ ماہ نو است و نہ ابروی شام ؛ کہ چون برسرمہ دہد بار عام ؛ (خواجہ کرمانی ؎) برآرندۂ تیغ صبح از نیام ؛ کشایندۂ چین ز ابروی شام ؛ (اردو) دیکھو ابروے زال زر ابروے شام ہلال کے لئے اردو مین کہہ سکتے ہین -

ابروی شوخ کسینے استعمال - ابرویکه شوخی ازو ظاهر شود از ناز و کرشمه که شوخ صفت ابروست بهار ذکر ابروے شوخ بصفت ابرو کرده است که گذشت (طغرا سے) جز ابروی شوخ تو ندیدیم که عطّار ؛ بی سنگ کشد وسمه در ابروی ترازو ؛ (اردو) ابروے شوخ که سکتے ہین اُس ابرو کے لئے جس سے شوخی - ناز و کرشمہ ظاہر ہو-

ابروی ضنم اصطلاح - بفتح صاد مهمله و نون بقول صاحب انند بحواله فرہنگ فرنگ نام گیاهیست که آنرا مردم گیا گویند بسبب مشابهت بیخ آن بصورت مردم و بعربی بیروج خوانند صاحب محیط بر مردم گیاه گوید که بیروج الصنم است که بیخ لفاه بری و شاه بیرک و سگ شکن باشد بشکل دو انسان که روبروی یکدیگر گذاشته اند - عجبی نیست که (روبروی صنم) قلب اضافت (صنم روبروی) را صاحب انند (ابروی ضنم) نوشت - دیگر کسی ذکر این نکرد - مرادف آستر نگ است که در ممدوده گذشت - (اردو) دیکھو آستر نگ[1]

ابروی طاق استعمال - بقول بهار ابرویکه در هیئت و خوبی خم او را طاق توان گفت (یعنی ابرویکه مثل طاق خم گرفته) یا ابرویکه در خوبی جفت یعنی نظیر نداشته باشد (امیر خسرو سے) طلب کرد خاقان آفاق را ؛ گره باز کرد ابروی طاق را ؛ (اردو) طاق ابرو که سکتے ہین (یکتا ابرو - لاثانی ابرو بلحاظ معنی آخر)

ابروی عرق آلود اصطلاح - بهار ذکر این بر لفظ ابرو کرده گوید که ملّا مفید بخامه افشان تشبیه کرده و سند این را حواله دهد بر (خامه افشان) و بر خامه افشان از مفید بلخی سندی آورده و هو هذا (سے) تا شد ز عرق ابروی او خامه افشان ؛ خون کرد دلم را همه چون نامه افشان ؛ مؤلّف گوید که این سند لفظی نیست بلکه معنوی است و از خامه افشان موقلمی مراد است

کہ آنرا در رنگ یا آب طلا و نقرہ تر کردہ بر کاغذ افشان کنند (اردو) ابروی عرق آلود۔ کی تشبیہ خامۂ افشان سے ہو سکتی ہے۔ خامۂ افشان سے وہ قلم مراد ہے جسکو کسی رنگ یا آب طلا و نقرہ مین ڈبو کر کاغذ پر افشان کرتے ہین۔

ابروی فراخ اصطلاح (۱) بقول صاحب بحر خوش و خندان روی دیگر کسی ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ بخیال ما اصل این (ابرو فراخ) است کہ گذشت بمعنی ابرو فراخ دارندہ کنایہ باشد از خوش و خندان و یای زائد برابرو زیادہ کردہ (ابروی فراخ) کردند (۲) اگر یا را عوض اضافت گیریم فراخ صفت ابرو می شود بمعنی ابرو یکہ فراخ و کشادہ است۔ الحاصل معنی اول متعلق بقاعدہ فارسی است کہ دو اسم جمع شدہ افادۂ معنی فاعلی کند (اردو) (۱) دیکھو ابرو فراخ (۲) ابروی کشادہ۔ ابروی پیوستہ کا مقابل یعنی کھلی ہوئی بھوین۔ وہ ابرو جن کے درمیان فصل ہو۔

ابروی فلک اصطلاح۔ بقول صاحب بحر۔ ماہ نو۔ بہار گوید کہ این کنایہ باشد (سلمان ساوجی ؎) داشت ابروی فلک بالای چشم آفتاب چشم و ابروی فلک را زیر و بالا دیدہ اند ؂ (اردو) ہلال۔ مذکر۔ دیکھو ابروے زال زر۔ اردو مین کنایۃً ہلال کو ابروی فلک کہہ سکتے ہین۔

ابروی کشیدہ اصطلاح۔ بقول بہار عبارت از ابروی دراز بر قیاس قد کشیدہ کہ بمعنی قد دراز مستعمل میشود (ابوطالب کلیم ؎) سامان دلربائی لطف است و مہربانی ؂ نی چشم نیم مستت نی ابروکشیدہ ؂ (صائب ؎) ابروکشیدہ و مژہ شوخ و نگہ رسا ؂ ناوک بلند دست بلند و کمان بلند ؂ (ہلالی ہمدانی ؎) در حسن دو چیز است بلای دل و دیدہ ؂ چشم سیہ و گوشۂ ابروی کشیدہ ؂ (اردو) لمبی بھوین

(۱۱۶۰) ابرو - گره داشتن | مصدر اصطلاحی - مراد فلا ابروچین داشتن) که گذشت (ظهوری
ـــه) این گره ها که ابروت دارد * همه در کار ما بکار رسد * (اردو) دیکھو ابروچین داشتن

ابروی گره زده | (مصدر اصطلاحی)
بقول انندوناصری کنایه از قهروغضب وبد خوئی وآنرا گره پیشانی نیز گویند - مؤلف گوید که (ابرو گره زدن) مصدر این است مرادف (ابروچین داشتن) که گذشت واین مفعول آنست - (اردو) بل پڑی ہوئی تیوری - گره دار ابرو -

(۱۱۶۲) ابروی ماه عید | اصطلاح - باضافت
ماه کنایه باشد از هلال چنانکه صائب گوید -
(ـــه) در سر مستی بود ابروی ماه عید تیغ * بر سرم شمشیر خون ریز است ابرو در خمار *
(اردو) ہلال - مذکر - دیکھو ابروی زال زر -

ابروی مردانه | اصطلاح - بقول صاحب بحر وبهار ابروئیکه نشان جوانمردی ازان نمایان باشد - خان آرزو گوید که این لفظ بغیر از اعضا یا ابرو تنها مستعمل نشود مثلاً چشم مردانه - یا مژگان مردانه - و وارسته فرماید که منع اطلاق لفظ مردانه بجز ابرو بر اعضای دیگر غرابت دارد زیرا که در اشعار فصحا بسیار آمده (شانی تکلو
ـــه) فرازدار غربت همچو مردان سرنمی تابم * اگر در عرصه طاق ابروی مردانه می یابم * (ازغنی
ـــه) کز یاد خم ابروی مردانهٔ او * داریم کمان کار تولای تبی * (شانی تکلو ـــه) اگر دشمن کشد ساغر و گر دوست * بطاق ابروی مردانهٔ اوست *
مؤلف گوید که ابروی مردانه ابروی کلفت وعریض را گویند که موی بسیار و درازدارد - معاصرین عجم تصدیق این می کنند وهمین را نشان جوانمردی دانند وقیافه دانان فرنگ گویند که کسی که ابروی کلفت و پراز موومو ی درازدارد جوانمرد باشد ولیکن کم فراست -

(اردو) گھنی بھون۔

ابروی مشکین مثال اصطلاح۔ ابروئے باشد سیاہ و معاصرین عجم گویند کہ موی باریک دارد کہ من حیث المجموع ہمچو رنگ سیاہ بنظر آید۔ بہار در صفات لفظ ابرو ذکر این کردہ از معنی ساکت (خواجۂ شیراز سـ۵) مطبوع تر زنقش تو صورت نہ بست باز۔ طغرا نویس ابروی مشکین مثال تو۔ (اردو) وہ بھون جس کے بال باریک ہون۔ اور بہیئت مجموعی دیکھنے مین سیاہی کا نقش معلوم ہو۔

ابروی ہلال بوسمۂ آسمان سبز نشود (مثل) صاحبان خزینۃ الامثال و احسن و امثال فارسی و محبوب الامثال ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را بجائی زنند کہ مقصود شان از اظہار حقیقت و فرق اصل و نقل باشد۔ گویند کہ اصل اصل است و نقل نقل۔ نقل با اصل برابر نمی شود۔ ہلال را اگرچہ ابرو گویند و نیلگونی فلک را باوسمہ تشبیہ دہند مگر آن نہ ابروست و نہ این وسمہ و از وسمۂ آسمان برابروی ہلال خضاب نمیشود (اردو) دکن مین کہتے ہین (۱) "کاغذ کی ناؤ پار نہ اتاری" (۲) "ہوائی گھوڑا منزل نہ پہنچائے" (۳) "ہوائی باتین گوز شتر کے برابر" مقصد یہ ہے کہ نقلی چیزین اصل کا مقابلہ نہین کرسکتین۔

ابرہ بقول صاحب برہان و جامع (۱) بفتح اوّل و سکون ثانی روی کلاہ و روی قبا و امثال آن و (۲) بضم اوّل و فتح ثانی ہوبرہ را گویند و آن پرندہ ایست کہ حباری و بترکی تعذری خوانند و (۳) بکسر اوّل میوۂ نورس و نوبادہ باشد صاحب فرہنگ فدائی نسبت معنی اوّل گوید کہ ہر جامۂ کہ دولا باشد لای بالائی را ابرہ و لای زیرین را آستر گویند۔ صاحب رشیدی و جہانگیری بر معنی اوّل و دوّم قانع۔ صاحب جہانگیری نسبت معنی دوّم صراحت کند

که این جانوری است که گوشت آن بغایت نازک ولذیذ باشد وآنرا چرز وچال نیز خوانند
صاحب رشیدی گوید که چرز وهوبره هم نام است- صاحب موید وشمس صرف معنی اوّل را
بیان کرده وصاحب سروری بذکر معنی اوّل ودوّم اسناد هم پیش کرده (مولانا امیدی ۵۱)
کوه آن قاقم صد پاره که وی داشت بدوش ؛ ابرهٔ آبی ابرش شده امروز بدل ؛ (ظهوری
۵۲) روزیکه باز قهر تو پروازمی کند ؛ در چنگ او عقاب فلک هیچو ابره است ؛ صاحب
ناصری نسبت معنی اوّل صراحت فرماید که انچه درزیر ابره زنند آستر است وانچه بالای
آستر باشد آبره چنانکه حکیم عنصری گوید (۵۳) عارضش را جامه پوشیدست نیکوئی وفر ؛ جامهٔ
کش ابره از مشک است وز آتش آستر ؛ طرفه باشد مشک پیوسته با آتش سال وماه ؛ وآتشی
کو مشک را هرگز نه سوزد طرفه تر ؛ ونسبت معنی دوّم نوشته که دقتی که این جانور را با چرغ وباز
شکار کنند چنان فضله بر بال چرغ زند که سریش وار پر وبالش بچسپد واو بگریزد- اکثر اہل تحقیق
صراحت کرده اند که (اوره) مرادف (ابره) باشد صاحب غیاث بذکر معنی اوّل از ماخذ این
خبر دهد که این ماخوذ از ابر است که بمعنی تَبہ وترجمهٔ آن علی باشد بالف زائده وهای نسبت-
چون توالی حرکات درفارسی ثقیل بود لهذا از آبَره حرف ثانی راجهت تخفیف ساکن کردند-
مؤلف گوید که ازبرای معنی اوّل ما را با صاحب غیاث اتفاق است و برای معنی دوّم این قدر
صراحت کنیم که جانور چرز را- بدین وجه آبره نام نهادند که او در وقت شکارش بربال وپر چرغ
که صیاد اوست از فضلهٔ خود فی المثل ابرهٔ قائم می کند وبال وپرش را آستر گرداند چنانکه ذکر
عادتش دربیان صاحب ناصری گذشت یعنی این صیدی است که بر صیاد خود غالب می آید

وبرای معنی سوم عرض میشود کہ میوۂ نورس برشاخ درخت ہم ہیچو آبرہ برآستر باشد و ماخوذ از بر بمعنی علی کہ الف وصلی دراول وہای نسبت درآخرش آوردہ آبرہ نام نہادند یا چیزی است کہ منسوب بابر است یعنی ہیچو آبر کہ بالای زمین است میوۂ نورس ہم بالای شاخ واقع شدہ مخفی مباد کہ آبر بمعنی ذکر ہم آمدہ چنانکہ گذشت و میوۂ نورس چیزیست کہ تخم نبات ازو قائم میشود کہ ذریعۂ کاشت نبات است چنانکہ ذکر ذریعۂ توالد و تناسل - پس عجبی نیست کہ فارسیان بزیادت ہای ہوّز میوۂ نورس را ابرہ نام نہادند واللہ اعلم - اختلاف حرکات الف و بای موحدہ باعتبار ہر یک معنی کہ درآغاز بیان مذکور شد متعلق است از لب و لہجہ و کثرت استعمال (اردو) (۱) ابرہ بقول امیر - مذکر - آپ فرماتے ہین کہ اس لفظ کی نسبت دو خیال ہین ایک یہ کہ سنسکرت کے لفظ ابرک سے بگڑ کر بنا ہے جس کے معنی ڈہانکنے والا ہین - دوسرے یہ کہ فارسی کے لفظ بر سے بنا ہے اور الف اس مین زائد اور ہای نسبت ہے ثقل کے سبب سے حرف ثانی کو ساکن کر دیا - استر کی ضد دُہرے یا روئی دار کپڑے کی اوپر والی تہ (جان صاحب ؎) اے جان مارے جاڑے کے مہرن ہے کانپتی ؛ ابرہ شفق کا لاؤ رضائی کے واسطے ؛ (تسلیم ؎) کیا خوب ہے جنون مین قبای برہنگی ؛ ابرہ نہ بار تن ہے نہ استر و بال دوش ؛ (۲) صاحب مؤید نے چرز پر لکہا ہے کہ یہ پرندے کا نام ہے جسکو سرخاب کہتے ہین اور صاحب آصفیہ نے سرخاب پر لکہا ہے کہ چکوا جسکو فارسی مین خرچال بہی کہتے ہین - برہان نے خرچال پر فرمایا ہے کہ جنس ہوبرہ سے ایک پرند کا نام ہے جسکو سرخاب بہی کہتے ہین اور ترکی مین توقدری - (ناسخ ؎) شام سے تا صبح دیتے ہو مجہے رنج فراق

گیا رہا اب آدمی مین فرق اور سرخاب مین ہو (۳) نوباوہ بقول صاحب آصفیہ (فارسی)
اردو مین مستعمل - (مذکر) نیا میوہ - صاحب رسالۂ تذکیر و تانیث نے نورس کا بھی ذکر کیا ہے
مذکر - بمعنی تازہ پھل -

ابرہام بقول صاحب برہان بروزن شفق فام بمعنی (۱) طبیعت باشد و (۲) گویند کہ
نام فرشتہ ایست کہ تدبیر کنندۂ عالم است و (۳) نام پیغمبری ہم - صاحب جامع بذکر ہر
معانی نسبت معنی سوم گوید کہ گویا براہیم باشد (یعنی ابرہام - مرادف ابراہیم) مؤلف
گوید کہ ابر بازدیاد الف وصلی در ابتدا بمعنی بر است کہ ترجمۂ علی است و ہم در عربی بقول
صاحب صراح بمعنی قصد کردن و ہام فاعل آن یعنی قصد کنندہ پس چیزیکہ بر قصد کنندہ قادر
است طبیعت است بخیال ما این لفظ مرکب ژند و پاژند باشد کہ یک کلمۂ زبان خود را با لفظ
عربی زبان مرکب کردہ ساختہ اند این است حقیقت معنی اول و معنی دوم و سوم مجاز است
کہ فرشتۂ مدبر عالم و پیغمبری براہیم ابرہام گفتند و رای این چیزی دیگر بخیال ما نمی آید واللہ اعلم
(اردو) (۱) طبیعت - بقول صاحب آصفیہ (عربی) (اردو مین مستعمل) مونث - مزاج - سرشت
خاصیت - اصل - فطرت - خمیر (۲) ابرہام - بقول فارسیان ایک فرشتہ کا نام جس سے
تدبیر عالم متعلق ہے (۳) ابرہام - پیغمبر ابراہیم علیہ السلام کا نام -

ابرہ خرج کردن استعمال - بکار آوردن (۱۱۷۴)
ابرہ باشد چنانکہ ظہوری گوید ؎ زکسوتخانۂ فقر
است تشریف ؛ کنم ابرہ بجای آستر خرج ؛

(اردو) ابرہ صرف کرنا - کام مین لانا -

ابرہفتہ بار اصطلاح - باضافت ابر بقول بہار بمعنی
ابر عالم گیر است مؤلف گوید کہ ابری کہ تا ہفتہ

کہ بارشش متصل بارد و محیط باشد۔ عالم گیری شرط نیست کہ در و مبالغہ بسیار است صاحب آنند گوید کہ این مرادف ابر عالم گیر است ما را ازین اتفاق نیست وجہ اختلاف برا ابر عالم گیر نوشتہ ایم (آصفجاہ) جعفر ۵) ازبرای گریہ کردن ہمچو ابر بہمنہ بارہ کوہ و صحرا را بمان خود را بدریا باز زن ؛ (اردو) جھڑی بقول آصفیہ کم کم یا لگاتار بارش وہ مینہ جو بجلی اور کڑک کے بغیر آہستہ آہستہ متواتر برسے ۔

ابرہہ بقول صاحب برہان و ہفت بفتح اوّل و ثالث و رابع (۱) نام پرندہ ایست بسیار حقیر و (۲) نام سرکردۂ اصحاب فیل ہم ہست ۔ گویند وقتی کہ بخراب کردن مکۂ معظمہ می آمد در راہ بجہنّم واصل شد و ہر کہ قبر آنرا می بیند بی اختیار سنگ بر آن قبر می زند و (۳) نام شخصی کہ کلیسائی در صنعا ساختہ بود ۔ صاحب شمس و مؤید بر معنی سوّم قانع صاحب انند در ہر سہ معنی با برہان اتفاق دارد و صراحت کند کہ این لغت فارسی است مؤلّف گوید کہ احتمال بیان محققین نسبت معنی اوّل خلجانی پیدا کند بخیال ما معنی اوّل ہمان پرندہ باشد کہ ذکرش بر لفظ (ابرہ) گذشت کہ ہای دوم درین زائد است کہ اثری بر معنی نکند ۔ فارسیان ہای زائد را بر اسم و فعل ہر دو آرند چون گفت و گفتہ و جام و جامہ و خان و خانہ صاحب صراح بر مادۂ برہ و برہۃ ذکر ابرہہ کردہ گوید کہ یکی از ملوک یمن و ہو ابو یکسوم صاحب الفیل و نیز بقول صاحب صراح ابرہہ بن الحارث و ابرہہ بن الصبّاح دو پادشاہ دیگر بودند پس بمعنی دوّم و سوّم این لغت عرب یافتہ میشود نہ فرس و بمعنی اوّل ہم عجبی نیست کہ پرندۂ کوچکی را کہ بر صاحب الفیل سنگ انداخت (چنانکہ ذکرش در سورۂ الم تر موجود است) فارسیان ابرہہ نام نہادہ باشند استعارۃً غیر ازین ماخذ این بفہم نمی آید ۔ (اردو) (۱) ایک بہت چھوٹے پرندے کا نام ابرہہ ہے ہمای

راے مین غالبًا یہ ابابیل ہے۔ فارسیون نے استعارۃً اسکو ابرہہ کہا۔ یا وہی پرند جس کا ذکر (ابرہ) کے دوسرے نمبر پر ہوا ہے۔ فارسیون نے (ابرہ) پر ایک (ہے) اور بڑھادی (۲) اصحاب فیل کے سرگروہ کا نام ابرہہ ہے۔ (۳) ایک اور شخص کا نام ابرہہ ہے جس نے صنعا مین ایک کلیسا بنایا تھا۔ ہماری راے مین (ابرہہ) عربی زبان کا لفظ ہے۔ صاحب صراح نے اس کا ذکر کیا ہے

ابرہیمیّہ	بقول صاحب برہان مخفف ابراہیمیّہ و آن نوعی از آش باشد کہ باغورہ

پزند و مقوّی و مفرّح دلست و گویند این لغت عربی نیست (انتہی) صاحب انند با برہان متّفق و صاحب ہفت قلزم بذکر این فرماید کہ بعضی برآنند کہ این لغت عربی است مؤلف گوید کہ وجہ تسمیہ جز این نباشد کہ موجد این قسم آش ابراہیم نام باشد و بقول صاحب قاموس ابراہیمیّہ نام قریہ ایست در واسط و عربان این راصفت قریہ قرار دادہ (قریۃٌ ابراہیمیۃٌ) نوشتہ باشند و تای تانیث در آخر بمتابعت قریہ آوردند کہ ہم تانیث است۔ پس عجبی نیست کہ ہمین نام برای قسم خاص نانخورش مقرر کردہ باشند کہ موجد و مخترع آن ابراہیم نام حکیمی باشد از قبیل (آش خلیل) کہ گذشت و بعید نیست کہ در زبان عرب این را (طعمۃٌ ابرہیمیّۃٌ) گفتہ باشند بزیادت تای تانیث و فارسیان ہمان ابرہیمیّہ در فارسی گفتہ باشند بہ تبدیل تا بہا چنانکہ قاعدۂ ایشانست یا نانخورشی باشد مروّج در قریۂ مذکور واللہ اعلم۔ (اردو) ایک خاص غذا کا نام ابرہیمیّہ ہے (مؤنث)

ابری	چیزیکہ منسوب بابر است و کاغذی را گویند کہ بران از الوان متعدّد شکلے ہمچو ابر قائم	کنند چنانکہ صائب گوید (ص ۵) غلط بکاغذ ابری کنند دیدہ وران ؂ فشرد بسکہ فلک ابرہای

(۱۷۰)

احسان راہ (ولہ سے) دیدۂ تر کاغذ ابری شد
از خشکی مرا ہ ہمچنان گردون سنگین دل فشارم
می دہد ہ معاصرین عجم در روزمرۂ خود این را
بدون لفظ کاغذ ہم استعمال کنند و مراد از کاغذ
ابری گیرند مثلاً گویند (بر جلد این کتاب ابری
نصب کنید) (اردو) ابری - بقول امیر ابر
کی طرف منسوب ایک قسم کا کاغذ ہے جس پر
طرح طرح کے رنگ ہوتے ہین تشبیہاً اسکو
ابر سے نسبت دیتے ہین اور کتابون کی جلدون
پر چمڑے یا کپڑے کی جگہ لگاتے ہین (انشا کہیون
کی ہجو مین سے) قتل پر انکے کی جو بے صبری نے
بنگیا صفحہ کاغذ ابری ہ

ابریشم | بقول صاحب برہان وہفت
قلزم بفتح وضمّ شین نقطه دار (۱) معروفست
گویند مقراض کردۂ آن در معاجین قوّت باہ
دہد و بدن را فربہ کند و پوشیدن لباس آن
شپش پیدا نکند و (۲) بقولش تار ساز را نیز
بطریق کنایه ابریشم گویند و بجای حرف ثانی
فا ہم آمده است که افریشم باشد مؤ از رسته بر
معروف قناعت کرده و تار ساز را مرادف
آن گفته - بہار گوید که پس فگندۂ کرم پیله باشد
و بدون ہمزه نیز آمده و مجازاً تار ساز ہا که بر جمله
نوازند صاحب رشیدی بذیل استعارات
این را بتار ساز مخصوص کرده صاحب جہانگیری
در دستور اوّل خاتمهٔ کتاب بمعنی دوّم از
حکیم فردوسی سند آورده (ع) سمن عارضان
پیش خسرو بپای ہ بآواز ابریشم و بانگ نای ہ
(ظہوری ع) ملائم نغمهٔ کز مطرب گردون طبع
داری ہ بصد زنجیر نتوان بست بر ابریشم سازش ہ
صاحب مؤیّد گوید که ہمان افریشم و بریشم وبضم
شین ہم آمده صاحب ناصری در مفردات
نسبت معنی اوّل گوید که بقول صاحب تحفه
بکسر اوّل و ثالث و فتح شین مراد از ان پیله
ایست که کرم ابریشم آنرا سوراخ نکرده و بیرون

نیامده باشد و در خاتمهٔ کتاب بذیل استعارات
ذکر این کرده تصدیق معنی دوّم کند سندش همان
است که مذکور شد صاحب شمس گوید که فارسی
است و بالکسر گنگ شدن و گنگ گردانیدن آن
لله العجب چه طریقهٔ بیان است که فهم ما از فهمیدن
این مقصد قاصر - ما حقیقت ابریشم را بر (ابریشم)
نوشته ایم و از ماخذش همه را آنجا بحثی کرده ایم که
مرکّب است از (ابر) و (شم) بمعنی ابر پریشان و
مجازاً بمعنی پارهٔ ابر عجبی نیست که ترکان اضافت
ابر یعنی کسرهٔ را را بقاعدهٔ خود بیای تحتانی ظاهر
کرده باشند و فارسیان آنرا باظهار یا در تلفّظ
(ابریشم) خواندند - وجه تسمیه معنی دوّم آنست که پیشینیان
تارهای ساز از ابریشم می ساختند - بناءً علیه مجازاً
تار ساز را ابریشم گفتند - صاحب ازاحة الاغلاط
فرماید که ابریشم را بفتح شین گرفتن خطاست زیرا که
نظامی (بریشم) را بالضمّهٔ شین با (گُم) قافیه
کرده (ع) بیا مرغ را کز چمن گم کنند * قضر
عاج و دام از بریشم کنند * و فرماید که اگرچه ملا فوقی
یزدی (معلَم) بفتح لام را قافیهٔ (بریشم) کرده است
ولیکن از عالم اختلاف توجیه شمرده اند (انتهی)
ما می گوئیم که در تحقیق ماخذ که بر (ابریشم) گذشت
ذکر کرده ایم که شَم بقول برهان بالفتح بمعنی پریشان
است و ما بهمین معنی این را جزو (ابریشم) قرار
داده ایم پس از متقدّمین کسانی که (ابریشُم) یا
(بریشُم) را قافیه (گُم) کرده باشند نزد شان ابریشم
بضم شین باشد اندرین صورت ماخذ این آبرو
شُم است شُم را فارسیان مخفّف شوم گرفته اند
و شوم لغت عربی است بمعنی بد فالی (کذا فی المنتخب)
و فارسیان بمعنی منحوس استعمال کنند و بد فالی
هم پس (ابرشُم) ابر منحوس است که در ظاهر
بشکل ابر است و آبی ندارد و نمی بارد و وجه ازدیاد
یای تحتانی میان رای مهمله و شین معجمه همان است
که بالا مذکور شد (نظامی ع) گرانیده کو بار
مردم کشد * گهی شم کشد گه بریشم کشد * (اردو)

(۱) دیکھو (ابرشم) (۲) تار بقول آصفیہ (فارسی) اردو مین مستعمل - مذکر - تاگا - لوہے یا پیتل تانبے اور جست وغیرہ کا لمبا اور گول ڈورا (الخ) پس معنی دوم کا ترجمہ - ساز کا تار -

ابریشم تاب (اصطلاح) بقول بہار وانند از عالم موی تاب مؤلف گوید کہ از قبیل آئینہ تاب ہم چیزی کہ تاب ابریشم وا دہد یعنی بقاعدہ اسم فاعل ترکیبی تاب ابریشم دہندہ (سیفی ع) مدتی ہست کہ دارم من بیمار خراب ؛ تاب در رشتۂ جان از مہ ابریشم تاب ؛ (اردو) ابریشم کو پیچ و تاب مین ڈالنے والا ابریشم تاب اردو مین کہ سکتے ہین (صفت) جیسے جہاں تاب

ابریشم زدن (استعمال) بقول بہار وانند بمعنی تار زدن و ساز نواختن است (حافظ شیراز ع) من غلام مطربم کابریشم خوش می زند ؛ مختفی مباد کہ ابریشم بمعنی تار ساز بجای خودش گذشت و زدن بمعنی نواختن آمدہ کہ بجای خودش می آید (اردو) ستار بجانا - ساز بجانا -

ابریشم زر اصطلاح - بقول صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح زای معجمہ وسکون رای مہملہ کنایہ از ستارگان باشد صاحب شمس گوید کہ تارہای ستارہا مؤلف رانی الجملہ با صاحب شمس اتفاق است زیراکہ ابریشم مجازاً بمعنی تار ساز بجای خودش گذشت و تاری کہ از جست و برنج و آہن وغیرہ سازند از کثرت استعمال ساز - جلائی دارد و ہمچو زرمی درخشد و بعض صناعان بر تار آہنین ساز ملمع زرہم کنند پس این کنایہ باشد از ہمین قسم تارہای ساز - صاحب انند و فرہنگ فرنگ غلط کردہ است کہ ستارہا را ستارگان نوشت کہ معنی دیگر پیدا کرد (اردو) ستار یا ساز کے مجلّے اور چمکیلے تار جن پر سونے کا ملمع ہو یا کثرت استعمال سے خود بخود چمکتے ہون -

ابریشم زن اصطلاح - بقول صاحب بحر مطرب و نوازندۂ ساز ہند (ابریشم زن) بحذف

الف بر (ابریشم زدن) می آید - صاحب انند ہم ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ این اسم فاعل ترکیبی ابریشم زدن است کہ گذشت (اردو) ساز بجانیوالا - ستار بجانیوالا - (مذکر)

ابریشم ساز استعمال - باضافت ابریشم بقول بہار (۱) - تار ساز کہ معنی دوم لفظ ابریشم متعلق باین است (مسیح کاشی ع) تن اسودائی من درغم آن موی کلفت ❊ گشتہ باریک کہ ابریشم سازش کردم ❊ مؤلف گوید کہ اگر بدون اضافت خوانیم (۲) بمعنی ابریشم گر باشد کہ درست کنندہ وسازندۂ تار ساز است واین اسم فاعل ترکیبی است (اردو) (۱) ساز کا تار (مذکر) (۲) اسکو دکن مین تانت گر کہتے ہین - صاحب آصفیہ نے تارکش پر لکھا ہے کہ سونے چاندی کے تار کو جنتری مین کھینچکر لمبا کرنے والا - اس موقع کے لئے سونے چاندی کی تخصیص مقصود نہین ہے اسلئے ابریشم ساز کا ترجمہ تار بنانے والا ہے

ابریشم کشی اصطلاح - صاحب رہنمای سہولت بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بفتح کاف گوید کہ بمعنی صاف کردن رشیم است مقصودش جز این نباشد کہ این حاصل بالمصدر ابریشم کشیدن است ولیکن ابریشم کشیدن را الف می آید) متقدمین بدین معنی استعمال نکردہ اند واین استعمال معاصرین عجم است (اردو) ریشم صاف کرنا (حاصل بالمصدر)

ابریشم کشیدن مصدر اصطلاحی - بفتح کاف عربی بقول بہار وانند (۱) کنایہ از بار کردن ابریشم خواہ بکرایہ خواہ بی کرایہ - سندی کہ از نظامی بدست آمدہ دران استعمال بریشم بحذف الف است عیبی ندارد (نظامی ع) اگر اینہ کو بار مردم کشد ❊ گہی شم کشد کہ بریشم کشد ❊ (۲) معاصرین عجم این را بمعنی صاف کردن ابریشم استعمال کنند کہ ذکرش بر (ابریشم کشی) گذشت (اردو) (۱) ابریشم کا بوجھ اٹھانا - ابریشم ڈھونا -

(۲) ریشم صاف کرنا۔

ابریشم گر | استعمال - بقول بہار آنکہ ابریشم بسازد (یعنی سازندہ و درست کنندۂ تار ساز) سندی کہ پیش کردہ است متعلق بہ بریشم گراست عیبی ندارد (میر خسرو سہ) پردہ زابریشم واز موطناب ؛ گاہ بریشم گر و گہ موی تاب ؛ (اردو) دیکھو ابریشم ساز کے دوسرے معنی۔

ابریشم مقرّض | استعمال - باضافت ابریشم (بضم میم دوم وفتح قاف وفتح رای مہملہ مشدد) بقول بہار و انند ابریشمی کہ بمقراض ریزہ ریزہ کنند و خام آن در اکثر معاجین داخل می باشد (انتہی) **مؤلف** گوید کہ مقرّض بصاد مہملہ لغت عرب است صیغۂ اسم مفعول از باب تقریص بصاد مہملہ کہ بمعنی پارہ پارہ کردن خمیر را آمدہ صاحبان بہار عجم و انند این را بلحاظ مقراض بضاد معجمہ خیال کردہ اند قابل غور است کہ تقریض باین معنی بضاد معجمہ نیامدہ بالکل فارسیان بترکیب فارسی (ابریشم ریزہ ریزہ کردہ شدہ) را ابریشم مقرّض گفتہ اند (مخلص کاشی سہ)
بگذر طبیب کز پی تفریح دل بس است ؛
ابریشم مقرّض خطّ بتان مرا ؛
(اردو) کترا ہوا ابریشم - ریزہ ریزہ کیا ہوا ابریشم (مذکر) معجون مین شریک کرنے کے لئے ریشم خام کو قینچی سے ریزہ ریزہ کرتے ہین۔

ابریشمیہ | بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ زلیخای جامی آنچہ از ابریشم ساختہ باشند بقاعدۂ فارسی یای نسبت کافی بود ہای زائد کہ در آخر این داخل شد حقیقت این چنان معلوم می شود کہ در کلام عرب بصفت چیزی کہ مونث باشد ابریسمیۃ تبای تانیث آوردہ باشند و فارسیان بلالحاظ تانیث موصوف ابریشمیہ را در فارسی استعمال کردند (اردو) ریشمی - یا ابریشمی - ریشم کا۔

ابریق القہوہ | اصطلاح - این مرکب است از ہردو لفظ عربی زبان بترکیب عربی و معاصرین

عجم این را بمعنی خاص استعمال می کنند۔ ابریق بقول صاحب سوال السبیل معرب آبریز است
بمعنی آبدستان (که در ممدوده گذشت) مؤلف گوید که اگر ابریق را بقولش معرب (آبریز)
گیریم بمعنی سوم آبریز باشد (که گذشت) یعنی ظرفیکه وقت غسل آب بدان بر سر ریزند و (قهوه)
بقول صاحب محیط بعربی خمر غلیظ را گویند و الحال باصطلاح عوام مراد از ثمر درختی است
که در یمن و حبش و بتاویه بهم رسد که آنرا (بن) نامند و بر لفظ بن صراحت فرید کرده که این را
در آب گرم جوش داده عرق آن استعمال کنند (الخ) پس معنی حقیقی (ابریق القهوه) ظرفی باشد
که استعمال قهوه بوسیلهٔ آن کنند و در روزمرهٔ معاصرین عجم این همان است که آنرا (سماور) هم گویند
تحقیق سماور بجای خودش کنیم صاحب اول چاپ فارسی) (ابریق القهوه را نوشته بمقابلهٔ آن
اشارت کند که سماور است و بس مؤلف گوید که این آله ایست مفید و مختصر که در تهٔ آن
سقایست مخصوص از برای آتش زغال و پائینش منافذ کثیره از برای دخول هوا در آتش و بالای
آن نی میان تهی همچو بوقی بلند ملحق بمقام آتش تا گرمی و شعلهٔ آتش بوسیلهٔ آن بالا بر آید یعنی هوائیکه
از منافذ زیرین داخل میشود آتش را مشتعل کرده از بالای این نی بلند خارج می شود و اطراف مقام
آتش جای آب است که از حدت آتش گرم میشود و برای دخول و خروج آب دو منافذ
خاص است که بست و کشاد آن بدست ماست پس (ابریق القهوه) را بهیئت مجموعی که ذکرش بالا گذشت
بقد متوسط یا کوچک۔ از مس وغیر ذلک درست کنند و برای استعمال عرق چای و قهوه ازین
آله حرارت کار گیرند بعضی چای و قهوه را توی آب گرم این اندازند و بعضی آب گرم این توی ظرف
دیگر گرفته چای و قهوه در و ریزند معاصرین ما این آله حرارت را بقد بزرگ درست کرده در حمام

ہم قائم کنند تا آب گرم آسان و بہ تعجیل بدست آید بالجملہ (ابریق القہوہ) اگرچہ لفظاً برای قہوہ مخصوص است ولیکن استعمال آن برای چای ہم می شود و این نام از برای کوچک ومتوسط است انچہ درحمام ساختہ می شود آنرا (ابریق القہوہ) نمی گویند۔ بلکہ۔ سماور حمام نام دارد (اردو) سماور جسمین چاے اور قہوہ نوشی کے لئے پانی گرم کیا جاتا ہے۔ (مذکر)

ابزقباد اصطلاح۔ بفتح اول ودوم وسکون زای معجمہ ہمان آبزقباد است کہ بہ رای مہملہ گذشت۔ صاحب برہان ہم درآنجا ذکر این ہم کردہ است۔ اگر بقولش این را بزای ہوز گیریم مرکب باشد از (بز) و (قباد) بز۔ بقول برہان بفتح اول وسکون ثانی رسم وآئین ومخفف بزم کہ مجلس عیش ومہمانیست وزمین وپشتۂ بلند وقباد نام پادشاہی پس فارسیان درآغاز لفظ بز بقاعدہ خود الف وصلی آوردہ ابزکردند واضافت آن بسوی قباد وبفک اضافت (ابزقباد) نام شہری کہ قباد آبادش کرد۔ (اردو) ابزقباد ایک شہر کا نام ہے جسکو شاہ قباد نے آباد کیا۔

ابسان بقول صاحب شمس بروزن ومعنی افسان۔ دیگرکسی ذکر این نکرد تعریف وتحقیق افسان بجای خود آید۔ صاحب ناصری در آرایش ششم از دیباچہ کتاب گوید کہ بای عربی در فارسی چنانکہ با واو بدل شود چون آب وآو۔ ہمچنان بفا ہم بدل شود چون زبان وزفان پس بخیال ما ابسان اصل است وافسان مبدل آن۔ صاحب برہان این را بابای فارسی آوردہ وپسانیدن بمعنی آب دادن باغ وزراعت۔ پس مجازاً بمعنی عام بلاتخصیص زراعت ہم توان گرفت اندرین صورت پسان امر باشد وحاصل بالمصدر از پسانیدن وعجبی نیست کہ فارسیان الف وصلی را درابتدای این آوردہ (اپسان) کردند وتنگی را نام نہادند کہ بکارد وشمشیر وامثال آن

آب دہ یعنی کارد و شمشیر وغیرہ را بدان تیز کنند۔ لب ولہجۂ مقامی و استعمال فرس بای فارسی را بای عربی بدل کردہ باشد یا علمای عرب در عجم بای فارسی را بہ بای عربی خوانند چنانکہ (پپا) را کہ نام شہری ببای فارسی است ببا ببای عربی ہم خوانند و (فسا) بفا۔ معرّب آنست (کذا فی البرہان) بعض معاصرین گویند کہ اصل این (آبرسان) بود از کثرت استعمال مدّ اوّل ورای مہملہ باقی نماند ابسان شد مخفی مباد کہ فسانیدن بقول برہان بمعنی مالیدن وبقول موارد بمعنی تیز کردن آمدہ پس شک نیست کہ پسانیدن ہم بلحاظ معنئ کہ بالا مذکور شد مجازاً ہمین معنی باشد یا فسانیدن مبدل پسانیدن است و فسان وپسان حاصل بالمصدر واسم سنگ خاص کردہ باشند وعجبی نیست کہ بسانیدن ببای عربی ہم مصدری باشد (متروک التّصریف) بہ ہمین معنی زیراکہ صاحب برہان برلفظ (بس) گویدکہ امر بقطع کردن یعنی قطع کن۔ پس نام سنگی کہ زنگ از شمشیر وکارد قطع کند و تیزیش بیفزاید وصاف وپاکش کند وآب دہد از ہمین مصدر وضع کردہ باشند یعنی برصیغۂ امر کہ (بس) است الف ونون فاعلی زیادہ کردہ (بسان) کردند چنانکہ جوی را جویان وگوی را گویان والف وصلی در ابتدا آوردند (ابسان) شد بمعنی قطع کنندۂ زنگ از کارد وشمشیر وغیر ذلک واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) سِلّی۔ یا سِلی۔ بقول صاحب آصفیہ (مؤنث) استرا چاقو وغیرہ تیز کرنے کی پتھری۔ فسان۔ سان۔ آپ ہی نے سان پر لکھا ہے کہ (ہندی (مؤنث) وہ کرنڈ کا بنا ہوا گول پتھر جسے پھرانے سے لوہے کے ہتیاروں یا استروں وغیرہ پر دہار لگتی ہے (ناسخ ؎) اس بت کو آفتاب پرستی بہا نہ ہے ۔ تیغ نگہ کو چاہئی سان آفتاب کی

ابست	بقول صاحب برہان وہفت قلزم بفتح اوّل وکسر ثانی وسکون سین بی نقطہ وفوقانی

گوشت ترنج است و بعربی شحم الاترج خوانند در بعضی شود و معده را زیان دارد و بکسر اوّل و فتح ثانی هم گفته اند صاحب جامع هم ذکر این کرده **مؤلف** گوید که همان آبست است که در ممدوده گذشت اصل این (آب بسته) باشد یعنی آب منجمد شده مثل برف و یخ - بدین وجه که گوشت ترنج سفید و سخت می باشد و شفّاف هم لهذا فارسیان آنرا استعارةً (آب بسته) گفتند از کثرت استعمال تکرار بای عربی و های آخر باقی نماند و در روزمرّۀ بعض مقامات ممدوده بمقصوره متبدل شد (اردو) دیکھو آبست کے پہلے معنی -

(الف) **ابستا** بقول صاحب برہان بفتح اوّل و کسر ثانی و سکون ثالث و فوقانی بالف کشیده تفسیر کتاب ژند باشد و ژند کتاب ابراهیم زرتشت آتش پرست است در دین آتش پرستی و بعضی گویند نام صحف ابراهیم و معرب آن ابستاق باشد صاحب رشیدی گوید که شرح کتاب ژند که بزعم مجوس بزردشت فرود آمده و آنرا اُستا بالضم نیز گویند و پاژند شرح دیگر و این قول بیان جمهور مشهور است (خسروانی ســ۵) چو گلبن از گل آتش بهار عکس افگند ؛ بشلخ او پر درّاج شد ابستا خوان ؛ و فرماید که بمدّ نیز آمده (که در ممدوده گذشت) باز فرماید که بقول بعض (ابستا) متن است - چون بلغت فرس قدیم بود و کسی نمی فهمید آنرا شرحی کردند مسمی بژند چه معنی آن تاویل باشد بزبان عجم چنانچه در کشف المحجوب گفته - هلم و فرماید که ژند و پاژند سنگ چقماق و آهن باشد و چون این هردو کتاب احکام آتش پرستی را که در (ابستا) ست مشروح می سازند باین نام موسوم شد و این سخن بر مطلب ایشان دلالت ندارد چه احکام آتش پرستی در ژند مستور است چنانکه آتش در آتش زنه و پاژند و (ابستا) آنرا آشکارا می سازند انتهی) صاحب شمس همزبان

رشیدی - صاحب پہلوی بذکر این فرماید کہ این را - - - - - - - - - - - - - - - - - -

ابتاق (ب) ہم گویند - صاحبان جہانگیری و جامع و سروری دانند ہم ذکر (ابتا) کردہ اند و بقول سروری و برہان ابتاق معرب آنست - مؤلف گوید کہ آنانکہ این را متن قرار می دہند خیال شان از ماخذ قریب است کہ اصل این (ابستہ) باشد بمعنی بند و پنہان فارسیان بقاعدۂ خود الف وصلی در اوّل این آوردند چون بر و آبر و ہای ہوّز آخر را بالف بدل کردند کہ این نوع تبدیل در فارسی قدیم بیشتر است اندرین صورت باید کہ بای موحّدہ را مفتوح گیریم - و (ابتا) را اصل قرار دہیم و (آبتا) را بمد نتیجۂ لب ولہجۂ مقامی دانیم - بعض معاصرین برانند کہ (آبتا) بمد اصل است مخفف (آبستان) و (آبستن) کہ بمعنی پنہان و نہفتہ در ممدودہ گذشت و (ابتا) بمقصورہ حاصل لب ولہجۂ بعض مقامات باشد و بعضی برنیند کہ (آبتا) بممدودہ باتّفاق محققّین شرح کتاب ژند است و حامل متن و بدین سبب کہ (آبستان) مادۂ حیوان حاملہ را گفتہ اند بحذف نون آخر شرح حامل متن را بدین نام موسوم کردند - ما می گوئیم کہ اگر (ابتا) را شرح ژند تسلیم کنیم عجبی نیست کہ اصل این (آبُستا) بضمّہ بای موحّدہ باشد کہ آب بمعنی رحمت وفیض و عطا بمعنی ہفتم بجایش گذشت و اُستا مخفف اُستاد آمدہ (کذا فی البرہان) پس شرحی کہ حقائق مخفی ژند را کشود بہ فیض استاد موسوم شد و کثرت استعمال - (آب استا) را (ابُتا) و ضمّہ بارا بفتح بدل کرد واللہ اعلم (اردو) اَبتا - کتاب ژند کی تفسیر کا نام ہے اور بقول بعض متن یعنی اصل کتاب کا نام جس کی شرحین ژند و پاژند ہین -

البستہ بقول صاحب برہان و جامع و ہفت دانند بفتح اوّل و کسر ثانی و فتح فوقانی

بمعنی جاسوس وچاپلوس باشد مؤلّف گوید که همین معنی برهمین لفظ در الف ممدوده بر نمبر ۲ و ۳
گذشت بفتح موحده و معنی اوّل (آبسته) زمینی است که برای زراعت مهیّا کرده باشند مخفف
(آب بسته) پس کسی که برای جاسوسی مقرّر باشد یا آنکه چاپلوس باشد همه تن خود را مهیّا دارد و عجبی
نیست که فارسیان مجازاً جاسوس وچاپلوس را بهمین خیال (آبسته) گفته باشند اندرین صورت
(بممدوده) اصل است و تبدیل ممدوده بمقصوره و تبدیل فتح موحده بکسره نتیجهٔ اختلاف لب و لهجه
مقامی باشد۔ صاحبان تحقیق برمعنی پنجم (آبسته) نوشته اند که زه دان باشد که بعربی رحمش خوانند
مؤلّف خیال می کند که این مخفف (آبستنه) بمعنی زن حامله ماخوذ است از (آبستن) بزیادت
های نسبت بران و بر (آبستنه) معنی چاپلوس را هم ذکر کرده اند پس بخیال ما چنانکه (آبستنه) یعنی
زن حامله حمل را در خفا دارد همچنان جاسوس وچاپلوس هم مقصد خود را پنهان دارد بهمین
سبب فارسیان جاسوس وچاپلوس را مجازاً (آبستنه) گفته باشند و مخفف آن (آبسته) و از
آبسته بحذف مد (ابسته) کرده باشند بالجمله این قدر متحقّق شد که (ابسته) در اصل (آبسته) بود و
(آبسته) مخفف (آبستنه) آنچه صاحبان تحقیق (آبسته) را بمعنی دوّم و سوّم هم بر وزن وارسته
نوشته اند (که بجای خود گذشت) نتیجهٔ بی غوری شان است و ما همه را انجا این ایراد را فروگذاشته ایم
بخیال ما شک نیست که معنی اوّلش (که زمین مهیّا برای زراعت) است بر وزن وارسته باشد
زیرا که اصل آن (آب بسته) متحقّق شد امّا بلحاظ دیگر معانی چون (آبسته) را مخفّف (آبستنه)
گرفته ایم لابد است که موحده را مکسور خوانیم حالا باید که همه رینجا از ماخذ (آبستنه) هم چیزی عرض
کنیم و این تلافی مافات باشد که ذکرش بجای خودش ترک شد بخیال ما آبستنه بزیادت های

نسبت ماخوذ است از (آبستن) و (آبستن) مخفف (آبستان) و (آبستان) از قبیل گلستان
بمعنی جائے کہ دران آب باشد و مجازاً جائے کہ دران آب منی جمع شدہ و بس صراحت
معنی ہر یکی ازین بجای خودش کردہ ایم (اردو) دیکھو (آبستہ) کے دوسرے اور تیسرے معنی
ابسگون | بقول صاحب برہان بضم کاف فارسی بمعنی (آبسگون) است کہ قریۂ باشد از
قرائے طبرستان و میان آن قریہ و جرجان سہ روزہ راہ است و بر (آبسگون) کہ گذشت
فرماید کہ نام قریہ ایست و جزیرۂ کہ الحال آنرا آب گرفتہ است و نیز نام دریای آبگون نام و نسبت وجہ
تسمیۂ آبسگون گوید کہ دریای آبگون از جانب خوارزم آمدہ بدریای خزر کہ آنرا آبسگون می گویند
داخل می شود و چون بدریا میرسد بہ آہستگی و سکون تمام میرود بدان سبب آب سکون
می خوانند و بعضی محل پیوستن آن رودخانہ را با دریا (آبسگون) نامند (انتہی) **مؤلف**
گوید کہ اصل این ہمان (آبسگون) است کہ در ممدودہ گذشت و لب و لہجہ و روزمرۂ بعض
مقامات ممدودہ را مقصورہ کرد دیگر ہیچ و لیکن ما نسبت ممدودہ و وجۂ تسمیۂ بیان کردۂ
صاحب برہان ہمدرانجا غوری نکردہ ایم خوب شد کہ موقع آن بدست آمد بخیال ما اگر
ہمین وجہ تسمیہ معتبر باشد باید کہ این را بضم سین مہملہ و کاف عربی خوانیم و در سند شعری کہ
بر (آبسگون) گذشت سین مہملہ ساکن است و حرکتش خلل انداز وزن شعر پس در رای ما وجہ تسمیۂ
بیان کردۂ برہان چیزی نباشد ما گوئیم کہ (ابس) بزبان سنسکرت ناتوان و بی مقدور را گویند
و (بس) بمعنی قدرت و دستگاہ و (گون) بقول برہان بمعنی طرز و روش و صفت آمدہ پس قریۂ
را کہ آب گرفتہ یا اینکہ آبسگون گوئیم بہ معنی (ناتوان صفت) بوجہ غرقابی یا قریۂ آبادرا نیز یادت

الف وصلی در اوّل ۔ (قدرت و دستگاہ صفت) بوجہ سراپا آبادی و رونق آن دریای آبسکون را کہ بقول برہان آبش بآہستگی می رود ابسگون گفتن جا دارد بمعنی ناتوان صفت اندرین صورت (ابسگون) بالف مقصورہ اصل باشد و بممدودہ مجاز آن بوجہ تبدیل لب ولہجۂ مقامی مخفی مباد کہ رودکی و حکیم فرخی (آبسگون) را ابسکون بسین مہملہ بمعنی دریای خاص نظم کردہ اند کہ بر (آبسگون) ذکرش کردہ ایم و سند کلام شعرا برای معنی قریہ از نظر ما نگذشت و نہ پیش شد ۔ پس اگر برخلاف صاحب برہان بسین مہملہ بالضموم و کاف فارسی را عربی گیریم از برای قریہ کہ بر لب آب است و از برای جزیرہ کہ غرق آب است ۔ (آبسکون) گفتن بمعنی خیز است واللہ اعلم (اردو) ابسگون ۔ طبرستان کے ایک قریہ کا نام (مذکر)

(الف) **ابشت** | بقول صاحب برہان و جامع (ب) بفتح اوّل و کسر ثانی و سکون شین

(ب) **ابشتن** | قرشت و فتح فوقانی و بنون زدہ پوشیدہ و پنہان داشتن بقول صاحب بحر سالم التصریف است کہ بعد از حذف نون مصدر بنای ماضی او در مشتقات سالم باشد و تبدیل و حذف در حروف اصلی آن راہ نیابد پس درین صورت غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید و صیغہ ہای غیر سالم این کہ مضارع و حال و اسم فاعل و امر و نہی باشد در استعمال اہل زبان نیامدہ صاحب نوادر گوید کہ بالمد و القصر بمعنی نہفتن و پنہان شدن (الف) ماضی (ب) و بقول نوادر بمعنی نہفتہ و پنہان ۔ صاحب موارد بر ممدودہ ذکر این کردہ با نوادر اتفاق دارد صاحب جہانگیری و شمس را با صاحب برہان و بحر اتفاق است مؤلف گوید کہ خیلے تعجب است کہ در ممدودہ معنی برہان لازمی است و در مقصورہ متعدی

وصاحب بحر در هر دو بر متعدی قائم ما را با متعدی اتفاق است وغلبهٔ محققین هم برآنست بخیال ما اصل این (آبشتن) بالمد باشد که مرکب است از (آبش) و (تن) - آبش بکسر بای فارسی بقول صاحب کنز لغات در ترکی بمعنی قید است (انتهی) عجبی نیست که فارسیان در همین لفظ بای فارسی را بعربی بدل کرده بر وعلامت مصدر (تن) آوردند وبمعنی پنهان داشتن قرار داده اند وفتح اول یعنی تبدیل ممدوده بمقصوره - اختلاف لب ولهجهٔ مقامی است (اردو) (الف) مخفی - بقول صاحب آصفیه (عربی) اردو مین مستعمل - پوشیده - چھپا ہوا - (ب) چھپانا بقول آصفیه پوشیده کرنا - مخفی کرنا -

ابشگر (اصطلاح) بفتح اول وکسر ثانی وفتح کاف فارسی - بقول صاحب شمس بمعنی اندیشمند ومتفکر - ودیگر کسی ذکر این نکرد مؤلف گوید که اصل این (آبشگر) باشد بالف ممدوده بکثرت استعمال ممدوده را مقصوره کرد (ابش) همان قید است که در (آبشتن) ذکرش کرده ایم - وگر بالفتح بقول برهان افادهٔ فاعلیت کند وقتیکه با کلمهٔ دیگر مرکب شود (الخ) پس معنی حقیقی (ابشگر) قید کننده باشد یعنی خود را در قید دارنده ومجازاً بمعنی اندیشه مند ومتفکر (اردو) متفکر - بقول صاحب آصفیه (عربی) اردو مین مستعمل فکرمند جسکو فکر ہو -

ابعاد ثلاثه اصطلاح - بقول صاحب بحر وغیاث بالفتح طول وعرض وعمق را گویند صاحب مؤید هم این را ذیل (فارسی) نوشته همزبان بحر - مقصودش جز این نباشد که در فارسی از برای این اصطلاحی خاص نیست صاحب کشف وشمس گوید که یعنی طول وعرض وعمق جهان - ما لفظ جهان را در معنی این تفرقه اندازمی دانیم ومراد از عمق سطبری باشد

ابعاد لغت عرب است جمع بُعد یعنی مسافت و ثلاثه بدل مونّث آن۔ بدین وجه که ابعاد جمع است و کل جمع مونّث۔ تابع را ہم مونّث آوردند (اردو) ابعاد ثلاثه۔ بقول آصفیه (عربی) اردو میں مستعمل۔ مذکر۔ عرض و طول و (عمق یا ارتفاع) امیر نے اسکو ترک فرمایا ہے۔

ابقای ماکان اصطلاح۔ بقول صاحب بحر عجم و غیاث بالکسر باقی داشتن آنچه که بود (انتہی) اگرچه همه الفاظ این عربی است ولیکن استعمال این ترکیب فارسی است ازینجاست که محقق پابند فرس ذکر این کرده (اردو) جو چیز یا طریقه تها اوسکو باقی رکھنا۔

ابقر بقول صاحب برہان باقاف بروزن جعفر بمعنی شوره که ازان باروت سازند و در ہندوستان بدان آب سرد کنند فرماید که این لغت عربی گویند (انتہی) او باوجودیکه پابند لغت فرس است ذکر این کرده صاحب غیاث بحواله برہان این را آورده صاحب محیط گوید که ہمان شوره و برشوره فرماید که معرّب آن شورج و بحواله گیلانی گوید که شوره ہم عربی حجازی۔ دوائی است که بزبان عرب اسمر ازنامند و نیز آسد و باز فرماید که درینجا مراد آنست که بفارسی شوره و بعربی ابقر مشهور است و آن بخاریست که از زمین شوره زار برآید و بہیئت زغب سپید بر روی آن زمین انعقاد یابد که بتصفیه و طبخ مرتّب می سازند گرم و خشک در آخر سوّم و دران حدّت و جلا و تنقیه است و قوّت آن مثل قوّت نمک بلکه قوی تر ازان و در حرارت و یبوست مفتّح سدد و منقّی بلغم و مسهل در نهایت حدّت و منافع دارد (الخ) (اردو) شوره بقول صاحب آصفیه ایک قسم کا کهار جو اکثر بارود یا پانی

ٹھنڈا کرنے کے کام مین آتا ہے اور کیاریان کہود کر جمایا جاتا ہے آتشبازی مین بھی کار آمد ہے (مذکر) (عارف ؎) شورۂ اشک مین میرے مجھے افسوس ہے کیون ؛ تو نے پانی نکیا حور شمائل ٹہنڈا ؛

ابکار | بقول صاحب برہان وجامع وشمس بر وزن شبکار کشت وزراعت را گویند صاحب جہانگیری از حکیم ناصر خسرو سند دہد (؎) چو در دہ بابکار بیرون شود ؛ یکی نان بگیر و بزیر بغل ؛ صاحب سروری فرماید کہ حرکت این تحقق نشد بخیال ما اصل این (آبکار) باشد کہ در ممدودہ گذشت ولیکن صاحبان لغت در ممدودہ این معنی را بیان نکردہ اند بالجملہ آبکار قلب اضافت (کار آب) باشد کہ مراد از زراعت است از کثرت استعمال ولب ولہجۂ مقامی ممدودہ بمقصورہ بدل شد (اردو) زراعت ۔ بقول صاحب آصفیہ (عربی) اردو مین مستعمل ۔ مؤنث ۔ کشت ۔ کہیتی باڑی ۔

ابکور | بفتح اوّل ۔ بقول صاحب شمس کسی کہ مردم از آب ونان او منقطع نگردند مؤلف گوید کہ کاتب شمس منتفع را منقطع نوشتہ غلطی کتابت بیش نیست این مرادف (آب کور) است کہ در ممدودہ گذشت ۔ کثرت استعمال ولب ولہجۂ مقامی ۔ ممدودہ را بمقصورہ بدل کردہ است دیگر کسی ذکر این نکرد (اردو) دیکھو آب کور ۔

ابگانہ | بفتح اوّل بقول صاحب شمس نانیکہ از خمیر ترش پزند و در سرکہ کنند وبجای ترشی واچار بکار برند دیگر کسی ذکر این نکرد ونہ سندی پیش شد مؤلف گوید کہ اگرچہ (آبگانہ) بمد الف در ممدودہ گذشت ولیکن معنی دیگر دارد وبہمان معنی بمقصورہ استعمال فرس نیست

و نہ صاحبان تحقیق ذکر آن کردہ اند ولیکن شک نیست کہ این مرکب است از (آب) و (گان) و ہاے نسبت۔ آب بمعنی طراوت و حلاوت آمدہ کہ بر معنی ششم لفظ آب گذشت و گان بقول برہان بمعنی پیوستن مقصودش از حاصل بالمصدر باشد و تحقیقش بجای خود آید پس (آب گانہ) چیزی باشد کہ با حلاوت و طراوت نسبت پیوستگی دارد از کثرت استعمال و لب و لہجۂ مقامی ممدودہ بمقصورہ مبدل شد مخفی مباد کہ (آبگانہ) بمدّ الف در زبان فرس بمعنی بچۂ ناتمام است (اردو) ابگانہ ایک قسم کا اچار ہے جو خمیری روٹی کو سرکے مین ڈالکر بناتے ہین۔

ابگندن | بفتح اوّل بقول صاحب موارد مرادف افگندن است کہ می آید فارسیان بارا بفا و فارا ببا بدل کنند چون (زبان وزفان) و (تب وتف) و (آبگانہ و آفگانہ) دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد (اردو) دیکھو افگندن۔

ابل | بقول صاحب برہان بفتح اوّل وضمّ ثانی و سکون لام (۱) دوائیست کہ آنرا بشیرازی بل شیرین گویند و طراثیث و طرثوث ہمانست و از جملۂ قابضات باشد و منع خون رفتن از بینی و مقعد و جمیع اعضا کند و بکسر ثانی (۲) قافلۂ صغار است کہ آنرا ہیل گویند و در طعام کنند۔ صاحب جامع ہمزبان برہان۔ صاحب شمس بر معنی دوّم قناعت کردہ گوید کہ لغت عرب است صاحب برہان بر لفظ بَل فرماید کہ نام میوہ ایست در ہندوستان و آنرا نار ہندی نیز گویند و بشیرازی بَل شیرین و بعربی طرثوث و صاحب محیط بر طراثیث گوید کہ نباتیست خشبی شبیہ بقطر و کج سرخ آن شیرین طعم و قابض طعم و ماکول و سپید آن تلخ و غیر ماکول

وغیر ماکول سرد وخشک در سوم - قوت آن مثل گلنار و بسیار قابض وحابس اسہال وسیلان خون
وعرق منافع بسیار دارد (الخ) صاحب مخزن الادویہ گوید کہ بل اسم خیار ہندی است بزرگتر
از خیار کبیر و گویند بہندی آنرا کچری وبلغت بنگالہ کرمی نامند وصاحب محیط بر دستنبویہ
تصدیق کند کہ ہندی آن کچری وپھوٹ است وبرلفظ بل نوشتہ کہ بفتح بای موحدہ و
سکون لام وبقول بعضی بالکسر ثمری است مثل نار و گویند کہ انار ہندیست ومحمد بن زکریا
گوید کہ ثمری است ہندی اندرخت کہ شبیہ بدرخت آلوست و گویند کہ ثمر شجر خاما قطی است
وگویند کہ در ہندی ہم بل نامند وآن مشابہ سفرجل باشد - خوزی گفتہ کہ آن خیار ہندیست
وتلخ مشابہ بزنجبیل وبعضی نوشتہ اند کہ بفارسی دستنبویہ وبہندی سینده وکچری - اسحاق
بن عمران نوشتہ کہ بل دانہ ایست سیاہ در خلقت شبیہ بہ ذرہ وبزرگتر ازان - سر آن تیز
وداخل آن مغز چرب وبعضی ببل راپوست آن دانستہ اند ومصنف شمس الدرر نویسد کہ
بل - قثای ہندیست وآنرا سفرجل ہندی گویند (الخ) صاحب محیط بتحقیق خود این را بل
قرار دہد کہ آنرا و رہند بیل پھل گویند وگوید کہ گرم وخشک در آخر دوم وحرارت آن قوی تر
از پوست - وبقول شیخ گرم وخشک در دوم - ونزد بعضی در سوم - مقوی احشا
قابض ومسخن آن وملطف اخلاط غلیظہ منع قی وتحلیل ریاح بواسیر نماید
ومنافع بسیار دارد (الخ) مؤلف عرض می کند کہ بہ خیال ما بل اصل است
وفارسیان بزیادت الف وصلی در اول آن ابل کردند اندرین صورت
با را مضموم گرفتن درست نیست - صاحب برہان ابل وبل ہر دو را فارسی

قرار دادہ و او پابند لغت فرس است و صاحب مخزن الادویہ بَل را آوردہ گوید کہ
لغت ہندیست و صاحب محیط کہ در اسمار پابند صراحت زبان است خلاف عادت
خود صراحت نکردہ بخیال ما این ہمان بَیل است کہ بقول صاحب ساطع لغت سنسکرت
و شرورختی است کہ ہندیان آنرا بَیل پہل نامند تصرّف فارسیان ہمین قدر است کہ بَیل را بحذف
یای تحتانی بَل کردند و بفتح دوّم خواندند و بَل را بزیادت الف وصل اَبَل ساختند و بضم دوّم
گفتند می بایست کہ بعد حذف یا بِل بکسر اوّل و بعد زیادت الف اِبِل بکسر اوّل و دوّم گویند
کہ اصلش مقتضی این بود - بالجملہ بقول صاحب برہان ہم اینقدر متحقق است کہ اَبَل و بَل یکی
است و بقول صاحبان تحقیق کہ بالا مذکور شد ہر دو راد رشیرازا بَل شیرین و نارہندی ہم
گفتہ اند امّا تسامح برہان بیش نیست کہ اسم عربی این طرثوث و طراثیث نوشتہ زیرا کہ لغات
عرب و ہم صاحب محیط طراثیث را نباتی گفتہ اند نہ ثمری و صاحب مخزن ہم بر لفظ بَل
از تحقیق کار نگرفت کہ خیار ہندی نام کرد ما را با رای صاحب محیط اتّفاق کلّی است کہ
این ہمان ثمر است کہ در ہندی ہم بَل نامند (یعنی بیل پہل) پس بَیل پھل و رای کچری
و پھوٹ است - نسبت معنی دوّم لغات عرب ساکت و بجز برہان و شمس دیگر کسی ذکر
نکرد و ماخذ این ہیچ بفہم ما نیامد البتہ پِل بہای ہوّز مکسور باین معنی آمدہ و لیکن (ابل) باین معنی
غیر ازین دو کتاب بنظر ما نگذشت (اردو) (۱) بیل - بقول صاحب آصفیہ ایک درخت
اور اس کے پھل کا نام جو کیث سے مشابہ ہوتا ہے اسکا گودا کھاتے ہین اودکن مین اسکو
بیل پھل کہتے ہین) (۲) الاچی - بقول امیر (ہندی) مونّث جسکو سنسکرت مین ایلا کہتے ہین

ایک خوشبودار پھل ہے - چھوٹی قسم کے پھل کو چھوٹی یا گجراتی الاچی کہتے ہین اس کا پوست سپید اور دانے چھوٹے سیاہ اور نہایت خوشبو ہوتے ہین - بڑی قسم کے پھل کو بڑی الاچی کہتے ہین اسکے پوست اور دانے کا رنگ سیاہ سرخی مائل ہوتا ہے اور دانے قسم اوّل سے بڑے اور سخت ہوتے ہین - چھوٹی الاچی کا مزاج دوسرے درجہ مین گرم و خشک اور بڑی الاچی کا مزاج پہلے درجہ مین گرم اور دوسرے درجہ مین خشک ہے دونون مفرّح و مقوّی معدہ و قلب و ہاضم ہین (لخ)

ابلاغ بقول صاحب آصفی و مؤید بکسر اوّل بمعنی رسانیدن است مولّف گوید کہ این لغت عرب است صاحب منتخب ذکر این کردہ است فارسیان این را بترکیب فارسی با مصادر کردن و نمودن استعمال کردہ اندکہ در ملحقات می آید (اردو) پہنچانا -

ابلاغ کردن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلّف گوید کہ بمعنی فرستادن و رسانیدن است (خسرو نثر از آصفی) "با ہزاران جانبازی ابلاغ می کند" (اردو) بھیجنا - روانہ کرنا - پہنچانا -

ابلاغ نمودن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلّف گوید کہ مرادف (ابلاغ کردن) است کہ گذشت - (عالی شیرازی از آصفی نثر) "شافہۃً نیز مضمون آنرا ابلاغ نمود" (اردو) دیکھو ابلاغ کردن -

ابلق بفتح اوّل و سوّم - بقول بہار (۱) دو رنگ عموماً و (۲) اسپ دو رنگ خصوصاً کہ یکی سپید و دیگر سیاہ یا صندلی باشد - معرّب ابلک و (۳) پر کلاہ و ابلق طرف کلاہ - و آراستہ بذکر معنی اوّل نسبت معنی سوّم گوید کہ پر کلاہ باشد و فرماید کہ ابلق طرف کلاہ) نیز گویند

صاحب چراغ ذکر معنی اوّل کرده فرمایدکه پر کلاه نیز صاحب شمس بذکر معنی دوّم نویسد که
(۴) نام قبیلۂ ہم بقول صاحب سوار السبیل اصل این بفارسی ابلک است بمعنی دورنگ
عموماً و سیاه و سپید خصوصاً و آن را ابشیه نیز نامند صاحبان تحقیق این را معرب ابلک گویند
که می آید (تاثیر ۵۱) جز یک سخن از طوطی نطقم نه ترا ود ؎ ابلق زد و رنگی نزند سر به بیانم ؎ (انوری
۵۲) در عرصه گاه موکب میمون کبریات ؎ کمتر جنیب ابلق رهوار روزگار ؎ (مرزا طاہر وحید
۵۳) علم هر کس بر دی گشت مرگش در نظر باشد ؎ برنگ شمع سر از ابلق خود در خطر باشد ؎
(صائب ۵) باشد همیشه در صف عشاق سربلند ؎ آنرا که آه ابلق طرف کلاه شد ؎ مولف
گوید که معنی اوّل اصل است و باقی معانی مجاز آن نسبت معنی سوّم عرض میشود که بدینوجه
که پرهای کلاه هم اکثر سرخ و سپید و دو رنگ می باشد آنرا هم ابلق گفتند نسبت معنی چهارم
دیگر کسی ذکر نکرد بخیال ما این قبیلۂ باشد که افرادش از دو قوم مختلف باشند مخفی مباد که بقول
صراح بلق بالتحریک بمعنی سپیدی و سیاهیست و بُلقا بالضم یکی ستور گوید که ابلق بلقا ر
نعتان منه و ابلقاق ابلک شدن اسپ (الخ) پس نمیتوان شد که (ابلق) را معرب (ابلک)
گیریم فارسیان در ملحقات این ترکیب فارسی استعمال کرده اند ازینجاست که ما ذکر این کردیم
(اردو) ابلق - بقول امیر (۱) ابلک کا معرب - دو رنگا خصوصاً سیاه و سپید (۲) خشتیر
اس گھوڑے کو ابلق کہتے ہیں جس کا رنگ سیاہ و سپید ہو - (ذوق ۱ و ۵۲) تیر انداز جو
مژگان تو ادا دشنۂ ناز ؎ چشم ابلق تو نگہ ترک سوار ابلق ؎ (سودا ۵۲) سمجھا نہ جائے
یہ کہ وہ ابلق ہے یا سرنگ ؎ خارشت سے زبسکہ ہے مجروح بشمار ؎ (۳) کلگی کلغی - بقول

اسحقیہ (مونث) ایک خاص پرندکے چند خوشنما پر جنھین بادشاہ لوگ اپنے تاج یا ٹوپی اور پگڑی پر رزم خواہ بزم مین لگالیا کرتے ہین (آتش ؎) کون تجھ سا پادشاہ حسن ہے اے مہروش ٭ تاج زرین مہ ہے کلگی کہکشان بالاے سر ٭ (ناسخ ؎) اشک مالا موتیونکا دود کلغی شعلہ تاج ٭ رکھتی ہے تخت لگن مین شوکت شاہانہ شمع ٭ (۴) ابلق ایک قبیلہ کا نام ہے۔کچھ عجب نہین کہ اس قبیلہ مین دومختلف اقوام کا ناتا ہوا ہو بلا لحاظ پابندی کفو

ابلق ایام اصطلاح - بقول صاحب بہار وبحر وجامع ورشیدی وشمس بکسر قاف کنایہ از دنیا وروزگار است باعتبار شب وروز - صاحب جہانگیری در دستور دوم خاتمۂ کتاب ذکر این کردہ سندی دہد ؎ ابلق ایام بود رام او ٭ سکۂ دولت زدہ بر نام او ٭ (انوری ؎) عنان بابلق ایام زدکہ رایض او ٭ سعادتیست کہ در موکب تو میراند ٭ مخفی مبادکہ در ابلق ایام ابلق بمعنی دوم است کہ بجایش گذشت (اردو) ابلق ایام - اردو مین مستعمل ہے - بقول امیر رات دن سے مراد ہے (رشک ؎) یہ بدعنان رہے کس کس کے اختیار تلے ٭ کہ ایک ابلق ایام ہے سوار بہت (آتش ؎) لنگ ابلق ایام نہو مارکے ٹھوکر ٭ ہے سخت مرا کاسۂ سر سم سے زیادہ ٭

ابلق بدست (اصطلاح) بفتح بای دوم ودال مہملہ بقول صاحب مؤید بمعنی (براق بدست) کذا فی الادات دیگر کسی ذکر این نکردہ الف گویدکہ در اینجا ابلق بمعنی براق آمدہ این استعارہ باشد وبراق مرکبی بود کہ نبینا علیہ السلام شب معراج بر وسوار شد (کذا فی المنتخب) بیان کاملش بجای خودش آید - سندی پیش نشد (اردو) براق ہاتھ مین لیا ہوا۔

ابلقِ جہان تاز اصطلاح - باضافت ابلق - بقول صاحب رشیدی مراد ازابلق ایّام یعنی روزگار و روز و شب مخفی مباد کہ درانیجا ابلق بمعنی دوّم اوست کہ بجایش گذشت و جہان تاز صفت او بمعنی تازندۂ جہان (اسم فاعل ترکیبی) (اردو) دیکھو ابلق ایّام

ابلقِ چرخ اصطلاح - باضافت ابلق بقول برہان و بحر و رشیدی و جامع بفتح جیم فارسی کنایہ از شب و روز و روزگار (مرادف ابلق ایام) صاحب انند گوید کہ این کنایہ باشد برای ہر دو معنی مؤلّف گوید کہ درینجا ابلق بمعنی دوّم است کہ بجایش گذشت صاحب جہانگیری از خاقانی سند آوردہ (ے) بہ دَر مرقد سلطان ہدیٰ زا ابلق چرخ ؛ مرکب داشتہ را نالۂ ہرا شنوند ؛ (اردو) دیکھو ابلق ایّام

ابلقِ چشم اصطلاح - بقول صاحب بحر و مؤیّد چشم سیاہ و سپید صاحب ہفت قلزم صراحت کند کہ قلب اضافت است مؤلّف گوید کہ درینجا ابلق بمعنی اوّل اوست کہ بجایش گذشت (اردو) ابلقِ چشم - بقول امیر آنکھ سے استعارہ ہے (ذوق ے) ابلق چشم سیہ مست کو تیرے دیکھا ؛ ورنہ اب تک نہ ستا تہا فرس جام شراب ؛ (وزیر ے) ابلق چشم صنم کس ناز سے گردش مین ہے ؛ خوب کاوے ہوتے ہین رہوار آنکھین ہوگئین ؛

ابلق زدن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار بدعوی پر بر سر زدن و در ولایت شخصی کہ در فن خود ممتاز باشد پر بر سر میزند و بیشتر پہلوانان و کشتی گیران و شاطران بر سر زنند و جبغیہ بر سر زدن امرا و خواتین نیز باثبات دعوے قرب و منزلت است زیراکہ تا سلاطین کسی نہ بخشندنمی توانند پر بر سر زدہ بدر خانہ آمد - (محمد سعید اشرف ے) آنکہ ابلق می زدی بر فرق چون طاؤس ہند ؛ این زمان تحت الحنک

بند و چو مرغ سبزوار؛ مؤلف گوید که بخیال ما ازین سند مصدر - - - - - - - - - -

ابلق زدن بر فرق پیدا میشود (اردو) کلغی لگانا - کلغی سر پر لگانا -

ابلق زمانه اصطلاح - باضافت ابلق زمانه ولیل و نهار باشد که باسپ دورنگش تشبیه داده اند مرادف (ابلق ایام) (انوری ۵) اگر دکیت و هم ترا درنیا فتند؛ نے ابلق زمانه نه یکران روزگار؛ (اردو) ابلق روزگار (میر - گھوڑے کی تعریف مین ۵) اڑا کر اُسے بارہا سیر کی؛ نہ نکلا کبھی ابلق روزگار؛ دیکھو ابلق ایام - (۱۱۵۶)

ابلق عمر منی اصطلاح - بکسر قاف و رای مهمله - بقول صاحب بحر بمعنی زندگی و جان من هستی - و برخوردار منی - صاحب مؤید و هفت قلزم هم ذکراین کرده مؤلف گوید که در روزمرهٔ معاصرین عجم استعمال این نیست فارسی قدیم باشد این جمله ایست که پدر به پسر خود خطاب کند مقصود انیست که عمر پدر وابستهٔ پسر است و پسر را باسپی استعاره کرده که عمر پدر بر و سوار است که سوار به نسبت پیاده یا در راحت و آرام باشد پس عمر پدر بوجه پسر براحت می گذرد (اردو) تو میری زندگی کا ذریعه ہے '' اگرچه اردو مین یه فقره عام ہے مگر ترجمهٔ استعمال فارسی کے لحاظ سے فرزند کے لئے خاص -

ابلق غم هنی اصطلاح - باضافت ابلق - صاحب شمس گوید که در اتذات است بمعنی (۱) برخوردار و برخورداری و (۲) ایام خورمی گوید که در سکندری بجای غم - عمر آورده بمعنی روزگار عمرش و فرح بخش و خرم و در فرهنگی (ابلق عمر منی) بدین معنی یافته مؤلف گوید که هنی بفتح های هوز و کسر نون بروزن قریب لغت عربست بقول صاحب منتخب

گوارندہ و آنچہ بی مشقت حاصل شود پس غم و خوشی را کہ مقتضا داست ابلق نام کردند ابلق غم یعنی کنایہ باشد از فرزند کہ رنج و راحت پدر وابستۂ اوست با معنی دوم اتفاق نداریم (اردو) باپ کے رنج و راحت کا سبب یعنی فرزند۔

ابلق فلک اصطلاح - باضافت ابلق بقول صاحب بحر مرادف ابلق چرخ صاحبان مؤید و شمس و انندہم ذکر این کردہ اند (اردو) دیکھو ابلق ایام۔

ابلق مطلق العنان اصطلاح - باضافت ابلق بقول صاحب بحر عجم دنیاست صاحب مؤید این را بترک الف و لام (ابلق مطلق عنان) نوشتہ بخیال ما این استعارہ باشد زیراکہ (مطلق العنان) صفت خاص اسپ است و ابلق ہم بمعنی اسپ دو رنگ (اردو) دنیا مونث) دیکھو ابلق ایام۔

ابلگ بقول صاحب برہان و جامع بفتح اوّل و لام و سکون ثانی و کاف فارسی (۱) ہر چیز دو رنگ را گویند عموماً و سیاہ و سپید را خصوصاً و ابلق معرّب آنست و (۲) بکسر ثانی و سکون ثالث و رابع شرارۂ آتش را گویند و باین معنی بفتح اوّل و ثانی و ثالث ہم آمدہ صاحبان ناصری و سروری و جہانگیری بکاف عربی بمعنی اوّل قانع بتحقیق ما این بمعنی اوّل ماخوذ از زبان سنسکرت کہ بقول صاحب ساطع بلگ بکسر اوّل و فتح دوم و سکون کاف فارسی لغت سنسکرت است بمعنی تفاوت و اختلاف - فارسیان الف وصلی در اوّل این آوردہ (ابلگ) کردند و برخلاف قیاس الف را حرکت فتح دادند کہ کسرۂ بای موحدہ متقاضی کسرۂ الف بود - یا کثرت استعمال و لب و لہجۂ مقامی مکسور را مفتوح کرد پس معنی اوّل بمقابلۂ معنی حقیقی

مجازی باشد نسبت معنی دوم عرض کنیم که (ابلک) بکسر بای موحدہ وسکون ثانی و کاف عربی در فارسی زبان بقول برہان شرارۂ آتش را گویند پس الف وصلی در اول این آمدہ (املک) شد مخفی مباد که فارسیان این را بمعنی اول بکاف عربی ہم آوردہ اند چنانکه (سیف اسفرنگی گوید ۱۵) تا سوے او نکشد دولت او تیز کمان ٭ خصم شاد است بدل جوی تیر ناوک ٭ گر بد اندکه بدور تو دو رنگی عیب است ٭ صبح صادق نکند او ہم شب را ابلک ٭ (اردو)(۱) دیکھو ابق کے پہلے معنی (۲) شرارہ بقول صاحب آصفیہ (عربی) اردو مین مستعمل (مذکر) آگ کا تنگا۔ چنگاری۔

ابلوج	بقول صاحب برہان بروزن مفلوج قند سفید را گویند وبعضی شکر سفید و قند
ابلوچ	سودہ را گفته اند و باجیم فارسی ہم آمدہ صاحب جامع گوید که بجیم عربی قند سفید

است وبس۔ صاحب مؤید بحوالۂ شرفنامه بجیم فارسی نوشته که بالفتح با واو فارسی شیرینی بغایت نرم وسپید که آنرا قند نیز گویند مؤلف گوید که مقصودش از واو فارسی واو معروف است۔ صاحب سروری بجیم عربی گوید که قسمی از حلویات باشد ودر فرہنگ بمعنی قند۔ صاحب جہانگیری نوشته که بجیم عربی قند را گویند۔ صاحب سوارالسبیل که ور تحقیق ماخذ بعض الفاظ عربی شہرت دارد فرماید که ابلوج فارسی است۔ یا فارسی۔ آب لوج است بمعنی قند سپید (انتہی) مؤلف گوید که مقصودش جزین نباشد که ابلوج را معرب آبلوج خیال می کند۔ صاحب ناصری بر لفظ (آبلوک) بصراحت نوشته که ابلوج بالضم معرب آنست بمعنی قند بخیال ماہمان (آبلوج) است که در ممدودہ ذکرش کردہ ایم یعنی (۱) قند و (۲)

کلۂ قند۔ بسیار عجب است کہ از محققین بالا کسی در معنی این کلۂ قند را ذکر نکرد ماسندش یافتہ ایم (اطمعہ ۵۲) آوردہ نظم و نثر تو کان ہست قوت روح ؛ ابلوج قند را بشمار مکرر آن ؛ (مولوی معنوی ۵۲) امروز زکندہای ابلوج ؛ پہلوی جوالہا دریدہ ؛ الحاصل بہ تحقیق ما (ابلوج) بمقصورہ وجیم عربی ترکی است بمعنی قند و نبات (کذا فی کنز) فارسیان این را بمقصورہ و ممدودہ و مقصورہ را بجیم عربی و فارسی ہر دو استعمال کردند و در معنی ہم این قدر تصرف کردند کہ کلۂ قند را آبلوج و ابلوچ گفتند۔ صاحب انند بحوالۂ تحفۃ المومنین بر لفظ شکر گوید کہ شکر باصطلاح اطبا عصارۂ نباتیست مثل سنے و بی تجویف کہ بعد از طبخ منعقد گردد و آنرا بحسب مراتب نامہاست۔ مثلاً ہر گاہ بی تصفیہ باشد شکر احمر نامند و ترجمہ آن در فارسی شکر سرخ است و چون بار دیگر طبخ دادہ و صاف کردہ در ظرفی ریزند کہ ذرّہ او جدا گردد سلیمانی خوانند و چون طبخ دیگر دادہ در قالب صنوبری ریزند فانیذ گویند و اگر در طبخ ثالث مبالغہ نمودہ باشند ابلوج و قند مکرر نام باشد (الخ) پس متحقق شد کہ (ابلوج) بمقصورہ اصل است و آبلوج نتیجۂ تصرف فارسیان و کثرت استعمال یا لب و لہجۂ مقامی یا اینکہ ترکیان باظہار فتح الف بقاعدۂ شان الف دیگر نوشتہ باشند و فارسیان نظر بر رسم الخط قدیم آن را ممدودہ خواندہ واللہ اعلم (اردو) دیکھو آبلوج۔

ابلوک بقول صاحب برہان و جامع بروزن مفلوک مردم منافق و دو رنگ و فضول را گویند صاحب رشیدی و جہانگیری از شاہ داعی شیرازی سند آوردہ (۵) بودازان بوق قلندر الہی ؛ مرد ابلوکے وخیمی بیرہی ؛ صاحب ناصری بر لفظ (آبلوک) کہ در ممدودہ گذشت

نوشته که بمعنی قند است و (ابلوج) را معرّب (آبلوک) گفته ما بر لفظ (ابلوج بمقصوره) صراحت کافی کرده ایم که لغت ترکی است نه معرّب ابلوک۔ صاحب (کنز لغات) که محقق زبان ترکی است بر لفظ (بلوک) گوید که مرادف (بولک) است و بر (بولک) فرماید که ایبر العربی (ٹلک) گویند و صاحب منتهی الارب بر لغت (ٹلک) گوید که آواز های که از جنبانیدن کنج دهن بانگشتها بر آید و این بطریق بازی باشد (انتهیٰ) مؤلّف گوید که حاصل این تعریف حرکت مصنوعی است چنانکه از منافقان هم بظهور می آید۔ پس عجبی نیست که فارسیان در ابتدای (بلوک) الف وصلی آورده (ابلوک) کرده باشند و بمعنی منافق استعمال کرده۔ آنچه فارسیان این را بالف ممدوده بمعنی قند استعمال کرده اند چنانکه در لغات ممدوده گذشت نسبت آن بتقدیر عرض کنیم که فارسیان جیم تازی را بکاف عجمی هم بدل کنند چون آخشیج و آخشیگ (چنانکه صاحب ناصری در آرایش هفتم دیباچهٔ کتاب ذکر این کرده) پس عجبی نیست که (آبلوج) را بمعنی قند (آبلوگ۔ بکاف فارسی کرده باشند اندرین صورت آنچه اہل تحقیق (آبلوک) را بمعنی قند بکاف عربی آورده اند صحیح نباشد باقی حالِ حقیقت (ابلوک) بمقصوره و کاف عربی همانست که بالا مذکور شد واللّٰه اعلم (اردو) منافق بقول صاحب آصفیہ (عربی) اردو مین مستعمل۔ مذکر۔ نفاق رکھنے والا۔ کپٹی۔ وہ شخص جس کے دل مین کچھ ہو اور ظاہر اسکے خلاف کرے۔ ریاکار۔

ابله | بقول بهار بمعنی گول و این مرادف احمق است صاحب مؤید ذکر این بذیل لغات عرب فرموده گوید که بروزن ابره معرّب آبلهٔ ممدوده و بمعنی نادان و گول و کم عقل

در امر معاش دنیا و غافل - صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فرماید کہ نادان و سلیم القلب است و بُلہ با لضم جمع آن - بالجملہ این لغت عرب است و فارسیان تبرکیب خود استعمال این کردہ اندکہ در ملحقات می آید ازینجاست کہ ما ذکر این کردہ ایم (عرفی سہ) ابلہ آن بید رد کا ندیشد کہ اہل عشق را ؛ عافیت با مردن و آسودگی در خواب ہست (ا ر د و) ابلہ (عربی) اردو میں مستعمل بمعنی احمق (مومن سہ) تختہ مشق فطرت ابلہ فریب ؛ سر خط اندیشۂ ہر مان نصیب ؛ امیر نے (ابلہ فریب) کا ذکر کیا ہے جس میں لفظ (ابلہ) موجود ہے - اور (ابلہ فریب) کی معنی احمق کو دھوکا دینے والا - ہماری راے میں ابلہ کا ترجمہ بھولا ہے - بھولا - بقول آصفیہ (ہندی) سیدھا سادھا سادہ دل - بچون کی سی عقل رکھنے والا - نادان - سادہ لوح - کم عقل -

ابلہان را ہمہ شربت ز گلاب و قند است

قوت دانا ہمہ از خون جگر می بینم

(مثل) صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ این از کلام حافظ شیراز است کہ صورت مثل گرفت معاصرین عجم بر زبان دارند و بجائی استعمالش کنند کہ اہل علم و فضل و کمال را کسی نپرسد و بی ہنران بمراتب اعلی رسند (ا ر د و) بقول صاحب محبوب الامثال وہ تازی مار کھاے ترکی آش پاے ؛ اس کا یہ مطلب ہے کہ عربی گھوڑے کی خوبیون سے لوگ بخوبی واقف ہین ضرورت کے وقت اسی سے کام لیتے ہین اور اس کے دانے چارے کی زیادہ نگرانی اور فکر نہین کی جاتی اسلئے کہ وہ کم غذائی مین بھی خوش رہتا ہے اور دبلا نہین نظر آتا برخلاف ترکی کے اگر اسکو راتب نہ دیجئے تو دبلا اور بدنما

ہونے لگتا ہے اور فوراً اسکی نگرانی کی جاتی ہے اور خوب جانتے ہین کہ وہ ضرورت کے وقت عربی کا مقابلہ نہین کرسکتا۔ دکن مین کہتے ہین "محنتی دلگیر چوٹے خوشحال" یعنی جو شخص محنت سے کام کرتا ہے اور اپنے کام سے کام رکھتا ہے اسکو کوئی نہ پوچھے اور جو شخص کام چور اور اٹھائی گیرا ہے وہ خوشامد اور حیلہ بازی سے بازی لیجاے اسی طرح "محنتی کو دلیا پاکھنڈی کو پلاو"۔

ابلہ پناہ بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت صاحب انند گوید کہ بمعنی احمق است مؤلف عرض کند کہ کسی کہ ابلہ را پسند کند و صحبت ابلہان دارد ابلہ پناہ است چنانکہ ملا فوقی یزدی در ہجو فلک گوید (ع) تیغ زند آنکہ را جوہر دانش بود ٭ شاد کند خاطری کو بود ابلہ پناہ ٭ بہار بر این شعر اشارہ کند کہ این سہو الفکر اوست مؤلف این اشارہ را تفہیم بخیال ما فکر شاعر سہوی نکرد و صاحب انند بہ نقل اشارہ بہار انیقدر بیفزاید کہ (ابلہ گفت و دیوانہ باور کرد) مؤلف گوید کہ وای بر ہردو (اردو) بھولون کو مصاحب بنانیوالا احمقون کو جلیس کرنیوالا۔

ابلہ طرازی اصطلاح۔ بقول صاحب بحر عجم زینتی کہ برای ابلہ فریبی باشد صاحب انند بحوالہ فرہنگ (زلیخای جامی) باجر اتفاق دارد و صاحب غیاث ہم (اردو) سامان ابلہ فریبی (مذکر)

ابلہ فریبی استعمال۔ بقول صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ دغا و مکر را گویند مؤلف گوید کہ حاصل بالمصدر (ابلہ فریبیدن) بمعنی مکاری و دغا بازی۔ (اردو) ابلہ فریبی کہ سکتے ہین۔ امیر نے ابلہ فریب کا ذکر فرمایا ہے۔ بمعنی احمق کو دھوکا دینے والا۔ جعلساز۔ مکار۔ نیز ارشاد

فرمایا ہے کہ اب مطلق دھوکا دینے والے
کے معنی مین مستعمل ہے کچھ ابلہ کی تخصیص نہین
ہے (انتہی) پس فریب دہی اور دھوکہ دہی
بھی اسکا ترجمہ ہوسکتا ہے۔

ابلہ کوفتن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب
رہنمای سہولت بحوالۂ سفرنامۂ شاہ قاچار گوید
کہ عملی کہ برای حفظ ماتقدّم مرض چیچک کنند
مؤلّف گوید کہ اطبّای فرنگ از آبلۂ مریض
رطوبتی گرفتہ بر بازوی (تندرست) در دو سہ
مقام بذریعۂ نیشتر در جسم داخل کنند تا از ان مقام
بعد از پنج شش روز آبلہ پیدا شود و تدریجًا اندمال
پذیرد قول اطبا ست کہ ہرکسی کہ این عمل کردہ
شود او را باز مرض چیچک عارض نشود و اگر
شود مرض لاحقہ قوی نباشد۔ شک نیست کہ
این عمل بسیار مجرّب است مخفی مباد کہ (ابلہ ہمان
(آبلہ) است کہ در ممدودہ گذشت۔ لب ولہجۂ
مقامی وکثرت استعمال ممدودہ را مقصورہ بدل
کرد و کوفتن بمعنی آزار رسانیدن آمدہ (کذا فی البحر)
پس ابلہ کوفتن) قلب اضافت کوفتن آبلہ۔
یعنی آزار رسانیدن با آبلہ باشد چنانکہ مقام
تندرست را از نیشتر می کوبند و بدخول رطوبت آبلۂ
بیمار۔ آبلۂ تازہ از و پیدا کنند و بواسطۂ آن آزاری
میرسانند ہمین باشد وجہ تسمیۂ این (اردو)
ٹیکا لگانا۔ ٹیکا ڈالنا۔ چیچک نکالنا۔

ابلہ گفت دیوانہ باور کرد | (مثل) صاحبان
خزینۂ وامثال فارسی واحسن ومحبوب و
بہار عجم ذکر این کردہ از معنی ومحلّ استعمال
ساکت مؤلّف گوید کہ این مثلی است کہ
فارسیان بجائی زنند کہ مقصود شان از ابلہا
ابلہی دو کس باشد کہ باہم مکالمہ کنند و این
مرادف (ابلہ گفت و کون خر باور کرد) باشد
یا مرادف (خر گوید و کون خر باور کند) کہ بجاییش
می آید (اردو) (۱) دکن مین کہتے ہین "
احمق کا قول نادان کا ہول" یعنی احمق نے

ایک بے ٹھکانے بات کہدی اور نادان ڈرنے لگا (۲) احمق کہے نادان باور کرے" یہ قریب قریب فارسی مثل کا ترجمہ ہے جو دکن مین بولا جاتا ہے۔

ابله مآب اصطلاح - بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت صاحب انند گویدکه بمعنی احمق است مرادف (ابله پناه) مؤلف گوید که مآب لغت عرب است بقول صاحب منتخب بمعنی جای بازگشتن - قریب بمعنی ابله پناه است که درانجا صراحت کردہ ایم (ملّا فوقی یزدی ۵) زره اگرداری برو درپس بہالائے ہمہ ورنه چندین غرّو کوزت چیست ای ابله مآب (اردو) دیکھو ابله پناه -

ابلهی بقول صاحب انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ احمقی است مؤلف گوید که یای مصدری برلفظ ابله زیادہ کردند دیگر ہیچ (اردو) ابلہی بمعنی احمقی بے وقوفی - حماقت - کہہ سکتے ہین صاحب آصفیه نے (بے وقوفی) پر فرمایا ہے کہ فارسی - عربی) (اردو مین مستعمل) نادانی حماقت - مؤنث -

ابلہی کور وز روشن شمع کافوری نهد
زود بینی کش بشب روغن نباشد در چراغ

(مثل) از کلام شیخ شیراز است که بقبولیت عام صورت مثل گرفته - صاحب گلدسته ذکر این کردہ فارسیان این راجائی زنند که مقصود از بیان عمل بی محل و کار بی موقع و اسراف باشد (اردو) دکن مین کہتے ہین (۱) مسرف کا گھر خالی" (۲) "دن مین سوئے رات مین روئے" (۳) "گھی مین چراغ جلائی سالن مین تیل نه پائی" (۴) "جیس کا گورو کھیت کھائے کھلیان سے گھانس لائے" ان تمام کہاوتون کا ماحصل قریب قریب ایک ہے - بے موقع کام اور اسراف - فضول خرچی اور بے وقوفی سے متعلق ہین -

ابلیس رفت وخباثت بگذاشت (مثل) صاحبان خزینه و امثال فارسی واحسن ذکر
این کرده از معنی ومحل استعمال ساکت مؤلف
گوید که فارسیان این مثل را زنند برای اظهار
این که مرد بدطینت ونقصان رسان خلق اگر
دفع هم شود یعنی بمیرد یا از عهدهٔ خود معزول
شود اثر کارهای او تا دیر باقی ماند که باعث
نقصان خلق الله باشد (اردو) دکن مین
کهتے هین (۱) "شیطان کی یادگار شیطنت"
(۲) "شیطان دفع هوا شیطنت باقی هے"
(۳) "ظالم مرا یادگار چهوڑا" یعنی اجڑا هوا
ویسی اسی کی یادگار رهے جو عرصه تک
قائم رهیگی -

ابلیلک بقول صاحب رهنماے سهولت
بمعنی منارهٔ است - بیانش مبنی است برسفرنامهٔ
مظفر الدین شاه قاچار بخیال ما مقصود
شاه از ابلیلک منارے باشد که برای
رهنمائی مراکب برکنارهٔ جزیرها سازند ودر شب
قندیلی بران روشن کنند که دور زند تا جهاز
رانان در تاریکی شب دریابند که این چیز
روشن غیر ستارهٔ فلک وعلامت جزیرهٔ ایست
ونیز مناری که برراه ها برای رهنمائی رهروان
سازند وبرو قندیل روشن کنند درین روزها
این کار از ستون می گیرند بتحقیق ما این لفظ
مرکب است از دو کلمهٔ زبان سنسکرت
که بقول صاحب ساطع اَبَل بفتحتین بمعنی
ناتوان وبی طاقت آمده ولک بمعنی تیر
شهاب پس اَبَلیلک بمعنی تیر شهاب ناتوان
ونزد فارسیان کنایه از منار مذکور است
که بالای او روشنی نازکی باشد محققین قدیم
این لفظ را ترک کرده اند ومعاصرین عجم بطور
اصطلاح خاص برزبان دارند صاحب انند
ومنتهی الارب گوید که بلیل بروزن زبیر لغت
عرب است بمعنی راه بروشن پس عجبی نیست که

فارسیان در اوّل این الف وصلی و در آخر
این کاف تصغیر آورده برای منار روشن
نام کردند که مراکب و راهروان را رهنماست و الله
اعلم۔ (اردو) وہ منارہ جس پر شب مین قندیل
روشن کرتے ہین اور ہر جزیرہ کے کنارے پر
بنایا جاتا ہے تا کہ جہازون کی رہنمائی کرے

اور ان کو غلط راستہ سے بچائے صاحب
آصفیہ نے منارہ اور منار پر لکھا ہے کہ
وہ اونچا ستون جو بندرگاہون پر رات کے
وقت جہازون کو روشنی دکھانے کی مراد
سے بنایا جاتا ہے - نیز راستہ کا وہ ستون
جسپر راتکو مسافرونکے لئے چراغ روشن کیا جائے

ابن | بقول صاحب منتخب بکسر اوّل بمعنی پسر و این لغت عرب است ما ذکر این بدین ضرورت کرده ایم که مرکّباتی چند در ملحقات می آید (انوری ؎) طاهر ابن مظفر آنکه خدای ؛ همه وتفتیش باظفر دارد ؛ (اردو) ابن - بقول امیر (عربی) پسر - بیٹا - نامون کے ساتھ مستعمل ہے -

ابناخون | اصطلاح - بقول صاحب برهان و جامع با نون و خای نقطه دار و واو مجهول بر وزن افلاطون قلعه و حصار و جای محکم را گویند و باین معنی بتقدیم نون بر ثانی هم آمده صاحبان ناصری و جهانگیری و رشیدی باتّفاق این معنی از بهرامی و شمس فخری سند آورده اند (بهرامی ؎) ز سوی هند کشادی هزار شهرستان ؛ ز سوی سند گرفتی هزار ابناخون ؛ (شمس فخری ؎) حصار دولت آن پادشاه جم قدرت ؛ که هست بارهٔ چرخش کمینه ابناخون ؛ بخیال ما میرسد که اصل این (ابناس خون) بود - ابناس بقول صاحب ساطع بفتح اوّل و کسر دوم لغت سنسکرت است بمعنی امن و خون بواو مجهول

بقول برہان بمعنی خانہ وسرا باشد پس (ابناس خون) بمعنی خانۂ امن کنایہ باشد از قلعہ سین مہملہ بکثرت استعمال حذف شدہ (ابناخون) شد (اردو) قلعہ ۔ بقول صاحب آصفیہ ۔ (عربی) (اردو مین مستعمل) (مذکر) حصار وہ سنگین عمارت جس مین بادشاہ رہتا ہے ۔

ابن اسلام | اصطلاح ۔ صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ و (ملا عبداللہ ہاتفی کہ در قصۂ لیلی ومجنون نوشتہ) گوید کہ ابن سلام پسری داشت کہ با و نکاح لیلی بستہ بود و بر ابن سلام گوید کہ ہمان ابن اسلام است پس بقولش آن مخفف این باشد و بقول صاحب مؤید ابن سلام نام شوہر لیلی مخفی مباد کہ معنی لفظی این پسر اسلام است پس جد شوہر لیلی اسلام نام داشتہ باشد وپسرش را بقاعدۂ عرب ابن الاسلام گفتند وفارسیان بحذف الف ولام ابن اسلام کردند و اختلاف معنی کہ میان صاحب مؤید وانند در (ابن سلام) است نسبت آن عرض میشود کہ عجبی نیست کہ نام شوہر لیلی ابن سلام باشد ونام پدرش ابن اسلام یعنی ابن سلام شوہر لیلی وابن اسلام خسر لیلی واللہ اعلم ۔ (اردو) ابن اسلام لیلی کا خسر اور بقول صاحب مؤید ابن سلام لیلی کا شوہر ۔

ابن السبیل | اصطلاح ۔ صاحب بحر گوید کہ بقول صاحب تفسیر حسینی مسافری است کہ از ملک ومال خود جدا ماندہ باشد ودر محاورہ نیز ہمین معنی است و آراستہ از مخلص کاشی سند آوردہ (ع) چنین کہ حسن تو از خط شدہ است پا برکاب ؛ دو ہفتۂ دگر ابن السبیل خواہد شد ؛ بہار گوید کہ مطلق مسافر را گویند (شیخ شیراز ع) شنیدم کہ یک ہفتہ ابن السبیل ؛ بیامد بمہمان سرای خلیل ؛ صاحب انند گوید کہ چون مسافر را کسی نمی شناسد لہذا نسبت کردند او را بسوی راہ مخفی مباد کہ این مرکب است از ہر دو لفظ عربی زبان

کہ ابن بکسر اوّل بمعنی پسر و سبیل بفتح اوّل و کسر
دوم بمعنی راہ آمدہ و (پسر راہ) کنایہ باشد از برای
مسافر بہمین معنی در عربی است و فارسیان ہم
بہمین معنی استعمال این کردہ اند - صاحبان بحر
و بہار عجم و وارستہ کہ پابند لغات فرس اندرد
مرکّبات ابن را آوردہ اند ازینجاست کہ ما نیز ا
نگذاشتیم (اردو) مسافر - دیکھو آیندہ) صاحب
آصفیہ نے لفظ مسافر پر ابن السّبیل کا ذکر کیا ہے

ابن العنب | اصطلاح - بقول صاحب
بحر عجم شراب انگوری را گویند - فارسیان
این را بنت العنب ہم گفتہ اند کہ بجای خودش
آید این مرکّب است از ہر دو لفظ عربی زبان
یعنی ابن و عنب - عنب بکسر اوّل و فتح
ثانی بقول صاحب منتخب بمعنی انگور و شراب
آمدہ (اردو) شراب - بقول (آصفیہ)
عربی اردو مین مستعمل - مونث - نشہ کرنیوالا
عرق سے - خمر - بادہ (رند ۵) سے
چھٹے گی مجھ سے کیونکر مے سے ہے میرا خمیر ؎
مجھکو گھٹّی مین پلائی ہے شراب انگور کی ؎

ابن الوقت | اصطلاح - بقول صاحب
بحر عجم و بہار لفظ عربیت و مصطلح اہل تصوف
مقابل ابو الوقت و فارسیان بمعنی شخصی کہ
کہ تنہا بمقتضای وقت عمل کند و حقوق
سابقہ را مطلقاً در نظر ندارد استعمال کنند
خان آرزو در چراغ ہدایت ہمزبانش و از
تاثیر سندارد (رس ۵) بخت ابن الوقت را
ہیچ از سعادت بہرہ نیست ؎ ماہ وقت و
ساعت از عقرب نمی آید برون ؎ مخفی مباد
کہ ترجمہ لفظی این پسر وقت است و کنایہ
از کسی کہ ذکرش بالا گذشت (اردو) زمانہ ساز
بقول صاحب آصفیہ (فارسی) اردو مین
مستعمل - بمعنی ابن الوقت - ہوا کے رخ
پر رہنے والا - مطلب کا یار - خود غرض

ابنای انس و جان | اصطلاح - بقول

صاحب بحرعجم۔ و مؤید۔ آدمیان و پریان۔ مؤلف گوید کہ این مرکب از ہر سہ لفظ عربی است بترکیب فارسی و معنی لفظی این اولاد انسان و جن است مگر فارسیان این را بمعنی آدمیان و پریان گرفتہ اند (اردو) انسان اور پریان۔

ابنای جنس اصطلاح۔ بقول صاحب بہار عجم و بحر عجم عبارت از بنی نوع و این صیغۂ جمع است و فارسیان بمعنی مفرد استعمال کنند از عالم ابدال و عجائب و ریاض و حور و صنم و نجم و ملائک و امثال آن کہ با وجود بودن صیغۂ جمع بمعنی مفرد استعمال کردہ اند (کلیم ؎) منکر آئینہ اند اینہا کہ اہل عزت اند ؛ خلوتی کا بنای جنسی گنجد انجا کثرت است ؛ (نثر گلستان) ابنای جنس ما را نشاید در حضرت پادشاہان جز براستی سخن گفتن ؛ (اردو) ابنائے جنس۔ اردو مین کہہ سکتے ہین بنی نوع کی جمع (مذکر) (فی البدیہہ جلیل جانشین امیر مغفور ؎) رہے گی قوم کی خدمت جو ہمکو مدنظر ؛ بٹھائین گے ہمین ابنائے جنس آنکھون پر ؛

ابنای جہان اصطلاح۔ بقول صاحبان بحر عجم و مؤید۔ کل مخلوقات۔ صاحبان شمس و آنند صراحت کنند کہ عام است از حیوانی و نباتی و کانی۔ مؤلف را از کلام سلمان ساوجی سندی بدست آمدہ و این کنایہ باشد کہ معنی حقیقی این پسران جہان است و بہ تحقیق ما از معاصرین عجم مخصوص است برای مردم عالم (؎) ابنائے جہان در کنف رافت و عدلت ؛ کردند فراموش حدیث حدثان را ؛ (اردو) ابنائے جہان۔ بقول امیر۔ افراد انسانی۔ اولاد آدم جو از روی سلسلۂ نوع انسانی سب آپس مین بھائی ہین (صبا ؎) بعد مرنے کے لحد مین نہ کوئی کام آیا ؛ وقت پڑ ہمسے

سب ابناے جہان دور رہے ॥ (کیف سے)
اے کیف تعجب نہین ابناے جہان سے ॥
یوسف کی ہلاکت کے لئے گرگ جو پالین ॥ (مذکر)

(۱۱۲۲) **ابنای خراسان** | بمعنی پسران خراسان
وکنایہ باشد از اہل خراسان چنانکہ انوری گوید
(سے) باکمال الدین ابنای خراسان گفتند ॥
قصۂ ما بخداوند جہان خاقان بر ॥ (اردو)
اہل خراسان (مذکر)

ابنای دہر | اصطلاح - بقول صاحب
بحر عجم (۱) بمعنی مردم عالم و (۲) بمعنی ہمزادان و
ہم عمران نیز و بقول مؤید اہل روزگار و ہمزادان
و ہم عہدان صاحب انند بمعنی ہم عہدان و ہمعصر
گوید - عجبی نیست کہ مقصود صاحب بحر ہم ہمین
باشد - اما در نسخۂ مطبوعہ و مسودۂ قلمی مصنف
(ہمعمران) بوضاحت حروف نوشتہ تسامحی پیش
نباشد مؤلف گوید کہ در (ابنای جہان) و (ابنای
دہر) بقول ایشان چرا فرق عام و خاص قائم
شد - یعنی چون (ابنای جہان) بمعنی کل مخلوقات
آوردہ اند اعم ازین کہ حیوان باشد یا نبات یا
جماد پس چرا (ابنای دہر) را مخصوص بہ مردم عالم
و معاصرین کردند - بخیال ما این تخصیص قابل غور
است و ہیچ فرق در ہر دو نیست و در رای
ما این مرادف ابنای جہان باشد و بس بالجملہ
ابنای دہر بمعنی پسران دہر و کنایہ از مردم عالم
است - (اردو) (۱) دیکھو ابناے جہان -
(۲) معاصرین بقول صاحب آصفیہ معاصر
کی جمع (عربی) اردو مین مستعمل اپنے زمانہ کے
لوگ (رشک سے) مانگنا ابناے دنیا سے
ہے ننگ اے آسمان ॥ اس مین بین مجہول
ہون اتنا تجھے معلوم ہے ॥

ابنای روزگار | اصطلاح - بقول صاحب
بحر عجم و مؤید مرادف (ابنای دہر) و صاحب
انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ ہمزبان شان مؤلف
گوید کہ ما خیال خود را بر (ابنای دہر) ظاہر کردہ ایم

بالجملہ معنی حقیقی این پسران روزگار است وکنایہ باشد از مردم عالم ومعاصرین (صائب ۵) فسان دشنۂ کید دیگر اند سنگ دلان * بکسی چہ شکوہ با بنای روزگار کند * (اردو) دیکھو ابناے دہر

ابنای زمان (اصطلاح) بقول صاحب مؤید کل مخلوقات وبقول صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ مرادف ابنای دہر کہ گذشت مؤلف گوید کہ ما صراحت خیال خود برابنای دہر) کردہ ایم - معنی حقیقی این پسران زمان وکنایہ باشد از مردم عالم ومعاصرین (صائب ۵) آہ از کودک مزاجیہای ابناے زمان * ابجد ایام طفلی را زسر باید گرفت * (ولہ ۵) آفت دولت بابنای زمان معلوم نیست * لقمہ چون افتاد فربہ استخوان معلوم نیست (اردو) ابناے زمانہ اردو مین مستعمل ہے (مذکر) آتش ۵) اور کوئی طلب ابناے زمانہ سے نہین * مجھپہ احسان جو نہ کرتے تو یہ احسان کرتے *

دیکھو ابناے دہر -

ابنای عصر اصطلاح - بقول صاحب بحر عجم ومؤید وشمس وانند مرادف ابنای دہر کہ گذشت - ما خیال خود را بہ ابنای دہر اظاہر کردہ ایم معنی حقیقی این پسران روزگار باشد وکنایہ از مردم عالم ومعاصرین (اردو) دیکھو ابناے دہر -

ابنای گذشت استعمال - بمعنی پسران گذشت وکنایہ از اہل گذشت است از عالم ابنای خراسان کہ گذشت - چنانکہ عرفی گوید (رباعی) روزیکہ قضا بمزرعہ قسمت کشت * خاکم زحریم بہر وردیر سرشت * ہیچ است کہ درجواب ابنای گذشت * گویم لبیک چون بگوید کو خشت * (اردو) اہل آتشکدہ - واہل بتخانہ زندگی

ابناے نوع اصطلاح - بقول صاحب انند مرادف (ابنای جنس) باشد کہ گذشت دیگر کسی ذکر این نہ کرد ونہ استعمال این در فارسی

از نظر ما گذشت (اردو) دیکھو ابناے جنس

ابن ذکا اصطلاح - باضافت ابن بقول صاحب شمس بضم ذال معجمہ بمعنی صبح باشد مخفی مباد کہ ذکا بالضم بقول صاحب منتخب لغت عرب است بمعنی آفتاب و ابن الذکا در عربی ہم صبح را گویند چنانکہ در منتخب بذیل لفظ ذکا آمدہ پس فارسیان بترک الف و لام بترکیب خود بہمان معنی استعمال این کردہ اند صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ ذکر این کردہ (اردو) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنی

ابن سیرین اصطلاح - باضافت ابن بقول بہار و انند و شمس معبّری کہ در زمان خود نظیر نداشت و او را محمد ابن سیرین گفتندی مسیح کاشی ع

سر بسر خواب پریشانم بوی زلف دوست ؛
ابن سیرینی نمی یابم کہ تعبیرم کند ؛

و آراستہ گوید کہ بسین مہملہ مکسور و یای حطی است صاحب غیاث نوشتہ کہ این از اکابر تابعین بودہ مؤلف گوید کہ نام او محمد و سیرین نام پدر او ست و لقب عرب با بن سیرین شہرت داشت کہ معنی آن بسیر سیرین است (اردو) ابن سیرین نام تابعین سے ایک شخص گزرا ہے جو خواب کی تعبیر کہنے مین مشہور تھا جس کا اصلی نام محمد تھا۔

ابن صبح اصطلاح - باضافت ابن بقول صاحب بحر عجم و غیاث آفتاب است معنی حقیقی این فرزند صبح باشد فارسیان کنایتہ آفتاب را گفتہ اند کہ در صبح پیدا و طلوع میشود حقیقت متقاضی آن بود کہ صبح را (ابن آفتاب) گویند نہ آفتاب را ابن صبح - صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ و نیز صاحب شمس و صاحب مؤید بحوالۂ قنیہ این را (ابن الصبح) بالف و لام معرفہ آوردہ گویند کہ (۱) آفتاب است و (۲) حرامزادہ - و در مؤید (۳) بمعنی روز ہم صاحب شمس نسبت معنی سوم روشنائی صبح گفتہ - صاحب محیط المحیط استعمال (ابن صبح) را بر لفظ صبح بیان کردہ بمعنی حقیقی او تاویلات کردہ و ہیچ ذکر این سہ معنی

نکرده بخیال ما حقیقت معنی دوّم این باشد که زنان بدکار از پہلوی شوہر قریب صبح جدا میشوند و بہ بہانۂ قضای حاجت بیرون روند و با عشاق حرامکاری می کنند و بدین وجہ کہ (ع) خواب در وقت سحرگاه گران می گردد؛ شوہران شان ازین افعال بی خبر می باشند و اگر از برخاستن زن از پہلو خبردار ہم شوند خیال می کنند کہ بقضای حاجت سرآب رفتہ باشند کہ صبح قریب است الحاصل ہمین است وجہ تسمیہ بمعنی دوم کہ نطفۂ اولاد حرام در وقت صبح قرار گیرد۔ نسبت معنی سوّم عرض میشود کہ روز و روشنی روز ہم از صبح پیدا می شود بنابرٌ علیہ آن را ابن الصبح گفتہ باشند (اردو) (۱) دیکھو آفتاب کی دوسرے معنی (۲) دوپہریا بقول صاحب آصفیہ دوپہر کا نطفہ حرامزادہ اسکی حقیقت حضرا سقدر معلوم ہوتی ہی کہ ہندمین بدروش عورتوں کو اپنے خاوند سے چھپکر بدکاری کرنیکا موقع صرف دوپہر مین ملتا ہی جبکہ اُنکے شوہر اپنے کاروبار کے لئے گھر سے باہر جاتے ہین اور ہندمین عورتون کے لئے بغرض قضاے حاجت گھر سے باہر جانیکا موقع مثل بلاد عرب و عجم کے بہت کم ملتا ہے۔ (۳) دن (مذکر)

ابن عنب اصطلاح۔ باضافت ابن بقول صاحب محیط شراب انگوری ہمان ابن العنب کہ گذشت (اردو) دیکھو ابن العنب

(۱) **ابنیہ** بقول صاحب انند بفتح اوّل و کسر ثالث لغت عربی است جمع نبا و ابنیات جمع الجمع ان صاحب رہنمای سہولت بحوالۂ سفرنامۂ مظفرالدین شاہ قاجار نوشتہ کہ معاصرین عجم این را بمعنی تعمیرات استعمال کنند و از ملحقات این۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(۲) **ابنیۂ دولتی** بمعنی عمارات شاہی و

(۳) **ابنیۂ قدیمہ** بمعنی عمارت ہای کہنہ و قدیم آمده و صاحب رہنمای سہولت بحوالۂ سفرنامۂ مذکور این را ہم نوشتہ مخفی مباد کہ در ابنیۂ دولتی یعنی نمبر ۲۔ یای نسبت است (اردو) (۱) عمارتین (۲) شاہی عمارتین۔

(۳) قدیم عمارتین۔ عمارات شاہی اور عمارات قدیمہ بھی کہتے ہین۔ صاحب (فارسی بول چال)	نے ابنیۂ دولتی پر شاہی عمارات۔ تعمیرات سلطنت لکھا ہے۔

ابو اصل این اَب است که بلغت عرب بمعنی پدر وکی از ستّہ مکبّرہ باشد کہ بقاعدۂ نحو عربی بحالت رفع اظہار ضمّہ بواو شود و بحالت نصب بالف و بحالت جر بیای تحتانی چنانکہ جاء ابوک و رائیت اباک و مررت بابیک۔ درین ہر سہ امثلہ لفظ اَب بحالت خود است در تمثیل اوّل بدینوجہ کہ اَب فاعل واقع شدہ و بحالت رفع است بعوض ضمّہ واو آوردند و در تمثیل دوّم لفظ اَب مفعول واقع شدہ بحالت نصب است پس بعوض نصب الف آوردند و ہم برین قیاس در تمثیل سوّم لفظ اَب مجرور است پس بعوض کسرہ یا را زیادہ کردند و این قاعدہ را تخصیص است بنحو عربی۔ فارسیان لفظ (ابو) را بحالت ترکیب عربی استعمال کنند چنانکہ ابوالبشر۔ ابوالبنات۔ ابوالجمعی وغیرہ کہ در ملحقات می آید امّا بدین وجہ کہ در فارسی زبان ضرورت اعراب نیست بحالت فاعلی و مفعولی وغیرآن استعمال ابو او میشود۔ چنانکہ ابوالبشر آمد۔ ابوالبشر را دیدم۔ یا غلام ابوالبشر۔ ما ذکر این بدین ضرورت کردیم کہ در ملحقات این حاجت صراحت نباشد۔ بقول جہانگیری (در دستور چہارم خاتمۂ کتاب) بژند و پاژند (۲) بمعنی ذکر (اردو) ابو۔ عربی زبان کا لفظ ہے باپ کے معنون مین اردو مین اسکا مفرد استعمال نہین ہے لیکن عربی ترکیب کے ساتھ اردو مین بھی مستعمل ہے جیسے ابوالبشر۔ زبان عرب مین آدم علیہ السلام کی کنیت ہے اور اردو مین بھی آپ کو ابوالبشر کہتے ہین۔ (۲) دیکھو آبر کی تیسرے معنی۔

ابواب بقول بهار در اصطلاح مرزایان دفتر وجوه مطالبه است که از روی آن با اهل
عمال مطالبه و مواخذه کنند و در هند گاه آنرا بدنویسی وگاه ابواب خوانند صاحب انند نقل
نگار بهار و آرسته گوید که لغت عربی است بمعنی درها و باصطلاح مرزایان دفتر وجوه مطالبه و در
هند آنرا بدرنویسی و ابواب خوانند (شانی تکلو ۵) تنقیح روزنامهٔ ارزاق خلق را ؛ در گوشوار
دفترش ابواب شد درست ؛ صاحب شمس گوید که جمع باب است **مؤلف** عرض کند که آصفیه و
بهار و آنند با وجود سند بحقیقت نرسیده‌اند این اصطلاح سیاق است باتباع معنی حقیقی باب
که (در) باشد - اهل سیاق اقسام مداخل و مخارج را ابواب گویند و (حساب باب واری) حسابی
را نامند که شامل باشد بر اعدادی که میزان هر یک قسم جمع و خرج باعتبار انواع مختلفه درو باشد
یعنی اعداد مندرجهٔ سیاهه در روزنامه‌ها که بلالحاظ ترتیب نوعیت آن بر جمع و خرج حقیقی شامل میباشد
بذریعهٔ کاغذ وارجه مرتب و مبوب کنند و برای هر یک باب میزانی دهند تا معلوم شود که در فلان
باب در فلان ماه یا سال این قدر پول جمع یا اینقدر خرج شد مثلاً در روزنامهٔ حساب بصیغهٔ
جمع بنام مداخل زراعت ماعه جمع شد و باز بنام مداخل مسکرات لـه و بصیغهٔ خرج
بنام مشاهرهٔ عمال عـه و بنام انعام صه ر و باز بصیغهٔ جمع بنام مداخل زراعت صماه و بنام مسکرات
مار جمع شد و بصیغهٔ خرج باز بنام دیهه صادر عـه خرج نوشتند و باز بصیغهٔ مداخل بنام وصول
مبادله عـه و لـه جمع کردند و در ابواب مخارج بنام مشاهرهٔ عمال عـه - و بنام دیهه صادر
صه ر و بنام انعام مه نوشتند - اندرین صورت بی ترتیبی ابواب جمع و خرج که لازمهٔ روزنامهٔ
حساب باشد متقاضی آنست که از برای ماهی یا سالی گوشوارهٔ باب واری این مرتب کنند پس بنای

اوآرجہ می نہند وچنانکہ بذیل مذکور است آوارجۂ مرتب کنند وہمان اعداد جمع وخرج راکہ در روز نامچۂ حساب بہ بی ترتیبی رقم شدہ در اوارجۂ نقل کنند ومیزان باپواری دہند۔

اوارجۂ حساب بابتہ فلان ماہ یا فلان سال					
(الف) مداخل			(ب) مخارج		
ابواب	رقوم	میزان	ابواب	رقوم	میزان
۱	۲	۳	۱	۲	۳
زراعت	ماعہ - صا	کماعہ	شاہرۂ عمال	عہ - عہ	عہ
مسکرات	لعہ - مار	مارلعہ	انعام	صہ - ہعہ	ۓعہ
وصول مبادلہ	عہ - لعہ	مار	دیہہ صادک	عہ - صبہ	دعہ

حالا بر اوآرجہ نظر باید کرد کہ مداخل را بر (الف) جدا قائم کردند ومخارج را بر (ب) وبذیل ہر یکی در خانۂ اوّلش تفصیل ابواب است وبخانۂ دوّم ہمان اعداد جمع وخرج کہ در روزنامۂ حسابی بہ بی ترتیبی بود بمقابلۂ ہر یک باب آوردند وبخانۂ سوّم میزانش دادند پس اعداد خانۂ سوم بمقابلۂ ہر یک باب نتیجۂ ترتیب باپواری است کہ گوشوارہ را بکار می خورد و (ابواب) جمع ہر یک باب است کہ در خانۂ اوّل مذکور شد حالا بر تعریف صاحبان لغت غور باید کرد کہ بر لفظ ابواب چہ طبع آزمائی ہا کردہ اند عجب اینست کہ سندی کہ از شانی تکلو پیش کردند بر معنی آن ہم غور نفر مودند کہ مطابق بیان ماست۔ مخفی مباد کہ گوشوار وگوشوارہ مرادف یکدیگر است کہ تحقیقش بجای خودش آید (اردو) ابواب۔ بقول امیر باب کی جمع۔ دروازے

وہ رقم جو مالگزاری کے علاوہ سٹرک اور مدرسے وغیرہ کے چندے مین زمینداروں سے سرکار لیتی ہے مؤلّف عرض کرتا ہے کہ اصطلاح سیاق مین ابواب ۔ باب کی جمع ہے باب سے وہ نوعیّت مراد ہے جو رقوم جمع اور رقوم خرچ کے محاذی لکھی جاتی ہے جسکو ہم نے نقشہٗ اوارجہ کے خانہٗ اوّل مین قائم کیا ہے (مذکر)

ابواب کردن اصطلاح ۔ بقول صنا بحر عجم و وارستہ و بہار مواخذہ کردن و بپای حساب درآوردن (آسمعیل ایماسه) از ہر دری درآمد ستم دری بر ویش ٭ کی مدّعی تواند ابواب کرد مارا ٭ مؤلّف باستنادہمین سند گوید کہ (ابواب کردن) بمعنی قید کردن و مجازاً گرفت کردن عام است ۔ از مواخذہ حسابی خصوصیتی ندارد و اگر باشد سندش در کار است ما برلفظ ابواب صراحتی کافی کردہ ایم وہم درانجا با صاحبان تحقیق اتفاقی داریم ہمین سبب است کہ دینجا ہم اختلاف واقع شد (اردو) مواخذہ کرنا ۔ حساب لینا ۔ قید کرنا ۔ گرفت کرنا ۔

ابواز بقول صاحب شمس بالفتح بازان و جمع باز است دیگر کسی ذکر این نکرد بقول صنا منتخب باز لغت عربست بمعنی جانور شکاری معروف و جمع آن بیزان بالکسر و بزات بالضم ۔ بخیال ما فارسیان این قدر تصرّف کردہ اند کہ ابواز جمع باز آورند حیف است کہ سندی پیش نشد و استعمال این از نظر ما ہم نگذشت (اردو) فارسیون نے بازون کو (ابواز) کہا ہے ۔ اردو مین بحالت فاعلی باز کی جمع باز ہی ہے ۔

ابوالبشر اصطلاح ۔ بقول صاحب بحر آدم علیہ السّلام معنی حقیقی این پدر انسان است و بدین معنی در عربی ہم برای آدم علیہ السلام مستعمل ۔ بقول صاحب مؤید کنیت ایشان

اگرچہ ذکر این در موضوع ما داخل نبود کہ ہیچ تصرف
فارسیان لفظاً یا معناً درین نباشد ولیکن صاحب
بحر کہ پابند لغت فرس است ذکر این کردہ شاید
بدین خیال کہ جدّ اعلای ماست ما ہم اتباعش
کردہ ایم (اردو) ابو البشر کے نسبت امیر فرماتے ہین
کہ حضرت آدم علیہ السّلام سے مراد ہے چونکہ
نسل انسانی کا سلسلہ آپ سے شروع ہوا ہے
اس لیئے آپکو ابو البشر کہتے ہین (ناسخ ؎) خدا
کا کام کچھ آلات پر نہین موقوف ؛ ابو البشر ہوئے
بے مادر و پدر پیدا ؛

ابو البنات | اصطلاح - بقول صاحب
بحر (۱) خداوند دختران و (۲) نام پشمینۂ نرم
صاحب انند نسبت معنی دوّم گوید کہ این قسم پشمینہ
باصطلاح خاص مشہور است مخفی مبادکہ معنی حقیقی
این پدر دختران است پس برای معنی اوّل
پدر را بمعنی خداوند گرفتن مجاز است و معنی دوّم
کنایہ باشد کہ پشمینۂ نرم دختران را ہمچو پدر راحت
رسانست دیگر کسی ذکر این نکرد - صاحب منتخب
بنات بمعنی لعبتان ہم آوردہ پس در معنی اوّل
مالک لعبتان ہم باشد - استعمال این بہمین معنی
در عربی یافتہ نمیشود (اردو) (۱) لڑکیونکا باپ
گڑیونکا مالک (۲) ایک نرم پشمینہ کا نام ابو البنات

ابو الجمعی | اصطلاح - اگرچہ ہر دو لفظ و ترکیب
این عربی است ولیکن معاصرین عجم این را
بمعنی افسری استعمال کردہ اند - صاحب رہنمای
سہولت بحوالۂ سفرنامۂ مظفر الدین شاہ قاچار
ذکر این کردہ است و صاحب فارسی بول چال
ہم معنی این سرداری و افسری نوشتہ شاہ قاچار نوشتہ کہ
(فلان کس ابو الجمعی ندارد) یعنی عہدہ و صدارتی ندارد
بقول صاحب روزنامہ بمعنی سرخیل این استعمال خاص فرس
است و در عربی استعمال ابو الجمعی بمعنی نیامدہ (اردو) افسری
صدارت - سرداری (مؤنث) صاحب رسالۂ صدا آنکا ذکر کیا ہے

ابو الحیّہ | اصطلاح - بقول صاحب بحر عجم
بیای مشدّد و ہای ہوّز در آخر مرادف ابو العیاش

وابو المطراق (که می آید) بمعنی آلهٔ تناسل مخفی
مباد که لقبوش حیّهٔ بفتح حای حطی و تشدید
یا بلغت عرب اندام زن باشد اما از منتخب اللغات
می کشاید که برای این معنی ضرورت ها در آخر نیست
بلکه حیّ بالفتح و تشدید یاست وحیّته تبای مدوره
آخره بمعنی مار است و حیا بفتح اول و در آخر
همزه - فرج مادهٔ شتر و جز آن - وارسته همزبان
بحر و گوید که این کنایه باشد صاحب انند همزبان
بحر و از حکیم شفائی سندی آورده (ﻫ) ویدن
هر خر از طبق و هیچ نگفتن ؛ بر بختگی خواجه ابو الحیّه
گواه است ؛ بهار همین شعر را بسند (ابو لحیه)
آورده و در معنی متفق با بحر و در مصرع دوم
سند هم (ابو لحیه) نوشته مؤلف گوید که حقیقت
ابو سجابش گذشت و معنی حقیقی (ابو الحیّ) پدر رفرج
و کنایه باشد از آلهٔ تناسل فارسیان های هوز
بر او زیاده کرده باشند یا اصل این ابو الحیّهٔ باشد
بمعنی پدر مار و کنایه از ذکر و عجبی نیست که ابو الحیه
بمعنی پدر ریش کنایه از ذکر باشد که موی هم دارد
و بتسامح بعض اهل تحقیق الف قبل لام و تشدید
بر تحتانی قائم شد و بهار این را گیسو دار هم گفته
(اردو) آلهٔ تناسل بقول صاحب آصفیّه (عربی)
اردو مین مستعمل (مذکر) ذکر۔

ابو العیّاش | اصطلاح - بفتح عین مهمله و
تشدید تحتانی بقول صاحب بحر مرادف ابو الحیه
یعنی آلهٔ تناسل - صاحب انند و وارسته هم ذکر این
کرده و بهار این را ابو العبّاس نوشته - (غلطی کتابت
بیش نباشد) (خواجوی کرمانی ﻫ) شیخ بدر الدین
ابو العیّاش رومی پیر نجد ؛ آنکه در هر حلقه ذکرش
میرود یعنی ذکر ؛ مخفی مباد که عیّاش بقول صاحب
منتخب بالفتح و تشدید خوب زندگانی کننده پس
معنی ابو العیّاش پدر کسی که خوب زندگانی کند کنایه
از ذکر باشد و در لغت عرب ابو العیّاش نام شخصی
است (اردو) دیکھو ابو الحیّه۔

ابو المطراق | اصطلاح - بقول صاحب بحر

و وارسته و انند مرادف ابوالحیه یعنی آلهٔ تناسل۔ (حکیم شفائی ؎) وسعت مشرب او بین که ابوالمطراقم ۞ اندرون رفته و گوئی که مگر بیرون است ۞ مخفی مباد که مطراق آلهٔ باشد آهنی که آهنگران برای درست کردن سامان آهن وغیر ذلک برسند آتش زنند۔ مطراق را به فارسی خایسک نامند پس معنی ابوالمطراق (پدر خایسک) باشد و فارسیان ذکر را گفته اند که بحالت نعوظ۔ حرکت او شباهتی دارد با خایسک زدن (اردو) دیکھو ابوالعیاش۔

ابوبکریدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب نوادر در مقدمهٔ کتاب گوید که هر چند بر آوردن صیغهٔ فارسی از لفظ عربی باعتبار اصل لغة سقیم است لیکن در بعض الفاظ که شایع شده بسبب کثرت استعمال بر سامعه گرانی نمی کند بلکه اگر بجای آن کلمهٔ دیگر بیارند اگرچه مترادف باشد قطعاً غریب می نماید چون طلبیدن و فهمیدن و رقصیدن با جمیع مشتقات خود ها و از غارتیدن جز مصدر و ماضی و از سیر که بمعنی گردیدن است جز صیغهٔ امر و حال و از تمیز غیر از صیغهٔ حال و از وهم نیز جز صیغهٔ حال و از طلوعیدن غیر همین کلمه بنظر فقیر نیامده و اهل توران فوتیدن می گویند اگر بجای آن موتیدگویند هر چند قریب المعنی است ثقیل نماید و هم او فرماید که بعضی از ظرفای شعرا مثل ملا طرزی و طرشتی و باتباع او ملا حسن وهمی و فضولی و ملا فوقی یزدی ملکیدن و مدنیدن و عمریدن و ابابکریدن بمعنی زیارت کردن مکه و مدینه و عمر و ابوبکر و طوفیدن و مکریدن بمعنی طواف کردن و مکر کردن و ریقیدن بمعنی ریدن و دیریدن بمعنی درنگ کردن و چراغیدن بمعنی چراغ افروختن و امثال آن در اشعار خود آورده اند از شوخیهای طبع ایشانست دیگران را این تصرف جائز نیست مگر وقتیکه از همان عالم حرف زنند و التزام گیرند (الخ)، مؤلف گوید که محقق هندی نژاد تمهید خود را با ختم کلام

مطابق نداشت و ناحق و نار و استعمال آخر الذکر را بر شوخی طبع حوالت کرد اگر مقصودش انیست
کہ بر الفاظ غیر زبان فارسی بقاعدۂ فارسی علامت مصدر آوردن شوخی طبع بیش نیست پس
طلبیدن و فہمیدن و رقصیدن وغیر ذلک را چرا منع نمی کند و چرا نمی گوید کہ آنہم بر سبیل شوخی
طبع فارسیان است حقیقت انیست کہ ما بہ تحقیق ماخذ مصدر ہا دریافتہ ایم و بجای خودش صراحت
کردہ ایم کہ فارسیان از الفاظ غیر فارسی مثلاً از زبان سنسکرت یا عربی لفظہا گرفتہ اند و بقاعدہ و
ترکیب خود استعمال آن کردہ اند پس رنگیدن و دنیدن و طوفیدن وغیرہ چہ خصوصیت است کہ آنرا
شوخی طبع فارسیان خیال کنیم۔ اہل زبانِ وسعت پسند این قاعدۂ عام مقرر کردہ اند کہ ہر اسم
جامد را کہ داخل استعمال خود کنند بر و علامت مصدر آوردہ معنی مصدری از و پیدا کنند اگر ذوق
زبان فرس در فارسیان باقی نماندہ است و اہل زبانِ نا مور بحفظ و توسیع زبان خودشان متوجہ
نباشند ہندیان را نمی رسد کہ در پی آن شوند کہ حلقۂ زبان فرس روز بروز تنگ شود ما ہمین قدر
خیال می کردیم و خون جگر می خوردیم کہ چرا معاصرین ما در ہند بغلط افتادہ اند کہ در استعمال زبان فرس
پابندی کلام متقدمین عجم می کنند و از استعمال متاخرین و معاصرین عجم کنارہ کشند و میدانند کہ این
چیزی نیست مثلاً معاصرین عجم گویند کہ (این چیز بکار ما نمی خورد) یعنی بکار ما نمی آید و محققین ہند
در تصانیف خود این محاورہ و صدہا چو این را فرو گذاشتہ اند بدین حجت کہ در کلام متقدمین عجم
(بکار خوردن چیزی) نیامدہ اما صاحب نوادر طرفہ مذاقی کرد کہ استعمال قدمای عجم را ہم نمی خواہد
کہ بجال دارد و می فرماید کہ این استعمال بر سبیل شوخی است۔ ما عرض می کنیم کہ این قید و بند چرا
و بچہ حجت۔ مذہب ما این است کہ ہر استعمال کہ در کلام متقدمین و متاخرین و معاصرین عجم

موجود است ما را سند است و سبن وجہی ندارد کہ ما از اتباع شان قاصر و معذوریم باشیم الحاصل

(ابابکریدن) یعنی زیارت مزار مبارک ابوبکر رضی اللہ عنہ کردن۔ غلط نیست کہ استعمال آن در کلام

فرس یافتہ میشود البتہ بنظر ما (ابوبکریدن) آمدہ نہ (ابابکریدن) وصراحت این بر لفظ (ابو)

کردہ ایم (ملا طرزی ؎) مرندیدیم پس از مکیدن ٭ نہ مکبس حیلہ ونی امکریدن ٭ مرقد پاک بنی طوفیدیم

عمریدیم وابوبکریدیم ٭ در بعض نسخ در مصرع چہارم (ابابکریدیم) نوشتہ غلطی کتابت بیش نیست

(اردو) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار مبارک کی زیارت کرنا۔

ابو تراب اصطلاح۔ بضم تای فوقانی۔ بقول صاحب بحر اشارہ بجناب علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ۔ صاحب شمس و مؤیدہم ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ بقاعدۂ عربی کنیت حضرت ممدوح است۔ صاحب انند صراحت کند کہ روزی آنجناب بحالت غم و غصہ بر زمین مسجد استراحت فرمودند پیغمبر با علیہ السلام آمدہ رخسار و اندام را گرد آلودہ دیدہ وازراہ شفقت فرمود کہ قم یا ابا تراب۔ ازان روز این کنیت مقرر شد وجناب امیر براین تفاخری فرمودند و فارسیان این را بحذف الف بوتراب ہم استعمال کنند (اردو) ابو تراب۔ بقول امیر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی کنیت۔ اردو میں مستعمل ہے۔

ابو جاد اصطلاح۔ بقول صاحب مؤیدا بجاد۔ دیگر کسی ذکر این نکرد وما ذکر این ذیل ابجد آدم کردہ ایم کہ جمع ابجد باشد ولغات عرب ہم ازین ساکت۔ صاحب معدن الجواہر کہ محقق فن جل است ذکر این کردہ صاحب منتہی الارب بر مادۂ (جود) ابو جاد را بمعنی بخیل آوردہ چنانکہ وضحوا فی ابی جاد وازمعنی ابجاد ذکری نکردہ (اردو) ابجد کی جمع بقاعدۂ اردو ابجدین

جبکہ فاعل واقع ہوں۔

ابو خلسا اصطلاح۔ بقول برہان با خای نقطہ دار و سین بی نقطہ بروزن ابو دردا۔ دوائیست که او را شنگار خوانند برگ آن سیاه بسرخی مائل می باشد اگر با شراب خورند شکم را ببندد و آنرا بعربی خس الحمار و حنار الغزاله گویند صاحب بحر عجم گوید که نام دوائی ست صاحب انند ہمزبان برہان صاحب محیط ذکر این کرده گوید که اسم عربی این شنجار است و بر شنجار فرماید که معرب شنگار و آنرا بیونانی هرقلود و انجوسا و بعربی ابو خلسا و خس الحمار خوانند و بفارسی شنگاک و شنگار و بہندی رتن جوگ و کرمکڑا و کدیہہ چوپر گویند و آنرا چہار قسم است حرارت و یبوست آن غالب بر برودت و بقول شیخ سرد در اول و خشک در دوم و گویند گرم در اول و خشک در دوم و گویند گرم و خشک در دوم و جملہ اقسام این قبض و تجفیف و جلا و شہرت و ضماد آن منافع بسیار دارد۔ مؤلف گوید که این همان است که بر (انجوسا) ذکرش کرده ایم و شک نیست که ابو خلسا۔ نام عربی است و نمیدانیم که صاحب برہان چرا این را فارسی قرار می دہد بقول صاحب منتہی الارب خلس و خلسا بالفتح گیاہ خشک که گیاہ تر از ان رستہ و باہم آمیختہ باشد و خلس بالضم جمع خلسار و نسار خلسؒ بمعنی زنان سپید که سپیدی آنہا بسیاہی آمیختہ پس (ابو خلسا) کنیت شنگار باشد که دو رنگست (اردو) دیکھو انجوسا۔

ابو دجاد اصطلاح۔ بکسر دال مہملہ و دال دوم ساکن در آخر۔ بقول صاحب شمس ابجد دیگر کسی ذکر این نکرد و ما اشارۂ این بر (ابجد آدم) کرده ایم صورت و ترکیب این عربی است و بطور کنیت واقع شده اما متحقق نمیشود که دجاد چہ معنی دارد و مال کدام زبان است عجبی نیست که سریانی باشد و عربان برای ابجد کنایہ کرده باشند بسبیل کنیت۔ بای حال ما مثل (ابو دجاد) از بیان

حقیقت این قاصریم (اردو) دیکھو ابجد

ابوطامون اصطلاح - بقول برہان
با طای حطی بالف کشیده و میم مضموم بواو و نون
زده نوعی از مومیائی باشد و آنرا مومیائی کوهی گویند و بعربی
کفرالیهود خوانند گویند این لغت عربی است بقول
صاحب بحر نوعی از مومیائی صاحب انند
همزبان برہان صاحب محیط اعظم بر کفرالیهود
فرماید که معرب کفرالیهود است که برومی
قرسطون و بیونانی برفونیا و ابوتامون نامند
و در وجه تسمیه گفته اند که چون از بحیرهٔ یهودیه که
قریهٔ منته نیز گویند قریب بقریه کفرا که در قدیم
الایام آباد بوده حالا خراب شد از اعمال فلسطین
قریب به بیت المقدس از میان سنگهای زیر
دریا مانند عنبر جوشیده برمی آید و لهذا مسمی
بکفرالیهود نموده اند گرم و خشک در سوم و
طلای آن بر اعصاب و اعضای مسترخیه
ضعیفه نافع و دخان آن رافع زکام و نزله و
محرک صرع - منافع بسیار دارد (الخ) مولف
گوید که صاحب برہان ذکر کفرالیهود بجای خود
کرده گوید که مومیائی است و نمی فرماید که همان
ابوطامون بخیال ما میرسد که مومیائی را قسمهاست
و از مواقع متعدده بدست آید عجبی نیست که
درین هر دو قسم فرق اعتباری و مقامی باشد
ولیکن بقول برہان این قدر متحقق است که هر دو را
مومیائی کوهی گویند - محققین پابند فرس که ابوطامون
را در موضوع خود داخل کرده اند وجهش جز این
نباشد که اسم دیگرش در فارسی زبان نیافته باشند
بالجمله این اسمی باشد از قبیل کنیت که در زبان
عرب بیشتر مستعمل - عجب است که طامون در لغت
عرب یافته نشد - طمن بالفتح - بقول صاحب
منتخب بمعنی ساکن و آرمیده و طمون بالضم جمع
آن پس بخیال ما میرسد که بلحاظ سکون و آرمیدن نفس
میان سنگهای زیر دریا این را بزبان عرب ابوطمون
گفته باشند و لب و لهجهٔ فارسیان بزیادت الف

بعد طای مهمله آنرا ابوطامون کردوانیهم ممکن است
که ابوتامون را که نام یونانی زبان است فارسیان
(ابوتامون) بتای فوقانی خوانده باشند وعربی
دانان نظر بر لفظ ابوتای فوقانی را بطای حطی
بدل کرده باشند والله اعلم (اردو) ایک قسم
کی مومیائی کا نام ابوطامون ہی جو بیت المقدس کے قریب
اون پتھرون مین پیدا ہوتی ہے جو تہ دریا مین

ابوعلس | اصطلاح - بقول صاحب برہان
بفتح عین بی نقطه وسکون لام وسین سعفص
گلیست که آنرا خیری گویند وانواع آن بسیار
است بنفش وسرخ وزرد وسیاه وسفید باشد
طبیخ آن ورم زخم را فرونشاند و (اباعلس) نیز
بنظر آمده که جای وا والف باشد وگویند عربی است
صاحب بحر گوید که (ابوعلس) گل خیریست مناحب
انند ہمزبان برہان صاحب محیط بر (ابوعلس)
فرماید که گل خیریست واین را در فارسی گل خیرو
گویند و بر خیری نوشته که گل این را برومی
(ابوعلس) گویند طبیعت مجموعی آن گرم و خشک
در دوم وگویند در اول - محلل وملطف وجالی
ومدر وبقول جالینوس قوت جملهٔ این نبات
قوت جلاست واکثر این قوت در گل یافته
میشود ومنافع بسیار دارد (الخ) اگرچه این لغت
زبان رومی متحقق شد ولیکن بلحاظ قول برہان که
اباعلس ہم آمده خیال می کنیم که بحالت تجرابی علس
ہم باشد ترکیب این خبر می دہد که این لغت
عرب است ویونانیان از عربی گرفته باشند
پس علّس بقول صاحب منتهی الارب و
محیط المحیط عدس باشد که رنگ آن مائل
بسیاہی است پس عجبی نیست که بہمین مناسبت
رنگ - گل خیرو را ابوعلس کنیت نهاده باشند برای
گلی که رنگش سیاه می باشد وحکما والوان مختلفهٔ گل خیرو
نیلگونی را اصل قرار داده اند (اردو) گل خطمی -
گل خیرو - بقول صاحب آصفیه مذکر خطمی کا پھول جو
نیلے رنگ کا ہوتا ہے - مزاجاً اول درجه مین گرم و خشک

ابوقلمون | بفتح قاف ولام بمعنی بوقلمون است وآن (۱) نوعی از دیبای رومی باشد که هر زمان برنگی نماید و (۲) جانوری نیز هست شبیه بچلپاسه و (۳) کنایه از مردیست که هر ساعت خود را برنگی بیاراید و (۴) کنایه از دنیا هم و (۵) علم مرغی نیز شده و (۶) اهل مشرق سنگ پشت را گویند صاحب بحر عجم بمعنی اوّل و دوّم وچهارم قانع صاحب شمس بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوّم فرماید که کرفش دشتی است وبحواله شرف نامه گوید که کنیت حربا ست که بپارسی آنرا آفتاب پرست گویند ونسبت معنی پنجم گوید که مرغی است برکوه ابلادل - هر لونی که در عالم است در پرهای وی باشد - بامداد برنگی دیگر نماید ومیانهٔ روز برنگی دیگر وبآخر روز برنگی دیگر وچون شب در آید مانند آتش نماید وآواز سخت دارد - صاحب مؤید بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوّم گوید که جانوری است از حربا قدری بزرگتر وبرنگهاے گوناگون نماید - در صبح برنگی دیگر ومیانهٔ روز دیگر وشب برنگی دیگر - در عهد شمس (ملک بهار) از استیاحی در بهار آورده بود ونسبت معنی پنجم بحوالهٔ عجائب البلدان باشمس همزبان صاحب سوار السبیل نوشته که (ابوقلمون) را بیونانی هکلنیز گویند وآن نوعی از جامه که زنگا رنگ نماید ودر مسعودی است که آن یاقوت ملوّن است که بمشرف هم موسوم ونام کنجشکی از شنترین که بکنارهٔ بحر روم واقع است شهرهای اندلس - سالی یکبار بیرون آمده خود را به سنگ می خارد ازین سبب پشم او فرو ریزد مردمان آنجا آنرا جمع می کنند وازان پارچه بافند که زنگارنگ نماید - از خلفای بنی امیّه اجازت نبود که کسی ازان بملک غیر برد (انتهی) بقول صاحب منتخب که پابند لغت عرب است (بوقلمون) بمعنی نوعی از جامهاے ملک روم که در هر ساعت برنگی نماید وآنرا ابوقلمون نیز گویند - صاحب منتهی الارب تحت لفظ قلم ذکر قلمون کرده می گوید

که موضعی است بدمشق و (ابو قلمون) نوعی از جامه رومی که رنگا رنگ نماید صاحب انند (قلمون) را بحواله فرہنگ فرنگ گوید که بفتحتین وضم میم لغت فارسی است حربا را گویند و دیگر محققین ہم ازین ساکت اند - امّا صاحب برہان (کلموژ) را بکاف عربی و زای فارسی در آخر بمعنی چلپاسہ و وزغه آورده (وزغه ہمان حربا باشد کذا فی المنتخب) پس بخیال ما (کلموژ) را اہل عرب (قلمون) کرده باشند بمعنی حربا و بدینوجه که حربا تبدیل لون کند و رنگا رنگ ظاہر شود (ابو قلمون) کنیت پارچه قرار دادند که در ہر ساعت برنگی نماید یا تبدیل کاف - بقاف و زای فارسی بنون تصرف فارسیان باشد که صاحب فرہنگ فرنگ و انندراج این را فارسی گفته است باقی حال قلمون بمعنی متناسبه این در عربی یافته نمیشود و (ابو قلمون) موجود است و عجبی نیست که یونانیان (ہیکلمن) را از ہمین (ابو قلمون) وضع کرده باشند بمعنی پارچه که رنگا رنگ نماید - الحاصل بخیال ما معنی اوّل اصل است و دیگر معانی مجاز آن بتشبیه دورنگی و الله اعلم (اردو) (۱) دیبای رومی سے ایک خاص قسم کا نام فارسیون نے ابو قلمون رکھا ہے جو رنگ بدلتا رہتا ہے اردو مین اس کے لئے کوئی خاص نام نہین ہے - قریب قریب دھوپ چھاں یا دھوپ چھاؤن سے کے سمجھنا چاہئے جس پر صاحب آصفیہ نے لکھا ہے کہ ایک قسم کا ریشمی کپڑا جس مین سایہ پڑتا ہے ہم کہتے ہین که حقیقت حال کسی قدر اس تعریف سے زائد ہے دھوپ چھاؤن مین یہ صفت ہے کہ کبھی تو وہ زرین نظر آتا ہے اور کبھی سبز اور کبھی نیلا یا دوسرے الفاظ مین یون سمجھنا چاہئے کہ اس کے کسی حصہ پر دھوپ نظر آتی ہے - اور کسی حصہ پر چھاؤن اور اسی وجہ سے مختلف رنگون کا عکس ظاہر ہوتا ہے (مذکر) (۲) گرگٹ - بقول آصفیہ (ہندی) مذکر - حربا - آفتاب پرست

دیکھو آفتاب پرست - (۳) بہروپیا - بقول آصفیہ (ہندی) مذکر - نقال - سوانگی - رنگ برنگ کے بھیس بدلنے والا - (۴) دنیا - بقول آصفیہ (عربی) اردو مین مستعمل (مونث) جہان گیتی (۵) ایک خاص پرند کو فارسیون نے ابوقلمون کہا ہے جو رنگ بدلتا ہے - نواح مدراس مین اسکو نورنگی کہتے ہین - دہوپون مین دوپہر کے وقت ٹھنڈے مقامات مین جہان خس کی ٹٹیان ہون یا پنکھا چلتا ہو - دفعتاً آجاتا ہے اسکے پرون مین نو قسم کے رنگ ہوتے ہین - اور خصوصاً روشن مقام مین اسکی ہر حرکت پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسکا رنگ کچھ اور ہے - (۶) کچھوا - بقول آصفیہ (ہندی) مذکر - سنگ پشت ایک لمبی گردن کے دریائی جانور کا نام جو اپنے سر کو نکالتا ہے اور دھڑ مین چھپا لیتا ہے -

ابہر | بقول صاحب ناصری بفتح اول و دوم بہای زدہ وسکون را (۱) نام قصبہ ایست کہ بنای آن را کیخسرو بن سیاوش منسوب دارند و گویند دارا تعمیرش کرد اکنون چندان آبادی ندارد و از اجزای قزوین محسوب می گردد مخفی مباد کہ این لغت عرب است و بقول شمس خانہ ہای رگ دل کہ بہ پشت پیوستہ و بحوالہ صاحب قاموس گوید کہ زمین پاک و نیکو کہ سیل بران بلند نشود و (۲) شہریست بزرگ میان قزوین و زنجان و شہریست بنواحی اصفہان و (۳) کوہیست بحجاز و مشہور آنست کہ ابہر بمعنی شہر بفتح باست و دیگر معانی بسکون با مؤلف گوید کہ از معنی اول بیان کردہ صاحب قاموس می کشاید کہ ہمین باشد وجہ تسمیہ قصبہ یا شہر یا کوہ خاص است (اردو) ایک قصبہ اور شہر اور پہاڑ کا نام ہے (مذکر)

ابہری | بقول صاحب آنند (۱) نام قریہ باصفہان و (۲) منسوب بہ ابہر - صاحب غیاث

بحوالۂ لبّ الالباب تصدیق این کند مؤلّف گوید کہ بہ تحقیق ما کہ بر لفظ ابہر گذشت در ہر دو معنی یای نسبت باشد (اردو) (۱) ایک	قریہ کا نام ابہری ہے جو اصفہان مین واقع ہے (مذکّر) (۲) ابہر کا باشندہ ابہری - جیسے ہند کا باشندہ ہندی -

ابہل بقول صاحب برہان بضمّ اوّل و ہای ہوّز و سکون ثانی و لام تخم سرو کوہی باشد کہ بعربی آنرا ثمرۃ العرعر خوانند و بشیرازی تخم وہل بضمّ واو - اگر با روغن کنجد در ظرف آہنین بجوشانند و برگوش چکانند کری را ببرد - صاحب شمس ہم بحوالۂ قاموس ذکر این کردہ صاحب محیط فرماید کہ بفتح ہمزہ و سکون بای موحّدہ و فتح ہا و سکون لام بر وزن جعفر و بضمّ ہمزہ و فتح ہا و بفتح ہمزہ و ضمّ ہا و بضمّ اوّل و ثالث و بکسر اوّل و ثالث نیز آمدہ بعربی جوز الابہل و بفارسی اورس و ابرس و بہندی ہوبیر و اوبیر گویند اسم شجری است نزد بعضی قسمی از سرو کوہی کہ آنرا عرعر گویند - بزرگ دانہ ثمر آن سرخ - شبیہ بہ کنار - بالجملہ اطلاق لفظ ابہل بر ثمر آنست کہ مستعمل اطبّاست و آن را حبّ العرعر و ثمرۃ العرعر و بفارسی تخم وہل نیز گویند - دو قسم دارد - بہترین آن سنگین سیاہ رنگ و تند پوست و قوّت ہر دو واحد گرم و خشک در دوم است و بقول جالینوس در سوم - شدید التحلیل و دران تخفیف و تلطیف بغایت چون ثمر آن در دہن دارند بوی دہن خوش نماید و چون بسرکہ سودہ بر داء الثعلب روی طلا کنند موی آن برویاند و منافع بسیار دارد (الخ) مؤلّف گوید کہ بہ تحقیق ما ابہل لغت عربست و فارسی آن اورس کہ می آید و آنچہ صاحب محیط ذکر ابرس ببای عربی کند - سہو کتابت باشد کہ صاحب مخزن الادویہ ذیل ابہل ہم فارسی آن ایرس گوید بیای تحتانی و ابرس ببای موحّدہ چیزی دیگر است کہ گذشت

الحاصل اہل لغت فارسی نیست چنانکہ صاحب برہان خیال کردہ صاحب انند ہم این را عربی گوید (اردو) بقول صاحب محیط ہوبیر وا وبیر- صاحب آصفیہ نے اسکو ترک فرمایا ہے صاحب مخزن نے لفظ اہل پر دیودار کا ذکر کیا ہے اور صاحب آصفیہ نے دیودار پر لکھا ہی کہ ہندی اسم مذکر کیلو کا درخت ایک قسم کا درخت صنوبر پس اسی کے پہل سو اہل مراد ہی صاحب غیاث نے لفظ اہل پر فرمایا ہے کہ سرو کوہی کے تخم کا نام ہے جسکو ہندی مین ہاوبیر کہتے ہین- لغات ہندی نے ہاوبیر کو بھی ترک کیا ہے-

اہینی | بقول صاحب شمس بفتح و بالف مقصورہ بمعنی سیہ لب است و صراحت کردہ کہ این لغت فارسی است ہمہ محققین ازین ساکت و ما از تحقیق این قاصریم- سندی پیش نہ شد (اردو) سیہ لب- کالے ہونٹ والا-

ابی | بقول صاحب برہان و جامع وانند ورشیدی بروزن نبی بمعنی بی باشد ہمچنانکہ آبا بمعنی باست مثل اینکہ گویند ابیشمار وابی حساب- (سعدی شیرازی ۵) ابی حکم شرع آب خوردن خطاست ؛ وگر خون بفتوی بریزی رواست ؛ (اردو) بے بقول صاحب آصفیہ فارسی اردو مین مستعمل حرف نافیہ نقیض با- بغیر- سوائے- بدون- بلا- بنا- بن- جیسے بے باک بے ایمان-

ابیار | بقول صاحب شمس بفتح اول نوعی از جامہ- دیگر کسی ذکر این نکرد- اصل این (آبیار) است کہ در ممدودہ گذشت یعنی از مصدر (آوردن) (آر) صیغہ امر بقاعدہ فارسیان بعد اسمی مرکب شدہ افادہ معنی فاعلی کرد پس (آب آر) بمعنی آرندہ آب شد و بقاعدہ دیگر

ممدودۂ ثانی بہ یا بدل شدہ (آبیار) قرار یافت بمعنی کسی کہ باغات را آب رساند۔ لبِ لہجۂ مقامی وکثرت استعمال ممدودہ را بمقصورہ بدل کرد (ابیار) شد و اَبیار جامۂ را نام کردند کہ بسیار لطیف و نازک باشد ہمچو آب گویا این جامہ آرندہ آب است یا آرندۂ رونق و لطافت کہ این ہر دو معنی در لفظ آب موجود است مخفی مبادکہ (ابیار) بدین معنی با ممدودہ مستعمل نیست (اردو) آب روان۔ بقول امیر ایک نہایت نازک کپڑے کا نام (مذکر) معروف سے) نہیں چشم گریان سے کم جسم عریان ؛ کہ پہنے ہے نیمہ یہ آب روان کا ؛ (آتش سے) کسیکی محرم آب روان وہ یاد آئی ؛ حباب کے جو برابر کوئی حباب آیا ؛ آپ فرماتے ہین کہ وجدان سلیم اسم ہونے کی وجہ سے اضافت نہ ہونے کو ترجیح دیتا ہے مگر استعمال اضافت کے ساتھ ہے

ابیاری بقول صاحبان برہان وانندو جامع وجہانگیری وسراج (۱) نوعی از کبوتر باشد مؤلف گوید کہ (ابیار) بمعنی جامۂ بسیار لطیف گذشت پس فارسیان کبوتر سفید رنگ و نازک بال را زیادتِ یای نسبت برو اَبیاری نام کردند یعنی منسوب باَبیار و (۲) ابیاری جنسی از پارچہ وجامۂ بسیار نازک صاحب شمس ورشیدی ہم ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ معاصرین عجم تصدیق خیال ما می کنند کہ (ابیار) قسم اعلی است و (ابیاری) جامۂ کہ در لطافت و نازکی بدرجۂ دوم است پس در آخر ثانی یای نسبت است و این تسامح اہل تحقیق است کہ ہر دو را بیک درجہ بیان کردند و بر ماخذ توجہی نفرمودند حاصل اینست کہ (ابیاری) ہم جامہ ایست لطیف کہ منسوب بہ اَبیار است (۳) بقول صاحب مؤید و شمس ابیاری بمعنی جانگی۔ مؤلف گوید کہ یای لیاقت را بر اَبیار آوردند و ابیاری را بمعنی بوے استعمال کردند کہ برای مصارف جامۂ لطیف دہند

مثل جاگی (۴) بقول صاحب رشیدی ابیاری ہمان
آبیاری باشدکہ (بر ممدودہ گذشت) مؤلف
عرض کند کہ اصل این بممدودہ باشد یعنی حاصل بالمصدر
(آب آوردن) (آب آری) بود بقاعدۂ فارسیان
ممدودۂ ثانی بہ تحتانی بدل شدہ (آبیاری) شد بمعنی
آبرسانی بیخ درختان ۔ لب ولہجۂ مقامی وکثرت
استعمال ۔ ممدودۂ اول را بمقصورہ بدل کرد ۔ ابیاری
شد (۵) بقول صاحب ہفت قلزم بحوالۂ فرہنگی
(ابیاری) بمعنی جام ہم آمدہ مؤلف گوید کہ (آبیاری)
آرندہ آب است بزیادت یای نسبت بر (آبیار)
کردند بمعنی چیزیکہ منسوب بآرندہ آب است کنایہ
باشد بہ جام و وجہ تبدیل ممدودہ بمقصورہ ہمان
کہ بالا مذکور شد ۔ حیف است کہ محققین سلف برای

یک معنی ہم سندی پیش نکردہ اند (اردو) (۱)
ریشمی (مونث) ایک سفید رنگ کبوتر کی خاص قسم
کا نام ہے جس کے پر نہایت نازک اور نرم مثل
ریشم کے ہوتے ہین ہم نے اس کبوتر کو پالا ہے
آجکل کلکتہ مین دستیاب ہوتے ہین اور دکن مین
اسکی نسل ہمین نے بڑھائی اور اُس سے مختلف رنگ
پیدا کئے ۔ لغات اردو اس سی ساکت ہین (۲) آبِ روان
دیکھو آبیار (۳) سالیانہ ۔ مذکر ۔ اگرچہ یہ لفظ عام ہے
لیکن دکن مین سالیانہ سے وہ خاص رقم مراد ہوتی ہے
جو کپڑونکے خرچ کے لئے دیجاتی ہے بعض لوگ
کپڑونکا سالیانہ بھی کہتے ہین لیکن صرف سالیانہ کا لفظ
زیادہ مروّج ہے (۴) دیکھو آبیاری (۵) جام بقول صاحب
آصفیہ (فارسی) اردو مین مستعمل ۔ مذکر ۔ پیالہ ۔ گلاس ۔ ساغر ۔ پیمانہ

ابیداد | بقول صاحب برہان وجامع وناصری وہفت ورشیدی بادال ابجد بروزن پرداد
بمعنی ظلم وستم وبیداد باشد الف وصلی در ابتدای لفظ بیداد آوردند دیگر ہیچ کہ اثری بر معنی بیداد
ندارد (اردو) بیداد بقول آصفیہ (فارسی) اردو مین مستعمل ۔ مونث ۔ ظلم ۔ ستم ۔ جور ۔ جفا ۔ (اختر
۵) ہے نرالی ہر ادا میرے ستم ایجاد کی ۔ داد جب چاہی تو اُس نے اور بھی بیداد کی ؞

ابیر بقول صاحب برہان بروزن دبیر بلغت ژندو پاژند (۱) بمعنی پیراہن است و بعربی قمیص خوانند صاحب شمس گوید کہ فارسی است و بمعنی (۲) سرشک آتشین و بقول بعض بدین معنی ہم زای فارسی است - صاحب جہانگیری در دستور چہارم خاتمہ بذیل لغات ژند و پاژند ذکر این معنی اول کردہ - صاحب ساطع بر لفظ بیر گوید کہ بکسر اوّل و سکون مابعد در فارسی جامۂ خواب را گویند صاحب برہان ہم ہمین معنی آوردہ پس معلوم شد کہ در اوّل این الف وصلی است و تحقیق ماخذ بجای خودش آید (اردو) (۱) پیراہن - بقول آصفیہ (فارسی) اردو مین مستعمل - مذکر - لباس پوشاک - بدن کا کپڑا - (۲) وہ قطرے جو جلتی ہوئی لکڑی سے ٹپکتے ہین (مذکر)

ابیرہ بقول صاحب شمس کاہی کہ در گل انداز ند آزادانہ گویند و صراحت کند کہ لغت فارسی است در بعض نسخ شمس اللغات ببای فارسی مذکور است دیگر کسی ذکر این نکرد و سندی ہم پیش نشد - ما تحقیق ماخذ این بر (اپیرہ) کنیم (اردو) وہ گھانس جو بطور تخم بوتے ہین -

ابیز بقول صاحب برہان و جامع و جہانگیری بروزن تمیز شرارۂ آتش را گویند صاحب شمس و رشیدی باتفاق برہان گوید کہ بمعنی ہیز آمدہ و از منجیک سند دہد (۵) ہم زآہم آتش دو زرخ ابیز ؛ نالۂ از سن زتند رصد از نیزہ اسم جامد فارسی زبانست (اردو) چنگاری - بقول صاحب آصفیہ ہندی (مونث) آگ کا پتنگا - اخگر - آتشپارہ - شرارہ -

ابیستن بقول صاحب بحر عجم باثالث مجہول بمعنی آراستن (سالم التصریف) یعنی بعد از حذف نون مصدر بنای ماضی او در مشتقات سالم باشد و تبدیل و حذف در حروف اصلی آن راہ نیابد پس درین صورت غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نخواہد بود و صیغہ ہای غیر سالم

آنکہ مضارع و حال و اسم فاعل و امر و نہی باشد در استعمال اہل لسان نیامدہ از محققین مصادر فرس دیگر کسی ذکر این نکرد و نہ سند استعمال پیش شد۔ بخیال ما این مصدر ژندو پاژند و (ابتا) کہ بمعنی تفسیر ژند گذشت عجبی نیست کہ اصلش (ابیتہ) از ہمین مصدر اسم مفعول باشد بمعنی آراستہ شدہ واللہ اعلم (اردو) دیکھو آراستن۔

ابکرانہ | بفتح اوّل وکسر دوم و چہارم بقول صاحب ناصری و انند بمعنی بکرانہ باشد صاحب رشیدی از سوزنی سند آوردہ (ع) تو گفتی آن بہشتی ابکرانہ و مرہ مؤلف گوید کہ بر بکرانہ الف وصلی زیادہ کردہ اند (اردو) بکران۔ بقول صاحب آصفیہ (فارسی) اردو میں مستعمل۔ ناپیداکنار۔ بے حد۔

ابین | بفتح اوّل وکسر ثانی بقول صاحب شمس پدر فریدون کہ ضحاک او را کشتہ و بعد از کشتن او فریدون ضحاک را کشتہ پادشاہ ایران زمین شد۔ و فرماید کہ بمدودہ ہم آمدہ مؤلف گوید کہ دیگر کسی ذکر این نکرد و نہ سندی پیش شد (آبین) در ممدودہ بمعنی دیگر گذشت اگر این را مخفف (آبتین) بمعنی اوّلش گیریم جا دارد و آنچہ بعض صاحبان تحقیق آبتین را بمعنی پیدا شدہ از آب گرفتہ اند ہمان معنی از لفظ (آبین) پیدا میشود اندرین صورت (آبین) بمدودہ را اصل گیریم و ابین بمقصورہ نتیجہ لب ولہجہ مقامی وکثرت استعمال واللہ اعلم (اردو) ابین۔ فریدون کے باپ کا نام۔

ابیو | بقول صاحب برہان و ہفت قلزم بفتح اوّل وکسر ثانی وسکون تحتانی مجہول و واو بمعنی آبی باشد و آن رنگیست معروف صاحب رشیدی و جہانگیری باتفاق بمعنی برہان از حکیم

آذری سند آوردہ (س۵) نسای شام پس پردہ ہای چرخ شدند بنوای روز چو برزد سر از فضای
ابیو۔ صاحب جامع این را بمعنی (آبی) و (آسمانی) گوید مؤلف عرض کند کہ (آبیو) در ممدودہ
بجایش گذشت وبکثرت استعمال ولب ولہجۂ مقامی ممدودہ بمقصورہ بدل شدہ۔ وانسبت بر لفظ
آبی آوردہ اند چنانکہ از سند سندو۔ یعنی چیزی کہ منسوب است بہ آبی۔ معاصرین عجم درین شعر
یای (ابیو) را معروف خوانند و در تلفظ شان یای مجہول اصلاً نمی آید وہمین تلفظ متقدمین فرس
از کلام شان یافتہ میشود کہ شیر (بمعنی اسد) را با سیر (بمعنی برادر پیاز) قافیہ کردہ اند و در لفظ ابیو
باعتبار تخفیف ہم کہ بالا مذکور شد یای معروف است نہ مجہول پس آنچہ صاحبان تحقیق صراحت
تحتانی مجہول کردہ اند قابل غور است (اردو) دیکھو آبیو)

ابیورد | بقول صاحب برہان وجامع وانند بفتح اول و واو وسکون را و دال بے نقطہ
نام شہریست در خراسان مابین سرخس ونسا۔ صاحب سروری فرماید کہ گویند کاؤس زمینی
باقطاع (باورد بن جودرز) مقرر ساخت وباورد مذکور این شہر را دران زمین بنام خود بنا کرد
صاحبان لغت بر (باورد) گویند کہ نام شہریست در خراسان وصاحب برہان درانجا ہمین
واقعات بیان کردہ صاحب سروری را نقل کند وصاحب سروری بر (باورد) گوید کہ ہمان
(ابیورد) کہ گذشت۔ نام شہری۔ پس معلوم میشود کہ نام اصلی این شہر (باورد) است موسوم
بر نام بانی آن واز کثرت استعمال (بیورد) شد یعنی بقاعدۂ فارسی الف بہ یا بدل شد از ینجاست
کہ صاحب برہان بہ (بیورد) ہم فرماید کہ نام شہریست در خراسان پس بقاعدۂ فارسی الف
وصلی در اول این آوردہ (ابیورد) کردند این است حقیقت (ابیورد) (اردو) ابیورد

ایک شہر کا نام ہے جو خراسان میں واقع ہے۔ (مذکر)

ابیون بقول صاحب برہان و جامع (انند (۱) بروزن و معنی افیون است کہ تریاک باشد و (۲) نام داروئی ہم ہست کہ بیہوشی آرد صاحب مؤید بتبدیل لغات فارسی این را آوردہ حرف دوم را بای فارسی گوید و نسبت معنی دوم فرماید کہ داروئی کہ سخت بیہوشی آرد و آنرا بامی ترکیب می کنند صاحب سروری بر معنی اول قانع صاحب پہلوی فرماید کہ (۳) ساطور است صاحب محیط نوشتہ کہ ابیون اسم افیون است و بر افیون گوید کہ افیون معرب ابیون یونانی است کہ بفارسی تریاکش نامند و بانگریزی اوپیم و بہندی افیم۔ بہترین آن سیاہ کثیف سنگین تلخ تندبو باشد۔ سرد و خشک در چہارم بقول بعضی سرد در چہارم و خشک در آخر سوم و گویند سرد در اول چہارم و خشک در سوم باوجود برودت مرکب القویٰ و منافع بسیار دارد (الخ) و نسبت معنی دوم ہیچ بر نکشود کہ اہمش در السنۂ دیگر چیست و نسبت معنی سوم دیگر کسی ذکری نکرد بخیال ما فارسیان افیون را بہ تبدیل فا با بای فارسی (اپیون) کردہ باشند چنانکہ سفید را سپید کردند و بدین وجہ کہ در یونانی نام این (ابیون) است فارسیان در بای عربی و فارسی فرقی نکردند و (ابیون و اپیون) ہر دو گفتند شک نیست کہ نام یونانی زبان را بتصرف خفیف در السنۂ دیگر گرفتہ اند اگر ابیون را بقول بعض محققین فرس فارسی گیریم مرکب باشد از آب و یون۔ یون بقول برہان فلس و فلوس و بمعنی رنگ و لون آمدہ بدین وجہ کہ تریاک از شیر خشخاش سازند و بعربی لبن الخشخاش گویند فارسیان او را (ابیون) بمعنی آب رنگ گفتہ باشند یا بمعنی فلس آب کہ قرص آن مشابہ فلس باشد و ساختہ میشود از آب خشخاش واللہ اعلم

(اردو) (۱) افیون۔ بقول امیر یہ لفظ (ابیون) یونانی کا معرب ہے جس کے معنی یونانی میں

گہری نیند لانے والی چیز کے ہین اردو مین افیم بہی کہتے ہین (مؤنث) (ظفر ؎) مے پیئے گا جو تو غیرون مین تو پہر غیرت سے ٭ ایکدن دیکہیو افیون ہی ہم کہا بیٹھے ٭ (سودا ؎) زرا اسکو نہین خدا کا بیم ٭ روسئے لڑکا تو دے زیادہ افیم ٭ (۲) ایک بیہوشی کی دوا کو جو شراب مین استعمال کرتے ہین فارسیون نے (ابیون) کہا ہے (۳) چہرا (ہندی) مذکر۔ بقول آصفیہ دشنہ۔ ساطور۔ بڑا چاکو۔

ابی یہمیا بقول صاحب برہان بفتح یای حطّی و سکون ہای ہوّز و کسر میم و تحتانی با لف کشیدہ بزبان یونانی نوعی از تشنّج باشد کہ مانع حس و حرکت گردد صاحبان انند و ہفت قلزم ہم ذکر این کردہ اند صاحبان برہان و ہفت کہ پابند لغت فرس اندمیدانیم کہ این لغت را چرا ذکر کردہ اند بخیال ما میرسد کہ فارسیان از برای این لفظی دیگر باخود ندارند (اردو) مرض تشنّج کی ایک قسم کو فارسیون نے (ابی یہمیا) کہا ہے اور یہ زبان یونانیکا لفظ ہے۔

الف مقصورہ با بای فارسی

اپارر بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالکسر و بای فارسی ریحان معنبر و خوشبو و اگر دیگر کسی ذکر این نکرد و سندی پیش نشد و از ماخذ این سراغی نیافتیم صاحب انند این را لغت فارسی نوشتہ (اردو) ریحان۔ بقول صاحب آصفیہ (عربی) اردو مین مستعمل (مذکر) ایک خوشبودار پودے کا نام جو تلسی کی قسم مین سے ہے۔ نازبو۔ بالنگو۔

اپارہ بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح و فتح رای مہملہ فراخ و ہموار دیگر کسی ذکر این نکرد و سندی پیش نشد۔ صاحب انند این را لغت فارسی گوید ما بتحقیق مزید قاصریم

(اردو) فراخ۔ بقول آصفیہ (فارسی) اردو مین مستعمل۔ کشادہ۔ کھلا ہوا۔ لمبا چوڑا۔ ہموار بقول آصفیہ (فارسی) اردو مین مستعمل۔ برابر۔ یکسان۔

اپرا | بقول صاحب برہان دانند وہفت بفتح اوّل وسکون ثانی ورای بی نقطہ بالف کشیدہ بلغت ژند وپاژند خاک راگویند وبعربی تراب خوانند صاحب جہانگیری در دستور چہارم خاتمۂ کتاب بذیل لغات ژند وپاژند ذکراین کردہ بخیال ما فارسیان این را از لغات سنسکرت گرفتہ اندکہ پُرِ وپُرا بالضّم بمعنی شہر ومعمورہ وقصبہ ومحلّہ آمدہ (کذا فی القاطع) پس فارسیان بقاعدۂ خود الف وصلی در اوّل این آوردند وآنرا مفتوح خواندند وبمعنی خاک استعمال کردند۔ خاک بہ نسبت شہر ومعمورہ عام است ولیکن مجازاً خاک خراسان وزمین خراسان ہم در فارسی آمدہ بیش ازین چیزی دیگر از ماخذ این بخیال ما نمی آید۔ (اردو) خاک۔ بقول صاحب آصفیہ (فارسی) اردو مین مستعمل۔ مٹّی۔ زمین۔ (آتش ۵) ظاہر ہوا مجھے یہ بلندیِ سرو سے ٭ کرتی ہے کام خاک بھی عالی دماغی کے ٭

اپرانداخ | بقول صاحب جہانگیری با اوّل مفتوح وثانی زدہ مرادف (اپرنداخ) سختیان باشد وآنرا (پرانداخ) واپرنداخ) نیز گویند صاحب انند گویدکہ (اپرانداخ) و(اپرنداخ) و(اپیرنداخ) بمعنی سختیان وتیماج صاحب ہفت قلزم بر (اپرنداخ) فرماید کہ بفتح اوّل وسکون بای پارسی وفتح رای مہملہ وسکون نون وفتح دال ابجد بالف کشیدہ وخای منقوطہ زدہ سختیان وتماج را گویند وآن کیسۂ دراز یست کہ از پارچہ دوزند وبر (پرنداخ) ہم ہمین معنی نوشتہ وصاحب ناصری بر (پرنداخ) گویدکہ بمعنی تیماج وسختیان است یعنی چرم وہم او بر پرانداخت

ہمین معنی نویسد و صاحب رشیدی بر (اپرندخ) فرماید کہ بالفتح سختیان وہمین معنی بر (پرداج) بفتحتین وجیم عربی درآخر) نوشتہ۔ صاحب جامع فرماید کہ (اپرنداخ) و (اپیرانداخ) بر وزن صندل للاخ و توتیر شاخ بمعنی سختیان و تیماج ۔ مخفی مباد کہ سختیان بقول صاحب انند بالکسر دبفتح وکسر ثالث وتحتانی بالف کشیدہ لغت عربی است بمعنی پوست بُزد باغت یافتہ۔ این معرّب است وبقولش تیماج چرم بود ارکہ آنرا بلغار و ادیم نیز گویند۔ صاحب بہار عجم ہم ذکر تیماج بہمین معنی بجیم فارسی کردہ وصاحب غیاث چرم را (سختیان) بیای عربی نوشتہ بخیال ما اصل این (پرانداخت) باشدکہ وجود این لفظ بہمین معنی کہ بالا مذکور شد در ناصری موجود است یعنی جانوری کہ بال وپر خود انداخت وقالب چرمی باقی ماند کنایہ باشد از کیسۂ درازکہ برای حفاظت پول از چرم یا پارچہ گندہ سازند و بہ کمر می بندند کہ بعربی آنرا ہمیان و بہ اردو ہمیانی گویند پس فارسیان (پرانداخت) را بہ تخفیف فوقانی آخرہ (پرانداخ) کردند و بکثرت استعمال الف اوّل حذف شدہ (پرنداخ) شد و بقاعدۂ فارسی الف وصلی در اوّل آوردہ (اپرانداخ) و (اپرنداخ) کردند آنانکہ این را (پرنداج) بجیم عربی آوردہ اند غلطی کتابت بیش نباشد۔ و آنانکہ (اپیرانداخ) بزیادت تحتانی بعد بای فارسی نوشتہ اند تصرفی است از قبیل شبخون و شبیخون۔ حیف است کہ سندی پیش نشد طرفہ ماجرا است کہ خان آرزو در سراج (اپرنداف) بفا نوشتہ وصراحت فا در حلیۂ لفظ بہمین معنی کردہ (کہ می آید) اگر سند اپرنداج ۔ بجیم و (اپرنداف) بفا پیش می شد درآنوقت بر تصرف فارسیان اطمینانی حاصل می شد اکنون ظن غالب اینست کہ کاتبینِ از حقیقت ناآشنا۔ تصرفی در کتابت کردہ مؤلفین کتب را مبتلای ذمہ داری این

کرده باشند واین قسم اکثر تصرفات در نسخ قلمی ومطبوعه دیده ایم والله اعلم (اردو) ہمیانی ۔بقول صاحب آصفیہ مونث (عربی ہمیان سے ہمیانی ہوگیا ہے) روپوں کی تھیلی جو کمر سے باندھ لیتے ہیں ۔کیسۂ زر۔

اپراہام | بقول صاحب برہان بکسر اوّل وہای بالف کشیده ومیم زده نامی است پارسی پاستانی که آنرا معرّب کرده ابراہیم گویند خان آرزو در سراج گوید که بیای تازی نیز آمده صاحب جہانگیری وسروری وجامع ورشیدی ۔بذکر (اپراہام) فرماید که بحذف ہمزه نیز آمده مؤلف گوید که ہرگاه ابراہام بیای تازی ہم متحقق شد یا مالہٗ ہمزۂ ثالث بیا ابراہیم شد ہمین باشد حقیقت تعریب ۔مخفی مباد که اَپرا بمعنی خاک گذشت وہام لغت عرب است بمعنی تارک سر وجماعة واحدش (کذا فی المنتخب) پس عجبی نیست که در فارسی ژند وپاژند اپراہام را بمعنی سر بر خاک دارنده استعمال کرده مراد از شخصی ساجد گرفته باشند ۔بقاعدۂ فارسی دو اسم جمع شده افادہٗ معنی فاعلی کند ۔چون (قوی بازو) بمعنی بازوی قوی دارنده پس معنی (اپراہام) سر خاک دارنده شد بدین وجه که بر ناصیۂ سجده کنان نشان خاک می باشد آنرا سر خاک دارنده گفته باشند والله اعلم (اردو) دیکھو ابراہیم ۔

اپرخیده | بقول صاحب برہان وجامع بفتح اوّل وکسر خای نقطه دار بر وزن نترسیده بمعنی صریح است چنانچه (پرخیده) بمعنی ایما واشاره باشد ۔خان آرزو در سراج وصاحب انند بحواله برہان ذکر این کرده مؤلف گوید که اصل این پرخیده باشد فارسیان الف وصلی برو آورده (اپرخیده) کردند بلکه عجبی نیست که (ابرخیده) را که با بای عربی گذشت (اپرخیده) ببای

فارسی کرده باشند اگرچه این خلاف قیاس است زیراکه قواعد فارسی ذکر تبدیل بای فارسی بابای عربی کرده چون پژده و بژده که نام شهریست وصاحب ناصری هم در آرایش ششم دیباچه ذکر این فرموده نه بالعکس آن ما (اپرخیده) ببای فارسی را بدین وجه اصل قرار نمیدهیم که (ابرخیده) ابای عربی از مصدر (ابرخیدن) متعلّق کرده ایم و از مصدر (اپرخیدن) ببای فارسی خبری نیافته ایم که برخ بمعنی برق در فارسی آمده برخلاف آن پرخ ببای فارسی بمعنی برق نیامده الحاصل (ابرخیده) ببای عربی بهمین معنی بجای خودش گذشت وبخیال ما (اپرخیده) مرادف آن باشد یا مبدّل آن (اردو) دیکھو ابرخیده

اپرناک | بقول صاحب برهان وجامع وانند بضمّ ثانی ونون بالف کشیده وبکاف زده بلغت ژند و پازند (۱) نوچه وجوانرا گویند و (۲) جماعتی از ترکان هم صاحب جهانگیری بذیل دستور چهارم خاتمهٔ کتاب که متعلّق از لغات ژند و پاژند است ذکر این بمعنی اوّل کرده صاحب رشیدی بذکر این گوید که مشهور ببای تازی است نه فارسی ـ خان آرزو باتّفاق رشیدی بامعنی اوّل گوید که (ابرناک) مصغّر (ابرنا) و برنا مخفّف (ابرنا) باشد مؤلّف گوید که ما بحث کامل بر لفظ (ابرناک) کرده ایم که گذشت و (پرناک) بدون الف اوّل ببای فارسی بهمین معنی می آید و ما برخیال خود قائم هستیم که اصل این (ابرناک) است ببای عربی و (برناک) و (برنا) مخفّف آن بهمین معنی و (اپرناک) ببای فارسی مبدّل آن و (پرناک) و (اپرنا) ببای فارسی که می آید مخفّفش ـ مخفی مباد که این تبدیل خلاف قیاس است وصراحت آن بر لغت (اپرخیده) کرده ایم نسبت معنی دوم عرض میشود که آن جماعت ترکان که اپرناکش نام نهادند جوان باشد وبس (اردو) (۱) دیکھو (ابرناک) (۲) ترکون کی ایک جماعت کا نام اپرناک ہے ـ

اپرنداخ بفتح اوّل وسکون ثانی وفتح رای مهمله وسکون نون همان است که بر اپرانداخ مذکور شد صاحب برہان وجامع وہفت ذکراین کردہ (اردو) دیکھو۔ اپرانداخ۔

اپرنداف بقول خان آرزو درسراج بفتح اوّل وسکون دوم وراے مهمله مفتوح وسکون نون ودال والف کشیدہ وفا سختیان وتسامح مؤلف گوید که مراد همان اپرانداخ که گذشت۔ مخفی مباد که حقیقت (اپرانداخ) بجای خودش بیان کردہ ایم۔ خای معجمه رابفا بدل کردن خلاف قاعدۂ فارسیان است که تبدیل خابغین وقاف وہا آمدہ عجبی نیست که اصل این اپرنداق بقاف باشد وغلطی کتابت یا تسامح مؤلف سراج بفا قائم کرد (اردو) دیکھو (اپرنداخ)

اپرویز بقول صاحب برہان باواو وتحتانی مجهول بروزن سحرخیز (۱) بمعنی پرویز است چنانکه افریدون وفریدون و (۲) بمعنی مظفّر ومنصور وعزیز وگرامی ہم آمدہ صاحبان رشیدی وجامع وسراج ذکراین کردہ اند ماخذاین بر (پرویز) بیان کنیم درینجا ہمین قدر کافی است که فارسیان بقاعدۂ خود الف وصلی دراوّل این آوردند (اردو) (۱) پرویز ایک بادشاہ کا نام (۲) مظفّر۔ بقول آصفیه (عربی) اردو مین مستعمل۔ ظفریاب۔ فتح یاب۔ منصور۔ عزیز بقول آصفیه (عربی) اردو مین مستعمل۔ پیارا۔ محبوب۔ گرامی بھی بمعنی عزیز مستعمل ہے دیکھو آصفیه

اپریش بقول صاحب شمس بکسر اوّل وفتح سوّم بابای فارسی بمعنی میدان وقیل بکسر سوّم و در فرہنگ قواس بشین معجمه قافیۂ کبش ہم آمدہ۔ محققین دیگر ازین ساکت اند مخفی مباد که اپرا بمعنی زمین گذشت عجبی نیست که فارسیان شین مصدری را خلاف قیاس برآخرش آوردہ (اپراش) کردند وباماله (اپریش) شد وازین تصرّفات معنی عام اپرا را خاص کردہ باشند واللہ اعلم

مخفی مبادکه در قواعد فارسی شین مصدری بر صیغۂ امر آمده افادۂ معنی حاصل بالمصدر کند و چنانکه یای مصدری براسم جامد هم می آید استعمال شین مصدری بر اسم جامد از نظر ما نگذشت از ینجاست که ما درین لغت شین مصدری را خلاف قیاس گفته ایم و عجبی نیست که همچو (پیچلش) این هم لغت فرس نیا شد ما از تحقیق مزید قاصریم (اردو) میدان - بقول صاحب آصفیہ (عربی) اردو مین مستعمل (مذکر) صاف اور وسیع سطح زمین جہان پہاڑ نہو ہموار زمین ۔ سطح زمین ۔

اپسال | بقول صاحب جامع بر وزن امسال سنگ فسان باشد که بدان کارد وغیره تیز کنند و بعربی مسن گویند و دیگر کسی ذکر این نکرد بخیال ما این تسامح مؤلف آن باشد که اپسان را اپسال نوشت - بر وزن امسال یا تصرف کاتب مطبع که نون را لام کرد و در ینصورت هم تحریفی واللہ اعلم - معاصرین عجم هم ازین لغت دست برگوش نهند (اردو) دیکھو اپسان -

اپسان | بقول صاحب برہان واننده ہفت بر وزن یکسان سنگ فسان را گویند و آن سنگیست که چیزها براو تیز کنند و بعربی مسن خوانند صاحب رشیدی این را مرادف (افسان) گوید - خان آرزو در سراج فرماید که این مبدل افسان است ما تحقیق ماخذ این بر لغت (ابسان) بباء عربی کرده ایم که گذشت (اردو) دیکھو ابسان -

اپشک | بقول صاحب برہان و جامع واننده ہفت با شین قرشت بر وزن نغزک شبنم را گویند و آن رطوبتی است که شبها بر سبزه وغیره نشیند مؤلف گوید که اصل این (ابشک) بفتح بای موحده و مبدل آن (پشک) ببای فارسی بمعنی شبنم است - صاحب برہان هر دو را بجای خودش ذکر کرده فارسیان الف وصلی در اول (پشک) آورده (اپشک) کردند بعض

معاصرین عجم گویند کہ نہ چنین باشد بلکہ اصل این (آب شک) بود یعنی چیزیکہ در رو شکِ آب است کنایہ از شبنم - بکثرت استعمال ولب ولہجۂ مقامی ممدودہ بمقصورہ بدل شد و بای عربی را بفارسی بدل کردند (اپشک) شد واللہ اعلم (اردو) شبنم - بقول آصفیہ (فارسی) اردو مین مستعمل مؤنث نمیِ شب - وہ رطوبت جو ہوا مین سے درختون پر ٹپکتی ہے - اوس - (امانت ؎) ٹھنڈی سانسین تھین جو اطلس پہ نگہ جاتی تہی :: اوس پڑجاتی تھی شبنم جو نظر آتی تہی ::

(۱) اپغدہ | بقول صاحب شمس واننذ بکسر اول وفتح ثالث ورابع بمعنی بیہودہ گوی و سکسار (صاحب شمس گوید کہ قیل بحذف با در تجزیست (از شمس ؎) ای اپغدہ سری بچہ کال آید ت ترا :: دریاب آتش وسخن بیہدہ مگوی :: صاحب شمس این شعر را باستادی منسوب کند ومی نویسد مالکیست صاحب مؤید بر (الیفدہ) بتحتانی وفا گوید کہ بکسرتین بیہودہ گوے وسکسار کذا فی الشرفنامہ وفرماید کہ در ادات ببای فارسی نیز و در لسان الشعرا بافای موقوف و در فرہنگ باغین معجمہ آمدہ (انتہی) صاحب برہان بر (الیغدہ) بغین معجمہ و (الیفدہ) بفا - ہمین معنی نوشتہ وصاحب سراج (الیغدہ) را بتحتانی وغین معجمہ ذکر کردہ ما ہر یکی را بجای خودش ذکر کنیم ودرین جا ہمین قدر کافی است و بقول صاحب مؤید چنانکہ بالا مذکور شد -

(۲) اپفدہ | ببای فارسی وفا ہم آمدہ بخیال ما نمبر (۱) اصل است یعنی اسم جامد زبان فارسی ونمبر (۲) مبدل آن خلاف قیاس کہ تبدیل غین معجمہ بہ فا شاذ باشد (اردو) بیہودہ گو - یعنی غیر مہذب گفتگو کرنے والا - ہرزہ سرا - صاحب آصفیہ نے (بیہودہ گوئی) کا ذکر کیا ہے -

(۱) اپکانہ | بقول صاحب برہان وسراج باکاف فارسی بروزن افسانہ وبقول جامع
(۲) اپگانہ | بکاف عربی بچۂ نارسیدہ را گویند کہ از شکم انسان وحیوانات دیگر بیفتد

صاحب رشیدی فرماید کہ مرادف افگانہ مؤلف گوید کہ این ہمانست کہ در عدد دوم آپگانہ بہای عربی وآپگانہ بہای فارسی وآفگانہ بفا گذشت وہمین را بدون الف فکانہ بکاف عربی وفگانہ بکاف فارسی ہم گفتہ اند کہ می آید صاحب ہفت قلزم بر ذکر نمبر (۱) قانع بخیال ما این متعلق است از مصدر افکندن وافگندن کہ بکاف عربی وفارسی ہردو آمدہ وتفصیلش بجای خودش کنیم۔ ومبدّل این اگبندن بہای عربی گذشت واپگندن بہای فارسی ہم می آید واین مصدر ماخوذ است از (فک) کہ لغت عربیت۔ وفک بقول صاحب منتخب بالفتح وتشدید کاف جدا کردن دو چیز بہم در رشدہ از یکدیگر وخلاص کردن اسیر را واز گرو بیرون آوردن گرو شدہ را (الخ) پس فارسیان برہمین لفظ کلمۂ (آنہ) زیادہ کردند کہ بمعنی شایستگی بجای خودش گذشت چون شاہانہ وخسروانہ پس (فکانہ) بمعنی لائق جدا کردن کنایہ از بچۂ نارسیدہ باشد استعمال این بکاف عربی موجود است چنانکہ بالا مذکور شد وتبدیل کاف عربی بکاف فارسی وفا بہای عربی وفارسی وزیادت الف وصلی در ابتدا متعلق بہ تصرّف فارسیانست (اردو) دیکھو آپگانہ

اپگندن | مرادف اگبندن بہای عربی است کہ گذشت ومبدّل (افکندن وافگندن) کہ می آید صاحب نوادر ذکر این کردہ اصل این (افکندن) بکاف عربی است فارسیان فا را بہ بای فارسی بدل کنند چون سفید وسپید وکاف عربی را بفارسی ہم واین قسم تصرّف در لغات زبان غیر کنند واکثر اہل تحقیق (افکندن) را بیک مرکز یعنی بکاف عربی نوشتہ اند وصراحت

کاف فارسی ہم نکردہ اند و بدینوجہ مادۂ آن (فک) لغت عرب است۔ عمل شان درست است که بیان کاملش بجایش آید ما (اگندن) را بکاف فارسی باتباع صاحب نوادر نوشته ایم برای ما این را باید که به کاف عربی خوانیم۔ الف وصلی در اوّل این بقاعدۂ فارسی آمده چون برو و بالجمله (اکندن) بمعنی انداختن است (اردو) دیکھو۔ افکندن۔

اپوک | بقول صاحب انند بالفتح وضمّ ثانی وکاف تازی دہن پرباد کردہ آوازی زنند مؤلف گوید که مرادف (آپوق) که در ممدودہ گذشت فارسیان قاف را بکاف عربی بدل کنند چون تریاق وتریاک بخیال ما اصل این (پوق) باشد که آواز حقیقی دہن است که چون پرباد کردہ دست برو زنند بیساخته بر می آید پس الف وصلی بر وآوردند ولب ولہجۂ مقامی آنرا ممدودہ کرد آپوق شد و چون قاف را بکاف عربی بدل کردند۔ الف وصلی بحالت خود ماندہ اپوک شد۔ (اردو) دیکھو آپوق۔

اپولن | بفتح اوّل وچہارم بقول صاحب بول چال۔ ربّ النّوع حسن وپرستیدۂ یونانیان که آنہا بزبان خود اپولو گویند بمعنی آفرینندۂ حسن۔ ناصرالدین شاہ قاچار در سفرنامۂ خود استعمال این کردہ ومعاصرین عجم این را از زبان یونانی گرفته اند (اردو) یونانیون کا دیوتا جس کو فارسیون نے اپولن کہا ہے۔

اپولیت | بقول صاحب رہنمای سہولت بکسر اوّل ولام زیر بغل باشد و حواله دہد که ناصرالدین شاہ قاچار در سفرنامۂ خود این را آوردہ وصاحب بول چال این را بمعنی پہلو نوشته گوید که فارسیان این را از لغت انگلیسی (ایپولیٹ) گرفته اند که تبای ہندی است۔ پس این را مفرس توان گفت

(اردو) پہلو۔ صاحب آصفیہ نے پہلو پر لکھا ہے کہ (فارسی) بمعنی آغوش۔ بغل۔ مذکر۔ (ناسخ سے) ہوگیا تھا سرد مین تو تیرے اُٹھ جانے کے ساتھ ؛ داغ حسرت سے مگر کچھ گرم پہلو ہوگیا ؛

اپرک بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر و فتح بای فارسی (۱) رنگ معروف وآنرا ارزیز نیز گویند و (۲) نام جزیرہ ایست صاحب شمس ہم ذکر معنی اول کردہ فرماید کہ در آدات نام جزیرہ ایست مؤلف گوید کہ (رانگ) در زبان ہند ارزیز را گفتہ اند پس آنچہ صاحبان تحقیق (رنگ معروف) نوشتہ اند قابل غور است کہ (رنگ) بمعنی ارزیز نیامدہ و اگر رانگ گیریم لغت ہندی است ترکیب آن با لفظ معروف درست نباشد۔ باقی حال بقول شان (اپرک) اسم (ارزیز) است صاحب محیط بر ارزیز نوشتہ کہ اسم فارسی است و بعربی رصاص ابیض و قلعی و بہندی رانگ و رانگا۔ گویند کہ تر است و گویند خشک و بقول شیخ و گیلانی سرد و تر شدید البرد و گویند سرد در دوم و مجفف با جوہر رطب۔ جامد از برودت خوردن آن کشندہ و اکتحال آن جہت قطع سرخی چشم و سیلان آب و غلظت اجفان نافع منافع بسیار دارد (الخ) مؤلف گوید کہ عجبی نیست کہ برای معنی اول فارسیان این را از سنسکرت گرفتہ باشند یعنی (پارا) از زبان سنسکرت سیماب را گویند (کذا فی القاطع) و مشہور است کہ پیدایش (ارزیز) از سیماب بسیار و گوگرد و روی الجوہر قلیل است (کذا فی المحیط) پس فارسیان الف وصلی در اول آوردہ (اپارا) کردند و باز الف دوم را بقاعدۂ خود بہ تحتانی بدل کردند (اپیرا) شد پس از ان الف آخر را حذف کردہ کاف تحقیر بر آوردند و برای (ارزیز)

نام نہادہ باشند- امّا برای معنی دوّم کہ نام جزیرہ ایست خیالی دیگر داریم یعنی (اپرا) را کہ معنی خاک است بحذف الف آخر و زیادت کاف تصغیر (اپرک) کردہ بقاعدۂ خود میان بای فارسی ورای مہملہ یای حطّی آوردند- از قبیل شنخون و شبیخون و (اپیرک) بیای تحتانی نام جزیرۂ نہادند کہ بمعنی خاک حقیر و سطح زمین قلیل باشد و کنایہ از جزیرۂ خاص و اللہ اعلم (اردو) (۱) رانگ بقول صاحب آصفیہ (ہندی) مذکر- ایک نرم دھات کا نام قلعی ارزیز- رانگا (۲) ایک جزیرہ کا نام آپیرک ہے-

اپیرنداخ | بقول صاحب برہان و جامع بروزن (قوی زشاخ) بمعنی ہمان اپرانداخ است کہ گذشت کہ تیماج و سختیان باشد ماذکر این برلغت (اپرانداخ) کردہ ایم و ماخذش ہم فارسیان یای تحتانی را برای سہولت تلفّظ در بعض لغات زیادہ می کنند چون شنخون و شبیخون و از ہمین قبیل است یای تحتانی میان بای فارسی و رای مہملہ (اردو) دیکھو اپرانداخ-

اپیرہ | بقول صاحب شمس کاہی کہ در گل اندازند و آنرا دانہ گویند مؤلّف گوید کہ ہمان ابیرہ کہ ببای عربی گذشت این اصل است و آن مبدّل این کہ فارسیان بای فارسی را بعربی بدل کنند چون تپذہ و تبرہ کہ نام شہریست مخفی مباد کہ در ہندی (گال پیرہ) کشت خود رو را گویند کہ در جائیکہ آب جمع باشد از خود روید یعنی دانہای خرمن بہ دہوا در مقامات نشیبی جمع شود- و چون باران بارد و آبی فراہم آید می روید صاحب فرہنگ آصفیہ بہ تلفظ گال صراحت کردہ است کہ مشت غلّہ را گویند و بقول صاحب ساطع و برہان غلّہ کاورس و پیرہ بمعنی کاشت و کاشتہ شدہ از مصدر ہندی (اپیرنا) کہ بمعنی کاشتن است پس بمعنی لفظی

(گال پیره) مشت کاشت است وکنایه از کشت قلیل که خورد رو باشد۔ عجبی نیست که فارسیان بر لفظ پیره الف وصلی آورده (اپیره) کاه دانه دار را نام نہادند که باغراض کاشت در گل اندازند واللہ اعلم (اردو) دیکھو ابیرہ۔

اپیون | بقول صاحب برہان وجامع وپہلوی بروزن ومعنی افیون است که می آید صاحب جہانگیری از حکیم ناصر خسرو سند آرد (ص) چه حالست این که مدہوشند یکسر ؛ که پنداری که خوردستند اپیون ؛ صاحب رشیدی گوید که افیون معرب این است وخان آرزو فرماید که افیون مبدل این باشد ما بر (ابیون - ببای عربی) ذکر این کرده ایم که (ابیون) اسم یونانی است پس افیون معرب آنست واپیون ببای فارسی مبدل آن از قبیل سفید وسپید (اردو) دیکھو ابیون۔

الف مقصوره با تای فوقانی

ات | بقول صاحب برہان وہفت واند وشمس بفتح اول وسکون ثانی ضمیر مخاطب است بمعنی تو چنانکه گویند خانه ات وکاشانه ات یعنی خانۂ تو وکاشانۂ تو صاحب مؤید ہم ذکر این کرده وخان آرزو در سراج گوید که ضمیر مخاطب است یعنی تو وترا۔ غالب دہلوی در قاطع گوید که تای مخاطب بدون الف است۔ مؤلف گوید درست است یعنی تای فوقانی را برای ضمیر مخاطب عموماً بدون الف می آرند چنان که (اعتراضت) بمعنی اعتراض تو وتحقیقت (بمعنی تحقیق تو) فارسیان از برای خطاب وغیر ذلک۔ قواعد مقرر کرده اند وازان جمله باشد آوردن ہمزه قبل تای ضمیر مخاطب بلفظی که ہای مختفی در آخر

او بود چنانکه خانه ات و کاشانه ات و شک نیست که صاحب برہان صراحت این ترک کرد و میلی
بسوی آن نکرد چنانکه بالا مذکور شد غالب گوید که وجود این ہمزه اعتباری است نه حقیقی بنده عرض
می کنم که باشد و کتب قانون فارسی موجود و ازین قسم قواعد مملوست بیچاره مؤلف برہان اگر
بسلسله الفاظ لغت بر کلمۀ (ات) رسید و آنرا ضمیر مخاطب گفت خطائی نه کرد صاحب مؤید و ہفت
و شمس و خان آرزو ہمزبان اوست و حقیقت ہمزه را بیان کردن البته مستحسن بود مگر ترک آن
مستلزم اینقدر جور نبود که در قاطع برہان بکار رفت (اردو) تیرا - بقول صاحب آصفیہ -
(ہندی) ضمیر مخاطب - ایک کلمۂ خطاب ہے جو ادنے کی طرف کیا جاتا ہے - ہم کہتے ہین
که ادنی کی تخصیص درست نہین ہے اعلی کے مقابلہ مین بہی قائل اپنے خلوص کے لحاظ سے
استعمال کرسکتا ہے -

اتا بقول صاحب شمس بالفتح لغت فارسی و گوید که در سکندر نیست بالکسر بمعنی پدر و تحقیق یکی
محققین که بر لفظ (اتابک) نوشته اند لغت ترکی است و از کنز لغات که محقق ترکی زبان است
متحقق که بفتح اول بمعنی پدر است و بقول صاحب لغات ترکی بالف ممدوده و طرز بیانش
ندرتی دارد فرماید که بفتح الف ممدوده و تای قرشت مفتوحه و الف ثانی مقصوره پدر باشد
مؤلف گوید که ترکان فتح الف را بمد ظاہر می کنند چنانکه صاحب کنز این را بدین شکل (آتا)
نوشته پس شک نیست که محقق ما بعد الذکر راہمین رسم الخط در غلط انداخت (اردو) دیکھو آب

اتابک بقول صاحب برہان و جامع و ہفت با بای ابجد بر وزن چکاوک نگاہدارنده	و ادب آموز را گویند و ملوک شیراز را اتابک ازان جہت می گفتند که سعد بن زنگی - اتابک

سلطان سنجر بود و سلطان او را حاکم فارس
کرد و او بعد فوت سنجر خطاب اتابکی بخود قرار داد
خان آرزو در سراج فرماید که ولادت سنجر در
چار صد و هفتاد و نه بود و سعد بن زنگی در تاریخ
ششصد یا یکسال کم ازان بپادشاهی رسیده
و درین میان تفاوت یک صد و بست سال
است دیگر آنکه گفته که سنجر حاکم شیراز کرده بود
از وفات سنجر تا پادشاهی سعد قریب پنجاه
سال است دیگر آنکه سعد بن زنگی را اول اتابکان
شیراز گرفته و حال آنکه چهار کس ازو پیشتر ازان
خانواده بخطاب اتابکی پادشاهی شیراز کرده اند
تا بحسب میراث بسعد رسید و اتابک سعد
در زمان سلطان محمد خوارزم شاه بود و خراج گذاری
وی کردی و جمیع این مراتب از کتب تواریخ
بوضوح می پیوند و چنانکه توسی گفته وجه غلط
این همه مردم آنست که صاحب ابراهیمی که
اکثر خطاهای فاحش دارد او نوشته بعد ازان هر که

آمد اقتدا بیت بهذا الامام - گویان همین را نوشت
و به تواریخ نپرداخت - (انتهی) گویند که این
لغت ترکی است بمعنی پدر بزرگ چه آتا بمعنی
پدر است و بیک بمعنی بزرگ (انتهی) مولف
گوید که تحقیق معنی آتا بجایش گذشت صاحب
(لغات ترکی) بر لغت بیگ نوشته که به تفخیم کسره
با و سکون یای حطی و کاف فارسی امیر بلند
مرتبه را گویند (انتهی) پس بخیال ما (بک) بالکسر
مخفف آن باشد تصرف فارسیان است که
در (اتابک) با را مفتوح گرفته اند و کاف فارسی
را خلاف استعمال شان بعربی بدل کرده اند
عجب است که در فرهنگ های ترکی این لفظ
مرکب یافته نشد صاحب سروری باتفاق
برهان از حکیم خاقانی سند آورده (ع) تا یتیمی
چو مصطفی امی ساز چه کنی جبرئیل اتابک تست
صاحب رشیدی و شمس گوید که آتا بمعنی پدر
و بک بیای عربی در ترکی امیر را گویند پس اتابک

امیری کہ بجای پدر است مؤلف عرض کند کہ ترکیب اتابک اضافی است بفک اضافت یا ترکیب ترکی ضرورت کسرہ نباشد پس معنی این پدرا امیر و بدینوجہ کہ ادب آموز را پدر مجازی گفتہ اند (اتابک) مراد باشد از معلّم و ادب آموز امیر یعنی اتالیق۔ صاحب مؤید معناً ہمزبان برہان و صاحب غیاث گوید کہ (بک) مخفف (بیگ) بمعنی امیر و بحوالہ مدار الافاضل و نقل شرفنامہ فرماید کہ (اتابک) مرادف اتالیق بمعنی ادب آموز آمدہ و بحوالہ شرح قران السعدین آوردہ کہ (اتابک) بمعنی چوبی است کہ وقت خم دادن کمان درزہ در آوردہ بکمان بندند تا راست نگردد ما می گوئیم کہ این استعارہ باشد کہ معنی حقیقی این بپایہ تحقیق رسیدہ کہ بالاند کور شد و برای استعارہ تشبیہی موجود است کہ آن چوب کار معلّم و ادب آموزی کند کہ کمان را خمیدن بیاموزد و صاحب فرہنگ فدائی ہم ذکر این کردہ و (اتابک) را جاییتاد پادشاہ خردسال گفتہ۔

(اردو) اتالیق۔ بقول امیر (عربی) اردو مین مستعمل تعلیم دینے والا جو تربیت کرے۔ ادب سکھلائے (امیر حسن سہ) معلّم اتالیق منشی ادیب ؎ ہر اک فن کے استاد بیٹھے قریب ؎ (قلق سہ) تم اتالیق ہو مرے کیا خوب ؎ آخر اس سے تمہین ہے کیا مطلوب ؎

اتارگیرا اصطلاح۔ بقول صاحب شمس بمعنی خشخاش باشد او صراحت نکرد کہ کاف فارسی است یا عربی و ہمین قدر صراحت کردہ است کہ این فارسی است دیگر کسی ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ تار بقول برہان بمعنی ریزہ و پارہ آمدہ و گیرا با الف فاعلی بمعنی گیرندہ و مجازاً اختیار کنندہ پس چیزی کہ ریزہ اختیار کند یعنی بصورت ریزہ نماید کنایہ از خشخاش باشد۔ الف وصلی در اوّل این زیادہ کردہ اند تا (اتارگیرا) شد بدین صورت بکاف فارسی است (واللہ اعلم)

(اردو) خشخش - بقول آصفیہ (اردو) مونث خشخاش کا مخفف۔ خشخاش پر فرمایا ہے کہ (فارسی) اسم مونث - پوست کے دانے تخم بیون - چاول کا آٹھواں حصّہ ۔

اتاق بقول بہار و وارستہ بحوالۂ فرہنگ ترکی بمعنی خانہ و بقول غیاث بالضم خانہ و خیمہ - گوید کہ بجای قاف غین معجمہ نیز آمدہ (وحشی در صفت باغ گوید ؎) حبذا چترو اتاقی کاندرو نقاش چین ؛ حیرت افزاید بحیرت آفرین بر آفرین ؛ (اردو) محل - بقول صاحب آصفیہ (عربی) اردو مین مستعمل - (مذکر) منزل - مکان - گھر - ایوان امرا و سلاطین - محلسرا اور خیمہ - بقول آصفیہ (عربی) اردو مین مستعمل (مذکر) ڈیرہ - تنبو - خرگاہ -

اتاقہ بہار گوید کہ پر کلاہ و جیغہ و این ترکیست و بالفظ افتادن و داشتن و زدن مستعمل (ظہوری ؎) چو رخش جاہ ترا چرخ در رکاب دود ؛ کند اتاقۂ خورشید پاک گرد عنان ؛ صاحب غیاث فرماید کہ بضم اول و بجای قاف غین معجمہ نیز آمدہ بمعنی کلغی کہ از پر ہای بعضی مرغان سازند و این لفظ ترکی است (انتہی) (اردو) دیکھو ابلق کے تیسرے معنی - جیغہ - بقول آصفیہ (ترکی) اردو مین مستعمل (مذکر) ایک مرصع زیور کا نام جو پگڑی پر باندھا جاتا ہے ۔

(۱) **اتاقہ افتادن** (مصدر اصطلاحی) صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت - بہار بلفظ اتاقہ اشارۂ این کردہ مؤلف گوید کہ از سندیکہ او پیش کردہ است مصدر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(۲) **اتاقہ افتادن از سر** پیدا میشود بمعنی جیغہ از سر افتادن کنایہ از بی آبرو شدن و عزت باقی نماندن (زلالی خوانساری ؎) اتاقہ سرکشان را از سر افتد ؛ چو بلبل از درخت گل در افتد ؛ (اردو) بے آبرو ہونا دیکھو آبرو شدن)

(۲۷۷)

اتاقہ داشتن (استعمال) صاحب آصفی ذکراین کردہ از معنی ساکت - بہار برلفظ اتاقہ اشارۂ این کردہ طالب آملی درکلام خود دراٰہ اتاقہ دار) آوردہ یعنی (اتاقہ دار) راکہ از مصدر اتاقہ داشتن اسم فاعل ترکیبی است صفت آہ قرار دادہ کہ بمعنی معزز است (ﮨ) از دود جگر بعرش تا زم ؎ صد آہ اتاقہ دار دارم روز (اردو) جیغہ لگانا

اتاقہ زدن بکلاہ (مصدر اصطلاحی) صاحب آصفی ذکراتاقہ زدن کردہ از معنی ساکت بہار ہم برلفظ اتاقہ اشارۂ این کردہ مؤلف گوید کہ بمعنی قائم کردن جیغہ برطرف کلاہ باشد چنانکہ زلالی خوانساری گوید (ﮨ) اتاقہ زد بکلہ گوشہ ام دوسلمان مہر ؎ کہ ایخراج ستان یکہ شاع آفاق ؎ (اردو) جیغہ تاج مین لگانا۔

اتالیق بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح وکسر لام بمعنی (۱) ادب آموز و (۲) محافظ در - صاحب لغات ترکی برلفظ اتالیق نویسد کہ بمعنی پدر رضاعی و استاد است و بس مؤلف گوید کہ اتا در ترکی بمعنی پدر است و ذکرش بجای خودش کردہ ایم - لیق در ترکی بہ معنی صاحب آمدہ (کذا فی ترکی) پس معنی مجازی (اتالیق) استاد صاحب باشد کہ ادب آموز است استعمال معنی دوم از نظر ما نگذشت و نہ (محافظ در) را ازین لفظ تعلقی یافتہ می شود (اردو) (۱) اتالیق دیکھو اتابک - (۲) دربان - بقول صاحب آصفیہ (فارسی) (اردو مین مستعمل مذکر) حاجب - ڈیوڑہی بان - چوکیدار -

اتاماژدر بفتح الف وسکون زای فارسی وفتح دال مہملہ - بقول صاحب رہنمای سہولت بمعنی مشیر جنگی است و افسر جنگ ہمچو (افسر جنگ) سلطنت آصفیہ حیدرآباد یعنی مشیر جنگی و سالار لشکر ریاست ابد قرار کہ اسم با مسمیٰ است (ہر موزونیت خطابش نازم کہ ولی نعمت ما چہ خطابے

معنی خیر باد عطا کردہ) صاحب بول چال ہم ذکر این کردہ است و فرماید کہ این مفرس لاماٹ
مینجر) است کہ انگلیسی باشد ناصر الدین شاہ قاچار در سفر نامۂ خود استعمال این کردہ حالا در معاصرین
عجم مروّج است بعض معاصرین برانند کہ این لفظی است مرکب از آتا کہ بمعنی پدر گذشت و ماخوذ
در فارسی زبان مخفف (ماراژ در) است بمعنی مار کلان (کذا فی الانند و البرہان) پس (پدر اژدر)
کنایہ باشد از افسر و سالار فوج دریا موج کہ ہر صف او اژدری را ماند (اردو) سالار جنگ -
بقول آصفیہ (فارسی) مذکر - سپہ سالار جنگی لارڈ - فوجی افسر -

اتان | بقول صاحب برہان و ہفت بروزن کتان - الاغ مادہ را گویند و شیروی صاحب
سل را نافعست و بضم اوّل ہم گفتہ اند صاحبان جامع و مؤیّد و غیاث و محیط ہمین قدر گویند کہ
مادۂ خر است محققین لغت عرب صراحت کردہ اند کہ این لغت عرب است عجیب است کہ مناحبان
پابند فرس ہمچو برہان و جامع و ہفت چرا در شش و پنج افتادند و این را در لغات فرس جادادند
(اردو) گدہی - بقول آصفیہ (ہندی) مونث - مادۂ خر - حمارہ -

اتبا | بقول صاحب برہان و ہفت بروزن صہبا بلغت ژند و پاژند بمعنی تیر باشد و بعربی سہم
گویند - صاحب جہانگیری در دستور چہارم خاتمہ بذیل لغات ژند و پاژند ذکر این کردہ است
اسم جامد باشد (اردو) تیر - بقول صاحب آصفیہ (فارسی) اردو مین مستعمل (مذکر) سہم خدنگ
ایک قسم کے آلۂ جنگ کا نام جو کمان مین رکھکر چھوڑا جاتا ہے (امیرؔ) دل کو طرز نگہ یار
جتاتے آئے ٭ تیر بھی آئے تو بے پر کی اُڑاتے آئے ٭

اتباع داشتن | بقول بہار اتباع بمعنی در پی رفتن است و بقول منتخب پیروی کردن

فارسیان این را با مصدر داشتن استعمال کردہ اند بمعنی پیروی کردن و پابند شدن (اسیری لاہجی سہ) در طریقت کی شوی متبوع پیش خاص و عام ؞ در شریعت گر نداری چون اسیری اتباع ؞ (اردو) پیروی کرنا۔ پابند ہونا۔ اتباع کرنا۔ (انشا سہ) ہے کون جز ائمۂ اثنا عشر بخلق ؞ انشا امور دین مین کرے جن کا اتباع ؞

اتل تو تل تل استعمال۔ بقول بہار روانند بہر پنج فوقانی و ہرسہ لام۔ عبارت از کلام مہمل غیر فصیح است اگرچہ موزون باشد (باقر کاشی سہ) شعر باقر مثل ہست چو آیات کلام ؞ شعر یاران دگر چون اتل تو تل تل ؞ مؤلف گوید کہ فارسیان این ہر سہ کلمات را بیک جا جمع آوردہ مجموعۂ آنرا بمعنی بی معنی و مہمل استعمال کردہ اند مخفی مبادکہ تل اسم جامد است بفتح اوّل۔ و بقول برہان کوہ پست و بلند و ہرچیز بر روی ہم ریختہ۔ خرمن کردہ و فرماید کہ این را لغت عرب گویند۔ صاحب منتخب گوید کہ بالفتح و تشدید لام پشتۂ ریگ و تودۂ خاک پس تکرار این و تصرف خفیف در کلمۂ اوّل و اجتماع این ہر سہ کلمہ برای اظہار ناہمواری تمام است و اگر برای شعر و سخن گیریم مقصود آن باشد کہ دران نہ لحاظ مناسبات است و نہ خوبی الفاظ و نہ لطافت مضمون و غیر ذلک بلکہ الفاظ بی ربط و بی معنی را جمع کردن ہمچنان است کہ در (اتل تو تل تل) است (اردو) آئین بائین شائین۔ بقول امیر۔ مونث۔ بمعنی مہمل بات۔ بے ٹھکانے۔ بے سر پاؤں کی بات۔

اتحاد بقول صاحب منتخب بالکسر و تشدید تا بمعنی یکی شدن و یگانگی داشتن مؤلف گوید کہ مصدر لیست عربی از باب افتعال۔ فارسیان این را با مصدر افتادن استعمال کردہ اند کہ می آید (ظہوری سہ) تا عکس بر آید از و بینی ؞ آئینہ با تحاد داریم (اردو) اتحاد۔ بقول امیر (عربی) اتحاد و مینا

مستعمل (مذکر) میں جو ل محبّت (آتش ؎) مالوف یار مجھ سے مین شیدا سے یار ہون ؛
مشتاق ہم گر ہین دو دل اتّحاد سے ؛

اتّحاد افتادن استعمال - صاحب آصفی بذیل لفظ اتحاد ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلّف گوید کہ بمعنی قائم شدن رابطۂ محبّت و یگانگی است چنانکہ حافظ شیرازی فرماید (؎)	حافظ گم شدہ را باغمت ای جان عزیز + اتّحادیست کہ در عہد قدیم افتادہ است ؛ (اردو) دوستی ہونا - محبّت ہونا - اتّحاد ہونا بھی کہہ سکتے ہین -

(۱) اترار نمبر (۱) - بقول صاحب جامع بروزن ابرار بمعنی زرشک صفراشکن و باتای
(۲) اتراز مثلّثہ نیز آمدہ صاحب برہان گوید کہ این را در آشہا کنند صفرا اشکند و قوّت
دل و جگر و معدہ دہد و بہ زای معجمۂ آخرہ بروزن شہباز ہم بنظر آمدہ (انتہی) صاحب ہفت
فرماید کہ زرشک را گویند و باین معنی باثای مثلّثہ نیز گفتہ اند و بجای رای مہملۂ ثانی زای منقوطہ
ہم بنظر آمدہ صاحب محیط نوشتہ کہ اترار بہ ہر دو رای مہملہ نزد عوام معروفست بہ ترار و گیلانی
آنرا بہ ثای مثلّثہ عوض تای فوقانی نوشتہ و گفتہ کہ آن در لغت اہل بادیہ انبر باریس است و بلفظ
زرشک گوید کہ اسم فارسی است و زارج و زرنگ نیز گویند و بعربی انبر باریس و امبر باریس
بامیم بجای نون و بانون صحیح تر است و بلغت بربری آبراز و آن ثمر درخت خاردار است
بقول شیخ سرد و خشک در آخر دوّم و گویند در سوّم و قول اوّل اقرب بصواب و در ان
قبض و تریاقیت ست و آن حافظ صحّت و بسیار رقامع صفرا - مسکّن حدّت آن و نافع جوش خون
و منافع بسیار دارد (الخ) پس بخیال ما اترار و اتراز ہر دو مفرّس باشد و تصرّف فارسیان است

که لغت بربری راکه (ابراز) به بای عربی و زای معجمه آخر بود به تبدیل بای عربی با تای فوقانی (برخلاف قیاس) اتراز کرده باشند و هم آخرش را برخلاف قیاس به رای مهمله بدل کرده (اترار) کردند (اردو) زرشک صاحب جامع اللغات نے اتراز پر لکھا ہے کہ - زرشک - جو ایک مشہور دوا ہے - (مونث)

اتراق بقول صاحب رہنمای سہولت بحواله سفرنامۀ ناصرالدین شاه قاچار بمعنی ایستادن و مقام کردن و بقول صاحب بول چال تاخیر و درنگ و دیر کردن و مقام کردن - صاحب انند به طای مهمله گوید که این مصدر عربی است بکسر اوّل بمعنی فرود کردن چشم و خوابانیدن و فرو افگندن سر را و هکذا فی منتهی الارب - پس عجبی نیست که تصرف معاصرین عجم بر سبیل مجاز در معنی است و هم در لفظ یعنی طای حطی بفوقانی بدل شد - هم بخیال ما این مصدر ترکی زبان باشد که بقاعدۀ شان علامت مصدر قاف در آخر است ولیکن حیف است که ما این لغت را در فرهنگ های ترکی نیافتیم (اردو) ٹھیرنا - مقام کرنا - دیر کرنا -

اترج بقول صاحب برهان و هفت بضمّ اوّل و رای بی نقطه و سکون ثانی و جیم میوه ایست که آنرا بفارسی ترنج گویند و پوست آنرا مربّا سازند - بخور کردن تخم آن بواسیر را نافع است و بعربی تفاح مائی خوانند - صاحب انند این را معرّب گفته و صاحب محیط بر ترنج نوشته که بعربی اترج و بلغت مصر ریحان و بیونانی قنطرما و بهندی بجورا - بالجمله این ثمر بستانی است که بلغت مغربی اینرا آبت نامند - بقول شیخ پوست زرد آن گرم در اوّل و خشک در آخر دوم و بقول صاحب کامل و صیدنه گرم و خشک در دوم و هم چنین برگ و گل آن بعد و دست این بثبت رسانند طو

وآنچہ ترش باشد بارد و یابس در درجۂ سوم ۔ مطفی حرارت جگر و مقوّی معدہ و مشتہی طعام وقامع حدّت صفرا و منافع بسیار دارد ۔ (اردو) ترنج ۔ بقول آصفیہ (فارسی) مذکر ۔ کدہل بجورا ۔ ایک قسم کا بڑا میوہ جس کو کھٹے اور رنگ ترے میں پیوند لگا کر پیدا کیا ہے ۔

(۱) اتسز | بقول صاحب ہفت بکسر اوّل و سکون ثناة فوقانی وکسر سین مہملہ و زای ہوّز نام پادشاہ خوارزم است و زمخشری در زمان او بودہ و او با سلطان سنجر جنگ کرد گویند این لغت ترکی است و معنی ترکیبی آن بی گوشت کہ کنایہ از لاغر باشد و در طبقات ناصری بنظر آمدہ کہ رشید الدین وطواط کتاب حدیقۃ السحر باسم او تصنیف کرد (انتہی) خان آرزو ہم در سراج ذکر این کردہ صاحب برہان این را بزیادت تحتانی بعد سین مہملہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(۲) اتسیز | نوشتہ صاحب انندرا با برہان اتفاق صاحب جامع ذکر این کردہ گوید کہ بروزن مہمیز است مؤلف گوید کہ بزبان ترکی آت بمعنی لحم است (کذا فی کنز) و سز بکسر سین بقولش (ادات سلب) ہمچو (عقلسز) بمعنی عدیم العقل ۔ پس معنی نمبر (۱) عدیم اللحم باشد و بدین وجہ کہ سین مہملہ مکسور است ترکیان بقاعدۂ خود بعوض کسرہ یا نوشتہ باشند و فارسیان آن را (بہ تحتانی) خوانند دیگر ہیچ (اردو) ہڈیون کا مالا ۔ نہایت دبلا ۔

اتشچی | صاحب سواء السبیل گوید کہ بفتح اوّل و سکون دوّم وکسر سوّم مرکّب است از (آتش) کہ فارسی است و (چی) کہ کلمۂ ترکی است مفید معنی نسبت بمعنی (۱) تون تاب (۲) آتشبان ۔ (انتہی) مؤلف گوید کہ بخیال ما (چی) بہ جیم فارسی باشد نہ بہ جیم عربی ۔ صاحب برہان صراحت کردہ است کہ (چی) را چون بآخر کلمۂ ترکی افزایند معنی صانع و فاعل آنچیز شود ۔ پس اندرین صورت (آتشچی)

بجیم فارسی بمعنی (۱) افروزندۀ آتش حمام و (۲) بمعنی آتشبان باشد- از محققین فرس دیگر کسی ذکر این نکرد مخفی مباد که ممدودۀ اول بکثرت استعمال بمقصورہ بدل شد- توان در اینجا بمعنی گلخن حمام باشد وتعریف مکمل آن بجای خودش آید و آتشبان در ممدودہ گذشت (اردو) (۱) حمام کا آتشخانہ روشن کرنے والا- (۲) دیکھو آتشبان-

اتشی | بقول صاحب برہان وجامع وہفت وسراج وانند بفتح اول وکسر ثانی وشین نقطہ دار وسکون تحتانی خارپشت بزرگ راگویند کہ خارہای خود را مانند تیر اندازد وآنرا سیخول نیز گویند- صاحب برہان (تشی) بدون الف بہمین معنی آوردہ گوید کہ بعضی گویند کہ عربیست- صاحب انند برلفظ (تشی) گوید کہ آنانکہ این را عربی گفتہ اند خطا کردہ اند- فارسی دری است ودر کل تبرستان شائع (انتہی) وصاحب دری وپہلوی لفظ (تشی) را بہمین معنی ذکر کردہ بالجملہ متحقق شد کہ این اسم جامد زبان دری است وفارسیان بقاعدۂ خود الف وصلی در اول این آوردہ (اتشی) کردند تحقیق لفظ تشی بجایش کنیم دراینجا ہمین قدر کافی است- بعض معاصرین عجم گویند کہ خارپشت چون انسان را بہبیند درمیان ہردو پای او درآید وخارہای پشت خود را بلند کند تا در جسم انسان بخلد وبعد ازان بگریزد تا سوزشی ہمچو آتش در جراحت پیدا شود وسم آن انسان را بکشد پس عجبی نیست کہ فارسیان برلفظ آتش یای نسبت آوردہ آتشی نامش نہادند وممدودہ از کثرت استعمال بمقصورہ بدل شد یا (تشی) ہمین معنی را با الف وصلی (اتشی) کردند واللہ اعلم (اردو) خارپشت- بقول صاحب آصفیہ (فارسی) اردو مین مستعمل- مذکر- سی- سیہ- ایک قسم کا کانٹے دار جانور جو

جو اکثر جنگل مین رہتا ہے جنگلی خاردار چوہا - اور آپ ہی نے سا ہی پر لکھا ہے کہ (ہندی) مونث - خار پشت بزرگ -

اتصاف بکسر اول وتشدید فوقانی - بقول صاحب آصفی موصوف شدن بچیزی وبقول صاحب منتخب صفت کردن ہم مؤلف گوید کہ این مصدر عربی است از باب افتعال وازینکہ فارسیان استعمال این ترکیب خود کردہ اند چنانکہ در ملحقات می آید ما ذکر این کردہ ایم (میرزا نصر اللہ فدائی سہ) از شوق بی نہایت دل بر رخ تو دست ؛ حرفی ز داستانی تو ام اتصاف ؛ (اردو) موصوف ہونا - وصف کرنا -

اتصاف توانستن استعمال بمعنی یارا وصف داشتن است سند این بر لفظ اتصاف از کلام فدائی گذشت (اردو) وصف کرسکنا (۱۲۰۴)

اتصاف داشتن استعمال - صاحب سیفی بذیل لفظ اتصاف ذکر این کردہ از معنی ساکت

مؤلف گوید کہ بمعنی متصف شدن وموصوف بودن است چنانکہ حزین اصفہانی گفتہ وصاحب آصفی نقلش کردہ (فقرہ) " بعلو فطرت اتصاف داشت " یعنی متصف بود - (اردو) - موصوف ہونا - متصف ہونا -

اتصال بکسر اول وتشدید تای فوقانی بقول صاحب آصفی پیوستہ شدن بچیزی صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ مصدر عربی است از باب افتعال فارسیان این را ترکیب خود با مصادر مختلفہ استعمال کردہ اند کہ در ملحقات می آید - بہار گوید کہ بمعنی رسیدن وپیوستن بچیزی (میر معزی سہ) محنت آن دارد کہ او را از فرقت افتراق ؛ دولت آن دارد کہ او را با وصالست اتصال ؛ مؤلف گوید کہ از کلام شعرا می کشاید کہ فارسیان اتصال را بمعنی قرب

و نزدیکی استعمال کردہ اند بمعنی حاصل بالمصدر (انوری ے) تا نباشد چارہ ہرگز بعد را از اتصال ¶ تا نباشد حیلہ ہرگز جسم را از انضمام ¶ (انوری ے) چو اتصال سعود و نحوس چرخ کبود ¶ رضا و خشم ترا در جہان ہزار اثر است ¶ (اردو) اتصال - بقول امیر (عربی) (اردو مین مستعمل) (مذکر) انفصال کی ضد - ملا ہوا - ہماری راے مین اسکا ترجمہ قرب ہے - قرب بقول آصفیہ (عربی) اردو مین مستعمل (مذکر) نزدیکی آصفیہ نے بہی لفظ اتصال کا ذکر کیا ہے بمعنی قرب (رشک ے) کہنے کے واسطے ہے شب وصل اسے فلک ¶ دیکہا ہے اتصال ہمین صبح شام کا ¶

اتصال افتادن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی واقع شدن قرب و نزدیکی شدن باشد چنانکہ نظیری گوید (ے) بزحمت اتصال افتد چو پیوندے برید از ہم ¶ بفرصت قطرہ دریا میشود چون قطرہ شد دریا ¶ (اردو) قرب حاصل ہونا۔

اتصال بودن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی قرب حاصل بودن چنانکہ قاسمی گونابادی گوید (ے) بیا ساقی آن کشتی چون ہلال ¶ کہ با آفتابش بود اتصال ¶ (اردو) قرب حاصل ہونا۔

اتصال جستن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ متصل و نزدیک شدن و واصل گشتن است او از خزین اصفہانی نثری بسند آوردہ (نثر) تا در سال ہزار و یکصد و سی و پنج بملا اعلی اتصال جست " (اردو) واصل ہونا - ملنا -

اتصال دادن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ قریب کردن و نزدیک کردن (ناظم ہروی ے) بجای تر دماغم کن چلالہ ¶ بماہی اتصالم دہ چو ہالہ ¶ (اردو) قریب پہنچانا -

اتّصال داشتن استعمال صاحب آصفی

ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلّف گوید که بمعنی قریب و متّصل بودن و یکجائی داشتن و قریب یکدیگر سکونت داشتن - او از حزین اصفهانی سند آورده (نثر) بار اقم این مقال سالها انس و اتّصال داشت" بخیال ما (انس و اتّصال داشتن) محاورۂ عجم است بمعنی باهمدیگر محبّت داشتن و این سند متعلق بدوست نه برای (اتّصال داشتن) (اردو) ایک جگہ رہنا - دوستی رکھنا محبّت رکھنا

(۱) **اتّصال یافتن** استعمال صاحب آصفی

ذکر این کرده از معنی ساکت سندش از نثر حزین اصفهانی است (نثر) در بهمان دیار برحمت کردگار اتّصال یافت" مؤلّف گوید که از الفاظ سند اصطلاح - - - - - - - - - - - -

(۲) **اتّصال یافتن برحمت کردگار** بمعنی مردن پیدا می شود و مجرّد (اتّصال یافتن) بمعنی قریب شدن و قرب حاصل کردن (اردو) (۱) قرب پانا (۲) رحمت حق سے واصل ہونا مر جانا

اتّفاق بکسر اوّل و تشدید تای فوقانی و کسر ش بقول صاحب آصفیه موافقت کردن و واقع شدن کاری - بهار گوید که باهمدیگر موافقت کردن و واقع شدن کاری و بدین معنی بالفظ افتادن و به معنی اوّل بالفظ ساختن و کردن مستعمل مؤلّف گوید که لغت عربیست بقول صاحب منتخب (۱) باهمدیگر موافقت کردن و یکی شدن (۲) بهموجب کارے واقع شدن (انتهی) فارسیان این را بمعنی موقع استعمال کرده اند که بر (اتّفاق افتادن) در ملحقات می آید استعمال فارسیان بر مصادر بیان کردهٔ بهار منحصر نیست بلکه زائد ازان که در ملحقات آید (ظهوری ۵ل) سوز جگر و تف درون رانه در سوختن دل اتّفاقست * (انوری ۵ل) ز اتّفاق رای تو با مجد دین آسوده گشت * عالمی در اضطرار و عالمی در اضطراب * سند معنی دوّم ز ملحقات می آید

(اردو) اتّفاق - بقول امیر (عربی) اردو مین مستعمل (مذکّر) (۱) نفاق کی ضد - موافقت - میل جول (نثر امیر) "اس معاملہ مین مجھے آپ کی راے سے اتّفاق ہے" (۲) کسی امر کے بے ارادہ اور بے سان گمان واقع ہونے کی جگہ (نثر امیر) "اتّفاق سے مین بچ گیا ورنہ وہ لے دے کے چلتا ہوتا" - "اتّفاق کی بات کہ اُن سے ملاقات ہوی گئی"۔

(۱۱۸۱) **اتّفاق آسمانی** (اصطلاح) بمعنی تقدیر آسمانی چنانکہ صاحب سرگذشت آوردہ (نثر) بخیال کشتن من افتادہ بودی ولیکن اتّفاق آسمانی (ع) کند تدبیرہای شخص باطل ۞ (الخ) "مؤلّف گوید کہ این روزمرّہ معاصرین عجم و متعلّق است بمعنی دوم لفظ اتّفاق کہ گذشت - (اردو) تقدیر بقول صاحب آصفیہ (عربی) اردو مین مستعمل (مونث) قسمت نصیب وہ اندازہ قدرت یا فطرت جو خدای تعالی نے ہر ایک چیز کے مادّے مین رکھدیا ہے -

اتّفاق افتادن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلّف گوید کہ

(۱۱۸۲) (۱) **اتّفاق افتادن باکسی** بمعنی با او ملاقات شدن و موقع ملاقات بدست آمدن باکسی است بطور اتّفاق کہ خبرش از اوّل نبود و این استعمال معاصرین عجم است چنانکہ در کلام خود آوردہ ایم (ســہ) دوش با پیوستہ ابرو اتّفاق افتادہ بود ۞ اتّفاق جفت ابروہا بطاق افتادہ بود ۞ و (۲) (اتّفاق چیزی افتادن) ہمچون اتّفاق سلام باجواب سلام افتادن و اتّفاق صلح افتادن کسی راباکسی بمعنی موقع آن بدست آمدن چنانکہ حافظ شیرازی گوید (ســہ) ببارگاہ تو چون باد را نباشد راہ ۞ کی اتّفاق جواب سلام ما افتد ۞ ظہوری (ســہ) اتّفاق افتد اگر صلح و صفائی بطبیب ۞ درد را جنگ و نزاعی بد و اخواہد بود ۞ و (۳) اتّفاق جام افتادن بمعنی موقع می کشی بدست آمدن

چنانکہ حافظ گوید (ســـہ) یکدو جامم دی سحرگہ اتّفاق افتادہ بود ٭ وزلب ساقی شرابم در مذاق افتادہ بود ٭ (اردو) (۱) اتّفاق ملاقات ہونا (۲) موقع ملنا جیسے اونکو کثرت کار سے جواب سلام کا موقع تک نہین ملتا۔ (۳) پینے کا موقع ملنا۔

اتّفاق بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بصلۂ بر ضد اختلاف بودن ویک رای ویک زبان شدن است چنانکہ سندش از قاسم گونابادی است (ســـہ) خراسان بود رشک خلد برین ٭ بود اتّفاق خلائق برین ٭ (اردو) اتّفاق ہونا جیسے آپکو ہماری راے سے اتّفاق ہو یا نہو ہم تو یہ کام کرین گے۔

اتّفاق جام افتادن مصدر اصطلاحی۔ (۱۱۸۳)
ذکر این برنمبر (۳) اتّفاق افتادن گذشت۔ (اردو) دیکھو اتّفاق افتادن کا تیسرا نمبر۔

(۱۱۸۴) **اتّفاق چیزی افتادن** استعمال ذکر این برنمبر (۲) (اتّفاق افتادن) گذشت (اردو) دیکھو اتّفاق افتادن کا دوسرا نمبر۔

اتّفاق ساختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ (۱) موافقت باچیزی کردن و (۲) قائم برامری شدن ہم۔ مرادف اتّفاق کردن (سعدی شیرازی ســـہ) ہمہ روز اتّفاق می سازم ٭ کہ بہ شب باخدای پردازم ٭ (اردو) (۱) اتّفاق کرنا (۲) ٹھانا۔ بقول آصفیہ منصوبہ باندھنا۔ پکّا ارادہ کرنا۔ (فقرۂ امیر) (۱) آپ دونون صاحب اتّفاق کرکے کام کرین تو اچھا ہے ''۔

اتّفاق کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ مرادف اتّفاق ساختن است کہ گذشت۔ سندش از وحشی یافقی است (ســـہ) زمانہ وصل ترا صد سبب مہیّا کرد ٭ ولی چہ سود کہ اقبالم

اتّفاق نکرد ۞ مخفی مباد که اتّفاق کردن بهم و باهم
هم متعلّق است باین (ابوطالب کلیم ره)
کنند از سر سپهری بی نفاق ۞ چو سرهای میزان بهم
اتّفاق ۞ (اردو) دیکھو اتّفاق ساختن۔
باہم اتّفاق کرنا بھی کہتے ہین۔

اتّفاق نمودن | استعمال صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلّف
گوید که مرادف اتّفاق کردن باشد۔
سندش از نصیر ہمدانی است (نثر)
"صدر مصراع نامش بانام صدرنشین
اصطفا اتّفاق نموده" (اردو) دیکھو
اتّفاق ساختن۔

اتمام | بکسر اوّل۔ بقول صاحب آصفیہ تمام کردن مؤلّف گوید که این لغت عربی
است صاحب منتخب هم ذکر این کرده فارسیان استعمال این با مصادر مختلفه کرده اند بمعنی
حاصل بالمصدر یعنی ختم که در ملحقات می آید (اردو) ختم۔ بقول آصفیہ (عربی) اردو مین
مستعمل (مذکر) انجام۔ انتہا۔ تمام۔ اتمام۔

اتمام دادن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلّف گوید که
بمعنی کامل کردن و باتمام رسانیدن سندش
از عرفی شیرازی است (ره) نامیه چون
چمن سبزه دهد اتمامش ۞ ناقص از کارگه آرند
صباغ ازل ۞ (اردو) انجام کو پہنچانا بقول
امیر پورا کرنا۔ (فقره) کام چھیڑ تو گیا ہے خدا
انجام کو پہنچاے "آپ ہی نے انجام دنیا
کو بھی انھین معنون مین لکھا ہے۔

اتمام یافتن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلّف گوید که
لازم انجام دادن است بمعنی ختم شدن سندش
از غیاث هروی است (ره) بحمدالله
مساعد گشت ایام ۞ سوم جزو ازکتابم یافت

اتمام ؛ (اردو) انجام کو پہنچنا۔ بقول امیر پورا ہونا۔ ختم ہونا (فقرۂ امیر) خدا کرے یہ کتاب	اسی خوبی کے ساتھ انجام کو پہنچ جائے!! (انتہی) (ع) مؤلف عرض کرتا ہے کہ آمین۔

اتنوگرافی بفتح اوّل وضمّ فوقانی ونون وکسر کاف فارسی وفا بقول صاحب رہنمای سیاحت که بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاه قاچار گوید عجایب خانه باشد۔ صاحب بول چال فرماید که آثار التلف ونمونهای اشیا، وآثار قدیم که آنرا بزبان انگلیسی (اتهنوگرافک) گویند مؤلف گوید که این مفرّس است ومعاصرین عجم همین را (اتینکه خانه) هم گویند وصاحب بول چال اشارۂ این هم کرده است (اردو) عجایب خانه بقول صاحب آصفیہ (عربی۔فارسی) اردو مین مستعمل۔مذکر۔ وه مکان جہان عمده عمده نادر اور انوکھی چیزین خواه جدید خواه قدیم سیر دیکھنے کے واسطے رکھی جاوین۔

اتو بقول بهار بضمّتین وتشدید دوّم وتخفیف آن آرایشی معروف که بر جامها کنند وتحقیق آنست که در اصل نام افزاریست که بدان اتو کنند وبمجاز بمعنی اوّل شهرت گرفته وبا لفظ کردن وکشیدن مستعمل ومباشر این کار را اتّوکش گویند (صائب ع) جامه را هرچند اتو بیشتر زیبا تر است ؛ صاحب غیاث گوید که اتو نام دست افزاریست که آنرا گرم کرده نقوش بر جامه می کنند خان آرزو در چراغ فرماید که به تخفیف هم آمده چنانکه اشرف گوید (س) بغیر من که متن نقش بوریا دارم ؛ اتو کشیده که دارد قبای عریانی ؛ (وحید س) زبیداد یار اتو کش مگو ؛ که افگند در آتشم چون اتو ؛ صاحب ساطع آورده که (اتّو) بالضّم وتشدید دوّم بزبان سنسکرت۔ مذکر۔ته وشکن جامه پس بخیال مؤلف میرسد که فارسیان این را از سنسکرت

گرفته اند و انچه بلاتشدید هم استعمال کنند تصرّف ایشان است (ارد و) اتّو - بقول امیر (فارسی) ارد و مین مستعمل (مذکر) یہ اصل مین اس آلہ کا نام ہے جس سے کپڑے پر زینت کی لئے نقش بناتے ہین مگر اصطلاح مین انہین نقوش کو کہتے ہین (رشک ؎) مار کر تلوار اپنے تیرہ بخت زار پر؛ پھبتی کہتے ہین سیاہ اطلس پہ اتّو ہو گیا؛ (ناسخ ؎) ستی ٹپک رہی ہے سراپاے یار سے؛ نو موجین شراب کی ہین قبا پر اتّو نہین؛

اتوت بقول صاحب برہان و ہفت بر وزن کبود بلغت ژند و پاژند بمعنی تندی و تیزی باشد صاحب جہانگیری در دستور چہارم خاتمۂ کتاب بذیل لغات ژند و پاژند ذکر این کردہ مخفی مبادکہ ہمین لغت بہر دو تای ہندی بفتح اوّل وضمّ دوّم در زبان سنسکرت بمعنی محکم آمدہ عجبی نیست کہ فارسیان ہر دو تای ہندی را تای عربی بدل کردہ بمعنی تندی و تیزی استعمال کردہ باشند یا اسم جامد فارسی قدیم باشد واللہ اعلم (ارد و) تندی - بقول آصفیہ (فارسی) ارد و مین مستعمل (مؤنث) تیزی -

اتّوزدن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بر جامہا نقشی کردن کہ ہمچو چین مسلسل باشد چنانکہ علوی مؤ فرخ آبادی گفتہ (؎) غمزہ را مہجر زرنگ بادہ گلناری کنند؛ بر قبای نازچین چین اتّو زنند؛ (ارد و) اتّو کرنا - بقول امیر کپڑے پر اتّو کا کام کرنا -

اتوشہ بفتح اوّل وضمّ ثانی و فتح شین معجمہ در ضمیمہ برہان ذکر این است فرماید کہ در مؤید از قنیہ نقل کردہ است کہ نام عمّۂ شاپور است و در دستور بانون آمدہ (انتہی) ما از مؤید ہم تصدیق این یافتیم (ارد و) اتوشہ - شاپور کی پھپی کا نام -

اتوکاتو بکسر اوّل وضمّ واو وتای فوقانی بقول صاحب بول چال مفرّس ایڈووکیٹ است که در انگلیسی بمعنی وکیل وصلاح کار باشد یعنی مشیر قانونی - ناصرالدین شاه قاچار در سفرنامه ذکر این کرده ومعاصرین عجم در روزمرّه واصطلاح دفتری استعمال این کنند - (اردو) امیر نے ایڈووکیٹ پر لکھا ہے کہ (انگریزی) اردو مین مستعمل - مذکر - وکیل - مشیر -

اتوکردن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که مراد اتوزدن است سندش از واله هروی ست (ص)
یا زجار فنگان اتوکردند ٭ دلق بیدرز ربع مسکون را
(اردو) دیکھو اتوزدن -

(الف) **اتوکش** استعمال واصطلاح
(ب) **اتوکشیدن** مصدر اصطلاحی
(ج) **اتوکشیده** (الف) رکسی از اہل لغت ذکر نکرده ما می گوئیم که از مصدر (اتوکشیدن) که بمعنی حقیقی مرادف اتوزدن وکردن است اسم فاعل واسم مفعول ترکیبی یعنی (۱) کسی که اتو بر پارچه کند و (۲) پارچه که اتوزده باشد - (۳) فارسیان بمعنی دوم یار را (اتوکش) گفته اند واتوکش هم بصفت یار آورده اند واین استعاره باشد به تشبیه چین جنبش که با پارچهٔ اتوکشیده مشابهت دارد واگرچه محاورهٔ اردو ودر فارسی هم اتو کشیدن بمعنی زدن رآئینے که نقش ضرب بر جسم مضروب پیدا شود گیریم درین صورت اتوکش بمعنی یاری باشد که جور وجفا بر عشّاق کند - تا استعمال آخر الذّکر را در کلام شعرای فرس نیافتیم پس معنی سوم که استعاره باشد همان است که یار را به تشبیه چین جنبش اتوکش گوئیم که اسم مفعول ترکیبی است (طاهر وحید ص)
زبیداد یار اتوکش مگو ٭ که افگنده در آتشم چون اتو
(ب) اتوکشیدن مصدریست بمعنی (۱) اتوزدن وکردن که گذشت صاحب بحر عجم ذکر این کرده که بمعنی

شکن دادن جامه باشد و نیز فرماید که (۲)
ظاهر از بان بر آوردن و دُم لابه کردن سگ
نیز - خان آرزو در چراغ هم ذکر این کرده و بهار
نسبت این گوید که زبان بر آورده رم کردن
سگ مؤلف گوید که سگ به محبت مالک خود
دو قسم حرکت کند یکی اینکه باظهار محبت پیش پای
مالک بر زمین می چسپد و دُم را حرکت می دهد و از
حرکت دُمش نشانها بر خاک می افتد این راهم
اتوکشیدن سگ توان گفت دیگر این که از دو پای
پیشین بر جسم مالک بلند شود و نشانهای ناخنش
بر ملبوس مالک نمایان شود این حرکت راهم
اتوکشیدن سگ توان گفت بخیال ما زبان
بر آوردن را ازین تعلقی نیست چنانکه صاحب
بحر ذکرش کرده که زبانش در همچو حالت نمی بر آید
(میرزا طاهر وحید ۵) چو سگ گرد آن کوی
بو می کشم ؛ بیاد اتوکش اتو می کشم ؛ (۳) بقول
صاحب بحر و بهار و خان آرزو در چراغ بمعنی

خمیازه کشیدن سند بهار و خان آرزو همان شعر
طاهر وحید است که بر (اتوکش) گذشت بنده
عرض می کنم که طاهر وحید یا بدا (اتوکش) گفته و بصفت
یار هم (اتوکش) را آورده پس اتوکشیدن یار -
(خمیازه کشیدن) نباشد بلکه چین بجبین شدنش
به تشبیه افتادن شکن بر جبینش - اگرچه در خمیازه
هم در بعض مقامات جسم چین پیدا میشود مگر نه چنان
که بر جبین شکن افتد که این با پارچۀ اتو کرده شده
شباهت کامل دارد الحاصل معنی سوّم که استعارةً
پیدا کردهٔ اهل تحقیق بوسیلهٔ همین یک سند وحید
است نزد ما غیر مسلّم و برای ما معنی سوم (چین
بجبین شدن) باشد و بس (ج) اتوکشیده -
بقول بهار (۱) جامهٔ که بران اتو کرده باشند مؤلف
گوید که (۲) اسم مفعول (ب) بمعنی سوّم هم چرا
نگیریم (محمد سعید اشرف ۵) بغیر من که بتن
نقش بوریا دارم ؛ اتوکشیده که دارد قبای
عریانی ؛ (اردو) (الف) (۱) اتوکش -

بقول امیر (فارسی) اردو مین مستعمل اتّو کرنیوالا (امیر سے) وہ اتّوکش کا پسر مجھ پر ہے کیا گرم جفا پہ مارسے تلوار زنکی اسنے بہتون کو اتّو کیا ٭ (۲) اتّو کیا ہوا کپڑا (مذکر) (۳) چین بجبین۔ تیوری پر بل ڈالا ہوا ؎ ب (۱) دیکھو اتّو زدن (۲) کتے کا اپنے مالک کی محبت مین دبتے ہوئے دُم ہلانا۔ جس سے خاک پر نشان قائم ہون یا اگلے دونون پاؤن اٹھاکر باربار اپنے مالک کے لباس پر رکھنا اور بلند ہونا (۳) چین بہ جبین ہونا تیوری مین بل ڈالنا دیکھو ابرو پر چین کردن (ج) (۱) اتّو کیا ہوا کپڑا (مذکر) (۲) بل پڑی ہوئی تیوری (مونث)

اتّومبیل بفتح اوّل وضمّ فوقانی و میم وکسر بای موحدہ کالسکۂ را گویند کہ بقوت برقی یا کہربائی یا بوسیلۂ بخار سیر کند و این مفرّس است از (اٹومبیل) کہ لغت یونانی است و معنی لفظی این ارابہ کہ خود بخود روان شود۔ معاصرین عجم در روزمرّہ خود استعمال این کنند (اردو) موٹر یعنی وہ گاڑی جو خود بخود برقی۔ کہربائی یا بخاری قوّت سے چلتی ہے یعنی بغیر گھوڑے یا بیل وغیرہ جوتنے کے کسی اور طاقت سے اسکو چلاتے ہین (مؤنث)

الف مقصورہ باثای مثلثہ

اثاث لازمہ اصطلاح۔ بفتح اوّل وثانی وکسر زای معجمہ وفتح میم مرکب است از ہردو لغت عربی زبان۔ معاصرین عجم این را بمعنی اسباب ضروری استعمال کردہ اند و صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این کردہ (اردو) سامان ضروری۔ اسباب ضروری (مذکر)

اثبات بکسر اوّل بقول صاحب آصفی معنی قرار دادن مؤلف گوید کہ لغت عربی است

از باب افعال و بقول صاحب منتخب بمعنی قرار دادن و نوشتن فارسیان بمعنی ثابت کردن و ثبوت و ثبت استعمال می کنند و ترکیب خود با مصادر متعدده آورده اند که در ملحقات می آید (ظهوری ؎) بہر اثبات سعی خود و اظهار ٭ از تغافل گواه می خواهد (وله ؎) گواهان رنگین در اثبات عشق ٭ رخ کاهی و گریۂ آل شان ٭ (وله ؎) دلم گم کرده راهی تا خم آن طرۂ آورم پریشانیست در اثبات این معنی گواه من ٭ سند معنی ثبت بر (اثبات یافتن) می آید (اردو) اثبات - بقول امیر (عربی) اردو مین مستعمل (مذکر) نفی کی ضد - ثابت - ثبوت (برق ؎) منھ چھپانا ہی ترا حسن کے جانے کی دلیل ٭ خط کا اثبات ہوا جبکہ نقافہ دیکھا ٭ ثبت - بقول آصفیہ (عربی) مذکر تحریر - ترقیم -

اثبات آمدن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که بمعنی ثبوت و واقع شدن است سندش از سحابی استرابادی است (؎) هر چند که خلق نفی تو حید کنند ٭ از بہر خدا شناس اثبات آمد ٭ (اردو) ثبوت ہونا - ثبوت واقع ہونا -

اثبات شدن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که بمعنی ثبت شدن است چنانکه از سندش پیدا است (شیخ حزین اصفهانی) چند بیت از ان که بخاطر فا مانده اثبات میشود ٭ (اردو) ثبت ہونا - لکھا جانا -

اثبات کردن استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که بمعنی ثابت کردن و ثبوت قرار دادن است سحابی استرابادی (ع) بر من عمل تباه اثبات مکن ٭ (ظهوری ؎) بجان رنجیده و دل میکند اثبات نفی این ٭ نمی آید مرا هم هیچ باور تازگی دارد ٭ (جامی ؎) هر که نفس را کند اثبات جان ٭ جز سخن خوش نبود جان آن ٭ (اردو) ثابت کرنا - ثبوت قرار دینا -

اثبات نمودن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که مرادف اثبات کردن است ظهیر تفرشی نثر) قامت سرو الف استقامت در غلالۂ لالہ آل بصورت نفی ما سوا اثبات معنی توحیدش نموده " (اردو) دیکھو اثبات کردن

اثبات یافتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که بمعنی ثبت شدن و نوشته شدن است آخرین اصفہانی نثر) در قصائد و غزلیات و قطعات مضامین خوب و ابیات مرغوب دارد و این چند ابیات اثبات یافت " (اردو) ثبت ہونا ۔ لکھا جانا ۔

اثر بقول صاحب آصفی بروزن شرر بمعنی (۱) نشان باشد بقول بہار آثار جمع آن و با لفظ بستن و داشتن و رفتن و کردن و گذاشتن و گرفتن و آمدن و نمودن مستعمل مؤلف گوید که این لغت عربی است بقول صاحب منتخب بالفتح جوہر شمشیر و نقل کردن سخن و بالکسر نشان و بفتحتین نشان و نشان زخم و سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم (انتہی) فارسیان این را بترکیب خوبی با مصادر متعدده استعمال کرده اند که در ملحقات می آید و بر صراحت بہار انحصاری نباشد و (۲) بمعنی نتیجه و (۳) بمعنی تاثیر ہم آمده و (۴) بمعنی نقش قدم (انوری ۵۱) ای سکندر اثری کانچه سکندر نگشاد ؛ کار فرمای تفاوت بد و پیغام گرفت ؛ (وله ۵۲) نی مراتب کنون که می بینی ؛ اثر جزو کلّی قدر است ؛ (ظہوری ۵۳) وعده ادا د آشتی بونا ؛ اثر انتظار را آخر ؛ (انوری ۵۳) روز یکه دوان بر اثر آتش شمشیر ؛ چون با د خورد شیر علم شیر اجم را ؛ سند معنی سوّم در ملحقات می آید (عرفی ۵۴) بر اثر رہرو معراج راز ؛ گرم عنان شو و سه میدان بتاز ؛ (اردو) اثر بقول امیر عربی ۱۱ اردو میں مستعمل (مذکر) (۱) بمعنی نشان

علامت (نسیم ؎) کسی صورت کو استقلال دم بھر بھی نہیں رہتا ٭ اثر باقی ہے آنکھوں میں مری خواب پریشان کا ٭ (۲) اثر بمعنی نتیجہ (فقرۂ امیر) ہزار نصیحت کرو کچھ اثر نہیں ہوتا" (۳) اثر بمعنی تاثیر جیسے (فقرۂ امیر) دعا کیسی کوسنے میں بھی اثر نہیں رہا" آپ نے فرمایا ہے کہ اثر بمعنی سنّت رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی اردو میں مستعمل ہے (۴) نقش قدم دیکھو اثر پائے۔

اثرار بقول صاحب برہان بر وزن و معنی (اترار) کہ زرشک باشد و آنرا در اشتہا و طعامہا کنند مقوّی دل و جگر و معدہ تا ذکر این بر لفظ اترار کردہ ایم۔ ثای مثلثہ بجای تای فوقانی قول گیلانی است عجبی نیست کہ این عربی باشد ولیکن لغات عربی ازین ساکت صاحب محیط ذکر این کردہ ہمین قدر نویسد کہ ہمان (اترار) است و تحقیق لفظ نمی کند واللہ اعلم۔ (اردو) دیکھو اترار۔

اثر افتادن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلّف گوید کہ بمعنی رسیدن اثر و متاثّر شدن چیزی و پیدا شدن تاثیر است چنانکہ ملّا جامی گوید (؎) خاک زگردون بنود تا بناک ٭ تا اثر مہر نیفتد بخاک ٭ (اردو) اثر پڑنا۔ بقول امیر اثر ہونا (فقرہ امیر) آپکی سفارش کا ان پر بہت اثر پڑیگا"

اثر بخشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلّف گوید کہ بمعنی اثر کردن یعنی تاثیر در چیزی پیدا کردن باشد چنانکہ تاثیر گوید (؎) اثر۔ تاثیر اگر وا اثرون نہ بخشد کوشش بیجا ٭ چرا از جزو ناری کار مردم خام می گردد ٭ (اردو) دیکھو اثر کرنا۔ اثر بخشنا بھی کہ سکتے ہیں۔

اثر برخاستن استعمال۔ بمعنی قایم شدن نشان است چنانکہ ظہوری گوید (؎) کوہ غم بر کمر آنطور نبی باید رفت ٭ کہ براہ قدم از کس

(۵۷۱۱)

اثری برخیزد٭ (اردو) نشان پڑنا۔

اثر برداشتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ قائم نداشتن اثر و دور کردن اثر باشد (تاثیر اصفہانی س) صد فکر اثر ز طاعتم بردارد٭ صد سہو سر از عبادتم بردارد (اردو) اثر زائل کرنا۔ اثر مٹانا۔

اثر بردن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ زائل کردن اثر باشد چنانکہ نظیری نیشاپوری گفتہ (س) اثر عتاب بردن ز دل ہم اندک اندک٭ بدیہہ آفریدن بہ بہانہ ساز کردن٭ (عرفی س) از نالۂ شبانہ اثر بردہ ایم ما٭ ناموس گریہای سحر بردہ ایم ما٭ (اردو) دیکھو اثر برداشتن

(۱۱۷۱) **اثر بر عکس دادن** | مصدر اصطلاحی۔ تاثیر بر عکس پیدا کردن چنانکہ ظہوری گوید (س) شیخ پیش از توبہ این رندی و بی باکی نداشت٭ میدہد گویا اثر بر عکس استغفار را٭ (اردو) الٹا اثر پیدا کرنا۔

اثر برگردیدن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ معکوس شدن و منقلب گردیدن اثر یعنی اثری کہ مطلوب است برعکس آن ظاہر شدن چنانکہ شفائی اصفہانی گوید (س) تمام دردم و ترسم کہ چون تو برگردی٭ اثر ز عشق و اجابت ز آہ برگردد٭ (اردو) الٹا اثر ہونا۔

(۱۱۷۲) **اثر برگرفتن** | استعمال۔ زائل کردن اثر است مرادف اثر برداشتن کہ گذشت (ظہوری س) خود را ز بیم زخم ظہوری مکن خموش٭ بنگردش اثر ز آہ و فغان برگرفتہ ایم (اردو) دیکھو اثر برداشتن

اثر بستن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ قائم کردن و پیدا کردن اثر است۔ چنانکہ ظہوری گوید (س) دل است اینکہ از گریہ ریزد شرر٭ دل است اینکہ بر نالہ بندد اثر٭ (اردو) اثر دکھانا۔ تاثیر پیدا کرنا۔

اثر بودن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ

از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی نشان بودن
است و بودن تاثیر (قاسمی گونابادی ع) زدودلت
بود طالعت را اثر ؛ (انوری ے) و ندران مملکت
وسلطنت وآن دولت ؛ چہ اثر بود از وہم بسفرہم
بحضر ؛ (اردو) اثر ہونا دونون معنون مین ۔

اثر پای | استعمال ۔ صاحب روزنامہ (اثر
پای بزرگی را بمعنی نقش قدم بزرگی آوردہ وبخیال
ما (اثر پای) بمعنی نقش قدم ونشان قدم است
ناصر الدین شاہ قاجار در سفرنامۂ خود ذکر این فرمودہ
است (اردو) نقش قدم ۔ بقول صاحب آصفیہ
(فارسی) اردو مین مستعمل (مذکر) نقش پا ۔ پانون کا
نشان نشان پا بھی کہتے ہین (ناسخ ے) پر زعب
زمین کوچۂ قاتل کی ہے ایسی ؛ ٹھیرے نہ جہان
نقش قدم رہگزری کا ؛ (داغ ے) ابھی اس
راہ سے کوئی گیا ہے ؛ یہ شوخی کہہ رہی ہے
نقش پا کی ؛ (سالک ے) تو جس طرف سے
گزرے جھکتے ہین سر ہزارون ؛ بنتا ہے
نقش سجدہ تیرے نشان پا کا ؛

(۱۱۸۸) **اثر پذیر شدن** | استعمال ۔ بمعنی قبول کردن اثر
ومتاثر شدن باشد چنانکہ ظہوری گوید (ے)
ایدل اثر پذیر شد افسون دوستی ؛ دیگر برو بخواب
کہ افسانہ درگرفت (اردو) متاثر ہونا ۔ اثر قبول
کرنا ۔ اثر پذیر ہونا ۔ امیر نے صرف اثر پذیر کا ذکر
فرمایا ہے بمعنی اثر قبول کرنیوالا ۔

اثر پذیرفتن | استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این
کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ مرادف
(اثر پذیر شدن) است کہ گذشت (حزین اصفہانی
ے) از فیض تو گردید مخمر گل آدم ؛ معلول پذیرد
اثر از علت اولی ؛ (اردو) دیکھو اثر پذیر شدن

۱۸۹۰ **اثر تنگ است** | (مقولہ) بمعنی اثر کم
است ۔ چنانکہ ظہوری گوید (ے) لبش ہنوز
نگردید تربہ دشنامم ؛ دعا نہ از تہ دل می کنم اثر
تنگست ؛ (اردو) اثر کم ہے ۔

اثر جستن | استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این

کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ تلاش نشان کردن باشد بہ ضم جیم (وحشی یافقی ٥) سوخت پاکم آنچنان ہجران عاجز سوز تو ؛ کز تنم آنکو اثر می جست خاکستر ندید ؛ (اردو) نشان ڈھونڈنا۔

اثر دادن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ (۱) ظاہر کردن اثر و اثر کردن باشد و (۲) خلقت کردن اثر و اثر بخشیدن (فیضی ع ۱) مرہم چہ اثر دہد در داغ ؛ (ظہوری سلہ) تا سحر لب بخندہ مہمان بود ؛ داد اثر گریہای زار ام شب ؛ (ولہ سلہ) میی صحبت اثر دہد ترسم ؛ از حریفان بیوفا گریز ؛ (نظامی سلہ) آن دل کز دین اثرش دادہ اند ؛ ز آنسوی عالم خبرش دادہ اند ؛ (ظہوری سلہ) بجرات نفس از نالہای خود خجلم ؛ اثر دہندۂ افغان لب صبور دہد ؛ (اردو) (۱) اثر ظاہر کرنا۔ اثر کرنا (۲) اثر پیدا کرنا۔ اثر بخشنا۔ دیکھو اثر کردن

اثر داشتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی با اثر و پر تاثیر بودن است (نظیری نیشاپوری ٥) اگر مقبول و گر مردود حرف ما اثر دارد ؛ توان تعویذ بازو کرد حرف باطل ما را ؛ (ظہوری ٥) زندہ گردید درد و درمان مرد ؛ نالہائی کہ این اثر دارد ؛ (انوری ٥) رویش از غصۂ ایام بر دشمن و دوست ؛ داشتی چون گل خود رو اثر خوف و خجل ؛ (صائب ٥) نالۂ سینۂ مجروح اثر دارد ؛ زخم چندانکہ بہم نامدہ محراب دعاست (اردو) اثر رکھنا۔ بقول امیر تاثیر رکھنا۔ با اثر ہونا۔ (آتش ٥) حقیقت آدمی کی گاؤ خر نہین رکھتے ؛ بیان مین لطف زبان مین اثر نہین رکھتے ؛

اثر دانستن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ واقف شدن از اثر باشد۔ (فغانی شیرازی ٥) ناقص شد ازین طارم فیروزہ فغانی ؛ مسکین اثر طالع

فیروزہ نہ دانست ؛ (اردو) اثر پانا ۔ اثر معلوم کرنا

(۱۱۹۰) **اثر در آمدن** استعمال پیدا شدن اثر باشد چنانچہ ظہوری گوید (ص) وشنام دہ است در دعا باش ؛ باشد نفس اثر در آید ؛ (اردو) اثر پیدا ہونا ۔

(۱۱۹۱) **اثر در پیٔ افغان گردیدن و گشتن** (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد از اطمینان بودن کہ فغان اثر دارد چنانکہ ظہوری گوید (ص) زنہار ظہوری تنگشائی لب زاری ؛ ہر چند اثر در پیٔ افغان تو گردد ؛ (اردو) اس بات کا اطمینان ہونا کہ فغان مین اثر ہے ؛

(۱۱۹۲) **اثر در دعا پیچیدن** (مصدر اصطلاحی) مخفی داشتن اثر در دعا باشد چنانکہ ظہوری گوید (ص) رود بر باد ترسم آبروی اعتبار من ؛ چہ محتاجم بدشنامی اثرہا در دعا پیچم ؛ (اردو) اثر کو دعا مین چھپانا ۔

(۱۱۹۳) **اثر در زدیدن** (مصدر اصطلاحی) اثر را کم کردن چنانکہ ظہوری گوید (ص) دشنام او نہ بست ظہوری اگرچہ صف ؛ گاہی ضرورت است اثر در دعا مزد ؛ (ولہ ص) مزرع سینہ بدہقانی من آباد است ؛ دردمی کارم و از نالہ اثر می دزدم ؛ (اردو) اثر کم کرنا ۔ تاثیر نہ ہونے دینا ۔

اثر دیدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ معنی اثر یافتن و متاثر شدن و مشاہدہ کردن اثر است (بدر چاچی ص) ز اقبال آفتاب کمالی بہ بدر بادؔ ؛ کز نقص روزگار نہ بیند دگر اثر ؛ (انوری ص) ازان ضمیر ثواب آن اثر ہمی بینم ؛ کہ مثل آن نگذشتہ است ہرگزم بہ ضمیر ؛ (اردو) اثر قبول کرنا ۔ متاثر ہونا ۔ اثر دیکھنا ۔

اثر رفتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ زائل شدن اثر باشد چنانکہ سلمان ساوجی گوید

(ف) جگرم خون شد وازدیدہ برون رفت و
زفت ٭ اثر داغ فراق تو ہنوز از جگرم ٭ (اردو)
اثر جانا۔ زائل ہونا۔

اثر رمیدن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ زائل
شدن اثر است ظہوری (ف) دعایش گر
نگردد با اثر رام ٭ اثر از دم رمد چون وحشی از دام
(اردو) اثر جاتا رہنا۔ زائل ہونا۔

اثر روئیدن | (مصدر اصطلاحی) پیدا (۳)
شدن اثر باشد چنانکہ ظہوری گوید (ف) خوشا
روزیکہ از کشت دعای دل اثر روید ٭ بدشنامی
زمغز تلخ من تنگ شکر روید ٭ مخفی مباد کہ ظہوری
اثر را از کشت دعا رویانیدہ است (اردو)
اثر پیدا ہونا۔

اثر ریختن | استعمال۔ بمعنی ظاہر شدن اثر (۱۱۹۵)
باشد چنانکہ ظہوری گوید (ف) ظہوری
ترسم آتش در شب غم افگنی ناگہ ٭ دعائی کز
دعاہای سحر سوزد اثر ریزد ٭ (اردو) اثر ظاہر ہونا
اثر پیدا ہونا۔

(۱۱۹۶) اثر زندگی | استعمال۔ بمعنی نتیجۂ زندگی
کنایہ باشد از اعمال۔ سند این بر (اثر فرستادن)
می آید (اردو) اعمال۔ بقول امیر عمل کی
جمع افعال۔ کام۔ بغیر ذکر نیک و بد کے مطلق
اعمال کا جب استعمال کیا جاتا ہے تو بیشتر
برے افعال مقصود ہوتے ہین (مذکر) رند (ف)
واہ ری شان کریمی مجھے بخشا رب نے ٭
اپنے اعمال سے دیکھا جو پریشان مجھکو ٭

اثر ستان | استعمال۔ بہار گوید کہ از عالم نظر بستان
مؤلف عرض کند کہ مقصودش جز این نباشد
کہ جائیکہ در آن کثرت اثر باشد کہ (ستان)
بقول برہان بکسر اول جائے انبوہی و بسیاری
چیزہا باشد ہمچو گلستان و نیستان۔ باین معنی
بدون ترکیب گفتہ نمیشود ظہوری (ف) پیش
ازین تیغ نفس را دم تاثیر نبود ٭ آہ برخاست

درو نم اثرستان گشته است ؛ (اردو) وہ جگہ جہاں اثر بکثرت ہو۔

اثر طلبیدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که اثر و تاثیر خواستن است (طالب آملی ؎) بہر ترانہ چو طالب نمی کشایم گوش ؛ اثر ز زمزمۂ عاشقانہ می طلبم ؛ (اردو) اثر چاہنا ۔

اثر فرستادن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که منتقل کردن نتیجہ باشد (نظیری نیشاپوری ؎) اثر زندگی بگور فرست ؛ عذر پیدا مکن بہانہ منہ ؛ بخیال ما ازین سند (اثر زندگی) بمعنی اعمال پیدا می شود کہ بجایش ذکر کرده ایم و (اثر زندگی بگور فرستادن) پیدا می شود و مجرد (اثر فرستادن چیزی) نیست

اثر فرسوده گشتن استعمال ۔ بمعنی کم شدن اثر باشد چنانکہ ظہوری گوید (؎) بضبط آه برہمن گشتہ تہدید نفس واجب ؛ اگر بگذارمش خود سر اثر فرسوده می گردد ؛ (اردو) اثر کم ہونا ۔ اثر گھٹ جانا ۔

اثر کردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید کہ ۔۔۔۔

اثر کردن در چیزی بمعنی متاثر شدن آن چیز باشد چنانکہ سیری جرباد قانی گوید (؎) محبتی کہ اثر در دل کسی نکند ؛ ہزار بار بگرد سرم ہوس گردد ؛ (عرفی ؎) چون اثر در تو کند عشق کہ اعجاز مسیح ؛ مرده را جان دہد آدم نکند حیوان را ؛ (ولہ ؎) بس کہ در کامم اثر کرد است ذوق اتفاق ؛ بادرم تا دیدکہ زاہد با برہمن ننشست ؛ (اردو) اثر کرنا ۔ بقول امیر تاثیر کرنا (برق ؎) اتنا تو جذب عشق نے بار سے اثر کیا ؛ اسکو بھی اب ملال ہے میرے ملال کا ؛

اثر گذاشتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید کہ ۔۔۔

اثر گذاشتن در چیزی آنرا متاثر کردن است

(۱۱۶۷)

چنانکہ صائب گوید (ے) ز آب تیغ اثر در گلو ما بگذار ٭ ازین شراب نمی در سبوی ما بگذار ٭

(اردو) اثر پہنچانا۔

اثر گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ متاثر شدن است (انوری ے) از بوی تو ربودہ نشان مشک و غالیہ ٭ وز روی تو گرفتہ اثر ماہ و آفتاب ٭ (اردو) متاثر ہونا۔ اثر پذیر ہونا۔

(الف) **اثر گم است** استعمال۔ بمعنی اثر باقی نماندہ است چنانکہ عرفی گوید (ے) طالع ببین کہ با ثریا س می رود ٭ این نالہ حزین کہ اثرہا درو گم است ٭ عرض مشو کہ بخیال ما۔ (۱۱۵۲)

(ب) **اثر گم شدن** بمعنی باقی نماندن اثر یا شدن اگرچہ در سند عرفی کہ بالا مذکور شد استعمال این بالفظ شدن نیست از معاصرین عجم تحقیق این کردہ ایم (اردو) (الف) اثر گم ہے۔ اثر باقی نہین رہا ہے۔ (ب) اثر گم ہونا اثر باقی نہ رہنا۔

(۱۱۵۵) **اثر گنجیدن** مصدر اصطلاحی۔ بمعنی اثر شدن باشد چنانکہ ظہوری گوید (ے) لبالب گشتہ بیرون و درون از راحت درد ٭ نگنجد گر اثر از نالہ ہای زار می گنجد ٭ (اردو) اثر ہونا

اثر ماندن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ باقی ماندن نشان و اثر باشد چنانکہ سلمان ساوجی گفتہ (ے) عاقبت ہم بکند نالہ سلمان اثرے ٭ کی کند کی نگراندم کہ نماند اثرم ٭ (حزین ع) تا نماند اثر از ہستی موہوم بجا ٭ (صائب ے) از عملداران بقدر ظلم می ماند اثر ٭ عالمی کز وی نمی ماند اثر عادل تر است ٭ (ولہ ے) در دل صاف نماند اثر تیغ زبان ٭ زخم این آینہ چون آب بہم می آید ٭ (فکاری اسفرائنی ع) چندان گریستیم کہ در ما اثر نماند ٭ (عرفی ے) ای گریہ جگر در یدہ بر دیدہ ماست ٭ ای نالہ اثر ماندہ بنالہ راز ٭ (اردو) نشان باقی رہنا۔ اثر باقی رہنا۔

اثر میان تنگدستان نشستن | مصدر اصطلاحی اثر باقی ماندن (۱۰۰۰)
است چنانکه عرفی گوید (ے) ز دعا چه کار
جویم که میان تنگدستان ؛ بهر اثر نا مرادی اثر
دعا نشسته ؛ (اردو) اثر جاتا رہنا کسی
چیز کا بے اثر ہونا۔

اثر نمودن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که (۱)
مرادف اثر کردن است و (۲) اثر ظاهر کردن
(نظام استرابادی ط) چنان نمود رطوبت
اثر بشاخ نهال ؛ که تر شوند جوانان بسایهٔ اشجار
(انوری ے) این به تاثیر آن نموده اثر ؛ وان
بتدبیر این سپرده زمام ؛ (اردو) (۱) دیکھو
اثر کردن (۲) اثر ظاهر کرنا۔

اثر نهفتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این
کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که اثر زائل
کردن است (نظیری نیشاپوری ے) می نوش
که آزو رکه شد تو به اجابت ؛ ذوق و اثر از
نغمهٔ داود نهفتند ؛ (اردو) اثر زائل کرنا۔

(۱۰۰۱) اثر واکشیدن | مصدر اصطلاحی حاصل
کردن اثر و متاثر شدن چنانکه طغرای مشهدی
آورده (نثر) از مربّع چارچمن فیضها دیده ام
و از مثلث سه برگه اثرها واکشیده ام" (اردو)
متاثر ہونا۔ اثر حاصل کرنا۔

اثر هشتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که بمعنی
نشان باقی داشتن چنانکه حزین اصفهانی گوید
(ے) پیمانهٔ نگاه تو از ما اثر نه هشت ؛ این طرفه
مجلسی است که ما را شراب خورد ؛ (اردو)
نشان باقی رکھنا۔

اثر یافتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که اثر
حاصل کردن و متاثر شدن باشد (خسرو دهلوی
ے) بسکه در یافت لطافت اثر ؛ نامده
حقیقت او در نظر ؛ (ظهوری ے) بانفس تفته

درونان اثری یافتہ اند ٭ آب درخواستہ و چشم تری یافتہ اند ٭ (عربی سہ) اثر از نمک	چو یابد دلم از شراب دائم ٭ کہ زجام قطرۂ می زلبش چکیدہ باشد ٭ (اردو) اثر پانا۔ متاثر ہونا۔

اثل | بقول برہان بفتح اوّل وسکون ثانی ولام نوعی از درخت گز را گویند و ثمر آن را گزمازہ و بعربی حب الاثل خوانند و طبیخ آن را با مویز بیاشامند جذام را زائل کند و بخور آن بواسیر را نافع و این لغت عربی است صاحب ہفت ہم ذکر این کردہ و صاحب انند انیز درخت شورگز گوید صاحب محیط فرماید کہ اثل بفانیز گویند دبیونانی افلارطس و بہ بربری اغرطا و بفارسی شورگز و بہندی فراش نامند لغت عربی است ۔ اسم نوع بزرگ درخت گز ۔ حب الاثل را د با غان درد باغت جلود استعمال کنند طبیعت این سرد و خشک در اول و بقول گیلانی سرد در اول و خشک در دوّم و گویند در سوم دران لطافت با قبض اندک است و در خاکستر آن قوت غسالیہ و در عذبہ قوّت قابضہ منافع بسیار دارد (الخ) ما باتباع صاحب برہان ذکر این کردہ ایم ۔ (اردو) فراش ۔ بقول صاحب آصفیہ ایک درخت کا نام ۔ جس کے پتے جھاو سے مشابہ ہوتے ہین اور ہوا مین نہایت شور کرتا ہے ایک قسم کا صنوبر یا شمشاد (مذکر)

اثلق | بقول صاحب برہان ۔ بفتح اوّل ولام وسکون ثانی وقاف نام فلفل بر یست بلغت بربری و آنرا بشیرازی تخم دل آشوب گویند و برگ آن مانند برگ زیتون باشد و بیخ انگشت ہمان است و آن بیشتر در کنار ہای رودخانہ روید ۔ خوردن آن منی را خشک سازد و بعربی حب العقد خوانند صاحب ہفت ہم ذکر این کردہ صاحب محیط گوید کہ

عربی (پنجنگشت) و برپنجنگشت فرماید کہ معرب آن فنجنگشت و بعربی اثلق و ذوخمسۃ صابع
و بیونانی اغنیس و بسریانی لیفس و بفارسی درخت مریم و بہندی سنبھالو گویند گیلانی
گوید کہ حق آنست کہ آن سنبھالو نیست در آثار و افعال متخالف مضعف باہ و شکنندۂ
شہوت است و تخم آن راحب الفقد بہمین جہت گویند کہ ازان فقدان شہوت جماع
میشود بالجملہ آن درختی است و برگ آن شبیہ بہ برگ انار و بر سر ہر شاخ پنج عدد برگ
شبیہ بہ پنج انگشت متقارب الاصول متفرق الاطراف چون بدست مالند بوی تیز ازان
آید گرم در اول و گویند در دوم و گویند در سوم و خشک در سوم و بعضی سرد در دوم و
خشک در اول دانستہ اند و تخم آن لطیف تر از برگ آن و محلل و ملطف و دران تفتیح
با قبض است و منافع کثیرہ دارد (اردو) مریم کا پنجہ ۔ بقول آصفیہ اسم مذکر۔ ایک خوشبودار
گھانس کا نام جو بشکل پنجہ ہوتی ہے اسکی نسبت مشہور ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ
نے جنتے وقت اس پر ہاتھ رکھا تھا اور اسی سبب سے اسکی یہ شکل ہوگئی ۔ کہتے ہین کہ جب ہی
سے اسکا خاصہ یہ ہوگیا تہا کہ جہان اس گھانس کو پانی مین ڈال کر حاملہ کے آگے رکھا
اور بچہ آسانی سے پیدا ہوگیا بعض نے لکھا ہے کہ اس گھانس کی خاصیت بھی یہی ہے
اور اسکو بنجو رمریم بھی کہتے ہین ہندوستان مین جر جیٹے کی جڑ کی بہی یہی خاصیت ہے
کہ جہان اسے عورت کے پیٹ سے باندھا اور بچہ آسانی سے پیدا ہوگیا (ذوق ؎)

اس زلف فتنہ زا کے لئے اسے مسیح دم ؛ کچھ دست شانہ پنجۂ مریم سے کم نہین ؛

اثمد بقول صاحب برہان بکسر اول و سکون ثانی و دال بی نقطہ سرمہ را گویند بہترین

آن صفا ہا نیست - آب رفتن چشم را برطرف کند و بر سوختگی آتش بپاشند نافع باشد و بضم اوّل و میم ہم بنظر آمدہ - این لغت عربیست صاحب محیط بر لفظ سرمہ نوشتہ کہ فارسی است و بعربی اثمد گیلانی می نویسد کہ آن سنگ معدنی مخلوق است دران تلمیع فضّی و ثقل رصاص مخالط آنست و لہذا چون با نقرہ بگدازند نقرہ را شکنندہ سازد و شیخ فرماید کہ آن جوہر است مردہ و قوّت آن شبیہ بقوّت رصاص سوختہ است - بہترین آن مشرقی اصفہانی - سرد دراوّل و خشک در دوّم و گویند سرد در اوّل ثانی و خشک در آخر آن و درین اختلافہا است شدید التجفیف - قاطع نزف الدّم و دران تحلیل و جلا و تنقیہ و تغریہ است منافع بسیار دارد (الخ) ما اتّباع برہان کردیم کہ این را درین کتاب آوردیم (اردو) سرمہ - بقول آصفیہ (فارسی) اسم مذکر - انجن - کحل - توتیا - ایک قسم کا سیاہ چمکتا ہوا پتھر جس مین سیسہ آمیز ہوتا ہے ایشیائی لوگ اسکو تقویت بصر کے واسطے نہایت باریک پیسکر آنکھون مین لگاتی ہین - اردو مین مستعمل ، (امیر ع) کیا سرمہ آنکھ مین بھی لگایا نہ جاے گا ؛

اثنا عشری (اصطلاح) بقول بحر (۱) طائفۂ شیعی منسوب بائمہ اثنا عشر و (۲) نام روئی ایست تحت معدہ کہ طول او دوازدہ انگشت مضموم باشد صاحب غیاث این را بالکسر و بفتح عین مہملہ و شین معجمہ نوشتہ ہمزبانش (اردو) (۱) اثنا عشری - بقول امیر امامیہ طریق کے لوگ - اہل تشیع - دوازدہ امام علیہم السّلام کی طرف منسوب (آتش ۵) ساغر صاف مئی حبّ علی مشرب ہے ؛ مرد مومن ہون مین اثنا عشری مذہب ہے (۲) فارسیون نے اثنا عشری ایک خاص آنت کو کہا ہے جو معدے کے نیچے ہوتی ہے جس کا

طول ۱۲ انگل ہوتا ہے۔

آثیژ بقول صاحب برہان بفتح اوّل وکسر ثانی وسکون تحتانی وزای فارسی (۱) دارویے است کہ آنرا بوی مادران خوانند گویند کہ چون آنرا در خانہ بگسترانند جمیع جانوران موذی بگریزند و (۲) شرارۂ آتش نیز گفتہ اند صاحب ہفت ہمزبان برہان - غالب دہلوی در قاطع گوید کہ آثیر بہ رای مہملہ در عربی زبان کرۂ نار را گویند - فرماید کہ در شرفنامہ دیدم کہ در بحث زای فارسی (ثرایژ) بہ زای فارسی و در آخر زای عربی بمعنی شرارۂ آتش و بوی مادران نیز پس برہان تحریف کرد کہ (ثرایژ) را (آثیژ) نوشت و این نہ عربی است و نہ عجمی بلکہ خنثی است (الخ) مؤلف گوید کہ ہمین لغت بقول صاحبان برہان وشمس ورشیدی بمعنی دوّم با بای موحّدہ بجای ثای مثلثہ وزای عربی بجای زای فارسی گذشت و در ممدودہ (آبیژ) بہر دو تحتانی وزای فارسی بمعنی دوّم مذکور شد - و صاحب برہان (ثرابیژ) بہ زای فارسی در اوّل و آخر با بای سوّم وتحتانی چہارم ہمین دو معنی آوردہ کہ بجای خودش بیاید پس بخیال ما خطای برہان چیست کہ او نقل لغتی کرد صاحب ہفت قلزم ہمزبان اوست عجمی نیست کہ فارسیان از لغت عرب (اثیر) را کہ بہ ثای مثلثہ و رای عربی بمعنی کرۂ آتش است گرفتہ باشند و بہ تبدیل رای مہملہ آخر بہ زای فارسی (خلاف قیاس) اثیژ کردند و بمعنی شرارۂ آتش استعمال نمودند و معنی اوّل مجاز معنی دوّم باشد کہ (بوی مادران) را ہم (اثیژ) گفتند زیرا کہ جانوران موذی چنانکہ از آتش میگریزند ہمچنان از بوی این دارو ہم بگریزند (اردو) (۱) چنا ماسی - دیکھو آیک ولالہ (۲) شرارہ - دیکھو ایلک کے دوسرے معنی -

الف مقصورہ با جیم عربی

اج بقول صاحب برہان بضمّ اوّل وسکون ثانی مطلق کدو را گویند خواہ کدوی قلیہ وخواہ کدوی قلیان وخواہ کدوے عسل یا سرکہ باشد صاحب جامع وہفت این را بفتح اوّل بروزن کج نوشتہ صاحب رشیدی وجہانگیری متّفق با برہان در نسخہ مطبوعہ مؤیّد آج بذیل لغات ترکی بمعنی گرد نوشتہ ودر نسخہ قلمی کدو وصاحب ترکی بر لفظ اچ بکسر اوّل وسکون جیم فارسی گوید کہ بمعنی بطن ودرون است بخیال ما این لغت ترکی است فارسیان بہ تبدیل جیم فارسی بجیم عربی وتبدیل کسرۂ اوّل بہ فتحہ مجازاً کدو را نام نہادند کہ شبیہ بہ بطن است واللہ اعلم (اردو) کدو - بقول آصفیہ (فارسی - اردو مین مستعمل) مذکر - ایک قسم کی ترکاری جو بیل مین تربوز کی طرح لگتی ہے - ہندی مین اسے لمبا گھیا - لوکی - عربی مین قرع - فارسی مین کدو کہتے ہین - شراب کی بوتل یا صراحی کو بھی اردو مین کدو کہتے ہین (دیکھو آصفیہ) لیکن شہد یا سرکہ وغیرہ کی بوتل کے لئے کدو نہین کہتے - اسی طرح کدوی قلیان کو اردو مین حقّہ کی کلی کہتے ہین

اجابت بقول صاحب آصفی بالکسر قبول نمودن وجواب دادن صاحب منتخب بر جواب دادن قانع مؤلّف گوید کہ مصدر عربی زبان است فارسیان بقاعدۂ خود با مصادر فارسی استعمال این کنند ومجرد اجابت را بمعنی قبولیت استعمال کنند (ظہوری ع) صدا اجابت بدعای دگران ارزانی ٭ لب افغان مرا زاری بی تاثیری ٭ (صائب ع) کلید قفل اجابت زبان خاموشی است ٭ قبول نیست دعا تا دعا توانی کرد ٭ (اردو) اجابت بقول آصفیہ عربی اردو مین مستعمل - مؤنث - قبولیت (قلق ع) ہو خیال قبول مین نہ خرین ٭ کہ اجابت

کھینگی خود آمین)؀

(۱۰۲) **اجابت بہر استقبال آمدن** استعمال بمعنی قبول شدن است چنانکہ سعدی شیرازی گوید (س) بترس از آہ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن؀ اجابت از در حق بہر استقبال می آید؀ (اردو) قبولیت کے آثار پیدا ہونا۔ قبول ہونا۔

(۱۰۳) **اجابت تراویدن** (مصدر اصطلاحی) بمعنی ظاہر شدن قبولیت است چنانکہ عرفی گوید (س) حذر کن کین دعای آتش آلود؀ کزین چشمہ اجابت می تراود؀ (اردو) قبولیت کے آثار ظاہر ہونا۔

اجابت نمودن (استعمال) صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی قبول کردن است (نظیری نیشاپوری س) بی محبت نہ نمودند اجابت ہرچند؀ بانگ تسبیح ملک بر فلک اعظم زد؀ (اردو) قبول کرنا۔

اجار دار استعمال۔ بقول صاحب بول چال در روزمرۂ معاصرین بمعنی (۱) مزدور و حمّال (۲) مستاجر بخیال ما (اجار) مخفف اجارہ باشد کہ می آید و (دار) امر از مصدر داشتن پس (اجار دار) اسم فاعل ترکیبی است بمعنی دارندۂ اجارہ (اردو) (۱) مزدور۔ بقول صاحب آصفیہ (فارسی۔ اردو مین مستعمل) مذکر۔ اجرت پر کام کرنے والا۔ مزدوری کرنیوالا۔ قلی۔ (داغ س) تھنے دی کوہ کن وقیس سے مجنون نسبت؀ کوئی دیوانہ نہین ہین کوئی مزدور نہین؀ (۲) ٹھیکے دار۔ بقول آصفیہ اسم مذکر۔ اجارہ دار وہ شخص جس نے ٹھیکہ لیا ہو۔

اجارہ بقول بہار بالکسر و رای مہملہ مزد دادن خانہ و جز آن و مزد۔ فارسیان این را بالفظ کردن بمعنی مزد گرفتن استعمال کنند صاحب آصفی گوید کہ بمعنی مزد بمزدور دادن و مزد گرفتن مستعمل۔ مؤلف گوید کہ این لغت عربی است

صاحب منتخب فرماید که بمزد دادن خانه وجز آن
باشد (الخ) و فارسیان با مصادر فرس این را
استعمال کنند و اجاره بمعنی تعاهد و متاجری گیرند
نه مزد یعنی قرار داد کاری برای رقمی معین یا قرار داد رقمی معین
برای چیزی به تعیین مدت و اجارت هم بهمین معنی
آورده اند سند این در ملحقات بر اجاره کردن
می آید - (اردو) اجارہ بقول امیر (عربی) اردو
مین مستعمل - مذکر - ٹھیکہ (بحر ع) نہ پھلا کشت
محبت کا اجارہ ہمکو ؛ مدتون تنکے چنے بحر یہ حاصل
ٹھہرا ؛

اجاره داشتن | استعمال - بمعاهده داشتن
وگرفتن کاری بتعیین اجرت یا بتعیین رقم و مدت
وازهمین مصدر است اجاره دار که مخففش (اجار
دار) گذشت - دیگر کسی ذکر این مصدر نکرد (اردو)
اجارہ کرنا - بقول امیر ٹھیکہ لینا - (دیکھو اجارہ کردن)

اجاره کردن | استعمال - صاحب آصفی ذکر
این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که مراد
اجاره داشتن است و فارسیان اجارت کردن
هم گفته اند (واله هروی ع) منت بخلایق
نهی آنسان که مگر ؛ رزاقی را اجاره کردی از حق
(معزی نیشاپوری ع) حجر است دلم حقا عشق
تو چه متاجر ؛ این حجر بیک بوسه تا حشر اجارت کن
(سنجر کاشی ع) اجاره کرد دماغم گلابخانه وصل
نسیم در ره من شرمسار می آید ؛ (ظهوری ع)
دست تصرف صبا بستم از آه بر قفا ؛ کرد
اجاره چشم جان سرمهٔ خاک پای را ؛ (وله
ع) کردیم اجاره پشت داغی ؛ صد
خرمن راحتست توفیر ؛ (اردو) اجارہ
کرنا - بقول امیر ٹھیکے پر کوئی کام ٹھہرانا
(آتش ع) کمر باندھی ہے گل چینون نے
غارت پر گلستان کی ؛ اجارہ بلبلون کے
خون کا صیاد کرتے ہین ؛

اجازت | بقول صاحب آصفی بکسر و زای معجمه دستوری دادن بهار گوید که فارسیان

با لفظ خواستن و دادن و گرفتن استعمال کنند مؤلف گوید کہ این لغت عرب است بقول صاحب منتخب روا داشتن و فروگذاشتن و صلہ دادن و دستوری دادن (الخ) انچہ بہار انحصار مصادر کند در ملحقات این باقی نماند و استعمال فارسیان بدون (ترکیب با مصدر فارسی) بمعنی حاصل بالمصدر باشد و فارسیان اجازہ بہای ہوز آخرہ ہم بہمین معنی آوردہ اند چنانکہ بر (اجازہ خواستن) می آید۔ (عرفی ـــ) اگر اجازت عرفی اشارہ فرماید ؛ تہی کنم زگہر گنج رمز ایما را ؛ (اردو) اجازت۔ بقول امیر (عربی۔ اردو مین مستعمل) مؤنث۔ پروانگی رخصت کسی امر کی منظوری (فقرۂ امیر) "ہمارے کلام مجید مین اہل کتاب کے ساتھ کھانے کی صریح اجازت موجود ہے"

اجازت آوردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی دستوری حاصل کردن است و حکم گرفتن (عرفی شیرازی ـــ) اجازت قدم او بیار تا بدہم ؛ کہ ہست منت از ین تو تیا بدیدۂ حور ؛ (اردو) اجازت لینا۔ بقول امیر منظوری حاصل کرنا (قلق ـــ) کیا اجازت تو لے چکا ہمدم ؛ میرے سر کی قسم تو کھا ہمدم ؛ ہم کہتے ہین کہ اجازت لانا بھی کہ سکتے ہین۔ بمعنی حکم لانا۔ منظوری لانا۔

اجازت خواستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی حکم خواستن باشد و استدعای دستوری کردن سندش متعلق است از (اجازہ خواستن) عیبی ندارد (سلمان ساوجی ـــ) تا باکنون نخواستم چیزی ؛ از تو اکنون اجازہ می خواہم ؛ (اردو) اجازت چاہنا اجازت مانگنا۔ بقول امیر کسی بات کی پروانگی

یا رخصت چاہنا (فقرۂ امیر) بھائی جان نے تو منظور کرلیا اب مین آپ سے بھی اجازت چاہتا ہون "(نسیم ؎) نہ آنا تم اجازت مانگنے کو ؂ نہ دکھلانا ہمین صورت سفر کی ؂

اجازت دادن | استعمال ـ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ دستوری دادن وعطا کردن است (حافظ شیرازی ؎) نمی دہند اجازت مرا بسیر وسفر ؂ نسیم باد مصلا وآب رکنا باد ؂ (انوری ؎) بندند گر دہی تو اجازت چو بندگان ؂ در خدمت رخ تو کمر ماہ وآفتاب ؂ (ولہ ؎) صاحبانند را اجازت دہ ؂ تا نگوید کہ دشمنت چون باد ؂ (اردو) اجازت دینا ـ بقول امیر پروانگی دینا رخصت دینا (نسیم ؎) اجازت تجکو دیتا ہون خوشی سے قتل کر لیکن ؂ مناسب ہے رہے قاتل خیال آبرو میرا ؂

اجازت داشتن | استعمال ـ بمعنی مجاز بودن (۱۲۰۵)
چنانکہ عرفی گوید (؎) اگر بہ راز فشانی لبم اجازت داشت ؂ چہا بعابد طاعت فروش می کردم ؂ (اردو) اجازت رکھنا ـ مجاز ہونا ـ

اجازت گرفتن | استعمال ـ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ حاصل کردن دستوری (صائب اصفہانی ؎) اگرچہ خوش نبود سیر بوستان تنہا ؂ گرفتہ ایم اجازت ز باغبان تنہا ؂ (عرفی ؎) چون شہ دین تحفۂ خلوت گرفت ؂ شد گہرافشان واجازت گرفت (اردو) اجازت لینا ـ بقول امیر منظوری حاصل کرنا (فقرۂ امیر) "آپ ان سے اجازت لیجیے تو مین روپیہ دیدون "

اجازت یافتن | استعمال ـ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ دستوری حاصل کردن (ملا جامی ؎) یافت اجازت کہ ز اقلیم راز ؂ راحلہ راند بحریم مجاز ؂ (انوری ؎) نام شب از صحیفۂ ایام بسترد ؂ از رای تو

اجازت گریا بہ آفتاب ؛ (اردو) اجازت پانا - امیر نے (اجازت ملنا) بمعنی منظوری حاصل	ہونا لکھا ہی (نسیم ۵) نسیم اب شکر کی جا ہی لحاظ انکا ٹوٹا ؛ ملی ہمکو اجازت لطف پہلوے صنم پایا ؛

اجازه صاحب رہنمای سہولت بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ معاصرین عجم اجازه بہ ہای ہوز آخرہ بمعنی اجازت استعمال می کنند (الخ) و این ظاهر است کہ در عربی اجازت بتای مدوّرہ باشد پس عادت فارسیانست کہ تای مدوّرہ را گاہی بتای دراز نویسند و گاہی تای مدوّرہ را بہ ہا چون دولۃ را دولت و دولہ سند این بر (اجازت خواستن) گذشت (اردو) اجازت دیکھو

اجاغ بقول بہار بالضّم وغین معجمہ یا قاف (۱) دیگدان و آتش دان و (۲) بمعنی دودمان

اجاق و خاندان فرماید کہ بہر دو معنی از اہل زبان بہ تحقیق پیوستہ (والہ ہروی ۵) ز شمع بزمش آگہ نیست و آلہ لیک می بیند ؛ پر پروانہ جای ہیمہ سوزان در اجاغ او ؛ گوید کہ تمام غزل مبنی بر قافیۂ داغ و باغ است (طغرا ۵) شعلہ طبعان را نخیزد چون خودی از دودمان ؛ در اجاق از آتش سوزان کف خاکستر است ؛ (محمد سعید اشرف ۵۲) با اجاق شاہ مردان ہر کہ خصمی می کند ؛ خانہ اش را روشنی از خانہ روشن کردن است ؛ خان آرزو در چراغ بر لفظ (اجاق) گوید کہ این لغت ترکی است و فرماید کہ معنی دوّم ظاہر امجاز است صاحب قواعد فارسی صراحت کردہ است کہ ترکان بجای (قاف) استعمال (غین معجمہ) کنند و ہم فرماید کہ اگر در لغت فارسی (قاف) بنظر آید قیاس باید کرد کہ اصلش (غین معجمہ یا کاف) باشد صاحب بول چال بحوالۂ روزمرۂ عجم (اجاق) و (اوجاق) را بمعنی دیگدان و تنور آوردہ و صاحب لغات ترکی (اجاغ) بہ جیم دوّم فارسی و غین معجمہ بمعنی اوّل نوشتہ و (اوچاق) بہ واو دوّم و جیم فارسی

با قاف در آخر ہم بہمین معنی پس بخیال ما تصرّف فارسیان است کہ از (اوچاق) واو دوم را بقاعدۂ رسم الخط ترکیان واو علامت ضمہ دانستہ حذف کردند و در ہر دو جیم فارسی را بعربی بدل کردند (برخلاف قیاس) و معنی دوم را مجاز گرفتند (اردو) (۱) دیکھو آتش دان (۲) دیکھو ابدان کا نمبر (۱)

اجاق بستن (مصدر اصطلاحی) بمعنی قائم کردن دیگدان باشد۔ چنانکہ سنجر کاشی گوید (ع) در گلستان بی تکلف ساربان از بہر طبخ ؛ بر کنار جو بہ ہر گامی اجاقی بستہ اند ؛ (اردو) چولھا بنانا۔ (۱۴۰۴)

اجتماع بقول صاحب آصفی فراہم آوردن و سازگاری نمودن مؤلّف گوید کہ این لغت عربی است صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان این را با مصادر فارسی مرکب کردہ استعمال می کنند و استعمال مجرّد این بمعنی حاصل بالمصدر آمدہ (صائب ع) وحشت ما کم نگردد در اجتماع دوستان ؛ چون الف با ہر چہ پیوندیم تنہائیم ما ؛ (انوری ع) تا کہ در اجتماع و استقبال ؛ ماہ چون ناسخ است و چون سپر است ؛ (اردو) اجتماع۔ بقول امیر (عربی اردو میں مستعمل) مذکر۔ جماو۔ جمع ہونا۔ اکھٹا ہونا۔ (رند ع) اجتماع شاعران تھا رند کے مرقد پہ آج ؛ فاتحہ خوانی کے بدلے کیا غزلخوانی ہوئی ؛

اجتماع افتادن استعمال۔ واقع شدن یکجائی باشد چنانکہ انوری گوید (ع) عدل و احسان ترا جائیکہ افتاد اجتماع ؛ ظلم و فقر آنجا طریق خویش مسدود کردہ اند ؛ (اردو) یکجائی واقع ہونا۔ (۱۴۰۶)

اجتماع پذیرفتن استعمال۔ صاحب آصفی

ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی جمع شدن است چنانکہ خسرو دہلوی گوید (نثر) اگر ہمہ لشکر انجم بر کل انجمن ثریا اجتماع پذیرد" (اردو) جمع ہونا۔

اجتماع کردن بوجد استعمال - صاحب آصفی اجتماع کردن نوشتہ بمعنی آ ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی وجد کردن (ملا جامی سہ) قمری و بلبل نزدہ راہ سماع ؛ استمعان کرد بوجد اجتماع ؛ (اردو) وجد کرنا۔

اجتناب بقول صاحب آصفی دور شدن و پرہیز کردن بہار گوید کہ بالفظ گرفتن و نمودن مستعمل مؤلف عرض می کند کہ این لغت عرب است فارسیان اینرا بمعنی حاصل بالمصدر یا بمعنی در فرس مرکب کردہ استعمال کردہ اند و بر قول بہار انحصار ر و مصدر نباشد چنانکہ از ملحقات ظاہر۔ (ظہوری سہ) لب بستہ زبان ہمزبانی ؛ سرمایۂ الفت اجتناب است ؛ (ولہ سہ) آشنا می بایدم بیگانہ کرد ؛ اختلاطم اجتناب آلودہ تر ؛ (اردو) اجتناب - بقول امیر (عربی) اردو میں مستعمل - مذکر - پرہیز - کنارہ کشی - (صبا سہ) خلد میں اگر شراب خلد سے بھی اجتناب ؛ جام مے سے زاہد انکار قیصر باغ میں ؛

اجتناب داشتن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ کنارہ کردن و پرہیز و دوری داشتن باشد محتشم کاشی سہ) تو اجتناب ز غیر از نگاہ من داری من اضطراب بنرم از برای این دارم ؛ (اردو) اجتناب رکھنا - بقول امیر پرہیز رکھنا (رشک سہ) پھنسا عذاب میں گو اجتناب رکھتا تھا ؛ یہ دل وہی ہے جو مجھکو خراب رکھتا تھا ؛

اجتناب کردن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ کنارہ کردن و پرہیز کردن و دوری جستن باشد چنانکہ عرفی شیرازی گوید (سہ) ما تو بہ بہر دود ست

گیریم ؎ وز ما کند اجتناب تو بہ ؎ (ظہوری ۵) ازگل جنت گریبان اجتنابی می کند ؎ خارکوئی اختلاطی کرد با دامان ما ؎ (اردو) اجتناب کرنا - بقول امیر بچنا - کنارہ کرنا (سالک ۵) نام اپنا نہ یون خراب کرو ؎ ایسے فعلون سی اجتناب کرو ؎ (برق ۵) شب فرقت مین بھی نہ وہ آئی ؎ موت نے مجھ سے اجتناب کیا ؎

اجتناب گرفتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی دوری وکنارہ اختیار کردن است (انوری ابیوردی ۵) با دا جہان حضرت تو مرجع حیات ؎ بگرفتہ حادثہ زجناب تو اجتناب ؎ (اردو) دیکھو اجتناب کردن -

اجتناب نمودن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ مرادف اجتناب کردنست (اشرف ماژندرانی ۵) ہمتش کز جیفۂ دنیا نماید اجتناب ؎ بشمرد لوح طلسم گنج از لوح مزار ؎ (اردو) دیکھو اجتناب کرنا -

(۱) **اجدر ونتن** بقول صاحب برہان بروزن (اندرون تن) بلغت ژند وپاژند بمعنی درو کردن و درویدن باشد و - - - - - - - - - - - - - - - - - -

(۲) **اجدر ونمن** بمعنی درویدم من - و (اجدرونید) بمعنی بدروید - صاحب ہفت نسبت (۱) ہمزبان برہان وصاحب جہانگیری در دستور چہارم خاتمۂ کتابش بذیل لغات ژند وپاژند در ہر دو با برہان اتفاق دارد - صاحب موارد بذکر نمبر (۱) نسبت نمبر (۲) (اجدرونمی) گوید مؤلف گوید کہ بخیال ما ماخذ این (جدر) باشد کہ لغت عربی است بقول صاحب منتخب بالفتح گیاہی کہ در ریگ میشود و بقول منتہی الارب بالکسر ہم و (جدور) جمع آن (یعنی گیاہا) و بقول صراح (جدر) بالفتح گیاہ و دیوار و (جدران) جمع آن و نیز بقاعدۂ فارسیان (جدرہا)

(جدران) بزیادت الف و نون جمع (خلاف قیاس) آوردن ممکن است الحاصل (اجدران را (جدرون) بہ تبدیل الف بنون آوردن نتیجہ لب ولہجۂ عجم باشد کہ گفتہ اند (ع) زبان مردم ایران زبون است* پس الف وصلی در اوّل این و علامت مصدر (تن) در آخر آوردہ (اجدرون تن) کردہ باشند اگر سندی بدست می آمد اطمینان وزن این می کردیم کہ بقول برہان بروزن (اندرون تن) است یا بسکون دال مہملہ زیرا کہ حقیقت ماخذ می خواہد کہ الف وجیم عربی را مفتوح گیریم و دال مہملہ را ساکن و برخلاف این تصرف کردن ہم باختیار اہل زبان است و اللہ اعلم نسبت نمبر (۲) عرض میشود کہ ماضی این بروی قاعدۂ فرس (اجدرونت) باشد و واحد متکلمش (اجدرونتم) پس عجب است کہ صاحب برہان وجہانگیری این را (اجدرونمن) نوشت وصاحب موارد (اجدرونی) بخیال ما غلطی کتابت بیش نیست و از (اجدروید) بمعنی (بدروید) می کشاید کہ امر این موافق قاعدۂ فرس (اجدرون) است باقی حال این مصدر نیست کہ در معاصرین عجم متروک (اردو) کھیت کاٹنا۔ بقول آصفیہ فصل کاٹنا۔ درو کرنا۔ غلہ کاٹنا۔ کھیتی کاٹنا۔

اجر بقول صاحب آصفی بمعنی مزد دادن بہار گوید کہ بالفتح مزد و اجور وہم بالفظ بردن مستعمل مؤلف گوید کہ با مصادر دیگر ہم کہ در ملحقات می آید این لغت عربی است واستعمال این در فرس بدون ترکیب با مصدر (۱) بمعنی مزد (۲) بقول صاحب رہنمای سہولت کہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار آوردہ بضمتین جیم بمعنی خشت واصل این آجر باشد کہ آنہم عربی است در روزمرۂ عجم بکثرت استعمال ممدودہ بمقصورہ بدل شد صاحب شمس ذکر

معنی دوّم ہم کردہ (انوری سلہ) اجر اعمال صالح بندہ ؛ ازایادیت غیر ممنون باد ؛ (عرفی سلہ) اگرچہ حسن عمل نیست اجرآنہم نیست ؛ کہ چشم اہل مروت بفعل زشت من است ہزار (اردو)

(۱) اجر۔ بقول امیر (عربی۔ اردو مین مستعمل) مذکر۔ نیک کام کا عوض۔ ثواب (فقرۂ امیر) خدا کی درگاہ مین دلجوئی کا بڑا اجر ہے" (۲) دیکھو آجر۔

اجرام لغت عرب است بقول صاحب منتخب جمع جرم باشد و جرم بقولش بکسر اوّل بمعنی تن۔ صاحب مؤید براجرام بحوالۂ قنیہ فرماید کہ سمٰوات و سیارات و ثوابت و بمعنی تن ہم۔ (انوری سہ) ای بجنب ہمت تو پایۂ اجرام پست ؛ وی بہ پیش طلعت تو چشمۂ خورشید تار ؛ بالجملہ فارسیان این را ترکیب فارسی آوردہ اندکہ در ملحقات آید و مجرّد اجرام در استعمال شان برای جسم فلکیات است۔ (اردو) اجسام۔ بقول آصفیہ (عربی اردو مین مستعمل)۔ مذکر۔ جسم کی جمع۔ تن۔ بدن۔ ہماری راے مین فلکیات کے لئے اجرام بھی کہہ سکتے ہین (فی البدیہۂ جلیل جانشین امیر مغفور سہ) اجرام فلک کسب ضیا کرتے ہین جس سے ؛ اے نور خدا وہ ترے کوچے کی زمین ہے ؛

اجرام ثقیل اصطلاح باضافت اجرام بمعنی اجسام سنگین کہ ثقیل بزبان عرب بمعنی سنگین است مگر فارسیان جواہر کانی را گفتہ اند۔ چنانکہ انوری گوید (سہ) کاصطلاع تو دہد روشنی کار قدم ؛ نور خورشید دہد تابش اجرام ثقیل ؛ (اردو) جواہر۔ بقول آصفیہ قیمتی پتھر۔ لعل۔ یاقوت۔ ہیرا۔ پنّا وغیرہ

اجرام چرخ اصطلاح۔ بقول بحر عجم باضافت اجرام۔ مرادف اجرام فلک بمعنی افلاک و سیارات و ثوابت مؤلف گوید

کہ معنی لفظی این اجسام فلک است و ہر چہ بالا
مذکور شد کنایہ باشد صاحب مؤید و ہفت ہم ذکر
این کردہ و صاحب آنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ
این را آوردہ (اردو) اجرام فلک کہ سکتی ہین
دیکھو اجرام - جس پر سند ہے -

اجرام سماوی | اصطلاح - باضافت اجرام (۱۲۰۹)
مرادف اجرام چرخ کہ گذشت - سما بلغت
عرب بمعنی فلک و یای نسبت با اوست و
واو بقاعدۂ فارسی مبدّل ہمزہ باشد چنانکہ
انوری گوید (ع) بجنب رایش اجرام سماوی ؛
چہ باخورشید اجسام مکدر ؛ (اردو) اجرام
فلک - دیکھو اجرام - جس پر سند ہے -

اجرام فلک | (اصطلاح) باضافت اجرام
بقول صاحب بحر مرادف اجرام چرخ کہ گذشت
و در ضمیمۂ برہان ہم ذکر این است بہمین معنی
(انوری ع) اجرام فلک یک بیک اندر قلم
آیند ؛ گر عرض دہد عارض جاہ تو حشم را ؛ (دولہ
ع) در اجسام زمین سیرش موثّر ؛ در اجرام
فلک ذاتش موثّر ؛ (اردو) اجرام فلک
دیکھو اجرام - جس پر سند ہے -

(۱۲۱۰) **اجرام کواکب** | استعمال - باضافت اجرام
بمعنی اجسام کواکب - مراد از سیّارگان فلک باشد
چنانکہ انوری گفتہ (ع) آنکہ رایش دہد اجرام کواکب
را نور ؛ و آنکہ کلکش کند اشکال حوادث را حل ؛
(اردو) ستارے - سیّارے - مذکّر -

اجراندوختن | استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلّف گوید کہ
حاصل کردن ثواب و مزد است (عرفی ع) اندوزد
از عبادت یزدان عدوی او ؛ اجری کہ برہمن برد از طاعت
صنم ؛ (اردو) اجر حاصل کرنا -

اجرای عدالت | استعمال - ہر دو لفظ عربی زبانست کہ اجرا بالکسر بمعنی راندن است (۱۲۱۱)
کذا فی المنتخب. و عدالت بقولش بالفتح عادل بودن معاصرین عجم این را بمعنی سزا دادن و

جاری کردن سیاست استعمال می کنند چنانکه صاحب سرگذشت آورده (فقره) قربانت شوم پادشاہان سلف در اجرای عدالت اولاد و اقربای خود را ترحّم نکرده اند" (اردو) سزا دہی سیاست - گوشمالی - مونث -

اجر بردن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که بضم بای موحّده حاصل کردن مزد و ثواب است سند این بر (اجر اندوختن) گذشت (اردو) اجر حاصل کرنا -

اجر دادن استعمال - صاحب آصفی ذکر ان کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که بمعنی دادن و عطا کردن مزد است چنانکه بدر چاچی گوید (ـــه) حاکم روی زمین اجر ده ہفت فلک خسرو تختگه کلّ ممالک سلطان ؛ (اردو) اجر دینا - جزا دینا -

اجر داشتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که ماجور بودن و حاصل کردن اجر باشد راقم مشهدی (ـــه) خوشم به تلخی ہجران که زندگانی من ؛ جدا از وصل تو اجر شہادتی دارد ؛ (اردو) اسکا لفظی ترجمہ اجر رکھنا ہے جیسے (محتاج کی مدد کرنا بڑا اجر رکھتا ہے) لیکن محاورہ مین اس کو یون کہتے ہین کہ (محتاج کی مدد کرنے مین بڑا اجر ہے)

اجر غیر ممنون استعمال - باضافت اجر بقول صاحب بحر و غیاث ثواب بی نقصان مؤلف گوید که مزد دائمی مقصود باشد که نقصانی در و نباشد و کم نشود و ثوابی که منّت آن بر یابندهٔ او ننہند انوری (ـــه) زکر دگار بہر طاعتی که قصد کنی ؛ ہزار اجر ستاند و ہر اجر غیر ممنون باد ؛ (اردو) اجر کامل - اجر دائمی کہ سکتے ہین -

(۱) اجره خوار | استعمال - بقول بہار بمعنی راتبہ خوار است و دیگر کسی ذکر نکرد مؤلف گوید کہ
اُجرۃ لغت عرب است بقول صاحب منتخب بالضّم بمعنی مزد کار - فارسیان - تای مدوّره را
در استعمال خود ہای ہوّز گرفتہ اند چنانکہ دولۃ را دولہ و سلطنۃ را سلطنہ پس اجره خوار کسی را توان
گفت کہ مزد خدمتش بشکل راتبہ و روزینہ مقرر کرده باشند اسم فاعل ترکیبی از مصدر (اجره خوردن)
بہار این را مرادف نمبر (۲) قرار می دہد و از سند این ہم می کشاید کہ این بمعنی (مزد خوار) نباشد
بلکہ محتاج وظیفہ و راتبہ خوار است پس بخیال ما فارسیان (اُجری) را بہ تبدیل الف مقصورهٔ
آخر یا بہ تبدیل تحتانی آخره بہ ہای ہوّز (اُجره) کردند (سنجر کاشی ؎) نہ اجره خوار فروغم نہ مرد
منّت خضر ٭ تو جہیکہ درین راه بی چراغ روم ٭ و از ہمین قبیل است - - - - - - - - - - - - - - -

(۲) اُجری خوار | کہ اجری بقول صاحب غیاث بالضّم و بالکسر و رای مہملہ مفتوح
(۳) اُجری خور | و الف مقصوره بمعنی وظیفہ و طعام ہر روزه باشد کہ محتاجان را دہند
صاحب آنند صراحت کرده است کہ لغت عرب است پس این ہم بقاعدهٔ فارسیان
اسم فاعل ترکیبی از مصدر (اجری خوردن) و بقول بہار مرادف نمبر (۱) (شفائی ؎) باین
دو نان کہ اجری خوار دہر اند ٭ فرو ناید سر ارباب ہمم را ٭ (ملا شانی تکلو ؎) لذّت مدح
تو مخصوص زبان دگر است ٭ نہ کہ ہر ناطقہ اجری خور این کار آمد ٭ (اردو) (۱) (۲)
لنگر خوار - وه محتاج جسکو روزانہ لنگر خانہ سے روٹی ملتی ہو - صاحب آصفیہ نے لنگر اور
لنگر خانہ کا ذکر کیا ہے - لنگر خوار کہہ سکتے ہین -

اجزا | بفتح اوّل بقول بہار (۱) جمع جزو فارسیان بہا و الف جمع سازند مؤلف گوید جمع الجمع اجزا

بمعنی جمع استعمال کنند (خاقانی سے) شاہ دانستی کہ وقتی ماہی وگاوزمین ٭ کلّ اجزای گیتی راکنند از ہم جدا ٭ معاصرین عجم در اصطلاحِ انتظام مملکت این را (۲) بہ معنی عملۂ دفاتر استعمال کنند کہ در ملحقات آید وصاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار گوید کہ اجزای مجلس بمعنی ارکان مجلس است وہم فرماید کہ شاہ در سفرنامۂ خود ارکین سلطنت را اجزای سلطنت نوشتہ و (اجزای خود را) بمعنی تابعداران خود راآوردہ مخفی مبادکہ این لغت عرب است (اردو) (۱) اجزا۔ بقول امیر (عربی اردو مین مستعمل) مذکّر۔ جزو کی جمع (فقرۂ امیر) ڈاکٹری دوا کے اجزا تومعلوم نہین ہوتے استعمال کرتے طبیعت ہچکچاتی ہے (۲) اہلکار۔ بقول امیر۔ کارکن۔ کارندہ اور عملہ وغیرہ (نسیم سے) مدّنظر ہے آٹھ پہر سگی پرورش ٭ محفوظ ہے ہر ایک رفیق اور اہلکار ٭ ارکان۔ بقول امیر (عربی۔ اردو مین مستعمل) مذکّر۔ رکن کی جمع۔ جیسے ارکان دولت **مؤلّف** کہتا ہے کہ ارکان مجلس بھی اردو مین مستعمل ہے۔

اجزاخانہ استعمال۔ بقول صاحب بول چال در روزمرّۂ معاصرین عجم دارالشفا را گویند۔ بخیال ما وجہ تسمیۂ این جز این نباشد کہ در عمارت دارالشّفا حجرہ ہای کثیر باغراض سکونت بیماران تعمیر می شود ودر ہیچ خانہ کثرت اجزای مکان ہمچو شفاخانہ نمی باشد بہمین وجہ این را اجزاخانہ گفتہ باشند۔ دیگر اینکہ بقول صاحب سوار السّبیل کہ بر اجزائی نوشتہ مؤلّفین عرب اجزا بمعنی دارو استعمال می کنند پس خانۂ کہ دران دارو ہم باشد یعنی دارالشّفا آنرا معاصرین فرس (اجزاخانہ) نام نہادہ باشند (اردو) دواخانہ۔ بقول صاحب آصفیہ۔

(فارسی۔ اردو مین مستعمل) مذکّر۔ شفاخانہ۔ آپ ہی نے دار الشفّا کا بھی ذکر کیا ہے۔

اجزای بحریہ اصطلاح۔ بقول صاحب رہنمای سہولت محکمۂ بحری و افسران فوج دریائی صاحب بول چال گویدکہ (۱) عملۂ محکمۂ بحری و (۲) فوج بحری آمابحدیکہ از معاصرین عجم تحقیق این کردیم قول مابعد راصحیح یافتیم و این اصطلاح انتظامی سلطنت ایران است (اردو) (۱) محکمۂ بحری کے اہلکار او رعمّال۔ مذکّر (۲) بحری فوج۔ مؤنّث

اجزای سفارت اصطلاح۔ بقول صاحب رہنمای سہولت محکمۂ کہ متعلّق بہ سفارت است و صاحب بول چال گویدو درست گویدکہ معاصرین عجم در اصطلاح نظام مملکت عملۂ محکمۂ سفارت را گویند (اردو) محکمۂ سفارت کا عملہ۔ مذکّر۔

اجزای سنا اصطلاح۔ بقول صاحب رہنمای سہولت بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار مجلس قانونی کہ ارکین آن از عمایدین شہر بیشتر از صد نفر جمع شوند مؤلّف گویدکہ سنا بالفتح ہم لغت عربی است بمعنی روشنی و معاصرین عجم (اجزای سنا) ارکان مجلس واضع قوانین را نام نہادہ اند و این مجلس کثیرالارکان می باشد و روشنی قانون از ہمین مجلس در ملک پیدا می شود و در روزمرّۂ ایشان (اجزا سنا) بدون تحتانی خود مجلس راہم گویند (اردو) مجلس واضع قانون کے ارکان۔ مجلس واضع قانون جسکو انگریزی مین لیجس لیٹو کونسل کہتے ہین۔

اجسام بفتح اوّل لغت عربست جمع جسم۔ بقول صاحب منتخب تن ہا فرمایدکہ اکثر استعمال اجرام در لطیف و استعمال اجسام در کثیف می باشد (انتہی) فارسیان استعمال این ترکیب فارسی کردہ اند و ازین مرکّب ہا ساختہ اندکہ در ملحقات آید سند این در (اجرام فلک) گذشت (انوری سے) مستفاد از نظر تست بقای ارواح ؛ مستعار از کرم تست نمای اجسام ؛۔

(اردو) اجسام - عربی اردو مین مستعمل) بقول آصفیه مذکر - جسم کی جمع - تن - بدن -

اجسام زمین | استعمال - باضافت اجسام بمعنی طبقات ارض (۱۲۱۲)
باشد سند این بر (اجرام فلک) از انوری گذشت
(اردو) زمین کے طبقے - مذکر -

اجسام مکدر | استعمال باضافت اجسام - هر دو لفظ عربی (۱۲۱۳)
زبان است - مکدر بضم اول و فتح کاف و تشدید
دال مهمله و فتحش کدورت دارد اجسام مکدر

بقول انوری بمعنی ارضیات یعنی جسم های
تیره - سند این بر اجرام سماوی گذشت
(اردو) اجسام مکدر - اردو مین که سکتے هین
یعنی وه کدورت آمیز اجسام جو زمین سے
متعلق هون طبقات زمین بھی ان مین
داخل هین -

اجفت | بفتح اول وضم جیم بقول صاحب انند و ناصری بمعنی طاق است که برابر جفت می آید و فرماید که این لغت در فرهنگها نیست و از فرهنگ دساتیر نقل شد و این الف است که لغت را معنی ضد می بخشد چنانکه اخبان ضد خبان بمعنی ساکن و نا متحرک که بجاے خودش آید مؤلف گوید که این چیزی است که در قواعد فارسی ذکرش نیافتیم - پس در راے ما این را مخصوص با این دو لغت نباید شمرد و از زین دو لغت معلوم می شود که در فارسی زبان این هم یکی از خواص الف است که در اول لفظ آمده آنرا بمعنی ضد و مقابل آن کند - (اردو) طاق (فارسی - اردو مین مستعمل) بقول صاحب آصفیه (صفت) جفت کا نقیض - فرد - یکتا یکّا - یگانه - اپنا آپ هی نظیر (ذوق ۵) قسمت هی سے لاچار هون اے ذوق وگرنه
سب فن مین هون مین طاق مجھے کیا نهین آتا ❊

اجل | بقول بهار بالتحریک مرگ و مدت و وقت چیزی - آجال جمع این صاحب آصفی بر معنی (مرگ)

قانع مؤلف گوید کہ لغت عربست بقول منتخب معانی کثیرہ دارد و نہایت زمان عمر ہم و فارسیان ہمین معنی استعمال این کردہ اند و با مصادر فرس مرکب ساختہ - کہ در ملحقات آید (ظہوری ؎) عمر رامی خواستم شیرین بہ تلخی از لبش ٭ ریخت در کامم اجل زہر و درا برامم ہنوز (اردو) اجل - عربی - اردو مین مستعمل - بقول امیر - مؤنث - قضا - موت (سحر ؎) جبتک نہ سنون قاصد جانان کی زبانی ٭ لاؤن نہ یقین آئے جو پیغام اجل کا ٭

اجل آمدن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ رسیدن وقت آخر عمر باشد (کاتبی نیشاپوری ؎) ایدل اگر آید اجلت بر سر آنکو ٭ تو زندہ بمان بندۂ بجای تو بمیرم ٭ (عرفی ؎) اجل نیامدہ مردم کہ خستۂ غم عشق ٭ دو روز پیشتر از روز واپسین میرد ٭ (اردو) اجل آنا - بقول امیر موت آنا (وزیر ؎) سخت جان ہون نہ مرون گا شب فرقت مین وزیر ٭ سیکڑون بار اجل آئے تو کیا ہوتا ہے ٭

اجل بو کردن (مصدر اصطلاحی) بمعنی رسیدن اجل است چنانکہ ظہوری گوید (؎) اجل گر بو کند پر کالہاے دل بر اندازد ٭ بہ ہجر آتش گل داغی کہ از باغ جگر روید ٭ بخیال ما معنی شعر اینست کہ در غم ہجران یار از باغ جگر من گل داغی کہ رستہ است اگر اجل آنرا بو کند یعنی اگر اجل بر سرم رسد پارہای دل او فروریزد یعنی او خود بمیرد و مرا نقصانی ندہد ٭ (اردو) اجل سونگھ جانا - بمعنی موت آجانا - صاحب آصفیہ نے سانپ سونگھ جانا بمعنی سانپ ڈس جانا کاٹ کھانا لکھا ہے لیکن اجل سونگھ جانا کا ذکر نہین کیا - ہماری راے مین کہ سکتے ہین صرف (اجل آنا) سے وہ لطف نہین حاصل ہوتا جو (سونگھ جانا) سے حاصل ہوتا ہے -

(۱۲۱۲)

اجل پرہیزیدن استعمال - صاحب آصفی ہم
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ کنارہ
کردن اجل باشد (کمال اصفہانی ؎) تہنیت
کہ اجل زبیم پرہیزد از وہ ٭ گر رہ یابد زمانہ بگریزد
از وہ ٭ (اردو) موت کا کنارہ کرنا - بچنا -

اجل ربودن استعمال - صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی مردن
باشد (سنجر کاشی ؎) افتادہ دل چو از نظر او اجل
ربود ٭ کز باز بازماندہ بصیاد میرسد ٭ (اردو)
اجل آنا - دیکھو اجل آمدن - مرنا -

اجل رسیدن استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ
مرادف اجل آمدن است کہ گذشت (ششکی
ہمدانی ؎) شب ہجر عاشقی را کہ اجل رسیدہ
باشد ٭ بچہ درد مردہ باشد کہ ترا ندیدہ باشد ٭
(عرفی ؎) دردا کہ اجل رسید و درمان نرسید ٭
توفیق بغور شور رنجتان نہ رسید ٭ (اردو) دیکھو
اجل آمدن -

اجل رسیدہ استعمال - بہار ذکر این
کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ از مصدر
(اجل رسیدن) اسم مفعول است فارسیان
شخصی را گویند کہ قریب بہ مرگ باشد (عرفی
؎) اجل رسیدہ چو نامش بجبہہ بنویسند ٭
خجل شود ز نگہ کردنش اجل از دور ٭ (اردو)
اجل رسیدہ - فارسی - اردو مین مستعمل - بقول
امیر قریب المرگ (جلال ؎) پکارا کوچہ قاتل
مین مجھکو دیکھ کے دل ٭ اجل رسیدہ ارے تو
کہان نکل آیا ٭ ہم کہتے ہین کہ (المرگ) اردو کا تصرف ہے

اجل سگ کہ آید بمسجد خواب کند (مثل)
صاحبان خزینہ و امثال فارسی و احسن و محبوب ذکر این
کردہ از بیان محل استعمال سکوت ورزیدہ اند
مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را بجائی
زنند کہ انسان مرتبہ خود نگاہ ندارد کہ نتیجہ آن
ذلت و بالآخر باعث ہلاکت شود - مثلاً گدائے

بی اجازت بمسند پادشاہی برسد و بہ نشیند غلب
کہ مورد عتاب سلطانی شود و نقصان عظیم بردارد
زیراکہ سلاطین بانام ونشان آداب دربار خود
منظور نظر دارند مگر شاہان فقیر دوست ہمچو آقائے
ولی نعمت ما النادر کالمعدوم کہ مظہر سبقت رحمتی
علی غضبی باشند بشانش گفتہ ایم (ع) تاج شہی
داری بسر ہم دلق درویشی بہ بر ؎ بی کبریت با
فال و فر ہمرنگ ابرار آمدہ ؎ الحاصل کسی کہ بلالحاظ
مرتبۂ خود در کارہای سترگ مداخلت کند و برتر
از حوصلۂ خود بلند پروازی نماید این مثل بحق او
گفتہ شود یعنی چون سگ کہ نجس العین است روزے
بمسجد خواب کند متولی آن او را از جان بکشد
(اردو) گیدڑ کی کمبختی آئے تو شہر کی طرف بھاگے
صاحب محبوب الامثال نے اس مثل کا ذکر
کیا ہے یعنی جب کوئی شخص اپنے مرتبہ سے بڑھکر
بے موقع بلند پروازی کرتا ہے تو سخت نقصان
اٹھاتا ہے ایسے ہی موقع پر اس کھاوت کا
استعمال کرتے ہین صاحب آصفیہ نے اسی کو
خفیف سے تغیر الفاظ کے ساتھ لکھا ہے کہ
"گیدڑ کی کمبختی آئے تو گاؤن کو بھاگے" آپ
فرماتے ہین کہ جب دن کھوٹے آتے ہین تو
الٹی ہی تدبیر سوجھتی ہے (الخ) ہماری راے
مین اس مثل کے استعمال کا وہی موقع اولی ہے
جس کا ذکر اوپر ہوا ہے ہم عرض کرتے ہین
کہ گیدڑ کا مسکن جنگل ہے اور وہ وہین رہنے
کے قابل ہے جب اس نے گانون کا ارادہ
کیا تو گانون والون نے اسکی خبر لی اور یہ نتیجہ ہے
اس کی حماقت کا کہ اپنی چادر سے زیادہ پاؤن
پھیلائے۔

اجل سگ کہ رسد نان چوپان می خورد

(مثل) صاحبان امثال فارسی وخزینہ و احسن ذکر
این کردہ از محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ
فارسیان این مثل را برای نتیجۂ مذموم خیانت
استعمال کنند کہ خائن مال آقا و نمک حرام دیر نگذرد

که به هلاکت رسد گلّه بانان سگ را نان دهند و
برای حفاظت گلّه با خود نگهدارند وقتی که او
کورنمکی کند و نان آقای خود بخورد - دیگر جان نبرد
و آقایش را برا و اعتمادی باقی نماند و اوّل اورا
بکشد (اردو) بہڑ بہونجن چنے چبائے پیٹ بہر کر
لاتین کھائے " یہ دکن کی کہاوت ہے اوس وقت
اس کا استعمال کرتے ہین جب کہ کوئی محافظ او
کاربار ہی جس کا تعین کسی خاص کام یا خاص
شئے کے لئے ہے اوس پر اپنا دست تصرف دراز
کرے اور خود اس سے متمتع ہونے لگے اور امانت
مین خیانت کرے - بہڑ بہونجن کا کام صرف چنون
کو بہونکر فروخت کرنا ہے جب اس نے خود اسے
اپنا پیٹ بہرنا شروع کیا تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ
بہڑ بہونجا اسکو سزا دیگا - صاحب آصفیہ نے
(مثل) گذشتہ کے ترجمہ پر جو معنی تحریر فرمائے ہین
اون کے لحاظ سے وہ اس مثل کا بہی ترجمہ ہوسکتی ہین
(۱۲۱۵) **اجل گذاشتن** | استعمال - از پنجۂ اجل نجات
یافتن باشد چنانکہ ظہوری گوید (ص) اجل گذاشت
مرا ہجر مہلت آلود است ٭ امید نیست ضمان
عشق بدعت آلود است ٭ (اردو) موت کا
چھوڑنا - موت کے پنجہ سے نجات پانا - اپنے
(اجل کے منھ سے پھرنا) پر لکھا ہے کہ مرض
مہلک سے نجات پانا - کسی بلا سے ناگہانی
سے بچنا -

(۱) **اجل گردیدن** | استعمال - صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف
گوید کہ واپس شدن اجل باشد چنانکہ زلالی
خوانساری گوید (ص) ملک از گفتۂ دلیر خجل
شد ٭ اجل گردیدہ تقصیرش بحل شد ٭ حیف است
کہ بہار ----------

اجل گردیدہ | را مرادف (اجل رسیدہ)
(۲) **اجل گشتہ** | قرار دادہ ہمین شعر
زلالی را بند گیرد و بخیال ما (اجل رسیدہ)
کہ گذشت چیز دیگر است و (اجل گردیدہ یا گشتہ)

ماضی مطلق است از مصدر رنمبر ۱) فتامّل۔

(اردو) (۱) آئی ہوئی قضا پھر جانا (مصحفی ؎) شب فراق میں بچنا بشر کا ہے مشکل یہ بات اور رہے آئی ہوئی قضا پھر جائے (۲) موت کے منہ سے بچا ہوا

اجل گیا اصطلاح۔ بقول برہان وجامع وہفت بکسر کاف فارسی تیش را گویند و این بخیست شبیہ بماہ پروین و گویند بیش و ماہ پروین از یک زمین می رویند۔ صاحب رشیدی گوید کہ این را ہندی رس گویند (حکیم سنائی ؎) اختر انیکہ حال گردانند ؛ تیغ او را اجل گیا دانند ؛ صاحب جہانگیری در خاتمۂ کتاب بدستور دوم ذکر این کردہ متفق است با برہان صاحب محیط لفظ بیش گوید کہ این را بیونانی برتیس و در انگلیسی ایکونائٹ روٹ و بہندی تبس و بچھناک نامند و آن بیخی است بسیار سمّی و قتّال سرد در درجۂ چہارم و بقول حکمای یونان گرم و خشک در درجۂ چہارم طلای آن و خوردن جوارش آن برص را دفع کند و جذام را نفع بین دہد۔ دواء المسک مقاومت سمیت آن می کند و نیز فلفل و شیر و زنجبیل و گل مختوم و تخم ترنج وغیرذلک بجیال ما (اجل گیا) مخفف وقلب اضافت (گیاہ اجل) است کہ از خوردن آن اجل می آید۔ (اردو) بچھناک بقول صاحب آصفیہ (ہندی) مذکر۔ ایک زہریلی اور مہلک دوا۔

اجماج بقول صاحبان برہان و سراج وہفت و آنند و رشیدی و جہانگیری بضمّ اوّل بروزن (تماج) بہشت را گویند کہ درمقابل دوزخ است صاحب مؤید این را بذیل لغات ترکی آوردہ گوید کہ بقول زفان گویا بحای مہملہ آمدہ (میرزا نصراللہ فدائی صفاہانی ؎) حال اوّل کی آیدم درجسم ؛ نبری گردہیم در اجماج ؛ صاحب لغات ترکی (اوجماج) بواو و جیم اوّل فارسی و (اوشماج) باشین معجمہ سوم بمعنی بہشت گوید بخیال ما واو

در ہر دو علامت ضمہ باشد فارسیان شین را بقاعدۂ خود با جیم عربی بدل کردہ (اُجاج) کردند چون کاش و کاج وبعضی گویند کہ شین بہ جیم پارسی بدل شود چون پاشان و پاچان پس درین صورت (اُجاج) در فارسی بہ جیم اوّل مفرّس باشد (اردو) بہشت (فارسی - اردو مین مستعمل) بقول صاحب آصفیہ (مؤنث) جنّت - فردوس - صاحب تذکرہ کو تانیث سے اختلاف ہی آپ فرماتے ہین کہ دہلی مین بھی مذکّر ہی مستعمل ہے (داغ ؎) جی چاہتا ہے جسکو وہ یارب نصیب ہو ٭ کیا بہشت مجکو تمنّا ہی اور ہے ٭ (برق ؎) اگر تجہکو نہ دیکھینگے جلین گے تیرے کوچے مین ٭ جہنّم ہمکو فرقت مین بہشت جاودان ہوگا ٭

اجمود بقول صاحبان برہان وجامع وجہانگیری وہفت بروزن افزود کرفس را گویند و آن رستنی باشد معروف صاحب رشیدی گوید کہ اجمود ظاہرا ہندی است نہ فارسی صاحب سراج نوشتہ کہ اجمود کرفس باشد و توافق این دو زبان بسیار است و بہندی ہم آمدہ صاحب رشیدی چون ازین غافلست آنرا ہندی الاصل گفتہ مؤلف گوید کہ از ساطع پیداست کہ اجمود لغت سنسکرت است و فارسیان بہ تبدیل الف با ہای ہوّز در آخر اجمودہ) کردند پس محقّق سنسکرت تائید رشیدی کردہ نہ سراج - صاحب محیط فرماید کہ این را در سنسکرت اجامودہ گویند و این کرفس ہندی است دوائی ہندی باشد تلخ و تند و گرم و سبک و مشتہی طعام - قابض شکم - مقوّی دل - افزایندۂ منی - دافع فساد بلغم و ریح و غثیان و کرم شکم و فواق شکنندۂ سنگ گردہ و مثانہ - مدّر بول - مزید فہم است لیکن در شکم سوزش ہم رساند و بر کرفس گوید کہ معرّب کرفش فارسی است و بہندی اجمود نامندش گرم و خشک در اوّل دوم

منافع کثیرہ دارد (اردو) کرفس۔ (عربی۔ اردو مین مستعمل) بقول صاحب آصفیہ (مونث) ایک قسم کی اجوان۔ تخم بنگ۔ اجمود۔ خراسانی اجوان۔ جس کے کھانے سے بچھو کا کاٹا فوراً ہلاک ہو جاتا ہے۔

اجنبان بقول صاحب برہان بزبان دساتیر بر وزن مجنبان بے حرکت را گویند چنانکہ جنبان صاحب حرکت را۔ صاحب ہفت باتفاق برہان صراحت کردہ است کہ بفتح اوّل وضم جیم وسکون نون و موحدۂ تحتانی بالف کشیدہ ونون زدہ باشد۔ ماذکر این بہ (اجنبت) کردہ ایم کہ گذشت خان آرزو در سراج آوردہ کہ زبان دساتیر است کہ کتاب اولین پیغمبر عجم باشد فرماید کہ معلوم میشود کہ الف در زبان مذکور برای نفی می آید چنانکہ در ہندی صاحب سخندان این را (اجنبا) بدون نون آخر گوید و بخیال ما غلطی کتابت بیش نباشد و فرماید کہ در فارسی قدیم ہمچو زبان سنسکرت (الف) افادہ معنی نفی می کرد واز ہمین قبیل است (اخواستی) بمعنی بی ارادہ و (امیر) بمعنی کسی کہ گاہی نمیرد درین ہر دو لغت (الف) منفی بر (خواستی) و (میر) آوردہ اند چنانکہ اہل سنسکرت (بہئے) را کہ بمعنی خوف بود (ابہئے) بمعنی بی خوف کردند و (نت سے) کہ بمعنی بقا بود بزیادت الف نفی (انت سے) بمعنی بی بقا شد وہمچنین (مر) کہ بمعنی بمیر بود بالف نفی (امر) بمعنی نمیر گردید مؤلف گوید کہ ہمین قسم الف نفی تا بحال بزبان اردو ہم در بعض الفاظ موجود است چنانکہ از (ٹل۔ اٹل) و از (چل۔ اچل) الحاصل بخیال ما فارسیان قدیم الف نفی را از سنسکرت گرفتہ باشند وحالا متروک است (اردو) ساکن (عربی۔ اردو مین مستعمل) بقول صاحب آصفیہ

بےحس وحرکت - ٹھہرا ہوا - غیر متحرک - قائم -

| اجنّہ | بفتح ہمزہ وکسر جیم وتشدید نون لغت عرب است صاحب منتخب فرماید کہ بچہا ئیکہ در

شکم مادر باشد جمع جنین وعوام اجنّہ را در جمع جن استعمال کنند وآن غلط است (انتہی) صاحب غیاث بحوالۂ منتخب الاغلاط گوید کہ جمع جن جنّہ است بالکسر ونون مشدّد نہ اجنّہ صاحب ازاحۃ الاغلاط ہم این را نوشتہ ولیکن معاصرین عجم اجنّہ را برای جمع جن استعمال کنند - ناصرالدین شاہ قاچار در سفرنامۂ خود ہم ہمین معنی استعمال کردہ وصاحب رہنمای سہولت کہ فرہنگ نگار آنست ایزا آوردہ صاحب روزنامہ کہ ہم فرہنگ نگار سفرنامۂ مذکور است (اجنّہ شبیہہ) را بحوالۂ صفحہ (۱۶۳) ہمین معنی بیان کردہ پس تصرّف فارسیان است وبس از قبیل آواز - (اردو) اجنّہ - بقول امیر ہندوستان مین جن کی جمع مشہور ہے - آپ فرماتے ہین کہ یہ صحیح نہین ہے یہ لفظ عربی ہے اور قاموس وغیرہ لغات مین اسکو جنین کی جمع لکھا ہے (انتہی) مؤلف عرض کرتا ہے کہ اردو مین ایسے صدہا الفاظ ہین جو فارسی اور عربی سے لئے گئے ہین جنمین اہل زبان اردو نے تصرّف کیا ہے اور وہ زبان اردو کے محاورہ کے الفاظ سمجھے جاتے ہین پس اجنّہ کے نسبت بھی ہمارا ایسا ہی خیال ہے معاصرین عجم نے بھی فارسی مین جن کی جمع اجنّہ کا استعمال کیا ہے -

(۱) اجودان | صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر این کردہ بمعنی عرض بیگی گوید (انتہی) واین خدمتی است در دربار سلاطین کہ وسیلۂ عرض ومعروض رعایا بدرگاہ سلاطین باشد ودرین روزہا باصطلاح دربار شاہان مغربی بہ انگلیسی زبان

ہمین را (اے۔ڈی۔سی) نام است صاحب رہنمای سہولت ہم ذکر این کردہ و صاحب بول چال آوردہ کہ این مفرس (اڈجوٹنٹ) باشد و از ہمین لغت معاصرین عجم ۔۔۔۔

(۲) اجودانِ جنرال | مفرس (جنرل اڈجوٹنٹ) صدر اجودان گفتہ اند و صاحبان رہنمای سہولت و بول چال ذکر این ہم کردہ اندو

(۳) اجودانِ صدارت | بقول صاحب بول چال مشیر صدارت کہ در زبان انگلیسی آنرا (پرایوٹ سکرٹری) گویند و بقول صاحب رہنمای سہولت مشیر و مددگار عہدۂ وزارت ۔صاحب روزنامہ این را عہدہ دار لشکری و عرض بیگی گوید و ما را با صاحب بول چال اتفاق و ہمچنین ۔۔۔۔۔۔

(۴) اجودانِ مخصوص | بقول صاحب بول چال مصاحب خاص و ترجمۂ آن در انگلیسی زبان (پرایوٹ اڈی کیمپ) و صاحب رہنمای سہولت ہمزبانش الحاصل نمبر (۱) مفرس است و نمبر ۲ تا ۴ مفرس مرکب

(اردو) (۱) اڈیگانگ بقول امیر (اڈیکیمپ) انگریزی سے (مذکر) مصاحب ۔ رفیق (انتہی) (۲) اڈیگانگون کا صدر (مذکر) (۳) معتمد خاص (مذکر) جس کو پرایوٹ سکرٹری بھی اردو مین کہتے ہین اور یہ انگریزی زبان کا مرکب لفظ ہے (۴) (خاص اڈی سی) خاص (اڈی کانگ) ہماری رائے مین نمبر ۱ و ۲ و ۴ (عرض بیگی) ہے صاحب آصفیہ نے (عرض بیگی) پر لکھا ہے کہ عرضیان پیش کرنے والا عہدہ دار وہ شخص جس کی وساطت سے بادشاہ کے حضور مین عرض مطالب یا حاجات پیش کرین ۔ پرایوٹ سکرٹری ہم کہتے ہین کہ مشرقی بادشاہون کے درباری انتظام کے لحاظ سے جسکو ہم سلطنت آصفیہ مین دیکھ رہے ہین

اجودان وہ چوبدار ہین جن کے ذریعہ سے بادشاہون کی بارگاہ مین رعایا عرض معروض کرتے ہین اور اجودان جنرل چوبدارونکا صدر جسکا	نام (وغیرہ) ہے اور اجودان صدارت ۔ عرض بیگی یعنی (ایڈے کیامپ) اور اجودان مخصوص (معتمد منشی) یعنی پرایویٹ سکرٹری ۔

اجھرہ بقول صاحب رشیدی بالفتح بوتہ پرخاری کہ چون جامہ بر ورسد بجامہ چسپد کہ بدشواری از جامہ جدا شود ۔ صاحب سراج فرماید کہ بہای ہوز بوزن مسخرہ باشد وظاہرا ہمان است کہ بہندی آنرا چرچتہ خوانند صاحب برہان وجامع ہم ذکر این کردہ و در بعضی نسخ برہان زای ہوز بجای رای ہملہ چاپ شد غلطی کتابت بیش نیست صاحب ہفت بسکون جیم وفتح ہا ورای قرشت آوردہ معناً با برہان متفق صاحب جہانگیری فرماید کہ این ہمان است کہ بہندی آنرا چرچرہ گویند مؤلف گوید کہ جھر بہ ضم اول ورای ہندی در آخر ۔ بزبان سنسکرت خارین را گویند (کذا فی السّاطع) پس عجبی نیست کہ فارسیان الف وصلی در اول این آوردند وہای نسبت در آخر ورای ہندی را بہ رای ہملہ بدل کردہ (اجھرہ) کردند ونام بوتہ خاردار نہادند ۔ قرین قیاس است ۔ (اردو) چرچٹا ۔ بقول صاحب آصفیہ (ہندی) ایک خاردار پودے کا نام جس کی بالین اکثر چمٹ جاتی ہین ۔ اس کا نمک ریشہ دار چیزون کو گلا دیتا ہے اور بچھو کے کاٹے کو بہت فائدہ بخشتا ہے اسکی جڑ دردزہ کے وقت کمر مین باندھنے سے بچہ آسانی کے ساتھہ ہوجاتا ہے اس کے چاول بھوک کو بند کردیتے ہین ۔ یہانتک کہ بیس بیس روز تک آدمی بغیر کھائے رہ سکتا ہے ۔

اجیر لغت عرب است - بفتح اوّل وکسر جیم عربی بقول صاحب منتخب مزدور معاصرین عجم بحالت ترکیب این را بمعنی ملازم استعمال کنند چنانکه در ملحقات آید (اردو) اجیر - عربی - اردو مین مستعمل - بقول امیر اجرت پرکام کرنے والا - مزدور - ملازم - مذکر (آصفیہ

اجیر دولت استعمال - باضافت اجیر بقول صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار کسی کہ از سرکار شاہی	یابد (انتہی) یعنی ملازم سرکار (اردو) سرکار کا (ملازم - عربی - اردو مین مستعمل) بقول آصفیہ مذکر - نوکر - چاکر - خدمت مین رہنے والا -

الف مقصوره با جیم فارسی

اچاک معاصرین عجم بمعنی خاک استعمال کردہ اند میرزا نصراللہ خان فدائی در دیوان (۱۲۱) قصائد خود نوشتہ (ﺳ) پس زغیرت شدند پردہ نشین ؛ از نظرہای خلق زاہل اچاک ؛ و در پایئن کتاب در حل معانی لغات فرماید کہ اچاک بمعنی خاک است و نمی گوید کہ این مال کدام زبان است - ما این را بحوالۂ برہان در ممدودہ ذکر کردہ ایم کہ بمعنی خاک گذشت و ہمین معنی با ممدودہ وجیم عربی (آجاک) ہم آمدہ صاحب رشیدی بر (آجاک) گمان بردہ است کہ (آخاک) بہ خای معجمہ باشد - بندہ عرض می کنم کہ (چاک) بزبان سنسکرت آلہ ایست مدوّر کہ آوندگران بالای آن ظروف گلی درست کنند صاحب ساطع ذکر این کردہ پس بدین وجہ کہ کرۂ زمین ہم دوّر ند فارسیان بزیادت الف وصلی بر (اچاک) کردہ بمعنی زمین وخاک استعمال کردہ باشند میرزا نصراللہ فدائی ہم (اہل اچاک) اہل زمین واہل دنیا را گفتہ است پس معنی خاک بخیال ما حقیقی مراد از زمین ومعنی مجازی (اچاک) دنیا باشد

انچہ فارسیان مقصورہ را ممدودہ وجیم فارسی را بعربی بدل کردند تصرف ایشان است ونتیجۂ لب ولہجۂ مقامی۔ (اردو) دنیا۔ (عربی اردو مین مستعمل) بقول صاحب آصفیہ جہان (مونث) جگت۔ خاک (فارسی اردو مین مستعمل) بقول آصفیہ (مونث) مٹی (امیر ؎) اک ذرا وحشت دل بڑھکے خبر تو لینا ۔ خاک کیا نجد مین مجنون نے اڑا رکھی ہے ۔

الف مقصورہ با حای حطی

احاطہ بکسر اول وفتح طای مہملہ لغت عربیست۔ بقول صاحب منتخب (احاطۃ) بتای مدورۂ آخرہ بمعنی فروگذاشتن ودانستن است فارسیان بقاعدۂ خود تای مدورہ را بہای ہوز کنند چنانکہ (دولۃ) و(دولہ) واحاطہ بمعنی محیط مستعمل وبامصادر فرس مرکب میشود کہ درمحقات آید (اردو) احاطہ (عربی۔ اردو مین مستعمل) بقول امیر (مذکر) گھیرا چار دیواری سے گھری ہوئی جگہ عام اس سے کہ اس مین مکان ہون یا زمین خالی ہو عوام اس کو (حاطہ) کہتے ہین (ذوق ؎) احاطہ سے فلک کے ہم تو کب کے ۔ نکلچا تے مگر رستہ نہ پایا ۔

(۱) احاطہ کردن استعمال (۱) بقول **(۲) احاطہ کردہ** بہارگرد فروگرفتن وہمہ را بدانستن (الخ) ونمبر (۲) بزیادت ہای زائدہ ماضی است کہ ذکر آن صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار فرمودہ بمعنی حلقہ زدہ پس احاطہ کردن بمعنی حلقہ زدن باشد (صائب ؎) احاطہ کرد خط آن آفتاب تابان را ۔ گرفت خیل پری درمیان سلیمان را ۔ (اردو) (۱) احاطہ کرنا۔ بقول امیر گھیرنا (ناسخ ؎) مثل خورشید احاطہ کئے ہے نور جمال ۔ کوسے جانان مین کہین سایۂ دیوار نہین ۔ (۲) احاطہ کیا

احاطہ نمودن استعمال۔ صاحب آصفی

ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ مرادف (احاطہ کردن) باشد کہ گذشت ضمائب آتشین رولی ۞ (اردو) دیکھو احاطہ کردن

(ھ) چو داغ لالہ بہر جا بہ کہ می نگرم ۞ مرا احاطہ نمود است

احتراز بقول بہار پرہیز کردن و خویشتن را نگاہ داشتن فرماید کہ بالفظ کردن مستعمل۔ مؤلف گوید کہ بکسر اوّل وتای فوقانی لغت عرب است صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ۔فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کنند و با مصادر متعددۂ فرس مرکب نمایند کہ در ملحقات می آید۔پس بقول بہار با مصدر کردن مخصوص نباشد (ظہوری ھ) باختلاط ظہوری نہ کاہ عزت خود ۞ کہ اعتبار کس از احتراز می بالد ۞ (ولہ ھ) الفت از احتراز می خیزد ۞ ذوق دارم ز احتراز کسی ۞ (اردو) احتراز (عربی-اردو مین مستعمل) بقول امیر مذکر- پرہیز- کنارہ کشی-(مومن ھ) ظالم کہین روا نہین عاشق سے احتراز ۞ کہدے اگر ہو شک سخن دادخواہ مین ۞

احتراز آمدن استعمال بمعنی توانستن احتراز (ظہوری ھ) از ظہوری توان صبوری جست ۞ اگر از الفت احتراز آید ۞ (اردو) احتراز او سکنا رہ کشی ہو سکنا۔

احتراز داشتن استعمال-صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی کنارہ و اجتناب کردن و محترز بودن

و این مرادف (احتراز کردن) است کہ می آید (وحشی یافقی ھ) دہ کہ دامن می کشد آن سرو ناز از من ہنوز ۞ ریخت خونم را و دارد احتراز از من ہنوز ۞ (اردو) دیکھو احتراز کرنا۔

احتراز رسیدن استعمال-بمعنی نصیب شدن احتراز باشد چنانکہ ظہوری گوید (ھ) مشکل کہ الفتش بہ چو من ناکسی رسد ۞ ایکاش

(۱۷۱)

می رسید بمن احترازا و ؛ (اردو) احتراز نصیب ہونا۔

احتراز کردن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکراین کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی کنارہ کردن (نظیری نیشاپوری ؎) تو بنحو یشتن چہ کردی کہ بما کنی نظیری ؛ بخدا کہ واجب آمد زتو احتراز کردن ؛ (عرفی ؎) فساد صحبت ناجنس در مقام خود است ؛ پس از مصاحب ناجنس احتراز کنید ؛ (صائب ؎) حذر زفتنۂ آن چشم نیم باز کنید ؛ ز مینربان سیہ کاسہ احتراز کنید (اردو) احتراز کرنا۔ کنارہ کش ہونا

احتراز گرفتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکراین کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ محترز شدن و احتراز کردن است (ابوالفرج رونی ؎) نمود از فکرت اضطراب سہیل ؛ گرفت طبع من از زعفرت احتراز غراب (اردو) کنارہ کشی اختیار کرنا۔ احتراز کرنا

احترام | بقول بہار۔ حرمت داشتن فرماید کہ بالفظ کردن مستعمل مؤلف گوید کہ بکسر اوّل و تای فوقانی لغت عرب است و صاحب منتخب ذکراین کردہ فارسیان این را بمعنی بزرگی و حرمت استعمال کنند و با مصادر متعدّدہ فرس آوردہ اند کہ در ملحقات می آید (انوری ؎) در بارگاہ حضرتش از احترام و جاہ ؛ مرّیخ قہرمان و عطارد دبیر باد ؛ (اردو) احترام (عربی۔ اردو مین مستعمل) بقول امیر (مذکر) عزّت۔ توقیر۔ (ہلال ؎) ہے مکان بے مکین انگشتری بے نگین ؛ تھا فقط باشندون ہی سے احترام لکھنؤ ؛

احترام کردن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکراین کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی حرمت و بزرگی کردن است (طغرای مشہدی ؎) مخالف چو از شعبگی یافت نام ؛ چو اہل حجازش کنند احترام ؛ (اردو) احترام کرنا۔ بقول امیر عزّت و حرمت کرنا

(انشاء) مزہ یہ دیکھیئے گا شیخ جی رکے اُلٹے
جو انکا بزم مین کل احترام مین سنے کیا۔

احترام گذاشتن استعمال۔ معاصرین عجم این را بمعنی احترام کردن نوشتہ اند چنانکہ صاحب سرگذشت آوردہ (نثر) "بروی مردم درماندہ بشما احترام می گذارد و اگر فرصت کند یک روز ترا زندہ نخواہد داشت" (اردو) احترام کرنا۔

احترام ماندن استعمال۔ صاحب آصفی ذکراین کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی باقی و قائم بودن عزت و بزرگی شدن (ش) از نثر حزین اصفہانی است (نثر) "انیاز آن عزت و احترام نماند" (اردو) احترام رہنا یعنی عزت و بزرگی رہنا۔ جیسے "اب اونکا وہ احترام نہین رہا جو آگے تھا"

(۱) احترام نظام (اصطلاح) صاحب
(۲) احترام نظامی روزنامہ بحوالہ
سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار گوید کہ (۱) بمعنی سلام فوج مستعمل و صاحب بول چال برنمبر (۲) فرماید کہ بمعنی تعظیم جنگی و سلام فوجی است۔ صاحب رہنمای سہولت ہم ذکر نمبر (۲) کردہ (اردو) (۱) فوجی سلام۔ مذکر (۲) فوجکی سلامی (مؤنث)

احترام نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکراین کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ مرادف احترام کردن است (حزین اصفہانی نثر) "آن والا مقام او را احترام نمودہ در پہلوی خود جای داد" (آصفی) (اردو) دیکھو احترام کردن۔

احتساب بقول بہار۔ نہی کردن از چیزہا کہ در شرع ممنوع باشد مؤلف گوید کہ بکسر اول و تای فوقانی لغت عرب است۔ بقول صاحب منتخب بشمار آوردن و نہی کردن از ممنوعات شرع (الخ) بخیال ما احتساب تفتیش کردن است و باز داشتن

خلق از ممنوعات شرع - فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر استعمال کنند و با بعض مصادر فرس ہم مرکّب سازند (انوری ؎) در جہان مصلحت با احتساب عدل تو ؛ قوّت مستی ہمی بیرون توان کرد از شراب ؛ (دوله ؎) کرده دوش یہود را تہدید ؛ اجتناب سیاستش بغبار ؛ (اردو) احتساب - کہہ سکتے ہین - زبان عربی کا مصدر ہے ممنوعات شرع سے روکنا - ہندوستان کی اسلامی ریاستون مین خدمت احتساب کے نام سے ایک خاص عہدہ قدیم سے چلا آتا ہے (فی البدیہہ جلیل جانشین امیر مغفور ؎) مرے گنہ کا تو یا رب کوئی حساب نہین ؛ یہ فکر ہے کہ دم احتساب کیا ہوگا ؛

احتساب گرفتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید کہ تفتیش کردن و باز داشتن خلق را از ممنوعات شرع (امیر معزی ؎) زاغ باز آمد بباغ و احتساب اندر گرفت ؛ عندلیب از بیم او سے نے بم ہمی سازد نہ زیر ؛ (اردو) احتساب کرنا - (فی البدیہہ جلیل جانشین امیر مغفور ؎) جو محتسب ہمین منع شراب کرتے ہین ؛ کچھ اپنے نفس کا بھی احتساب کرتے ہین ؛

احتشام | بکسر اوّل و تای فوقانی بقول بہار خداوند حشم و خدم شدن مؤلف گوید کہ لغت عرب است و صاحب منتخب ذکر این کرده فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کنند و با مصادر فرس ترکیب دہند چنانکہ در ملحقات آید (انوری ؎) حکم یزدان از غرض خالی بود ؛ تا کرا پوشد لباس احتشام ؛ (ظہوری ؎) ہند گدای درش چون سر بدارائی نہ ؛ بہ عجز سجده کند احتشام جمشیدش ؛ (اردو) احتشام (عربی - اردو مین مستعمل) بقول امیر

مذکر۔ شان وشوکت (مسرورؔ ہ) نہ شان رہ گئی باقی نہ احتشام رہا ٭ فنا کے بعد رہا کچھ تو ایک نام رہا ٭

احتشام فزودن استعمال۔ بمعنی شان وتزک و مرتبہ زیادہ شدن است چنانکہ انوری گوید (ہ) رتبت وقدر تو مقصور است شان چون خورشید ور وز ٭ چو نتوانی رالاز وزارت کی فزاید احتشام ٭ (اردو) احتشام بڑھنا۔ رتبہ اور منزلت زیادہ ہونا۔

احتشام یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی رتبت و مرتبت یافتن است (معزی نیشا پوری ہ) گر مہتران بدنیا یابند احتشام دنیا بدین و دانش او احتشام یافت ٭ (اردو) رتبہ پانا۔ شان وشوکت حاصل کرنا۔

احتمال بکسر اوّل وتای فوقانی بقول آصفی بمعنی برداشتن مؤلف گوید کہ لغت عربی است صاحب منتخب ذکر این کردہ فارسیان این را بمعنی (۱) ثقل (۲) شبہ وگمان (۳) خیال استعمال کردہ اند و با مصادر رفتن مرکب ہم آوردہ اند کہ در ملحقات آید (انوری ہ) ہر کجا ہیبت گران دار در کاب ٭ کوہ برتابد عنان احتمال ٭ (ولہ ہ) رفتم از خاطر نقار کین غبار سینہ نیست ٭ احتمال مہر دشمن ہست ہم کینہ نیست ٭ وسند سوم در ملحقات آید (اردو) (۱) ثقل۔ (عربی اردو مین مستعمل) بقول آصفیہ مذکر۔ بوجھ۔ گرانی۔ (تسلیم ہ) سے کیونکر یہ گل فریاد بلبل ٭ انھین ثقل سماعت ہوگیا ہے ٭ (۲) احتمال۔ (عربی۔ اردو مین مستعمل۔ بقول امیر (مذکر) شک۔ گمان۔ (آتش ہ) تمہارے دیکھنے والے کی آنکھ جھپکا دے ٭ یہ برق طور یہ بھی ہمکو احتمال نہین ٭ (۳) خیال (عربی۔ اردو مین مستعمل)

بقول آصفیہ (مذکر) تصوّر- پندار- دہیان- (امیر ؎) دل مرا سینہ مین کیا اتنو دو عالم مین نہین: چاہدیا بن سکے خیال اس بت ہرجائی کا:

احتمال داشتن استعمال- صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ خیال وگمان داشتن- سندش از نصیرای ہمدانی است (فقرہ) اظہار حالات خود بہ تفصیل چہ احتمال دارد" (ظہوری ؎) باحتمال دل خویش راعبث چہ فریبم: تحمّل از من و رحم از تو احتمال ندارد: (اردو) خیال کرنا- احتمال ہونا- (سحر ؎) بغل مین بیٹھ کے دل لے گئے کوئی صاحب: کسی کو انکی طرف احتمال بھی نہوا: امیر نے اس شعر کو لفظ احتمال پہ لکھا ہے-

احتمال رفتن استعمال- بفتح رای مہملہ خیال وگمان کردہ شدن- صاحب سرگذشت استعمال این کردہ گوید کہ (فقرہ) عقلم قبول نمی کند کہ شعلہ خانم صاحب این عمل بودہ باشد امّا احتمال کلّی میرود زور و قوّت تیمور آقا را دیدہ خوشش آمدہ است الخ" (اردو) خیال کیا جانا- (احتمال ہونا- دیکھو احتمال داشتن)

(۱۲۲۲) **احتمال کردن** استعمال- بمعنی گمان و شبہہ کردن باشد چنانکہ انوری گوید (؎) جہان بخواست مرا بخت و شاعری فرمود: کہ ہیچ عقل نمی کرد احتمال اندر: (اردو) احتمال کرنا- بقول امیر شک کرنا (آتش ؎) منظور رہوتی محبت ہمکو جو اس دہن مین: اندیشہ کو نہ سوجھین وہ احتمال کرتے:

(۱۲۲۳) **احتمال کُلّی** عربی استعمال باضافت احتمال وبضمّ کاف وتشدید لام فارسیان بمعنی اغلب استعمال کنند سند این بر (احتمال رفتن) گذشت (اردو) اغلب (عربی- اردو مین مستعمل) بقول امیر غالب تر- قوی گمان- یقیناً (قلق ؎) اسے گل کا تصوّر ہے اور گوشۂ تنہائی: اغلب کہ

ہوس تجھکو اس رات نہ خواب آئے ؛
احتمال نمودن | استعمال - بمعنی (۱۲۲۳)
یافتہ شدن گمان چنان کہ صاحب حکایات
آوردہ (فقرہ) بذات مبارک قبلۂ عالم
احتمال صدمۂ عظمی می نمود" (اردو) احتمال
ہونا - دیکھو احتمال داشتن -

احتیاج | بکسر اوّل و تای فوقانی - بقول بہار بمعنی نیازمندی و بالفظ آوردن و افتادن و دادن و داشتن مستعمل (الخ) مؤلف گوید کہ لغت عربی است بقول صاحب منتخب بمعنی نیازمند شدن و حاصل بالمصدرش ہمان کہ گذشت فارسیان این را بمعنی حاجت و ضرورت استعمال کنند و با مصادر فرس ہم مرکب سازند کہ در ملحقات آید و انحصار بر چہار مصدر بیان کردۂ بہار نباشد (ظہوری ؎) ظہوری بر سر خوان قناعت ریزہ چینی کن ؛ کہ سیری احتیاج نیست ہرگز زیر پستان را ؛ (ولہ ؎) اجناس عشق گرچہ دل ارزان خریدہ بود ؛ در احتیاج غصّہ بنقصان فروختیم ؛ (صائب ؎) با کمال احتیاج از خلق استغنا خوشست ؛ با دہان تشنہ مردن برلب دریا خوشست ؛ (انوری ؎) جود او کدخدای آن کشور ؛ کہ ازو احتیاج مہجور است ؛ (اردو) احتیاج (عربی - اردو مین مستعمل) بقول امیر (مونث) حاجت ضرورت - غرض (نسیم ؎) آپ دھولیتی ہے چہرہ اپنے آب اشک سے ؛ احتیاج خدمتی رکھتی نہین منظور شمع ؛ (برق ؎) شاعر اپنے شعر مین باندھا کرین فرضا عبث ؛
بال بھر اسکو نہین موسے کمر کی احتیاج ؛

احتیاج آوردن | استعمال - صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید
کہ بمعنی حاجت خود پیش کردن و لب سوال
کشادن است - چنانکہ وحشی یافقی گوید -

(؎) ای صاحب متاع صباحت لطافتی ٭
کاوردہ عاجزی بدرت احتیاج خویش ٭ (اردو)
احتیاج لانا۔ بقول امیر کسی بات کی درخواست
کرنا (انشا ؎) انشا سے اپنے اور یہ انکار حیف
ہے ٭ لایا ہے وہ کبھی نہ کبھی احتیاج آج ٭

احتیاج افتادن | استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید
کہ واقع شدن حاجت وضرورت باشد
(طغرای مشہدی ؎) بضربش ز واسط
چو گیرند باج ٭ نیفتد بقط قلم احتیاج ٭ (ظہوری
؎) بعزت کسب خواری کن ترا گر احتیاج
افتد ٭ لب آلاید بدشنام دعا گو این چنین باید ٭
(ولہ ؎) اگر گہی بقسم خوردن احتیاج افتد ٭
خورم قسم بہ وفا ہای بی وفای کسی ٭ (اردو)
احتیاج واقع ہونا۔ ضرورت پڑنا۔

احتیاج بودن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید بمعنی
حاجت وضرورت بودن (قاسمی گونا بادی
؎) چنان کشوری آمدش وزنگین ٭ نبود
احتیاجش بشمشیر کین ٭ (اردو) احتیاج باقی
رہنا۔ حاجت ہونا۔ ضرورت ہونا۔

احتیاج دادن | استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف
گوید کہ بمعنی محتاج کردن است چنانکہ ظہوری
گوید (؎) بہ خلقش حق ندادہ احتیاجی ٭ دہد
مارا برای ماروا جی ٭ (اردو) محتاج کرنا۔

احتیاج داشتن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی
محتاج بودن وضرورت وحاجت داشتن است
(ظہوری ؎) بآزادی چنین ہمدوش باصد
بندی می گردم ٭ ندارم احتیاجی لیک حاجتمند
می گردم ٭ (صائب ؎) اگر بسایۂ بید احتیاج
خواہی داشت ٭ درآن جہان علم آہ بر فراز اینجا ٭
(ظہوری ؎) چہ احتیاج ظہوری برہنما دارد ٭

دلیل راہ روان تو جستجوی تو ہست ٭ (اردو)
احتیاج رکھنا - بقول امیر کسی چیز کی حاجت
رکھنا - ضرورت ہونا (کیف ؎) قبر سے
رکھتے ہین سب نام ونشان کی احتیاج ٭ ایک
عالم کو ہے در پیش اس مکان کی احتیاج ٭

(۱۲۲۵) **احتیاج شدن** | استعمال - بمعنی واقع
شدن احتیاج و حاجت وضرورت است
چنانکہ ظہوری گوید (؎) احتیاج دیدن
دیگر نشد بہ ہر کہ دید ٭ دلربایان را معبود رنگہ
تکرار داشت ٭ (اردو) حاجت رہنا -
ضرورت رہنا -

احتیاج ماندن | استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی
حاجت وضرورت باقی بودن است (قاآنی
گونابادی ؎) چو از تیر پہلوی گردان بسی ٭ تیرکش نماند
احتیاج کسی ٭ (اردو) حاجت اور ضرورت رہنا

احتیاط | بکسر اوّل وتای فوقانی لغت عرب است - بقول صاحب منتخب بہوش کار
کردن فارسیان این را بمعنی ہوشیاری استعمال کنند و با مصادر فرس ہم مرکب سازند کہ در ملحقات
می آید - (انوری ؎) مردمک چشم حور آبلہ دارد ٭ تا کہ در ابروی احتیاط توچین است ٭
(صائب ؎) احتیاط بیشمار آخر برسوائی کشد ٭ بوی خود را فاش کرد از پردۂ بسیار گل ٭ -
(اردو) احتیاط (عربی - اردو مین مستعمل) بقول امیر - مؤنث - ہشیاری سے کام کرنا (بقول
بندہ ہوشیاری (فقرۂ امیر) افسر کو ہے احتیاط سے کام کرنا چاہئے " احتیاط مزاج مین
چھو نہین گئی - جو جی مین آتا ہے کہ اٹھتے ہین "

(۱۲۲۶) **احتیاط از کف دادن** | استعمال - بمعنی
احتیاط ترک کردن باشد و بہ بی احتیاطی کار کردن
(صائب ؎) چون شود ہموار دشمن احتیاط
از کف مدہ ٭ مکر ہا در پردہ باشد آب زیر کاہ را ٭

(اردو) احتیاط ترک کرنا۔ احتیاط چھوڑنا۔ احتیاط ہاتھ سے دینا۔

(۱۷۷۶) (۱) **احتیاط داشت** استعمال نمبر (۲)

(۲) **احتیاط داشتن** بمعنی ہوشیاری کردن و محتاط شدن و ہشیار بودن باشد معاصرن عجم در روزمرّہ خود استعمال این کنند و صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار نمبر (۱) را بمعنی اندیشہ ناک بود آوردہ (اردو) (۱) اندیشہ ناک تھا۔ امیر نے اندیشہ ناک پر فرمایا ہے پرخطر۔ خوفناک۔ (۲) احتیاط کرنا (دیکھو احتیاط کردن) محتاط ہونا۔

(۱۷۷۷) **احتیاط کردن** استعمال۔ بمعنی ہشیار بودن و ہشیاری کردن است صاحب سرگذشت گوید (فقرہ) البتہ شمار احتمال کار خود میداند احتیاط می کنند" (اردو) احتیاط کرنا۔ (امیر)

احدی بفتح اول۔ بہار گوید کہ در ہندوستان گروہی از منصب داران کہ در عرف حال بہ تیر انداز ان مشہور اند و این جماعہ تنہا منصب بذات دارند و سواران تابین ندارند و این اصطلاح از عہد اکبر بادشاہ است و ظاہرا بہمین معنی در ایران نیز۔ فرماید کہ ظاہرا مرکّب است از (احد) و یای نسبت زیرا کہ این جماعت تنہا منصب ذات دارد (محسن تاثیر ۵) ہمرا ورا راہ سخن با قدش از نابلدی است ؛ الف شمع بہ پیش قد شوخش احدی است ؛ خان آرزو در چراغ گوید کہ بعضی از زبان دانان گویند کہ (احدی) بمقابلہ جماعت است چہ جمعی نوکر و ملازم در جماعت باشند و گروہی تنہا نوکر شوند درین صورت کنایہ از تنہا و بیکس خواہد بود (انتہی) صاحب غیاث فرماید کہ احدی از طرف پادشاہ برای اجرای حکمی بر امرا متسلط می شود مؤلف گوید کہ در اصطلاح سلاطین مشرقی ملازمت را بر دو قسم منقسم کردہ اند (۱) ملازمت آوردہ (۲) احدی۔ بمعنی فدائی

(صاحب آوردہ) کسی است کہ ملازمتش با افراد لشکر باشد از پیادگان و آحدی کسی کہ صرف ملازمت ذاتی دارد و اکثر احدیان در خدمت خاص سلاطین می باشند و این نوعی از افتخار شان است کہ ملازم ذات اند و تعلق بہ (آوردہ) کسی ندارند الحاصل در کلام محسن تاثیر استعمال یافتہ بمعنی مطلق خدمتی است (اردو) وہ ملازم جو ذاتی نوکر ہو اور کسی دوسرے کے (آوردہ) مین نہ ہو۔ اصطلاح دفتری سلطنت آصفیہ مین

(صاحب آوردہ) اس جمعدار کا نام ہے جس کے تحت اور (برآورد تنخواہی) مین اسکی ماتحت فوج ہو۔ آمیر نے لفظ احدی پر فرمایا ہے کہ اکبر بادشاہ کے وقت مین ایک قسم کے منصبدار (کہ وہ تیر انداز تھے) اسی لقب سے مشہور تھے انکے ہمراہ سوار اور پیادے نہین ہوتے تھے آپہی نے لکھا ہے کہ محاورہ مین کاہل اور سست کو بھی (احدی) کہتے ہین جیسے (اسیر ؎) نہین اٹھ سکتے ہین مسند سے ذرا بھی منعم ؎ احدیو مین نہ گنے جائین یہ آرام پسند ؎

احرام بکسر اوّل بقول بہار در حرم شدن و در عرف شرع آنست کہ حاجیان بر خود لباس دوختہ و استعمال خوشبوئیہا و اصلاح ریش و مجامعت وغیرہ را حرام گردانند و بالفظ بستن و داشتن مستعمل۔ صاحب منتخب ذکر این کردہ فرماید کہ بمعنی احرام بستن ہم آمدہ۔ بالجملہ فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر و مجازاً بمعنی قصد و ارادہ استعمال کنند و با مصادر متعدّدہ فرس آوردہ اند کہ در ملحقات می آید (ظہوری ؎) کردہ شوق حرم سبک گامم ؎ نیست بر دوش بار احرامم ؎ (ولہ ؎) زفکر کعبہ با حرام دیر عریانم ؎ بتان ہند ز راہ حجاز افگندند ؎ (اردو) احرام (عربی۔ اردو مین مستعمل) بقول امیر (مذکر) حرم مین جانا اور بعض حلال اور مباح چیزون کو اپنے اوپر حرام کرنا۔ جب لوگ حج کرنے جاتے ہین تو

زیارت خانۂ کعبہ کے قبل مقامات معیّنہ سے چند باتین ترک کرتے ہین - جیسے سیا ہوا کپڑا پہنا - خوشبو کا استعمال کرنا - اور اصلاح ریش و بروت وغیرہ (آتش ۵) وحشت مین کعبے کو جو گیا کوے یار سے ؛ سلتے جنون نے جامۂ احرام کے لئے ؛ آپ فرماتے ہین کہ مجازاً قصد و نیّت کے معنی مین بھی آتا ہے -

احرام از سر گرفتن (مصدر اصطلاحی) از سر نو احرام بستن باشد چنانکہ صائب گوید (۵) باید از سر گیرد احرام حریم کعبہ را ؛ ہر کہ راز زیر پا گر خار غافل بشکند ؛ (اردو) از سر نو احرام باندھنا - (۱۲۳۹)

احرام برداشتن استعمال - بمعنی احرام را باقی نداشتن و خلاف ورزی احکام احرام کردن (ظہوری ۵) تجرّد از گران باران این راہ است در ماند ؛ بحرمان حرم سالک اگر احرام بر دارد ؛ (اردو) ترک احرام کرنا - (۱۲۴۰)

احرام بستن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ (۱) قواعد احرام را لازم کردن است (۲) بمعنی بہار) قصد کردن جای ہم مطلقا (طالب آملی ۵) خوش کعبہ ایست کوی تو کز لذت طواف ؛ با رہروان بہر قدم احرام بستہ ایم ؛ (ظہوری ۵۲) خوش آن گروہ کہ آہے با ہ پیوستند ؛ کمند تافتہ احرام کنگری بستند ؛ (صائب ۵۲) چو احرام تماشای چمن آن سیم بر بندد ؛ ز طوق خود بخدمت سرو را طوق کمر بندد ؛ (والہ ۵۲) چہ آسانست با بی برگی احرام سفر بستن ؛ کہ ہم مرکب بود بی توشہ دامن بر کمر بستن ؛ (اردو) احرام باندھنا - بقول امیر حرم محترم مین داخل ہونے کی شرطین بجا لانا (بحر ۵) قسمت مین داخلہ ہو تو احرام باندھئے ؛ حج سے زیادہ گشت دیار وطن کی ہے ؛ (۲) احرام

باندھنا بمعنی قصد کرنا۔ (میر حسن سے) سوتے نکلے وہین جا کے ہم آرام سے اٹھو ؛ باندھا ہی ترے کوچے کا احرام سفر مین ؛

احرام بند استعمال۔ بقول بہار آنکہ احرام بستہ باشد مؤلف گوید کہ اسم فاعل ترکیبی است از مصدر (احرام بستن) کہ گذشت (ابو طالب کلیم سے) طراوت کہ از جان ہوا خواہ تست ؛ ز احرام بندان درگاہ تست ؛ (اردو) احرام باندھا ہوا۔

احرام تازہ شدن استعمال۔ لازم (احرام از سر گرفتن) است کہ گذشت و بمعنی تازہ شدن قصد ہم مطلقاً۔ چنانکہ عرفی گوید (سے) باز مہ بطوف میکدہ احرام تازہ شد ؛ زد و قمہ ہو سہای لب جام تازہ شد ؛ (اردو) احرام تازہ ہونا۔ قصد تازہ ہونا۔

احرام داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ (۱) در حالت احرام بودن و (۲) مجازاً بمعنی ارادہ داشتن (بیدل سے) احرام تماشای گلستان کہ داری ؛ ای دیدۂ حیران مژہ بر زدۂ باز ؛ (اردو) (۱) حالت احرام مین ہونا۔ (۲) ارادہ رکھنا۔ قصد رکھنا (آتش سے) کاٹ کر پر مطمئن صیاد بے پروانہ ہو ؛ روح بلبل کی ارادہ رکھتی ہے پرواز کا ؛

احرام گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت صاحب تحقیق گوید کہ (۱) احرام بستن است مؤلف عرض کند کہ (۲) تصوّر و خیال چیزی بدل پیدا کردن ہم (انوری سلہ) حرم کعبۂ ملکش جو بنا کرد قضا ؛ شیر لبّیک زد آہو برہ احرام گرفت ؛ (صائب سلہ) کردہ یعقوب صفت مایۂ نظارہ سپید ؛ چشم نرگس بہ تماشای تو احرام گرفت ؛ (ولہ سلہ) درین دہ روزہ ہستی از گرفتاری مشو غافل ؛ کہ مرغ دوربین در بیضہ احرام قفس گیرد ؛

(اردو) (۱) دیکھو احرام بستن (۲) تصوّر یا خیال پیدا کرنا۔

احرام نماز بستن استعمال۔ عقد نماز بستن ونیّت نماز کردن است کہ مقصود از آغاز نماز است چنانکہ صائب گوید (ع) با وضوی دیگران می بند د احرام نماز ؛ تازہ دارد ہر روی خود آب دیگران ؛ (اردو) نماز کی نیّت باندھنا۔ صاحب آصفیہ نے (نیت باندھنا) پر فرمایا ہے کہ اللہ اکبر کہکر نماز شروع کرنا۔ (۲۲۲)

احرامی استعمال۔ بقول بہار (۱) آنکہ احرام بستہ باشد وارستہ گوید کہ (۲) چادر نادوختہ کہ حاجیان پوشند مؤلف گوید کہ از سند پیش کردۂ بہار میکشاید کہ بر لفظ احرام یای مجہول آوردہ ودر سامان احرامی من جبہ چادر نادوختہ را توان گفت وانچہ بہار یای نسبت معروف گرفتہ است بخیال ما از سندش تصدیق خیالش نمیشود پس سند بہار برای معنی دوّم باشد صاحب انند ہم باتّفاق ہمین شعر با وارستہ اتّفاق (ابوطالب کلیم ع) محرم کوی تو تا ہر روز گردد آفتاب ؛ از دو صبحش آسمان سامان احرامی کند ؛ (اردو) (۱) احرام باندھا ہوا (۲) احرام کی چادر مؤنث

احریض بقول برہان بکسر اوّل ورای بی نقط وسکون ثانی وتحتانی وضاد نقطہ دار روئیست کہ کلف را زائل کند وآنرا اصفہانی گل کافشہ وبہ عربی عصفر خوانند صاحب ہفت وانند ہمزبان برہان صاحب محیط بر معصفر فرماید کہ بضم میم وفتح عین مہملہ وسکون صاد مہملہ وفتح فا وسکون رای مہملہ مرادف عصفر وبر عصفر نویسد کہ اسم عربی است ومعصفر وطوران واحریض وخریع ہم وبفارسی بہرم وبہرمان وکابشہ وکافیشہ وگل کافشہ وگل منق وزنگ زعفران وبہندی کسم وکسنبہ وآن گلی است معروف کہ از ان پارچہا رنگین سازند۔ بستانی وبرّی باشد واز مطلق آن بستانی مراد است بقول شیخ الرئیس گرم

وراول وخشک دردوم ودران قبض معتدل مع انفاخ - منقی کلف وبہق - مقوی جگر ومنافع بسیار دارد (الخ) مؤلف گوید کہ طرز بیان ہر سہ اہل لغت اول الذکر (احریض) را فارسی قرار می دہد ولیکن از منتہی الارب تصدیق می شود کہ (احریض) لغت عرب است (اردو) کسم یا کسمبہ - بقول صاحب آصفیہ (سنسکرت) مذکر - کڑ کا پھول - جس سے شہاب نکلتا ہے اور لال کپڑے رنگے جاتے ہین - عصفر - گل کاجیر - گل کاژیرہ -

احساس بکسر اول بقول صاحب منتخب لغت عرب است بمعنی دیدن ویافتن و دانستن (الخ) صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر استعمال این کنند وبا مصدر کردن مرکب کردہ بمعنی مصدر آورند کہ در ملحقات آید - (اردو) احساس کہ سکتے ہین - (فی البدیہہ جلیل جانشین امیر مغفور ؎) اسکو ہمدرد بنائین کیونکر ؛ جسکو کچھ درد کا احساس نہ ہو ؛

احساس کردن استعمال - بقول میرزا نصراللہ فدائی صفاہانی (در فرہنگ دیوان قصائدش) دریافتن ودرک کردن چیزی است بمیانجی یکی از حواس خمسہ (منہ ؎) چاکرا آنچنانکہ وہم وقیاس ؛ بتوانند کردنت احساس ؛ خدمت غارچی بروشتاب ؛ لیک چون پا نہیش درکرپاس ؛ بدوزانو بشفیت وخاک بوس تا دیدہ اش کن بسطح خاک مماس ؛ (اردو) احساس کرنا

احسان بقول بہار نیکوئی کردن ونیکو داشتن چیزی را وبا لفظ کردن مستعمل مؤلف گوید کہ لغت عرب است صاحب منتخب ذکر این کردہ - فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کنند وبا مصادر متعددۂ فرس این را مرکب کردہ معنی مصدری از وپیدا کنند

کہ در ملحقات آید (صائب ؎) سرخرو می گردد از ریزش کف احسان ما ٭ چون خزان در برگ ریز انست گلریزان ما ٭ (انوری ؎) ہمش بحیطۂ امن اندرون وحوش وطیور ہمش بسایۂ احسان درون رجال ونسا ٭ (اردو) احسان (عربی - اردو مین مستعمل) بقول امیر (مذکر) کسی کے ساتھ نیکی کرنا - اچھا سلوک بھلائی (فقرۂ امیرؒ) ہمارے اوپر ان کے بڑے احسان ہین'' (سحر ؎) ہنس کے کچھ بات جو کی دیدیئے لاکھون گویا ٭ ہے ان احسان فراموشون کا احسان نیا ٭

(۱) **احسان بہشت** اصطلاح - باضافت احسان بقول بہار احسان کلّی وتمام (محمد سعید اشرف ؎) جانب میخانہ رو بگذار مسجد کاندرو گر بیا مرزندت احسان بہشت می کنند ٭ ولہٰ کہ درین اشارت است بآن کہ میخانہ محل وفاق وصلح کل است نہ مقام اذیت ومکافات برخلاف مسجد کہ اگر از کسی در آنجا تقصیری سرزند وتقصیری واقع شود اہل مسجد عفو نمی کنند و بالفرض اگر عفو کنند این را بزعم خود چنان می پندارند کہ احسان بہشت کردہ اند پس بہتر آنست کہ از مسجد اعراض کنی وبہ میخانہ بروی مؤلف فاضل فرہنگ آنندراج ہم زبان تیک چند بہار است ما عرض کنیم کہ احسان بہشت مرکب اضافی است بمعنی احسانیکہ متعلق بہ بہشت است یعنی نتیجۂ احسان اسلام آن باشد کہ گناہ تو معاف شود و داخل بہشت شوی سعید اشرف از معنی لفظ بہشت ظرافت کردہ است کہ از مصدر ہشتن ماضی ہم باشد بمعنی (فروگذاشت) و (رہا کرد) شاعر گوید کہ اہل میخانہ ترا می گذارند - چنانکہ اہل مسجد یعنی اہل اسلام اگر گناہ را ہم نبخشند (احسان بہشت) می کنند یعنی ترا در صلۂ اعمال چیزی عطا میشود

کہ معنی او (فروگذاشت) است - ما ہیچ نمیدانیم
کہ بہار معنی کلّی وتمام از لفظ بہشت چگونہ پیدا
کرد واز کجا آورد وفاضل نقل نگار چگونہ بر نقل بہار
قناعت کرد (قائل) دبسیار عجب از خان آرزو
وصاحب بحر است کہ مصدری اصطلاحی
یعنی - - - - - - - - - - - -

(۲) **احسان بہشت کردن** | بوثیقۂ ہمین
شعر اشرف قائم کردہ اند و در معنی آن (احسان
کلّی کردن) نوشتہ اند (فافہم) کسی از محققین اہل زبان
ذکر این نکرد وکسی بہشت را بمعنی کلّی وتمام نیاورد
بخیال ما تسامح اوّلین از خان آرزوست و
پس از ان بہار نقلش کرد وصاحب انند
عکسش برداشت امّا صاحب بحر خبر این نیست
کہ بر خان آرزو اعتمادی کرد - (اردو) (۱)
بہشت کا احسان یعنی وہ احسان جس سے
بہشت ملے (۲) زیادہ احسان کرنا - بہت
احسان کرنا - .

(۱۲۳۴) **احسان بی لاف** | اصطلاح - باضافت
احسان از قبیل بخشش بی منّت باشد یعنی
احسان مخفی کہ محسن از ان لاف نزند چنانکہ
انوری گوید (ے) بخشش بی منّت واحسان
بیلافت کنند ؛ ابر و دریا را ز خجلت خشک
چون رود سراب ؛ (اردو) مخفی احسان -
یعنی ایسا احسان کہ ایک ہاتھ کی خبر دوسرے
ہاتھ کو نہو -

احسان جُستن | استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلّف گوید
کہ امید احسان داشتن باشد واحسان طلب
کردن ظہوری (ے) ز چرخ جفا پیشہ احسان
مجوی ؛ مروّت ندارد بدستان بگوی ؛
(اردو) احسان کی امیّد رکھنا - احسان چاہنا

احسان دیدہ | بقول صاحب انند بحوالہ
فرہنگ فرنگ مرادف احسانمند یعنی کسی کہ
در حق وی احسان وفائدہ از شخصی رسیدہ باشد

حیف است کہ سندی پیش نشد (اردو) دیکھو
احسانمند۔

احسان کردن | استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ ازمعنی ساکت مؤلف
گوید کہ نیکوئی باکسی کردن (اسحٰق یزدی ع)
چہ احسانہا کہ من با خویش کردم ﴿ (صائب
؎) ہمت ذاتی بجود است از گدا
محتاج تر ﴿ از کریمان خواستن احسان سائل
کردن است ﴿ (ولہ ؎) درفشاندن گر کند تقصیر
از دو دون تہمت ﴿ ہر کہ احسان ہمچو ابر ازکیسہ دریا
کند ﴿ (ولہ ؎) سائلان از شرم احسان آب
می گردند و من ﴿ بیشوم آب از حیا با ہر کہ احسان
می کنم ﴿ (انوری ؎) گردون جگرم داد کہ
احسان نہ زدل کرد ﴿ احسان تو آن بود کہ آن
بجگر آمد ﴿ (اردو) احسان کرنا۔ بقول امیر
سلوک کرنا۔ مہربانی اور بھلائی کرنا۔ (قلق
؎) ایک ہو تو سلوک کیجے بیان ﴿ سیکڑوں
طرح کے کئے احسان ﴿ (آتش ؎) چشم بینا
بھی عطا کی دل آگہ بھی دیا ﴿ میرے اللہ نے
مجھ پر کئے احسان کیا کیا ﴿

احسانمند | استعمال۔ بقول صاحب
آنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ مرادف احسان
دیدہ دیگر کسی ذکر این نکرد۔ در روزمرّہ معاصرین
عجم شنیدہ ایم صاحب برہان بر لفظ مند
گوید کہ بر وزن قند بمعنی صاحب وخداوند
باشد و بیشتر در آخر کلمات آید ہمچو دولت مند
بمعنی صاحب دولت و ارجمند بمعنی صاحب
وخداوند قدر و قیمت و حاجت مند و درد مند
ازین قبیل است بمعنی صاحب حاجت وغمناک (الخ)
پس احسانمند صاحب احسان باشد یعنی
کسیکہ باو احسان رسیدہ است ممنون وشکرگزار
را توان گفت (اردو) احسانمند (فارسی
اردو مین مستعمل) بقول امیر ممنون۔ شکرگزار
(اسیر ؎) گردکلفت نے چھپایا غسل آنکھون نے

دیا؛ گورکن کا مین نہ احسان مند ہون غسّال
کا؛ (میر ؎) جو تُنک بھی سایہ گستر ہو گا تو اس
خشک مزرع پر؛ بہت ہم ہون گے احسان مند
اے ابر کرم تیرے؛

(۱۳۲) **احسان نہادن** | استعمال - احسان کردہ یا کردن
اظہار احسان کردن - مرادف منّت نہادن
چنانکہ صائب گوید (؎) شد سخن در روزگار
ما چنان کاسد کہ خلق؛ از شنیدن بر سخنور منّت

احسان نہند؛ (اردو) خواہ مخواہ احسان
جتانا - رکھنا - امیر نے احسان جتانا - احسان
رکھنا کا ذکر فرمایا ہے بمعنی سلوک کرکے اسکا
اظہار کرنا (داغ ؎) مجھ سے کہتا ہے یہ احسان
جتا کر ظالم؛ ہم سوا تیرے کسی پر بھی ستم کرتے
ہین؛ (رشک) بعد ایذا دینے کے احسان تو رکھتے
نہین؛ اہل دنیا کی بھلائی سے برائی
خوب ہے؛ مصرف (احسان جتانا) ہی کہہ سکتی ہین

احسنت | بقول بہار بمعنی آفرین و با لفظ زدن و گفتن مستعمل مؤلف گوید کہ لغت عربست
بفتح اوّل و سین مہملہ بمعنی خوب کردی بزبان عرب ہم استعمال این بموقع آفرین آمدہ نہ حرف
ہا ہمین معنی استعمال مفرد این کنند بلکہ این را با مصادر فرس مرکب ہم چنانکہ در ملحقات آید۔
(انوری ؎) زیرا کہ روزگار ترا نیک بندہ ایست؛ احسنت ایخدای نگہ دار روزگار؛
(ولہ ؎) فارق حقّ و باطل روی زمین توئی؛ احسنت - شاد باش زہی حق گذار ملک؛
(اردو) احسنت (عربی) بقول امیر بمعنی آفرین - مرحبا - (ذوق ؎) سن کے یہ مینے
لکھا مدح مین اسکی مطلع؛ جسپہ احسنت کہین مجھکو لبید و عمعق؛

(۱) **احسنت بر آمدن** | استعمال صاحب
(۲) **احسنت برخاستن** | آصفی ذکر نمبر (۲)
کردہ از معنی ساکت و سندی کہ پیش کردہ است
از ان نمبر (۱) پیدا است کہ بمعنی صدای تحسین

و آفرین بلند شدن است (فیضی سلہ) چون جرعہ فشان شوم بر ایام ٭ احسنت برآید از می و جام ٭ (اردو) صدای تحسین و آفرین بلند ہونا -

احسنت خاستن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** گوید کہ مرادف احسنت برآمدن است کہ گذشت (قاسمی گونابادی سہ) قلم را چنان در سخن کن علم ٭ کہ احسنت خیزد ز لوح و قلم ٭ (اردو) دیکھو احسنت برآمدن -

احسنت زدن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** گوید کہ بمعنی احسنت گفتن است یعنی آفرین و تحسین کردن (مغری نیشاپوری سہ) ہمی زنند شمار استارگان احسنت ٭ ہمی کنند دعا را فرشتگان آمین ٭ (اردو) احسنت کہنا دیکھو (احسنت) آفرین اور تحسین کرنا - دیکھو آفرین کردن -

احسن تقویم اصطلاح - باضافت احسن بقول صاحب بحر کنایہ باشد از صورت انسان **مؤلف** گوید کہ ہر دو لفظ عربی زبان است و معنی لفظی این بہترین قوام باشد کما قال اللہ تعالی لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم ٭ فارسیان احسن تقویم کنایۃً انسان را گفتہ اند - صاحب مؤید این را بمعنی روی خوب آوردہ فرماید کہ نیک پی ہم و در تفسیر است راست قامت و نیکو صورت (انتہی) (اردو) انسان (عربی - اردو مین مستعمل) بقول امیر (مذکر) بنی آدم - آدمی - (میر سہ)

میرے مالک نے مرے حق مین یہ احسان کیا ٭
خاک ناچیز تھا مین سو مجھے انسان کیا ٭

(۱) احسنت گفتن استعمال (۱) صاحب آصفی ذکر این کردہ
(۲) احسن گفتن از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی آفرین گفتن باشد و مخفف این نمبر (۲)

آمدہ (معزی نیشاپوری سلہ) گرچہ شعر مرا گفتۂ لبیبی احسنت ٭ وگرچہ در حق من کردۂ لبیبی احسان ٭	(فردوسی ع ۴) فلک گفت احسن ملک گفت زہ ٭ (اردو) احسنت کہنا - دیکھو احسنت -

احضار | بکسر اوّل لغت عرب است - بقول صاحب منتخب حاضر کردن و دویدن اسپ - فارسیان این را بمعنی طلب کردن استعمال کنند چنانکہ صاحب سرگذشت آوردہ "صمد بیگ فراشباشی عزیز آقای پیشخدمت باشی با دو سہ نفر پیشخدمت دم در نشستہ اند و در زیر طالار عارضین نزد قدیر بیگ نائب ایشیک آقاسی منتظر احضار اند" صاحب روزنامہ ہم این را بمعنی حاضر و ملاقات کنانیدن نوشتہ معاصرین عجم استعمال این با مصدر کردن ہم کنند کہ در ملحقات آید بالجملہ استعمال این بمعنی حاضری و باریابی و ملاقات است - (اردو) باریابی - مؤنث - حاضری - ملاقات -

(۱۲۲۵)

احضار کردن استعمال - بمعنی حاضر کردن است - معاصرین عجم در روزمرۂ خود استعمال این کنند و صاحب حکایت ہم آوردہ	"عظیم بیگ پیشخدمت باشی را احضار کردہ می فرماید کہ سفارش کن برای من (الخ)" (اردو) حاضر کرنا -

احکام | بفتح اوّل لغت عرب است بقول صاحب منتخب (۱) جمع حکم بمعنی حکمہا و بالکسر (۲) استوار کردن فارسیان استعمال این را با مصادر در ترکیب فرض کردہ اند کہ در ملحقات می آید و احکام بالکسر بمعنی حاصل بالمصدر آوردہ اند سندش بر (احکام گرفتن) (انوری سلہ) تو بی آنکس کہ کشیدہ است بر اوراق فلک ٭ خطوات ظلمت خط خطا بر احکام ٭ (اردو) (۱) احکام (عربی - اردو میں مستعمل - بقول امیر حکم کی جمع (فقرۂ امیر) غور سے دیکھو تو شریعت کے تمام احکام حکمت کے موافق ہیں" (منتظر سلہ) پھانسی ملی آج اسکو بندہ عین مشکین کل

انکی ؛ ہین زلف کی سرکار کے احکام نرالے ؛ (۲) استواری پائداری مضبوطی ۔ مونث ۔

(۱۶۹۰) **احکام راندن** استعمال ۔ نفاذ احکام کردن است چنانکہ انوری گوید (س) رانده بر جهان تو آن احکام ؛ کز خجالت رخ زمانہ تراست ؛ (اردو) احکام جاری کرنا ۔

(۱۶۹۱) **احکام قضا** استعمال ۔ باضافت احکام و بفتح قاف نوشتۂ تقدیر و حکم ہای قضا و قدر است چنانکہ انوری آوردہ (س) بر احکام قضا حکم تو قاضی ؛ بر اسرار قدر علم تو قادر ؛ (اردو) تقدیر کا لکھا ۔ بقول آصفیہ مذکر ۔ نوشتۂ ازلی ۔ خط تقدیر ہم کہتے ہین کہ احکام قضا و قدر ہی کہ سکتے ہین ۔

(۱۶۹۲) **احکام گرفتن** مصدر اصطلاحی ۔ بکسر اول بمعنی استواری حاصل کردن است چنانکہ انوری گو (س) مدار عدل رکن الدین و دنیا ؛ کہ ملک ازوی گرفت احکام و بنیاد ؛ مخفی مبادکہ درینجا احکام بمعنی دوم است کہ بر لفظ احکام گذشت (اردو) استواری حاصل کرنا ۔ استحکام پانا ۔ مستحکم ہونا ۔

احلب دیا بقول برہان بفتح اول و سکون ثانی و فتح لام و سکون بای ابجد وکسر دال بی نقطہ و تحتانی بالف کشیدہ بسریانی گیاہی است شیردار کہ در صحراہا و بیشتر در کنار جوہیا روید و رنگ ساق آن بسرخی مائل است و آنرا بشیرازی گاو مسطونک خوانند ۔ گویند اگر گاو قدری ازان بخورد بمیرد و گوسفند را مضرتی نرساند ۔ شیر آن قلع دندان می کند بی درد ۔ اگر دو درم از شیر آن بکسی دہند البتہ بکشد ۔ قوبا و جرب را نافع باشد صاحبان ہفت و انند ہم ذکر این کردہ اند ۔ صاحب محیط بر شبرم فرماید کہ بضم اول و رای مہملہ وکسر اول وسوم نیز بیونانی سطوسا و فینومس و در بربری تاموت و بشیرازی گاو کشک ۔ کاتیطلوسک و طانیطوک نیز نامند ۔ شیر این قوی تر از کل اجزا ۔ گرم در اول سوم و خشک در آخر دوم جہت استسقای زقی

و قولنج و درد مفاصل نافع وطلای آن جہت قوبای تر وخشک بعدیل ومنافع بسیار دارد بترکیب خاص - استعمال این تنہا جایز نیست بدل این قثار الحمار باذریون (ا ر دو) ایک مشہور روا جس کو زہریلی گھانس کہتے ہین - فارسیون نے اسکو گاوکش کہا ہے صاحب آصفیہ نے اسکو ترک فرمایا ہے -

(۱) احمد پارینہ | اصطلاح - باضافت احمد بقول بہار اشارت بخود یا شخص غائب نظر بر حال سابق واین ماخوذ است از مصرع مشہور کہ مثل شدہ (ع) من ہمان احمد پارینہ کہ ہستم ہستم ؛ و فرماید کہ از اہل زبان مسموع است کہ گاہی صیغۂ ماضی را بجای صیغۂ حال وگاہی بالعکس نیز استعمال کنند چنانچہ درین مصرع ہستم اول بمعنی اول است (امیر خسرو) توبہ زمی کردہ بود دل چو توساقی شدی ؛ باز ہمان حال شد احمد پارینہ را ؛ مؤلف گوید کہ احمد پارینہ قصۂ طلب است کہ مردی بود (احمد) نام رندانہ بسر می کرد وبصحبت علما - صالح شد وباز رندی اختیار کرد وہم برین دو تسلسل در حالت رندی داعی اجل را لبیک گفت وفارسیان قصۂ اش را ضرب المثل ودا خل روزمرہ کردند و احمد پارینہ را اشارہ گردانند بہ بیان وجود حالتی کہ در زمانہ گذشتہ بود آنچہ بہار نسبت بہ ہستم ہستم) اول را بمعنی ماضی گرفتہ استعمال فرس بیان می کند ہیچ است واین محاورۂ خاص باشد ذکرش در ردیف ہای ہوز کنیم انشاء اللہ بالجملہ چون کسی باکسی کہ مصیبتی یا مرضی داشت ملاقی شود از حال مرض یا مصیبت بپرسد ا و بجوابش مصرع ثانی را بطور مثل بزند یا مصرعہ اول الذکر را خواند مقصود ازین جواب ہمین باشد کہ چنانکہ بودم ہمچنان ہستم و افاقہ کہ دست دادہ بود کالعدم شد (ارد و)

دکن مین (احمد پارینہ) کے عوض (وہی بھٹیاری) کہتے ہین - عام او ربازاریون کی زبان پر یہ مصرع ہے (وہی - - - - بھٹیاری جو آگے تھی سو اب بھی ہے) نیز کہتے ہین " جیسا ہوں ہون " یعنی جو حالت تھی وہی اب بھی ہے " کوئی نئی بات نہین ہے " یا کہتے ہین " جو کیفیت پہلے تھی وہی اب بھی ہے " یا کہتے ہین " جو کیفیت پہلے تھی پھر وہی ہوگئی " یعنی درمیان مین جوافاقہ ہوا تھا وہ اب باقی نہین رہا - واضح ہو کہ صاحبان اردو نے بھی ایک فرضی شخص کے لیے (احمد) کا لفظ استعمال کیا ہے - جیسے (احمد کی پگڑی محمود کے سر) اور احمد کی ڈاڑھی بڑی یا محمود کی) اور (احمد محمود) بمعنی کوئی ہو کسی باشد دیکھو (امیر اللغات) -

احمدِ زمجی	استعمال - باضافت احمد - صاحب مؤید بذیل لغات فرس بہ جیم عربی آورد
احمدِ زمجی	گوید کہ یکی از سران لشکر ابومسلم مروزی است و صاحب انند در حلیہ لفظ مؤید ش
احمدِ زمچی	و بقول صاحب ہفت بہ جیم فارسی یکی از سران لشکر بومسلم کہ شجیع و مردانہ بود

وضمیمہ برہان متفق باہفت - صاحب بہار عجم بجای حرف ہفتم حای مہملہ نویسد و گوید کہ نام مردی صاحب خوارق عادات کہ قصہ خوانان وضع کردہ اند و در قصہ ابومسلم مروزی اکثر ذکر او می آید مخفی مباد کہ (زمج) و (زمح) ہر دو لغت عرب است اول بقول صاحب منتخب بالفتح پر کردن و بفتحتین خشم گرفتن و دوم ہم بقولش - بالضم و تشدید میم مفتوح مرد کوتاہ قد زشت رو و فرومایہ پس در آخر ہر سہ یاے نسبت و ما را با صاحبان برہان و ہفت اتفاق است بمعنی احمد خشمگین - فارسیان جیم عربی را با جیم فارسی بدل کردہ باشند (اردو) احمد زمچی - ایک خاص شخص کا نام تھا جو لشکر ابومسلم کا سردار تھا قصہ خوانون نے قصہ ابومسلم مروزی مین اسکا ذکر

کیا ہے بعض اہل لغت (چے) کے عوض جیم اور بعضون نے حای حطی لکّھا ہے۔

(۱) احمر | بفتح اوّل ومیم لغت عرب است بقول صاحب منتخب بمعنی سرخ ہم او گوید کہ فارسیان (موتِ احمر) موت سخت وقتل را گویند (کہ بجای خود آید) مؤلّف گوید کہ

(۲) احمر آمدنِ رخسار | بمعنی سرخرو شدن باشد (انوری ؎) از فروغ سواد روی کلکت ؛ رخسارۂ (۱۲۹۹)
ملک احمر آمد ؛ و (گوہر احمر) و (می احمر) و (بادۂ احمر) بجای خود ش آید (اردو) (۱) احمر (عربی) اُردو مین مستعمل بقول امیر سرخ تر۔ سرخ۔ (صبا ؎) سرخ ٹھہرا گل رخ سے گل احمر کسدن ؛ سرو نکلا قد موزون کے برابر کسدن (۲) سرخرو ہونا۔

احمق ریش راست کند و عاقل محاسن | (مثل) صاحبان خزینہ وامثال فارسی ومحبوب ذکر این کردہ از محلّ استعمال ساکت اند مؤلّف گوید کہ ریش را در عربی زبان محاسن گویند و محاسن بمعنی خوبیہا ہم آمدہ پس فارسیان این مثل را بجائی زنند کہ مقصود از بیان فرق احمق وعاقل باشد گویند کہ احمق در آراستن ریش مصروف باشد برخلاف آن عاقل اخلاق وخوبی ہای خود را آراستہ کند۔ (اردو) دکن مین کہتے ہین " (۱) نادان ڈاڑہی سنبھالے تو دانا انگلیون سے بگاڑے " (۲) احمق کی ڈاڑھی مین کنگا تو عاقل کرے خلال " یہ دونون کہاوتین معناً فارسی مثل کا ترجمہ ہین ۔ یہ بات انسان کی عادت مین داخل ہے کہ جب وہ گہرے خیالات اور کسی بات کی سوچ مین رہتا ہے تو اپنی انگلیون سے ڈارھی مین خلال کرتا ہے اس کو مطلق پروا نہین ہوتی کہ اسکے ایسا کرنے سے ڈارھی کی زینت بگڑ رہی ہے ۔ جو شخص عاقل اور غور وفکر کا عادی ہے اوسکی تو یہ کیفیت ہے ۔ لیکن احمق کو ہمیشہ اپنی ڈارہی کی زینت کی

فکر رہتی ہے - صاحب محبوب الامثال نے لکھا ہے "مرد مرے نام کو نا مرد مرے نان کو" اس کا یہ مطلب ہے کہ کم ہمت شخص صرف روٹی کی فکر کرتا ہے - اور اولوالعزم کو ہمیشہ اپنی ناموری کی فکر رہتی ہے یہ کہاوت بھی من وجہٍ فارسی مثل کے ہم مقصد ہے -

احوال | بفتح اوّل وسکون حای حطی - بقول بہا جمع حال وبجای مفرد نیز مستعمل مؤلف گوید کہ لغت عربی است جمع حال وحالۃ (۱) فارسیان جمع را بمعنی واحد وبرای جمع احوالہا گفتہ اند کہ جمع الجمع باشد وبا مصادر متعددہٗ فرس ہم استعمال کنند (ظہوری ﷺ) بمردم از جدا یہا ندارد پرسش احوالم ؛ برہ می باش کو چشم توقع بیوفائی را ؛ (ولہ ﷺ) آسمان برگرفتہ اوج وحضیض ؛ از نشیب وفراز احوالم ؛ (۲) احوال در فارسی بمعنی حالت وطاقت ہم آمدہ چنانکہ گویند" احوالم چہ ماندہ است کہ بگویم" صراحت این برلا احوال ماندن می آید (محسن تاثیر ﷺ) ای کردہ حال خود عیان از صورت احوالہا ؛ آئینہ دار ہستیت تغیرہا در حالہا ؛ (اردو) (۱) احوال (عربی - اردو مین مستعمل) بقول امیر حال کی جمع - فرماتے ہین کہ اردو مین واحد ہی کی جگہ مستعمل ہے یعنی کیفیت (جرأت ﷺ) کہنے کو میری ہی کچھ آئے تھے سو اوس کے حضور ؛ دیکھا احوال کیا میرے طرفدارون کا ہے ؛ (غالب ﷺ) غالب ترا احوال سنا دینگے ہم اونکو ؛ وہ سن کے بلا لین یہ اجارہ نہین کرتے ؛ (۲) حالت - عربی - اردو مین مستعمل) بقول آصفیہ (مونث) جان - طاقت جیسے "اب کپڑے مین حالت نہین رہی"

احوال بودن	استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی

وجود حالت چنانکه نقی کمره گوید (ﮯ) تو برگل
می خرامی جام می برکف چه می دانی که احوال
تهیدستان پا در گل چه می باشد ؛ (اردو) احوال
ہونا جیسے "تم کیا جانو اس وقت میرا احوال
کیا تھا"

احوال بهم خوردن — مصدر اصطلاحی — شاه
صاحب روزنامه بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین
قاچار آورده که بمعنی بیمار شدن است معاصرین
عجم تصدیق این کنند (اردو) بیمار ہونا۔

احوال پرسیدن — استعمال — صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که
(۱) استفسار حال کسی کردن بطور عام چنانکه
عارف تبریزی گوید (ﮯ) از من احوال نگارندهٔ ای
خانه مپرس ؛ که چو صورت خبرم نیست ز صورتگر
خویش ؛ ظهوری (ﮯ) دل بدخواه تو خون
باد مپرس احوالم ؛ چون بگویم که جدا از تو
ظهوری چونست ؛ (۲) به تحقیق ما خیریت
پرسیدن و از چگونگی احوال مخاطب سوال
کردن هم و این متعلق است از همان معنی عام
نمبر (۱) ظهوری (ﮯ) اگر احوال ما پرسیده باشی ؛
ز زخم خود خجل گردیده باشی ؛ (صائب ﮯ)
دوش آن نامهربان احوال ما پرسید و رفت ؛
صد سخن سر کرد تا یک سخن نشنید و رفت ؛
مخفی مباد که معاصرین عجم برای معنی دوم ---

احوال پرسی کردن — هم گویند
(اردو) (۱) کیفیت دریافت کرنا — (۲) احوال
پرسی کرنا (آتش ﮯ) غیر سے احوال پرسی یار
کرتا ہے مری ؛ گوش گل بلبل کی سنتا ہے
زبان خار سے ؛

احوال خواندن از جبین — مصدر اصطلاحی (۱۲۳۰)
صاحب آصفی ذکر احوال خواندن کرده از
معنی ساکت مؤلف گوید که از سند پیش کرده
(احوال خواندن از جبین) بمعنی دریافت حال
از قیافه کردن پیدا می شود چنانکه صائب گوید

(س) میتوان خواند از جبین خاک احوال مرا؛ بسکہ پیش یار حرفم بر زمین افتادہ است؛ (اردو) چہرے سے احوال معلوم کرنا۔

احوال خوب نبودن — استعمال بمعنی بیمار بودن معاصرین عجم در روزمرۂ خود استعمال این می کنند و ناصرالدین شاہ قاچار در سفرنامۂ خود استعمال (احوالم خوب نبود) بمعنی (بیمار بودم) کردہ و صاحب روزنامہ این را آوردہ (اردو) مزاج درست نہونا۔ بیمار ہونا۔ طبیعت اچھی نہ ہونا۔

احوال دانستن — استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ واقف حال بودن (فارسی س) یا رہتر زمن احوال مرا می داند؛ من چسان عیب خود از آئینہ پنہان دارم؛ (صائب س) مو بمو چون مژہ احوال مرا می دانی؛ نشود خواب گران پردۂ بینائی تو؛ (اردو) حال سے واقف ہونا۔

(۱۸۱) **احوال دل گرفتن از کسی** — استعمال حال دل کسی دریافت کردن باشد چنانکہ خالص صفاہانی گفتہ (س) تو خود ای آفت دلہا چہ بگوئیم بگو؛ روز محشر اگر احوال دل از ما گیرند؛ (اردو) دل کی حالت دریافت کرنا۔

احوال دیدن — استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ مشاہدہ کردن حال و واقف شدن (ظہوری س) ما را چہ حال گرچہ پریشان نگہ تری؛ آری ترا کہ گفت کہ احوال ما ببین؛ (ولہ س) دل دانہ است تا بجگر آتش آہ سرد؛ احوال ما ببین کہ چسان دانہ در گرفت؛ (اردو) احوال کا مشاہدہ کرنا۔ احوال سے واقف ہونا۔ حالت دیکھنا۔

احوال شدن — استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ از سندش پیدا است کہ محتشم کاشی (احوال

چه شد) را بمعنی (بچه نوبت رسید) استعمال کرده است پس مجرّد (احوال شدن) چیزی نیست

احوال فهمیدن استعمال ـ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که بفهم آوردن و واقف شدن از احوال باشد چنانکه تنهای شهرستانی گوید (ســه) میتوان از ضعف تن فهمید احوال مرا ٭ می کشد این خامه تصویر صورت حال مرا ٭ (اردو) احوال سے واقف ہونا ـ

احوال کسی گرفتن استعمال ـ بقول صاحب آصفی و بهار (۱) بمعنی استفسار احوال کردن و به تیمار رسیدن صاحب بحر عجم و وارسته گوید که (۲) خبر حال او پرسیدن هم ـ سند آصفی و بهار و وارسته از خالص صفاهانی است (ســه) تو خود ای آفت دلها چه بگویم بگو ٭ روز محشر اگر احوال دل از ما گیرند ٭ صاحب انند باستناد همین شعر ذکر هر دو معنی کند مؤلف گوید که ما سند این را بر (احوال دل گرفتن) نقل کرده ایم و صراحت معنی هم همدر آنجا گذشت پس (احوال کسی گرفتن) را بدین دو معنی آوردن تقاضای سندی می کند و بلحاظ روزمرّهٔ معاصرین بمعنی (دریافت حال کردن) توان گرفت و بس سندی دیگر درکار است (اردو) حالت دریافت کرنا ـ احوال دریافت کرنا ـ

احوال گذشتن بسختی استعمال ـ صاحب آصفی ذکر (احوال گذشتن) کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که از سند پیش کرده اش (احوال بسختی گذشتن) پیدا می شود یعنی حال کسی مبتلای سختی بودن و سقیم الحال بودن کسی (قاسم مشهدی ســه) بی تو از بسکه بسختی گذرد احوالم ٭ سنگ بر سینه زند آینه از تمثالم ٭ (اردو) بری حالت میں بسر ہونا ـ

احوال گفتن صاحب آصفی ذکر این کرده

از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بیان احوال کردن است (نعمتی کمرہ سـ۵) پیش او احوال جان مبتلا ناگفتہ اند ؛ حال ما از بی زبانی ہای ما ناگفتہ اند ؛ (ار د و) احوال بیان کرنا۔

احوال ماندن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ باقی ماندن طاقت باشد و تصدیق این از مصاحت عجم می شود چنانکہ مسیح کاشی گوید (سـ۵) مارا کدام وقت و چہ احوال ماندہ است ؛ جان رفت پیش و چشم بہ دنبال ماندہ است ؛ (ار د و) حالت رہنا۔ جیسے "وقت رہا اور نہ حالت رہی جو کچھ عرض کر سکیں" (فقرۂ آصفیہ لفظ حالت پر) اب کپڑے میں حالت نہیں رہی "

احول بفتح اوّل و واو لغت عربست بقول صاحب منتخب کج چشم کہ آنرا بفارسی (کاژ) بہ زای فارسی گویند فرماید کہ آنچہ مشہور است کہ احوال فطری یکی را دو می بیند غلط است امّا احول کہ بہ تکلف چشم را کج کند اکثر اوقات یکی را دو بیند (انتہی) ما بجیر تیم و بعض احولان ما در زاد را دیدہ ایم کہ ہر یک چیز را می گفتند کہ دو بنظر می آید مردی از نظر ما گذشت کہ چون دست بر چیزی دراز می کرد اکثر خطا می کرد صاحب تحقیق گوید کہ کسی کہ بہ تکلف چشم را کج می کند و دو می بیند آنہم احول نیست و فارسیان احول کج چشم گفتہ اند ابوالفرج رونی سـ۵) با قلیہا شگوفہ آوردہ ؛ راست چون چشم اعور و احول ؛ سلمان ساوجی سـ۵) نرگس شوخ و گل باقلی امروز بباغ ؛ چون دو چشم اند یکی اشہل و دیگر احول ؛ انوری سـ۵) نطق پیش قلمش لال بود چون اجرش ؛ عقل پیش نظرش کج نگرد چون احول ؛ صاحب مؤید ہم احول بمعنی کاژ آوردہ صاحب غیاث بحوالۂ منتخب درست ننوشت کہ احول کسی

که یک چیز را دو بیند اما بعض شعرای فرس احول را بہمین معنی آوردہ اند شاید بقول اہل لغت مقصود شان از احول مصنوعی و تکلفی باشد چنانکه (حافظ شیرازی گفته ؎) پاک بین از نظر پاک بمقصود رسید ÷ احول از چشم دوبین در طمع خام افتاد ÷ فارسیان استعمال این بامصدر شدن کردہ اند و عجبی نیست که بامصادر دیگر ہم باشد (اردو) احول (عربی اردو مین مستعمل) وہ شخص جو ایک چیز کو دو دیکھے (آتش ؎) احول کی آنکھ سے ہون مین سودائی دیکھتا ÷ دو زلفین یار کی نظر آتی ہین چار سانپ ÷ (ناسخ ؎) ایک ہی دیکھتے ہین جن کی بصارت ہے درست ÷ نور توحید سے ہین دیدۂ احول خالی ÷ امیر نے اسی لفظ کے حاشیہ مین صراحت فرمائی ہے کہ جب کسی وجہ سے دونون آنکھون کی رطوبت جلیدیہ مین (جو طبقات چشم کے وسط مین واقع ہے اور محل بصر ہے) پوری پوری مخالفت واقع ہو اور اپنی جگہ سے ہٹ جائے یعنی ایک اوپر کو چڑھ جائے اور دوسری نیچے کی طرف آرہے یا صرف ایک ہی آنکھ کی رطوبت مذکورہ اپنی جگہ سے ہٹ جائے اور دوسری آنکھ کی اصلی حالت پر رہے تو ایک چیز دو دکھائی دیگی اس لئے کہ مجمع النور (محل اتصال عصبۂ مجوّفہ جہان دونون آنکھون کی بصارت آکر ملجاتی ہے) سے دونون آنکھون کے عصبۂ مجوّفہ مین فرق پڑجائیگا اور تلے اوپر ہونے کی وجہ سے بالضرور ایک چیز دو دکھائی دیگی اس مرض کو حول کہتے ہین صاحب آصفیہ نے (ڈھیرا) پر لکھا ہے (ہندی) کج بین - احول - بھینگا - دونظرا -

(۱۲۴۲) **احول شدن** استعمال بمعنی دو بین شدن چنانکه ظهوری گوید ؎) دیده از عکس تو یتیم که احول نه شویم ÷ در نظر داشتن آئینه تدبیر نبود ÷ (اردو) احول ہونا -

احیا بقول بہار زندہ کردن فرماید کہ بالفظ کردن مستعمل مؤلف گوید کہ بالکسر لغت عرب است۔ بقول صاحب منتخب زندہ کردن و در فراخی نعمت شدن و در باران شدن و بالفتح زندہا و قبیلہا کہ جمع حی باشد (انتہی) فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر یعنی زندگی استعمال می کنند و بامصادر متعددہ فرس مرکب سازند (اردو)۔ زندگی (فارسی) اردو مین مستعمل بقول صاحب آصفیہ (مونث) زیست۔

احیا آموختن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ معلوم کردن حقیقت زندگی و تعلیم یا فتن طریقۂ زندگی (سلمان ساوجی سے) عقل از روش رای تو آموختہ قانون ؎ روح از اثر لطف تو آموختہ احیا ؎ (اردو) زندگی کی حقیقت معلوم کرنا۔ زندہ رہنے کا طریقہ سیکھنا۔

احیا دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید زندہ کردن و رونق فزودن (امید رازی سے) ای کردہ نوک خامہ انشای عظام ؎ وی دادہ بنطق نامہ احیای کلام ؎ (اردو) جان ڈالدینا

محاورۂ اردو مین اس کا استعمال لازم ہے جیسے وہ آپ کے پڑہنے سے اس قصیدہ مین جان پڑگئی۔

(۱) احیا کردن (استعمال) صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی زندہ کردن است (صائب سے) چون ز رین مردۂ کز ابر گردد تازہ رو ؎ از عرق روی تو احیا می کند آیینہ را ؎ مؤلف گوید کہ از ہمین سند مصدر اصطلاحی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(۲) احیا کردن آیینہ را بمعنی زندہ کردن در روح در قالب آیینہ کردن است کنایہ باشد از روشن کردن و جلا دادن آیینہ یا پیدا کردن (۱۲۵۹)

آئینہ (اردو) (۱) زندہ کرنا۔ زندگی بخشنا۔ (۲) آئینہ کو روشن کرنا۔ جلا دینا۔ آئینہ بنانا۔

(۱) **احیا نمودن** استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ مراد احیا کردن است کہ گذشت (حزین اصفہانی۔ نثر) اکثر لیالی را بعبادت احیای نمود" بخیال ما از ہمین سند مصدر اصطلاحی - - - - - -

(۲) **احیا نمودن لیالی را** (۱۲۴۴) پیدا میشود کہ شب زندہ داشتن است بمعنی ہمہ شب بیدار بودن فارسیان عابدان را بصفت (شب زندہ دار) آوردہ اند و زندہ نمودن شب کنایہ باشد از (ہمہ شب بیدار بودن) (اردو) (۱) دیکھو احیا کردن (۲) شب بیدار رہنا۔ رات بھر عبادت کرنا۔ صاحب آصفیہ نے (شب بیداری) کا ذکر کیا ہے۔

احیای بقا کردن (۱۲۴۵) مصدر اصطلاحی بمعنی بقا را زندہ کردن کنایہ باشد از بقا یافتن (ظہوری

ع) این نشوی از خطر مرگ ظہوری ٭ احیای بقائی نہ کنی گر نہ فنائی ٭ (اردو) بقا حاصل کرنا۔

(۱۲۴۶) **احیای بی تابی کردن** مصدر اصطلاحی بمعنی زندہ کردن بی تابی را یعنی اظہار بی تابی و اضطراب کردن چنانکہ ظہوری گوید (ع) بہ شش ارکان الہیہا اضطراب دل برون آید ٭ چہ حیرت گر پس مردن کنم احیای بیتابی ٭ سبحان اللہ چہ مضمون نازکی آوردہ کہ بعد مردن تاب و توان باقی نماند و ہمین است احیای (بی تابی) (اردو) بیقراری اور بیتابی ظاہر کرنا۔

(۱۲۴۷) **احیای دین** اصطلاح۔ بمعنی اشاعت دین است چنانکہ انوری گوید (ع) از پے احیای دین خزان و بہاری ٭ بر سر خرزین ندیدہ خنگ توزین را ٭ (اردو) دین کی اشاعت کہہ سکتے ہین۔

(۱۲۴۸) **احیای مردن کردن** استعمال۔ طریقہ مرگ را زندہ کردن کنایہ باشد از آمادۂ مرگ

بودن (ظهوری ۵) بزم نشاط از دیگران	می کنم عیسی دمی خوش کرده ام (اردو)
بهر غمی خوش کرده ام احیاے مردن	مرنے پر آمادہ ہونا۔

الف مقصوره با خای معجمه

اخ بقول صاحب برہان وجامع وہفت بفتح اوّل وسکون ثانی (۱) بمعنی آفرین باشد که مراد تحسین است و (۲) در ترحّم وتاسّف نیز گویند و در عربی بمعنی برادر۔ خان آرزو در سراج این را مخفف (آخ) بمعنی خوش آورده وصاحب ناصری وشمس وغیاث بر معنی اوّل قانع صاحب رشیدی وجهانگیری فرماید که همان (آخ) یعنی کلمهٔ تحسین۔ صاحب سروری همزبان رشیدی وذکر این بذیل (آخ۔ بالف ممدوده) کرده **مؤلف** گوید که تبلاش سند این همچنان قاصر ماندیم که در ممدوده واین آوازیست که برای تحسین وآفرین از زبان اهل عجم می برآید واکثر استعمال بفتح اوّل بتکرار لفظ یافته شد وبمدوده که گذشت نتیجهٔ لب ولهجهٔ بعض مقامات باشد واستعمال بمعنی دوّم بسیار کم ومعاصرین عجم ازین سکوت ورزند۔ (اردو) (۱) دیکھو آخ۔ (۲) دیکھو آہ۔

اخ اخ استعمال۔ بہ تکرار کلمهٔ گذشته بقول صاحبان برہان وسراج وبحر وسروری و رشیدی وہفت وجهانگیری بفتح هر دو همزه و سکون هر دو خا (۱) بمعنی خوش خوش باشد که بعربی بخ بخ گویند و (۲) گاهی در مقام تاسّف وتحسّر هم گفته میشود وبضم هر دو همزه در وقت نهایت حظ ولذّت وخوشی گویند۔ صاحب ناصری بر معنی اوّل قانع همچنین صاحب شمس بر معنی دوّم۔ مخفی مباد که آخ آخ بالف ممدوده بجاے خودش بمعنی دوّم گذشت بخیال ما غیر ممدوده

اصل است و ممدود ہ نتیجۂ لب ولہجۂ مقامی از ینجاست کہ استعمال (آخ آخ) بالمد بمعنی	اوّل نیامدہ (اردو) (۱) واہ وا - دیکھو آخ (۲) آہ آہ دیکھو آخ آخ -

اخبار استعمال - بقول صاحب آصفی بالکسر (۱) خبر دادن مؤلف گوید کہ لغت عرب است و (۲) بالفتح جمع خبر ہم (کذا فی المنتخب) فارسیان نمبر اوّل را بمعنی حاصل بالمصدر و نمبر دوّم بمعنی تاریخ و احوال و واقعات استعمال کنند و با مصادر فارسی ہم آوردہ اند اردو (۱) مخبری - مونث - بقول صاحب آصفیہ خبر رسانی - جاسوسی - گوئیدگی - (۲) تاریخ - عربی - اردو مین مستعمل) بقول صاحب آصفیہ اس فن کا نام جس مین واقعات عظیمہ کا حال مندرج ہے (مونث) احوال - دیکھو احوال)

اخبار برمک استعمال - باضافت اخبار - بمعنی واقعات و احوال برمک و تاریخ برمک - این متعلق است بمعنی دوّم لفظ اخبار کہ گذشت (انوری ــہ) گر قلم پیش تو از اخبار برمک ماندہ اند ٭ پیش قرآن یاد کردن لوح ابجد کردہ اند ٭ (اردو) برمک کا احوال (مذکر)

اخبار خواندن استعمال - فن تاریخ و سیر خواندن باشد (انوری ــہ) چو در مدیح امیر و وزیر عمر گذشت ٭ چہ سود خواندن اخبار و لُغہ و منطق ٭ (اردو) تاریخ پڑہنا

اخبار کردن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بالکسر بمعنی مخبری کردن و خبر دادن است چنانکہ کمال اصفہانی گوید (ــہ) خود بہبید از رم از بغل گربہ ٭ کنم از ماجرای ہوش اخبار ٭ (اردو) مخبری کرنا خبر دینا -

(۱۰۵۸)

اخبون بقول برہان بابای ابجد بروزن مجنون میوهٔ نباتیست صحرائی مانند سرافعی وبیخ آن از انگشت باریکتر وبرنگ سیاه بود گویند گزیدن جانوران رانافعست وبعربی راس الافعی خوانند وبجای بای ابجد یای حطی هم بنظر آمده است۔ صاحب جامع وہفت هم ذکر این کرده صاحب محیط این رابجای حطی (اخیون) نوشته گوید که بفتح ہمزه و سکون حای مهمله وبجای معجمه نیز لغت یونانی است بمعنی سرافعی وآن ثمر گیاہی است شبیه بسرافعی وبی ساق ونبات آن خشن وشاخهای آن کوچک وثمر آن باسرافعی شباہت دارد۔ گرم در اول وتر در دوم۔ مدر بول وحیض وشیر وعرق مورث خارش وجوشش بدن مصلح آن شیر است۔ پس معلوم میشود که فارسیان تحتانی راخلاف قیاس به بای موحده بدل کرده (اخیون) کردند یا غلطی کاتبین در لغت یونانی تحتانی راموحده کرده (اردو) ایک قسم کا جنگلی میوه جو سانپ کے سر کے مشابہ ہوتا ہے۔ (مذکّر)

اخت بقول برہان وہفت بضم اول وسکون ثانی وفوقانی بمعنی مثل ومانند وقرین ونظیر باشد ودر عربی خواہر راگویند وبعضی بمعنی اول نیز عربی میدانند صاحب انند صراحت کند که این لغت عربی است بمعنی خواہر وفارسیان این رمجازاً بمعنی مثل ومانند ونظیر استعمال کنند مؤلف گوید که اکثر در کتب صرف عربی که در فارسی زبانند۔ فارسیان واو رااخت ضمّه والف رااخت فتحه ویا رااخت کسره آورده اند واین مجاز بمعنی حقیقی باشد در زبان فارسی (اردو) مثل (عربی۔ اردو مین مستعمل) بقول صاحب آصفیه مانند موافق۔ برابر۔ سب صفتون مین مساوی۔

اختا سہیل | اصطلاح - بقول صاحب شمس استعمال فارسی است مراد ازان دو ستارہ کہ عرب شعری گویند صاحب مؤید این را ذیل لغات عرب آوردہ فرماید کہ ہمان دو ستارہ کہ عرب آنرا شعریان خوانند صاحب محیط المحیط بر لفظ شعر صراحت کند کہ این دو ستارہ باشد آنکہ در برج جوزا طلوع شود در زمانۂ شدت حرارت نامش شعری الیمانیہ و آنکہ در ذراع طلوع گردد موسوم است بہ شعری الشامیۃ و معنی لفظی (اختا سہیل) دو مانند سہیل باشد - یعنی شبیہان سہیل - مخفی مباد کہ بقولش (ذراع) نام منزلی است از منازل قمر کہ در برج اسد باشد و بقول بعض در جوزا - صاحب انند بر شعریان گوید کہ از دو شعری عبور و غمیصا مراد است کہ آنرا شعرای شامی و شعرای یمانی ہم گویند - صاحب قاموس بر لغت (شعر) ذکر این کردہ و استعمال این بہمین معنی در عربی موجود است - بخیال ما صاحب شمس خطا کرد کہ این را ذیل فارسی ذکر کرد (اردو) دو خاص ستارون کو فارسیون نے اختا سہیل کہا ہے - جن مین سے ایک کا نام عربی مین شعری الیمانیہ ہے اور دوسرے کا نام شعری الشامیۃ -

اختر | بقول برہان بروزن افسر (۱) بمعنی کوکب و ستارہ صاحبان سروری و ناصری و سراج وو ارستہ و جامع و ہفت ہمزبانش - صاحب ناصری شعر نظامی را کہ خان آرزو بر معنی نمبر (۴) آوردہ است متعلق بدین معنی قرار می دہد - بہار گوید و صاحب انند بر نقش قدمش گوید کہ بدین معنی و اثر و ن از صفات اوست و اشک و گل و نمک از تشبیہات او و بالفظ افتادن و شمردن مستعمل مؤلف عرض کند کہ استعمال این با مصادر و غیر آن در ملحقات میاید

(ابو طالب کلیم سے) اشک اختر همه از دیدهٔ گردون بچکد * مصلحت نیست که دودی بکند مجمر ما * (وله سے) امید کام یافتن از روزگار ما * فلک گلاب از گل اختر کشید نیست * (ناصر علی سے) ندانم هر شب از شوق کدامی شور محشرها * نمک در پردهای خواب می ریزند اخترها * بخیال ما اصل این (اکتر) بکاف عربی وضم اول - لغت زبان سنسکرت بمعنی بلند (فارسیان بقاعدهٔ خود کاف عربی را با خای معجمه بدل کردند چون شا ما نچه وشا ما کچه - کذا فی القواعد) وضمه اول را بفتح بدل کردند و این هم تصرف است پس اختر مفرس است بمعنی کوکب وستارهٔ که بلندی باشد مخفی مباد که بقول صاحب ساطع اکتا زنا بالضم مصدریست هندی بمعنی افراختن و بلند کردن واکتا رو بالضم افرازنده و بلند کننده واز همین مصدر باشد (اکتر) ماخذ (اختر) والله اعلم (انوری سے) ای از بجل چنانکه زهر آفریده جان * ای از شرف چنانکه زهر اختر آفتاب * (وله سے) بوسند اختران فلک مر ترا عنان * گیرند سروران جهان مر ترا رکاب * (اردو) اختر (فارسی اردو مین مستعمل) بقول امیر مذکر نجم - تارا (صبا سے) الله رے تیرگی شب فرقت کی اے صبا * چمکا کوئی فلک پہ نہ اختر تمام رات *

(۲) اختر - بقول صاحب برهان وهفت بمعنی رایت وعلم نیز آمده - خان آرزو در سراج وصاحبان ناصری و وارسته وهفت وجامع وجهانگیری وبهار همزبانش وصاحب رشیدی از خسرو سند دهد (سے) هر طرفی کاختر او رو نهاد * فتح دو دیده در دولت کشاد * وصاحب سروری از فردوسی سند آورده (سے) تبازید کاید بنزدیک شاه * چو ترکان بدیدند اختر

براہ ٭ (ولہ ؎) چنین گفت ہومان کہ این اختراست ٭ کہ نیروی ایران بد و اندر است ٭ مؤلف گوید کہ ماخذ این ہمان (اکتر) است کہ بر نمبر (۱) صراحت آن کردہ ایم و اضح باد کہ بر سر علم لشکر یا رچۂ باشد و بران نشان ہلال و اختر قائم کنند عجبی نیست کہ بدین وجہ ہم علم را اختر گفتہ باشند (اردو) علم (عربی - اردو مین مستعمل) بقول صاحب آصفیہ (مذکر) جھنڈا - باد نما - نشان - رایت (ذوق ؎) ساتھ اپنے ہے اب فوج الم اور زیادہ ٭ کی تو بھی بلند آہ علم اور زیادہ ٭

(۳) اختر - بقول برہان و ناصری و جامع و ہفت بمعنی بخت و طالع - صاحب جہانگیری برای این معنی از حکیم فردوسی سندی آوردہ (؎) من امروز بر اختر گرم سیب ٭ شما را نمایم برستن نہیب ٭ من از اختر گرم چندان تراز ٭ بر سیم کہ نیزم نباشد نیاز ٭ ما ہم سندی از صائب بدست آوردہ ایم (؎) دشمن از صحبت ما کامروا می خیزد ٭ بر مراد دگران سیر کند اختر ما ٭ (سعدی ؎) بلند اخترت عالم افروختہ ٭ زوال اختر دشمنت سوختہ بخیال ما این مجاز معنی اوّل است کہ نزد منجمین تعلّق بخت و طالع از اختران است و بس (اردو) طالع (عربی - اردو مین مستعمل) بقول صاحب آصفیہ (مذکر) بخت - نصیب - قسمت - آپ فرماتے ہین کہ نجومیون کی اصطلاح مین وہ برج یا درجہ جو مولود کی ولادت یا کسی سوال کے استفسار کے وقت افق شرقی سے نمودار ہو - دوازدہ گانہ طالع مین سے ہر ایک کا اثر سعادت اور نحوست مین جدا جدا ہے (امیر ؎) کیونکر رہین نہ اسکی نظر سے گرے ہوئے ٭ ہم سے ہمارے طالع بد ہین پھرے ہوئے ٭

(۴) - اختر - بقول صاحب برہان و ناصری و جہانگیری و ہفت بمعنی فال و شگون - صاحب سروری از فردوسی سند آوردہ (س) یکی اختری گفت ازان پس براہ ۔ کز ینسان بُرم سرسا وہ شاہ ۔ صاحب سراج گوید کہ ہندو شاہ این رابمعنی فال گرفتہ - و (اختری) منجّم و فال گیر را گویند و اختر رابمعنی فال پنداشتہ اند و آن بیجاست - صاحب جامع صراحت مزید کند کہ بمعنی فال نیک است مؤلّف گوید کہ فال و شگون - پیشین گوئی است و فارسیان بدین وجہ فال گو را اختری گفتند کہ تعلّق فال ہم از نجوم و رمل باشد پس اختر بمعنی فال گرفتن غلط نباشد بفہم ما نیاید کہ خان آرزو چرا بر صاحبان لغت فرس اعتراض کردہ انچہ صاحب جامع این را بفال نیک مخصوص کند البتہ خلاف اتّفاق محقّقین است صاحب انوار سہیلی آوردہ (س) ای مبارک پی شہنشاہی کہ حاصل می کنند ۔ اختران در آسمان از طلعتت نیک اختری ۔ مخفی مباد کہ این ہم مجاز معنی اوّل است کہ گذشت (اردو) فال (عربی - اردو مین مستعمل) بقول صاحب آصفیہ (مونث) شگون شگن - غیب کی بابت پیشین گوئی - (امیر س) جب نظر کیجئے اس قرعہ کو ہے فال نئی ۔ یہ وہ چوپڑ ہے کہ ہر ہاتھ ہے یان چال نئی ۔

(۵) اختر - بقول صاحب برہان و جامع و ہفت نام فرشتہ ایست موکّل کرۂ زمین صاحب سراج بحوالۂ قوسی ذکر این معنی کردہ فرماید کہ بعضی بیت شیخ نظامی را باین معنی حل کردہ اند - (س) بسا فالی کہ از بازیچہ برخاست ۔ چو اختر در گذشت آن فال شد راست ۔ و ظاہر است کہ مصرع ثانی بران تقدیر بسیار نابلیغ و عامیانہ می شود (انتہی) صاحب غیاث گوید کہ این فرشتہ ایست کہ در عالم - آمین آمین گویان می گردد ہر دعائیکہ بآمین او برابری شود باجابت میرسد

(انوری ۵) دور بنو دکین زمان در مجلس حکم قضا ٭ بر زبان چرخ و اختر لفظ اشهد میرود ٭
مؤلف گوید که درین شعر اختر را بمعنی نمبر (۱) هم متعلق توان کرد - الحاصل ماخذ این همان
(اکتر) است که تفصیلش بر معنی نمبر (۱) گذشت (اردو) ایک فرشتہ کا نام فارسی زبان مین
اختر ہے جو کرۂ زمین کا موکّل سمجھا جاتا ہے - (مذکر)
(۶) اختر - بقول صاحب برہان و جامع نام یکی از منازل قمر - حیف است که سندی بدست
نیامد و ماخذ این همان (اکتر) باشد که بر نمبر (۱) ذکرش کرده ایم (اردو) منازل قمر سے ایک
منزل کا نام فارسی مین اختر ہے - اردو مین بھی انھین معنون مین اختر کہہ سکتے ہین (مونث)
(۷) اختر - خان آرزو در سراج گوید که تخلص شیخ سعدی الله که درین جزو زمان شاعر
بسیار گوی خوب مثل او کم است پیشتر عالی تخلص می کرد و چون این تخلص مبتذل دید اختر
تخلص نمود سلّمہ اللہ تعالی - مؤلف گوید که خان آرزو چه خوش یادگاری از برای معاصر
خود قائم کرد رحمہما اللہ و بر مسلک او توانیم عرض کرد که از معاصرین ماہم اختر یست که بلند نشان
مؤلف امیر اللغات (امیر مینائی مغفور) است در اردو زبان خیلی شیرین بیان و در محاورات اردو از معاصرین
ما - سلّمہ اللہ تعالی (اردو) اختر ایک نامی شاعر کا تخلص جو خان آرزو کے معاصرین سے
گزرے ہین اور ہمارے معاصرین مین بھی ایک مستند شاعر ہین امیر مرحوم کے فرزند رشید
مولوی لطیف احمد اختر - مینائی -

اختراع | بقول بہار چیزی نو پدید آوردن و با لفظ کردن مستعمل مؤلف گوید که بکسر اوّل
و تای فوقانی لغت عرب است بقول صاحب منتخب شگافتن و نو بر آوردن - فارسیان

این را با مصادر مستعدۂ فرس مرکب کردہ استعمال کنند و بدون مصدر بمعنی حاصل بالمصدر (انوری ﷺ) در شیوۂ اختراع و ابداع ؛ با تاب وتوان آفرینش ؛ (اردو) اختراع (عربی۔ اردو مین مستعمل) بقول امیر (مذکر) نئی بات پیدا کرنا۔ جی سے جوڑنا۔ ایجاد (آتش ﷺ) آتش یہ شاعرون کا فقط اختراع ہے ؛ رخسار گنج ہین نہ تو گیسوی یار سانپ ؛ (فقرۂ امیر) فرنگ مین روز بروز نئے صنائع کا اختراع ہوتا جاتا ہے۔

اختراع فرمودن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی ایجاد کردن است سندش از آزاد بلگرامی است (فقرہ) تاریخی است کہ از شکل اصابع اختراع فرمودہ وحقا کہ ید بیضا نمودہ (اردو) دیکھو اختراع کرنا۔

اختراع کردن استعمال۔ مرادف اختراع فرمودن کہ گذشت (ظہوری ﷺ) ابرویت اختراع زبان کرشمہ کرد ؛ صد داستان اشارہ پیدا و رو گم است ؛ (عرفی ﷺ) شیوہای زاہدان گر در شمار دین بود ؛ غم مخور عرفی کہ ما ہم اختراعی می کنیم ؛ (علی خراسانی ﷺ) در کارگاہ عشق کہ یارب ہمیشہ باد ؛ ہرکس کہ بود طرح خوشی اختراع کرد ؛ (اردو) اختراع کرنا۔ بقول امیر ایجاد کرنا۔ نئی بات نکالنا (رند ﷺ) کرتے رہے اختراع آپی ؛ تقلید نہ کی کبھی کسی کی ؛ (منیر ﷺ) چلن سینہ شگافی کا بتایا سوگوارون کو ؛ لحد نے اختراع اول کیا چاک گریبان کا ؛

اخترافروختن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و از سعدی شیرازی سند آوردہ (ﷺ) بلند اخترت عالم افروختہ ؛ زوال اختر دشمنت سوختہ ؛ مؤلف گوید کہ از این سند عالم افروختن پیدا می شود نہ اخترافروختن زیراکہ اختر فاعل واقع شدہ ۔ (فافہم)

(۱۲۵۱)

اختران تب زدہ | اصطلاح - باضافت
اختران بقول بحر ستارگان کہ در آب نمایند و در
ضمیمۂ برہان ہم ذکر این است و صاحب
مؤید ہم ذکر کردہ صاحب انند بحوالہ شمس گوید
کہ ستارہا یکہ از غایت تابش در آب نماید
صاحب شمس بحوالہ سکندری گوید کہ ستارہای لرزان
و گردان **مؤلف** عرض کنند کہ در حالت
تب جسم می لرزد و ستیارگان ہم متحرک بنظر
می آیند وخصوصاً چون مشاہدۂ اختران در
آب کنند بسبب حرکت آب ہر یک ستارہ
لرزان می نماید ہمین است وجہ تسمیۂ این -
(اردو) فارسیون نے اختران تب زدہ
ستارون کے اُس عکس کو کہا ہے جو پانی
مین نظر آئے (مذکر)

(۱۲۵۲) **اختر برگذر بودن** | استعمال - یعنی در سیر
بودن ستارہ چنانکہ ظہوری گوید (ے) بود اختر
برگذر بر خویشتن کردم ستم ؛ از برای مصلحت
گفتم کہ با من دشمن است ؛ (اردو) ستارہ کا
حالت سیر مین ہونا -

اختر برگشتن | استعمال - بقول صاحب
تحقیق رجعت کردن ستارہ باشد و آن نزد
منجمین بد است **مؤلف** گوید کہ بخیال ما برگشتن
بخت و طالع است کہ اختر بمعنی طالع ہم آمدہ
چنانکہ بجایش گذشت (صائب ے) خط
گرد لب میگون تو چون ساغر گشت ؛ خال
شبرنگ ترا اختر دولت برگشت ؛ (اردو)
قسمت الٹنا - بقول آصفیہ تقدیر برگشتہ ہونا
نصیبے کا خلاف ہو جانا - بد اقبالی کا سامنا
ہونا - نگون بخت ہونا - واژون بخت ہونا
شامت آنا - (رند ے) برگشتہ یار ہو گیا مجھ
راست باز سے ؛ قسمت کسی کی جاے نہ یون
ہمنشین الٹ ؛

اختر بین | استعمال - بقول صاحب ناصری
مرادف اختر شناس و اختر شمار و اختر شمر کنایہ

از منجم وستارہ شناس مؤلف گوید کہ اسم فاعل ترکیبی است از مصدر مرکبہ (اختر دیدن) مؤلف ناصری از معاصرین عجم است ضرورت سند ندارد (اردو) دیکھو اختر شناس -

اختر پنجم | اصطلاح - باضافت اختر - بقول صاحب بحر و ضمیمۂ برہان وہفت و انندو مؤید - مریخ باشد کہ ستارہ آسمان پنجم است اصل این اختر آسمان پنجم بود لفظ آسمان را حذف کروند (اردو) مریخ (عربی - اردو مین مستعمل) بقول صاحب آصفیہ (مذکر) منگل ستارہ - جلاد فلک - ایک آتش مزاج یا آتشی ستارے کا نام جو ساتوین آسمان پر ہے - ہماری رائے مین آپ سے تسامح ہوا ہے اس لئے کہ مریخ - بقول منجمین پانچوین آسمان کا ستارہ ہے (آتش سے) لباس سرخ پہنکر وہ نوجوان نکلا ٭ پناہ مانگتا مریخ آسمان نکلا ٭

اختر ثریا | اصطلاح - باضافت اختر - صاحب انند گوید کہ کنایہ باشد از اشک خونین عاشقان - و دیگر کسی از محققین ذکر این نکردہ وظاہر است کہ این استعارہ باشد ولیکن ثریا را تشبیہی با اشک خونین بخیال ما نمی آید - قطرہای اشک را تشبیہ با اختر عیب نباشد ولیکن اشک خونین را خصوصیتی بہ تشبیہ ثریا نیست حیف است کہ سندی پیش نشد (اردو) اشک خونین - امیر نے لفظ آنسو کے صفات مین اشک خونین کی سند دی ہے (ذوق سے) ذوق اس پای نگارین کا جو ہے وصف نگار ٭ اشک خونین سے ہے کاغذ کو حنائی کرتا ٭

اختر جوزا | اصطلاح - باضافت اختر - بقول بحر بمعنی عطارد و صاحب غیاث فرماید کہ کنایہ از عطارد است چراکہ جوزا خانۂ عطارد باشد (اردو) عطارد - عربی اردو مین مستعمل) بقول آصفیہ (مذکر) بدھ ستارے کا نام جو دوسرے آسمان پر ہے دبیر فلک -

علم و عقل کو اس سے تعلّق ہے اور برج سنبلہ میں اسے شرف ہوتا ہے اور قوس میں وبال۔

اختر دانش اصطلاح - باضافت اختر بقول صاحب برہان و سراج و بحر و مؤیّد (۱) کنایہ از کوکب عطارد است و (۲) کوکب مشتری را نیز گویند۔ صاحب ناصری و جہانگیری با تّفاق برہان از خاقانی سند آوردہ (س) مرا از اختر دانش چہ حاصل ÷ کہ من تاریکم او رخشندہ اجزا ÷ صاحب جامع بر معنی اوّل قانع مؤلّف گوید کہ مرکّب اضافی است بقول منجّمین عطارد را با علم و دانش تعلّق است صاحب آصفیہ بر لفظ عطارد ذکر این کردہ ازینجاست کہ اہل سنسکرت این را بدھ گویند کہ بمعنی عقل است و این خصوصیّت با مشتری نیست بلکہ مشتری را قاضی فلک گویند پس ما را با صاحب جامع اتّفاق است کہ بر معنی اوّل قناعت کرد زیرا کہ اختر دانش با مشتری وجہ خصوصیّت نیست چنانکہ عطارد راست (اردو) عطارد - دیکھو اختر جوزا۔

اختر در پیراہن کردن مصدر اصطلاحی بقول صاحب انند بی آرام و بیقرار کردن صاحب غیاث ہم ذکر این کردہ دیگر محقّقین پر گو ازین ساکت اند صاحب بحر اختر در پیراہن کردن را ہمین معنی آوردہ و آن فی الجملہ با بیقرار کردن تعلّق دارد ۔ عجبی نیست کہ صاحبان انند و غیاث تسامح کردہ باشند معاصرین عجم ہم حالا در روزمرّہ خود بر زبان ندارند (اردو) بے قرار کرنا۔

اختر دمیدن اصطلاح - بمعنی پیدا و تابان شدن اختر است چنانکہ ظہوری گوید (س) در عرق ز آئینۂ رخسارش اختری دمد ÷ در تماشایش جلا از دیدۂ تر می دمد ÷ (اردو) تارا نکلنا۔

(الف) **اختر دنبالدار** استعمال باضافت
(ب) **اختر دنبالہ دار** اختر (ب)

(۱۷۵۴)

بقول بہار نوعی از کواکب کہ عرب آنرا ذوات
الذنب خوانند صاحب بحر فرماید کہ این قسم
ستارہ را نحوس گفتہ اند صاحب انند از صاحب
سند آوردہ (ہ) فتنہ در دنبالہ دارد اختر
دنبالہ دار ۔ چون برآرد خط زخال روی یار ۔
اندیشہ کن ۔ ما ہم سندی بدست آوردہ ایم کہ
ازان حذف ہای ہوز پیدا است یعنی متعلق
است (بالف) (ولہ ہ) سوختہ گرد دشود
چون خال از خط بالدار ۔ فتنہ در دنبالدارد
اختر دنبالدار ۔ عرض میشود کہ (دنبالہ دار)
بمعنی دُم دار صفت اختر است و اختری را
گفتہ اند کہ در طرف او خطی روشن و دراز ہمچو
دم جانوری پیوستہ باشد و می درخشد اہل ہیئت
نسبت او سخنہا راندہ اند ۔ بقول بعض شان بعض
این را از نظام شمسی تعلق است و بعض شان
با نظام شمسی تعلقی ندارند قسم اوّل در ہر مدتی
کہ ما بین سہ و ہفتاد و ہفت سال باشد در اوقات
مقررہ و مختلفہ علی سبیل الترتیب دور زند و ہیئت
دانان بر وقت مقررہ مشاہدۂ آن کنند و بعض
شان پس از صدہا سال و قسم دوم در ہمہ عمر
شان یک بار سیر کند و غائب شود و ہیچ
بر نگشود کہ مآل شان چہ باشد ۔ چون دور این
قریب بہ آفتاب رسد ہیئت حصۂ کہ مادہ اش
خوانیم نمایان تر گردد و حصۂ کہ متعلق بہ راس است
بخلاف حصۂ دُم کوتاہ بنظر آید ازینجاست
کہ ہیئت مجموعیش تقاضی آن می شود کہ ما
این را ذات الذنب یعنی سیارۂ دم دار خوانیم
بعض از قسم دوم این باگرہ ہای دیگر متصادم
و ریزہ ریزہ شود و بشکل شہاب الثاقب برکرۂ
زمین بریزد چنانکہ در سنہ ہزار و ہشتصد و ہشتاد
و پنج عیسوی ریزہای این ہمچو بارانی برکرۂ
ارض افتاد (اردو) دُم دار تارا ۔ بقول
صاحب آصفیہ (مذکر) پونچھل تارا ۔ جھاڑو تارا

اختر سیاہ | اصطلاح ۔ بقول بہار پادشاہ

کہ بسیار لشکر داشتہ باشد مؤلف گوید کہ اسم فاعل ترکیبی است یعنی دو اسم جمع شدہ افادۂ معنی فاعلی کردہ کسی کہ مثل اختران فوج کثیر دارد صاحبان بحر واند ہم این را آوردہ اند حیف است کہ سندی ہمین نشد۔ معاصرین عجم تصدیق این می کنند (اردو) اختر سپاہ۔ انجم سپاہ اردو مین بھی کہ سکتے ہین۔ یعنی وہ بادشاہ جسکی فوج کثرت مین مثل ستارون کے ہے ستارون کی سی فوج رکھنے والا۔

اخترستان استعمال۔ بقول صاحبان برہان و سراج و ناصری و ہفت و انند بکسر رابع نام کتابیست در علم ہیات و نجوم مؤلف گوید کہ ستان بقول برہان جای انبوہی و بسیاری چیزہا باشد ہمچو گلستان و نیستان و ہندوستان و امثال آن و باین معنی بدون ترکیب گفتہ نمی شود (الخ) پس معنی لفظی (اخترستان) جائی کہ در انجا انبوہی اختران باشد و بخیال ما آنہا گرا اخترستان گفتن غلط نباشد و استعارۃً کتابی را نام کردند کہ ذکر بسیاری از ستارگان درست (اردو) اخترستان ایک کتاب کا نام جو علم ہیئت مین لکھی گئی ہے۔ (مونث)

اختر سبز اصطلاح۔ باضافت اختر۔ بقول صاحب بحر (۱) ستارۂ نیک و در ضمیمۂ برہان بمعنی ستارۂ سعد نوشتہ صاحبان مؤید و انند و شمس گویند کہ (۲) فال سعید ہم۔ مخفی مباد کہ سرسبز۔ بمعنی تری و تازگی و کنایہ از حیات و زندگی و عیش باشد (کذا فی البرہان) پس اینرا بصفت اختر آوردہ بمعنی اختر نیک گرفتہ اند و اختر بمعنی سیارہ و فال ہر دو بجای خود گذشت (اردو) (۱) نیک ستارہ (مذکر) (۲) نیک فال (مونث)

اختر سوختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ در علم ہیارت و تحقیق جدید سوختن سیارہ) را

ذکر کردہ اند یعنی چون کرۂ زمین را با کرۂ دیگر
تصادم شود و دو در زمین لحظۂ بند شود خود بخود
آتش گیرد و بسوزد و مثل آفتابی روشن گردد
باقی حال در اینجا اختر سوختن بمعنی سوختن
طالع و نامساعدت بخت است چنانکہ
سعدی گوید (ف) بلند اخترت عالم افروختہ
زوال اختر دشمنت سوختہ ؛ مخفی مباد کہ اختر بمعنی
طالع بجایش گذشت - و اختر سوختہ ہم می آید
(اردو) بخت جلنا - اسی مصدر سے ہے
بختون جلی - بقول آصفیہ بدنصیب عورت
نصیب جلنا بھی کہ سکتے ہین - اور اسی سے ہے
نصیبون جلا (نصیبون جلی) دیکھو آصفیہ

اختر سوختہ اصطلاح - باضافت اختر
بقول صاحب آنند کنایہ از طالع شوم و نامبارک
چنانکہ قاسم مشہدی گفتہ (ف) اختر سوختہ
را مہر سر نامہ کنیم ؛ گر سیہ روزی ما یاد کند دلبر ما
(ملا طاہر غنی ف) شمع آہم چو کند بزم فلک را
روشن ؛ اختر سوختہ ام چون پر پروانہ فتد ؛
مؤلف گوید کہ این متعلق بہ اختر سوختن کہ
گذشت و حقیقت این در آنجا ہم ذکر کردہ ایم
(اردو) جلے نصیب کہ سکتے ہین بمعنی بدنصیب

اختر سوز اصطلاح - بمعنی سوزندۂ طالع
و واژون کنندۂ بخت - اسم فاعل ترکیبی است
از مصدر (اختر سوختن) کہ گذشت چنانکہ انوری
آوردہ (ف) انتقام تو نہ آن اخگر اختر سوز است
کہ در امعا شتر و مرغ پذیرد تحلیل ؛ (اردو)
قسمت کو جلانیوالا - بدقسمت کرنیوالا -

اختر شفق آلود اصطلاح - باضافت
اختر - بقول صاحب آنند کنایہ باشد از اشک
خونین - دیگر کسی ذکر این نکرد و سندی پیش نشد
مخفی مباد کہ فارسیان اختر را با اشک تشبیہ
دادہ اند و از (اشک اختر) اختر مراد گرفتہ اند
کہ سندش بر معنی اول اختر گذشت پس (اختر
شفق آلود) کنایۂ درست است برای اشک

خون آلود (اردو) اشک خونین - دیکھو اختر ثریا
(الف) اختر شمار (اصطلاح - و
(ب) اختر شماردن مصدر اصطلاحی)
(ج) اختر شماریدن مخفی مباد که (ب
(د) اختر شمر و (ج) و (ه)
(ه) اختر شمردن مصادر اصطلاحی
است بمعنی حساب ستاره کردن مرادف یکدیگر
و (الف) و (د) از مصادر (ب) و (ج) و (ه)
اسم فاعل ترکیبی بمعنی حساب کنندهٔ اختر - صاحبان
لغت صرف (اختر شمردن) را ذکر کرده اند و
اختر شماردن و شماریدن را ترک کرده - ولیکن
از (الف) تصدیق وجود مصدرش هم می شود
که شماردن و شماریدن بمعنی شمردن متحقق است
الحاصل (الف) بقول صاحب بحر (۱) بمعنی منجم
و نجوم دان و (۲) فال گیر و (۳) شب زنده دار
و بقول صاحبان رشیدی و بهار و سراج و شمس
و ضمیمهٔ برهان صرف بمعنی اوّل - صاحب جهانگیری
در دستور اوّل جا تمه باتّفاق رشیدی سند آرد
(شاعر ۵) قول سه کس نیست بد بهر استوار نه
شاعر و قرعه زن و اختر شمار نه صاحب ناصری
هم در ضمیمهٔ خود همین شعر را بنام استادی آورده
و بذیل (اختر بین) ذکر اختر شمار کرده به معنی (۱)
قانع مؤلّف گوید که هرگاه اختر بمعنی فال
بجالیش گذشت وجهی نیست که معنی دوّم را
تسلیم نه کنیم و همینسان (اختر شمردن) بمعنی (شب
زنده داشتن) می آید پس وجهی نباشد که تبرادف
(ب) و (ج) معنی سوّم را درست باور نه کنیم
اگرچه سندی بدست ما نیامد -
نسبت (ب) و (ج) همین قدر صراحت کافی
است که مرادف (ه) باشد که می آید -
(د) بقول برهان (۱) منجّم و نجوم دان و بقول
بحر (۲) فال گیر و (۳) شب زنده دار هم صاحبان
رشیدی و سراج و جامع و هفت و بهار و ناصری
بذیل لفظ (اختر بین) بر معنی اوّل قانع اند و جهانگیری

از مختاری سندی آورده (ملہ) خداوند اندمد
کرد حکم طالع قدرت ؎ اگر خورشید اصطرلابؒ
چرخ اخترشمر گردد ؎ ما بوجهی که بر (الف)
نوشته ایم در هرسه معنی با صاحب بحرعجم اتفاق
داریم -
(ه) بقول صاحب برهان (۱) کنایه از شب
بیداری باشد مؤلف گوید که شمار اختر بهمان
حالت صورت بندد که در شب خواب نکنند
ازینجاست که فارسیان کنایةً بمعنی شب بیدار
بودن و شب زنده داشتن گفته اند صاحب
بحرعجم متّفق با برهان - بنده عرض می کنم که معنی
(۲) منجمی کردن و (۳) فال زدن چرا نباشد که فرع
در (د) همین هرسه معنی موجود است و این اصل است و آن
این صاحبان رشیدی و شمس و جامع و هفت
و غیاث - با برهان اتّفاق دارند و صاحب
جهانگیری از فخر گرگانی سند آورده (سلہ) شب
پهلو سوی بستر نبردی ؎ همه شب تا بروز اختر

شمروی ؎ بهار بر لفظ اختر سند این آورده (ملا طاهر
غنی سلہ) بسکه اختر شمرد شام و سحر دیدهٔ من ؎
کار انگشت کند هر مژه بر دیدهٔ من ؎ (ظهوری
سہ) شب هجران ز بس اختر شمردم ؎ سر شک
از چشم تر پروین بر آوردم ؎ (اردو) (الف)
(۱) اختر شناس - (فارسی - اردو مین مستعمل)
بقول امیر منجّم - جوتشی (مومن سہ) ان نصیبون
پر کیا اختر شناس ؎ آسمان بهی هے ستم ایجاد کیا
(آتش سہ) زلفین هٹا هیے رخ روشن سی
مهربان ؎ اختر شناس کهتے هین سورج گهن
مین هے ؎ (۲) فال کهولنے والا - رمّال -
(عربی - اردو مین مستعمل) بقول آصفیّه (مذکّر)
قرعه انداز (۳) شب بیدار (فارسی اردو
مین مستعمل) بقول آصفیّه رات بهر جاگ کر
عبادت کرنے والا (مصحفی سہ) نوجوانی
کهو کے یون پیری مین غفلت بڑهگئی ؎ صبحکو
آتی هے جیسے نیند شب بیدار کو ؎ (ب) اور

(ج) کے لئے دیکھو (ہ) - (د) کے لئے دیکھو الف
(ہ) (۱) اختر شماری کرنا تارے گنا یعنی رات بھر
بیدار رہنا (۲) منجمی کرنا (۳) فال کھولنا - رمّالی
کرنا - (ہوس ۵) رتبہ اور ریس دنگی کیا یہ شب
بیداریان ٭ رات بھر کرتا ہونین اختر شماری اُن دنو

(الف) اختر شناختن (مصدر اصطلاحی)

(ب) اختر شناس (اصطلاح) صاحب
آصفی ذکر الف کردہ از معنی ساکت مؤلّف گوید
کہ مرادف معنی دوم وسوم اخترشمردن است و (ب)
اسم فاعل ترکیبی از مصدر (الف) وبقول بحر بمعنی (۱)
منجم و (۲) فال گیر و (۳) شب زندہ دار - صاحب
برہان اینرا مرادف اخترشمر بمعنی اول گوید و صاحب
رشیدی و سراج و شمس و جامع و ہفت و مؤید و بہار
نیز (صاحب جہانگیری در دستور اول خاتمہ کتاب)
بمعنی اوّل از فخر گرگانی سند آوردہ (ملک) چو دید
از مہر دختر آن نگو رای ٭ بخواند اختر شناسان را بجای
جای ٭ (ظہوری ملک) رصد بندی خندہ صبح از من
شب گریہ از اشک اختر شناسم ٭ مؤلّف گوید کہ اگر
(ب) را بمعنی سوم گیریم در الف ہم باید گرفت و
بخیال ما ہر دو را در معنی سوم باعتبار معنی لفظی دخلی نباشد
و سندی ہم پیش نشد پس ما را با صاحب بحر در معنی سوم
اختلاف است (اردو) (الف) دیکھو اخترشمردن کے
دوسرے اور تیسرے معنی (ب) دیکھو اخترشمار

اختر ضمیر اصطلاح - بقول صاحب بحر عجم
بمعنی روشن دل است بہار گوید کہ این کنایہ باشد
از آدمی روشن دل - صاحب انند بحوالہ فرہنگ نگار و
ہم زبان بہار مؤلّف گوید کہ این اسم فاعل ترکیبی
است کہ دو اسم جمع شدہ افادۂ معنی فاعلی کند
و بدینوجہ کہ ستارہ روشن است در اینجا اختر بمعنی
مطلق روشن گرفتہ اند ضعیف است کہ سندی پیش نیا
نشد (اردو) روشن ضمیر - دیکھو آئینہ خاطر -

(۱۲۵۵) **اختر طالع** استعمال - باضافت اختر ستارۂ
باشد کہ ہنگام ولادت یا وقت سوال چیزی
از افق شرقی نمودار باشد فارسیان ہمین معنی را بر لفظ

طالع نوشته اند (ظهوری سه) با دج اختر طالع
چرا نسازد غیره ؛ که با ستاره نجم تقابل افتاد است ؛
(وله سه) بدر آید ز وبال اختر طالع امسال ؛ ای خوشا
عیش غم یار چو پار آخر شد ؛ (وله سه) زپرتوت
نه درخشید اختر طالع ؛ که از رخ تو شبی و سحر نگردانم ؛
(اردو) اختر۔طالع۔ اردو مین کہ سکتے ہین دیکھو
اختر جسکے معنی مین طالع کا بیان ہے (طالع کا ستارہ)

اختر فشان اصطلاح۔ بقول ناصری کنایہ
از گریہ کردن بود و ہمچنین (اختر ریز) مؤلف گوید
کہ از مصدر (اختر ریختن) اختر ریز و از (اختر فشاندن)
اختر فشان اسم فاعل ترکیبی است بمعنی گریہ کنان و
اشک ریز۔ فارسیان درین اصطلاح اختر را استعارہ
کردہ اند با شک۔ اگر سندی پیش می شد ما معنی
را بر لفظ اختر ذکر می کردیم (اردو) اختر فشان۔
اختر ریز۔ اردو مین کہ سکتے ہین چشم گریان کی صفت مین آتا

(الف) **اختر کاوان** استعمال با ضافت

(ب) **اختر کاویان** اختر۔ بقول بحر
(الف) مخفف (ب) باشد کہ نام علم فریدون است
و صاحبان جامع و مؤید ہر دو را مرادف یکدیگر
قرار دادہ اند و صاحب ناصری باتفاق بحر
فرماید کہ بکاف فارسی است صاحب شمس
گوید کہ بالفتح و با کاف فارسی و واو معروف
بمعنی علم فریدون و آن از چرمی بود و گاوہ نام
آہنگری کہ روز خروج لشکر۔ چرمی بر سر چوبی کردہ علم
ساختہ بطلب فریدون بیرون آمدہ و چون بفریدون
پیوست و فریدون ضحاک را زندہ گرفت آن
رایت چرمی را مبارک شمردہ و بجامہ پوشیدہ
لعل و جواہر در و نشاند آخر ہمہ سلاطین آنرا
ہمایون گرفتہ لعل و جواہر در ان زیاد کردند
آخر الامر چون در عہد دولت و خلافت امیر المؤمنین
عمر بن الخطاب خراسان متخلص شد یکی از
لشکر اسلام آنرا یت را بغارت یافت و امیر المؤمنین
آنرا میان سلمانان قسمت کرد آنرا رایت گاویانی
و رایت گاویان نیز گویند (انتہی) بقول صاحب

برهان وهفت باکاف وواو بروزن افسر شاهان
مخفف اختر کاویان ست که نام علم افریدون باشد
وآن از کاوه آهنگر بود پادشاهان عجم بعد از شکست
ضحاک اورا بر خود شگون گرفته بودند وآن چرمی بود
که کاوه آهنگر بوقت کار کردن بر میان خود می بست
گویند او حکیمی بود در علوم طلسمات بغایت ماهر شکل
صد در صدی بران نقش کرده بود وبعضی گویند
شکلی از سوختگیهای آتش دران چرم بهم رسیده بود
که این خاصیت داشت که در هر جنگ که آن همراه
بود البته فتح می شد وآنرا مرصع کرده بودند ودر
زمان حضرت رسالت پناه صلوات الله علیه
بدست مسلمانان افتاد پس آنرا پاره پاره کردند و
مسلمانان قسمت نمودند (انتهی) صاحب سروری
ذکر (ب) کرده فرماید که این را درفش کاویانی
نیز گویند ومنسوب است به کاوه آهنگر چنانکه حکیم
دقیقی گوید (ﻫ) زروی تو ای سرفراز کیان ؛
برد فرخی اختر کاویان ؛ صاحب جهانگیری
بذکر هر دو از خاقانی سند آورده (ﻫ) گوترا ست
بو المظفری مبین ؛ کانکه اختر کاویان ندید است ؛
وارسته بر لفظ اختر سندی از طالب آملی آورده
(ﻫ) زند خنده از مین آثار علوی ؛ سر خامه
بر اختر کاویانم ؛ صاحبان برهان وهفت وشمس
وبهار ومؤید هم ذکر این کرده اند وصاحب آنند
صراحت کاف فارسی کرده واز واله هروی
سند آورده (ﻫ) گوئی بزعم اهل تناسخ ظهور
کرد ؛ با پوست پاره اختر میمون گاویان ؛ مؤلف
عرض کند که صاحب برهان کاوه را که نام
آهنگر است بجای خودش هم بکاف عربی نوشته
وبر کاف فارسی ذکرش نکرده وصاحب ناصری
ذکر این باتباع برهان بکاف عربی کرده گوید
که غلط است وباکاف عجمی آورده فرماید که نام
مردیست که در شهر سپاهان اسلحه می ساخت بیان
مکملش بجایش کنیم واز ماخذش هم بحثی درینجا
همین قدر کافیست که این صناع را بکاف

آورد که درینجا هیچ ضرورت این صفت نداشت
البته (اختر جهان افروز) هم کنایةً آفتاب را
میتوان گفت (اردو) دیکھو آفتاب کے
دوسرے معنی۔

(۱) اختر مستقیم | اصطلاح۔ باضافت
اختر۔ بقول صاحب تحقیق اختری که در حالت
استقامت باشد فرماید که عبارت است از
توافق حرکت خاصهٔ کوکب با حرکت وسطی واین
حالت نزد منجمین خوب است و جمیع سیارات
را بجز شمس و قمر سه حالت است (۱) استقامت
(۲) رجعت (۳) اقامت که بیان مفصلش
در کتب هیئت مذکور (صائب ؎) سپند
ریشه دوانید در دل آتش ؛ چه وقت اختر ما
مستقیم می گردد ؛ مؤلف گوید که ازین سند
مصدر ....

(۲) اختر مستقیم گردیدن | پیدا میشود
واز معنی این اختر مستقیم هم پیدا توان کرد۔
(اردو) (۱) وه ستاره جو اپنی رفتار مین مستقیم
هو (۲) ستارے کا اپنی رفتار مستقیم مین رهنا۔

اختری | استعمال۔ بقول بهار و رشیدی
دانند (۱) فال گیر و (۲) منجم۔ صاحب سراج
برلفظ (اختر) ذکر این کرده (فردوسی ؎) یکی
اختری گفت ازان پس براه ؛ که زنسیان
بترم سرساوه شاه ؛ مؤلف گوید که یای نسبت را
بر آخر اختر زیاده کردند هیچو جوهر و جوهری۔
(اردو) دیکھو اخترشمار کے پہلے اور دوسرے
معنی۔

اختسان | بقول صاحب هفت قلزم بکسر
اول و سکون خای منقوطه و کسر مثناة فوقانی
و سین مهمله بالف کشیده و نون زده نام پادشاه
شروان و نیز لقب شاهان شروان است صاحب
غیاث گوید که نام شاهی که ممدوح خاقانی و
نظامی بود (العجب) نیست که این اسم زبان ترکی
است از قبیل ارسلان و غیره ولیکن محققین ترک

ازین ساکت اند و وجہ تسمیۂ این معلوم نشد (اردو) اختسان - ایک بادشاہ کا نام جو خاقانی اور نظامی کا ممدوح تھا اور نیز شاہان شروان کا لقب -

اختصار | بکسر اول و تای فوقانی بقول بہار کوتاہ کردن سخن و راہ کوتاہ رفتن و بالفظ کردن مستعمل مؤلف گوید کہ لغت عربست - بقول صاحب منتخب نزدیک ترین راہ رفتن نیز (انتہی) فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر و قناعت استعمال کردہ اند و با مصادر متعددۂ فرس بمعنی مصدری می آید چنانکہ در ملحقات صراحت آن کنیم (اردو) اختصار (عربی - اردو مین مستعمل) بقول امیر کم کرنا - گھٹانا ہم عرض کرتے ہین کہ آپکا مقصد حاصل بالمصدر ہے (اسیر ؎) گوش سامع کو گران طول سخن ہے اسے اسیر ؎ اختصار اچھا ہی بیتون کا بڑھانا کیا ضرور ؎

اختصار رفتن | مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی قانع شدن و قناعت کردہ شدن سندش از نسخی اصفہانی است (نثر) تمنّا و قناعت تبرّکاً بذکر مجملی اختصار میرود " (اردو) قناعت کی جانا جیسے " اس مختصر بیان پر قناعت کی گئی "

اختصار کردن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ (۱) بمعنی قناعت کردن چنانکہ معزی نیشاپوری گوید (؎) چو نتو بسیاری توانست آفرید اندر جہان ؎ چو نتو بس بودی جہان را بر کی کرد اختصار (صائب ع) چون لالہ اختصار بیک جام کردہ ایم ؎ (انوری ؎) ورنہ چو ذات کامل توکّل عالم است ؎ کردی با آفرینش ذات تو اختصار ؎ (ولہ ؎) گر برین مایہ اختصار کنم ؎

ہم تو مبینی کہ در وفا چو نم ﴿ (۲) یعنی مختصر کردن (انوری ۵) از استماع شرح مقامات حسن توق قانون عمر طولیش کند اختصار گل ﴿ (اردو) (۱) قناعت کرنا ۔ بقول آصفیہ اکتفا کرنا ۔ کافی سمجھنا ۔ تھوڑی چیز پہ ۔ راضی رہنا (۲) اختصار کرنا ۔

اختصار نمودن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلّف گوید کہ بمعنی (اختصار کردن) کہ گذشت (نثر ابو الفضل) لیکن چون بشوریدگی حال رباعی را مناسبتی تمام بود بذکر آن اختصار نمود ۔ (اردو) دیکھو اختصار کردن ۔

اختصاص بکسر اوّل و تای فوقانی صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت غالباً وجہش این باشد کہ بہار این را ترک کرد مؤلّف گوید کہ لغت عربست بقول صاحب منتخب وابستہ و خاص شدن بیک چیز و خاص گردانیدن (انتہی) فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر استعمال کردہ اند و برای معنی مصدری با مصادر متعدّدۂ فرس مرکّب آوردہ اند کہ در ملحقات می آید (اردو) اختصاص ۔ (عربی ۔ اردو مین مستعمل) بقول امیر (مذکّر) بمعنی خاص کرنا ۔ خصوصیّت رکھنا ۔ خصوصیّت ۔

اختصاص دادن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلّف گوید کہ بمعنی خاص کردن و خصوصیّت بخشیدن (خسرو ۔ نثر) و خود را در پردۂ حیا مستور داشتم بعین عنایت اختصاص دادیم ۔ (اردو) مخصوص کرنا ۔ خصوصیّت عطا کرنا ۔

اختصاص داشتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلّف گوید کہ بمعنی خصوصیّت داشتن و حاصل بودن خصوصیّت است (حزین اصفہانی ۔ نثر)

با والد مرحوم اختصاص تمام داشت" (نثر خسرو) سالہا بشرف تقریب و ترحیب ما اختصاص داشتہ"	(انوری ۵) ہنرش زآسمان بپرسیدم ٭ گرچہ این اختصاص ورفد ارد ٭ (اردو) خصوصیت رکھنا

(الف) اخ تف (ب) اخ تفو استعمال - بقول صاحب برہان (ب) بضم ثالث و فا (ا) اخ تف را گویند کہ آب دہن را جمع کردن و انداختن باشد - و بقول جہانگیری و رشیدی بمعنی اخ تف - صاحب سراج فرماید کہ تحقیق آنست کہ این دو لفظ از قبیل اصوات اند چہ در انداختن بلغم از دہن و حرکت و دو آواز جدا ظاہر میشود اول اخ است و ثانی تف و ہر دو بہ مجاز بر آب دہن و بلغم نیز اطلاق کردہ می شود و تف در اصل بو او است کہ گاہی واو در آخر آن لاحق می شود - و بقول جامع بمعنی اخ و تف کردن مؤلف گوید کہ اخ آواز گلو روشن کردن است و تف و تفو ہر دو آواز بیرون انداختن بلغم از دہن (۲) فارسیان چون خواہند کہ کسی را شفاہاً ملامت کنند گلو روشن کردہ بروی مخاطب اندازند و این حرکت بزبان حال علامت اظہار غصہ و ملامت است و اگر مخاطب را لحاظ کنند یا ذکر مخاطب غیر حاضر بہ بیان ہمین حرکت مقصود باشد گویند (اخ تف) یا (اخ تفو) بر تو یا برو (حکیم نزاری ۵۲) حق یاری چنین گذاشتہ اند ٭ اخ تفو بر زمانۂ ریمن ٭ (اردو) (۱) اخ تھو - بقول امیر کھنکھار کے تھوکنے کی آواز (۲) مجازاً اظہار کراہت اور لعنت ملامت کی جگہ (انشا ۵) گول پگڑی نیلی لنگی مونچھ منڈی تکہ ریش ٭ پھر وہ رومال اور وہ اخ تھونا سدا نی آپ کی ٭ فقرۂ امیر (۲) اخ تھو تیری اوقات پر"

اختلاط بکسر اوّل و تای فوقانی - بقول بہار بمعنی آمیختن - فرماید کہ با لفظ برہم خوردن - و خواستن و سر شدن و کردن و گرم داشتن و گرم کردن مستعمل مؤلف گوید کہ لغت عرب است فارسیان استعمال این بمعنی یکدلی و محبت و یگانگی و رسم و رابطہ کنند و با مصادر متعدد فرس مرکب کردہ بمعنی مصدری گیرند کہ در ملحقات می آید (ظہوری ســ) آشنا می بایدم بیگانہ کرد ؛ اختلاطم اجتناب آلودہ تر ؛ (ولہ ســ) تصحیح دادہ نسخۂ حسن سلوک خویش ؛ در اختلاط صفحۂ آداب شستہ ایم ؛ (اردو) اختلاط (عربی - اردو مین مستعمل) بقول امیر (مذکر) محبت دوستی - میل میل - ربط ضبط - (ظفر ســ) تکتا ہے دل مرا رخ روشن کو یون ترے ؛ جون ہو چکور کو مہ تابان سے اختلاط ؛ (فقرۂ امیر) آگے تو ان بن تھی مگر آجکل دونون مین بڑا اختلاط ہے ؛

اختلاط افتادن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ رابطہ و محبت پیدا شدن است (نظیری نیشاپوری ســ) با جاہلان مجسم افتادہ اختلاط ؛ تحسین کنم بظاہر و پنہان خورم دریغ ؛ (اردو) اختلاط ہونا - اسکی سند لفظ اختلاط پر گزری ہے ؛

اختلاط براہ افتادن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت بقول بہار بمعنی درگیر شدن و موافق افتادن صحبت فرماید کہ از اہل زبان بتحقیق پیوستہ صاحب بحر و وارستہ گوید کہ موافق آمدن صحبت است مؤلف گوید کہ براہ آمدن رابطہ باشد یعنی رابطہ کہ پیش ازین نبود اکنون فی الجملہ پیدا شد (مخلص کاشی ســ) راہ گرداند بہر جا بیندم مخلص زد و ر ؛ اختلاط من چنین با او براہ افتادہ است ؛ (اردو) رسم و

راہ پیدا ہونا جیسے "سابق مین تو اون کے
ساتھ محبت اور ربط نہ تھا مگر اب رسم و
راہ پیدا ہوگئی ہے"

اختلاط برہم خوردن (مصدر اصطلاحی)
بمعنی باقی نماندن اختلاط باشد - بہار ذکر این
بر لفظ اختلاط کردہ از معنی ساکت (عبداللطیف خان
تنہا ؎) اختلاط خوب رویان زود برہم میخورد
از رگ گل رشتہ باشد گوئی این گلدستہ را ٭
(نعمت خان عالی ؎) گر صدا برخیزد از مجلس
گریزان میشوم ٭ میخورد برہم ورینجا از تکلم اختلاط ٭
(اردو) اختلاط باقی نہ رہنا - رابطۂ محبت
ٹوٹ جانا -

(۱) اختلاط چسپ اصطلاح - باضافت
(۲) اختلاط چسپان اختلاط - بقول بہار
کنایہ از اختلاط بسیار کہ بحد امتزاج رسیدہ باشد
صاحب بحر با بہار متفق (ملا طغرا ؎) حرمت
از پہلو نشین ورا اختلاط چسپ نیست ٭ مرغ را
بال از دو جانب چون دو بالشت پر است ٭
(سرخوش ؎) تن مدہ اختلاط چسپان را
جامۂ تنگ زود پارہ شود ٭ (صائب ؎)
از اختلاط چسپان بیگانہ کی شود خویش ٭ ہر چند
جامۂ تنگست جزو بدن نگردد ٭ مؤلف گوید
کہ در نمبر (۱) (چسپ) صفت اختلاط واقع شدہ
بمعنی چسپان - اگر این را مخفف چسپان گیریم و
بر استعمال این مطمئن شویم جا دارد ورنہ از چسپیدن
(چسپ) صیغۂ امر ست و صاحبان لغت انیرا
ورای صیغۂ امر ذکر نکردہ اند ہر چہ پیش ماست
ہمین یک شعر ملا طغرا ست کہ بالا مذکور شد
پس عجبی نیست کہ کاتبان چالاک دست
در نقل این شعر لفظ چست را کہ بفوقانی
آخرہ بود (چسپ) ببای فارسی کردہ باشند
و محققین ہمچو بہار آنرا در تالیف ثمین خود عزت
قبولیت دادہ - وثوق ما براین است کہ
درین شعر (اختلاط چست) بتای فوقانی آخرہ بست

که بقول برہان (چُست) بمعنی چالاک و ہر چیز نیک که باندام در جای نشیند و محکم و نازک و زیبا آمده پس اختلاط بسیار و محکم را (اختلاط چست) گفتن چست باشد از نیکه (اختلاط چسپ) بیای فارسی گوئیم - روح طغرا اندکه فکر او چه بود خیلی تعجّب است که صاحب بحرعجم ہم با بہار اتّفاق کرده است و بخیال ما غلطی بہار او را در تسامح انداخت و الله اعلم بحقیقة الحال پس موافق خیال ما . . . .

اختلاط چست | ہم ہمین معنی که مذکور شد استعمال فرس باشد و معاصرین عجم رای ما را پسند کنند ولیکن در روزمرّۂ شان ہر دو متروک و در ہمچو مواقع (اختلاط کلّی) گویند و (اختلاط بسیار) نسبت نمبر (۲) عرض می شود که چسپان از مصدر چسپیدن است که بقاعدۂ فارسی بر صیغۂ امر الف و نون زیاده کرده اند و افادۂ معنی فاعلی کرده و صفت اختلاط واقع شده بمعنی اختلاطِ چسپنده - کنایه باشد از یکرنگی و یگانگی تا آنکه جدائی را ورود خلی نباشد ہمچو شیر و شکر بودن - (اردو) گہری دوستی - یگانگی — بی تکلّفی (مؤنث) صاحب آصفیه نے (گہری) پر (گہری دوستی) کا ذکر کیا ہے -

اختلاط خواستن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلّف گوید که خواہش محبّت و یگانگی کردن است - صاحبان بہار دانند بر لفظ اختلاط ذکر این کرده اند و از معنی و سند خاموش معاصرین عجم در روزمرّۂ خود استعمال این می کنند (اردو) اختلاط چاہنا -

اختلاط زیاده بر آشنائی | (مثل) صاحبان خزینه و امثال فارسی و احسن ذکر این کرده از معنی و محلّ استعمال ساکت اند مؤلّف گوید که معنی لفظی این بدون اضافت اختلاط ہمین قدر است که درجۂ اختلاط زائد است

از آشنائی که در اختلاط بی تکلفی و یگانگی پیدا شود
برخلاف آشنائی که درجۂ اوّل شناسائی باشد
فارسیان این را باضافت (اختلاط) بجائی استعمال
کنند که آشنائے بوالہوس - اظہار اختلاط کند (اردو)
آشنائی سے بے تکلفی کا درجہ بڑھا ہوا ہے" یہ
لفظی ترجمہ ہے فارسی مثل کا - بقول امیر یہی
فارسی مقولہ اردو مین بھی بطور مقولہ مستعمل ہے
جس کا موقع استعمال سند سے معلوم ہو سکتا ہے
(منیر ؎) اٹین جو آنکھین تو دل مین گھس آئی
تیز نگاہ ؛ یہ اختلاط زیادہ بر آشنائی ہے ؛

اختلاط سریش | اصطلاح - باضافت
اختلاط بقول صاحب بحر عجم و بہار مرادف
(اختلاط چسپان) که گذشت صاحب انند بر
اختلاط چسپان ذکر این کرده (وحید ؎) دل
خسته ام از رقیب است ریش ؛ بچسپانی اختلاط
سریش ؛ مخفی مباد که سریش بقول برہان بکسر
اوّل و ثانی و سکون ثالث و شین قرشت ستنی
باشد که بعد اندسیدگی خشک کنند و آرد سازند
و کفش گران و صحافان چیزہا بدان چسپانند که
چسپیدگی و لزوجت بیشتر از صمغ دارد و ازینجا است
که فارسیان اختلاط بسیار را که پیوند محبت مستحکم
باشد (اختلاط سریش) گفته اند یعنی اختلاطی که
ہمچو سریش چسپان و جدا نشونده (اردو) دیکھو
اختلاط چسپان -

اختلاط شدن | استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که معنی
قائم شدن رابطۂ محبت است چنانکه از سندش
پیدا است (نثر خسرو) بعد از انکه با خلقم اختلاط
شد" (اردو) اختلاط ہونا - دیکھو اختلاط -

اختلاط کردن | استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که
دوستی و محبت کردن چنانکه حافظ شیرازی گوید
(؎) فریب عشوۂ حسن از جہان پیر مخور ؛
که ہر که کرد با و اختلاط ناشاد است ؛ غزلی از

۴ (نوٹ) ما از حقیقت سریش بجاے خودش بحث کنیم که با برہان اختلاف داریم -

(۱۲۵۸)

ظهوری هدیهٔ ناظرین می شود که در هر شعر استعمال این لطرز خاص است (غزل) درد اگر گردی بدرمان اختلاط ؛ کی باو کردی دل وجان اختلاط ؛ رفت هجر و وصل ازیادم که کرد ؛ از غمش خاطر به نسیان اختلاط ؛ گو رفو گر رشته در سوزن مکش ؛ کرده چاکی با گریبان اختلاط ؛ داغ او از گرم خونی های خویش ؛ میکند با سینه ریشان اختلاط ؛ اختلاطش بالب او خوب بود ؛ با لب من کرد دندان اختلاط ؛ قادر انداز بیازم کرده است ؛ مغز دل با مغز پیکان اختلاط ؛ (اردو) اختلاط کرنا ۔ بقول امیر گرمجوشی کرنا ۔ محبت اور پیار سے پیش آنا (بحر ؎) نہ ہو دو چار نہ بولو نہ اختلاط کرو ؛ بہت بجا بہت انسب میان بہت اچھا ؛

| (۱) اختلاط گرفتن | استعمال ۔ بمعنی دوستی و محبت و یگانگی پیدا کردن باشد چنانکه ظهوری گوید (؎) تا بکی هر دم در آیم از دری ؛ دامنگیر بدربان اختلاط ؛ (وله ؎) خواهد کشود دام گرفتن صد اختلاط ؛ هرگز رها نکرده ام از احتساب خویش ؛ بخیال ما از سند دوم معنی دیگر هم پیدا می شود یعنی اگر دام را به واو (دوام) خوانیم مصدر اصطلاحی ۔ ---------

| (۲) اختلاط ۔ وام گرفتن | قلب اضافت وام گرفتن اختلاط بمعنی محبت مصنوعی کردن حاصل میگردد (اردو) (۱) اختلاط پیدا کرنا (۲) منہ دیکھے کی الفت بقول آصفیہ الفت ظاہری جھوٹی محبت (جرأت ؎) وہ اور ہیں جو رکھتے ہیں منہ دیکھی کی الفت ؛ مرمٹتے ہیں اک بات پہ ہم چاہنے والے

| اختلاف | بکسر اوّل و تای فوقانی لغت عرب ست صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت ۔ بقول صاحب منتخب ناموافقت کردن فارسیان این را به معنی حاصل بالمصدر یعنی ناموافقت و عدم اتحاد استعمال کنند و برای معنی مصدری با مصادر متعدده فرس

مرکب سازند که در ملحقات می آید (انوری ۵) تا بود ز اختلاف جنبش چرخ ٭ یکی اندوهناک و دیگر شاد ٭ روز شادیت را مباد زوال ٭ شب اندوهت از زمانه مباد ٭ (اردو) اختلاف (عربی - اردو مین مستعمل) بقول امیر - مذکر - اتفاق کی ضد - خلاف ہونا - ناموافقت کرنا فقره (امیر) مجھے انکی راے سے اختلاف ہے "

اختلاف برخاستن (مصدر اصطلاحی) صاحب آصفی ذکراین کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که دفع شدن و باقی نماندن اختلاف باشد (عرفی ۵) اختلاف صور از نوع بشر برخیزد ٭ خامهٔ سعدلت او شود ار چهره کشای ٭ (اردو) اختلاف باقی نه رہنا -	**اختلاف ماندن** استعمال - صاحب آصفی ذکراین کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که باقی بودن مخالفت (ابوالفرج رونی ۵) تا به بخت اختلاف خلق نماند ٭ زین موافق نبوده جز به جباه ٭ (اردو) اختلاف باقی رہنا -

اختن بقول صاحب شمس بالفتح (۱) بیرون کشیدن و برآوردن و (۲) آهیختن و (۳) برداشتن از بنیاد - دیگرکسی ذکراین نکرد مؤلف عرض کند که همین مصدر بالف ممدوده بجای خودش مذکور شد بمعنی اوّل و دیگر معانی - مخصوص باین باشد و سندی درکار و بلحاظ معنی اخته که می آید بخیال ما (۴) بمعنی خایه بیرون کشیدن هم که مجاز معنی اوّل است عرض میشود که اصل این (اخ) است که صوتی است فطرتی برای بیرون کشیدن بلغم از حلق و گلو روشن کردن و فارسیان بزیادت علامت مصدر بمعنی بیرون کشیدن هر چیز مصدر قرار دادند پس اختن اصل است و (آختن بمد دوده) نتیجهٔ لب و لهجهٔ مقامی (که گذشت)

بعضی بر آنند کہ (آخ) بمد و ذہ ہم صورت گلو روشن کردن باشد و ازان مصدر (آختن) بالمد - قرین قیاس است امّا محققین فرس بر لفظ (آخ) ذکر این معنی نکردہ اند اردو (۱) کھینچنا - (۲) ملانا - آمیز کرنا - (۳) جڑ پیڑ سے اکھاڑنا - (۴) بدھیا کرنا - بقول آصفیہ آختہ کرنا خصی کرنا -

اختہ بقول صاحبان برہان وجامع بروزن تختہ بمعنی خایہ بیرون کشیدہ - خان آرزو در سراج بذکر معنی برہان فرماید کہ در ترکی بمعنی اسپ خصّی است و بہذا اوروغۂ اصطبل را (اختہ بیگی) گویند - اگرچہ معنی بیرون کشیدہ بر خصی ہم صادق آید لیکن ظاہر ادرست نباشد چراکہ اختہ مخفف آختہ خواہد بود و در (آختن) بیرون کشیدن خصیہ وغیرہ اطلاق آن دیدہ نشد انتہی بقول ناصری مردی خایہ بیرون کشیدہ و بقول شمس وہفت قلزم بمعنی بیرون کشیدہ مطلقاً صاحب شمس بر خلاف دیگر اہل لغت بضم اول ہم بمعنی کشیدہ و بر آوردہ گوید - صاحب بہار عجم فرماید کہ بمعنی چاروای خایہ بریدہ و بمعنی مطلق مقطوع از حیوان و اعضا مجاز است وصاحب انند ہم زبانش **مؤلف** عرض کند کہ این اسم مفعول است از مصدر (اختن) کہ گذشت و ما حقیقت ماخذ راہم درانجا بیان کردہ ایم انچہ صاحب سراج این را بند (اختہ بیگی) ترکی قرار می دہد تسامح اوست محققین زبان ترک ذکر این نکردہ اند و از ماخذ (اختن) متحقق شد کہ این لغت فرس است و نسبت (اختہ بیگی) ہرچہ خیال ماست بجایش عرض کنیم بہ تحقیق ما (اختہ - بالفتح) اصل است و (آختہ - بالمد) نتیجۂ لب ولہجۂ مقامی بقول خان آرزو (آختہ بالمد) اصل و (اختہ) مخفف آن بدینوجہ درست نباشد کہ فارسیان (آختن و آختہ) را بالمد بمعنی

خاص مخصوص کردہ اند کہ گذشت و ماخذ آن (آخ بالمد) صوت گلو روشن کردن در فارسی نیامدہ برخلاف آن (اخ - بالفتح) بہمین معنی بر (اخ تفو) گذشت پس وجہی نیست کہ (اختہ بالفتح) را اصل نگیریم بالجملہ معنی حقیقی این (۱) بیرون کشیدہ باشد مطلقاً (۲) مجازاً خایہ بیرون کشیدہ یعنی خایہ بریدہ اگرچہ بعض محققین مرد خایہ بریدہ راہم (اختہ) گفتہ اند ولیکن در محاورۂ فرس استعمال این اکثر برای اسپ خایہ کشیدہ و خایہ بریدہ بنظر آمدہ چنانکہ سلمان ساوجی گوید (ع) شب قضیم اختگان ز ارتفاع سنبلہ ؎ می کند حاصل بدوش کہکشان می آورد ؎ و در کلام تاثیر خروس اختہ ہم بنظر آمدہ (ع) خوش خرابی ہا ز نامردان عالم می کشم ؎ بر خروس اختہ گوئی خانہ ما بار شد ؎ و بعض شعرای عجم (اختہ کردن بینی) ہم آوردہ اند کہ بجای خودش مذکور شود - الحاصل معنی مجازی مطلق (اختہ) اسپ خایہ بریدہ و کشیدہ باشد و معنی قطع اعضای دیگر ہم بمجاز آید بشرط صراحت چنانکہ (آختہ کردن بینی) بمعنی قطع کردن بینی - و ہم چنین مرغی را کہ خایۂ او کشیدہ یا بریدہ باشند باظہار موصوف (مرغ اختہ) توان گفت مخفی مبادا کہ صاحب انند (اختگان) را لغت مستقل قرار دادہ ذکر کردہ است بمعنی اسپان خایہ کشیدہ کہ ضرورت نداشت (اردو) (۱) دیکھو لفظ آختہ (۲) اختہ (فارسی اردو مین مستعمل) بقول امیر خصی بدہیا (اختن کا اسم مفعول) آپ نے فرمایا ہے کہ وہ چارپایہ جس کے بیضے سل دئے یا نکال ڈالے گئے ہون - اکثر شریر گھوڑون کو شایستہ اور بکرے یا بیل کو فربہ کرنے کے لئے اختہ کرتے ہین اور مرزا آغا خواجہ سرا کو بھی کہتے ہین (رنگین ع) بظاہر جتنے ہین اختہ کے آثار ؎ وہ پائے جاتے ہین ا سمین نہ زنہار ؎ ہم عرض کرتے ہین کہ دکن مین مرغ کے لئے لفظ خصی مستعمل ہے

صاحب آصفیہ نے لفظ خصی پر (ہیجڑا) اور (خواجہ سرا) کا بھی ذکر کیا ہے۔ امیر نے (آختہ) کا ذکر الف ممدودہ مین بھی فرمایا ہے۔

(۱) اختہ بگی | اصطلاح۔ بقول بہار
(۲) اختہ چی | ہر دو در ترکی شخصی را گویند کہ اختہ کردن حیوانات متعلق باو باشد فرماید کہ داروغۂ اصطبل را (میر آخور) گویند نہ (اختہ بگی) و این از اہل زبان بہ تحقیق رسیدہ۔ صاحب بحر گوید کہ ہر دو ترکی است بمعنی داروغۂ اصطبل و خان آرزو در سراج بر لفظ (اختہ) نسبت نمبر (۱) با بحر متفق و وارستہ در ہر دو باتفاق بحر گوید کہ از نصاب ترکی تصدیق این می شود و علامی فہامی در آئین اکبری نیز نوشتہ مؤلف گوید کہ ما بر (اختن و اختہ) بذکر ماخذ این صراحت کافی کردہ ایم کہ این لغت فارسی زبان است کہ برای مطلق اسپ ہم مستعمل پس ترکان بترکیب خود استعمال این کردہ اند (بگی) در ترکی بمعنی امیر و بلند مرتبہ و (چی) ہبای معروف بمعنی دارندہ پس معنی کہ صاحبان لغت برای این ہر دو مرکبات گرفتہ اند غلط نیست و انچہ بہار بخلاف شان تحقیق خود را ذکر کردہ است قابل غور است معاصرین ترک برخلاف محققین بالا نیز روند (اردو) امیر نے (اختہ بگی) کا ذکر کر کے فرمایا ہے کہ وہ شخص جس سے جانورون کے اختہ کرنے کی خدمت متعلق ہو (انتہی) ہم کہتے ہین کہ گویا یہ لفظ اردو مین مقصود صاحب بہار عجم کے مطابق مستعمل ہے اور اس موقع کے لحاظ سے نمبر ۱ و ۲ کا ترجمہ داروغۂ اصطبل ہے۔

اختہ خانہ | اصطلاح۔ بقول بہار (۱) جائیکہ گاو و شتر و امثال آنرا در انجا اختہ کنند فرماید کہ این از اہل زبان بہ تحقیق پیوستہ و وارستہ ہم ذکر این کردہ (حکیم شفائی ؎) در اختہ خانۂ عالم چو او حماری نیست ٭ خری کہ چون تو حماری

کشند بپالانش ؛؛ دوله ﻫ) خفته در اخته خانهٔ بغلت ؛؛ دوش بر دوش صد قطار شپش ؛؛ و بقول بحر (۲) طویله و اصطبل وارسته بر لفظ اخته بیگی) باتفاق بحر هم از حکیم شفائی سندی آورده (ﻫ) غربال رخت اجاره کرده ؛؛ سرگین بینی اخته خانه ؛؛ خان آرزو در چراغ مؤید بحر و وارسته معنی دوم مؤلف گوید که بر لفظ اخته ذکر کرده ایم که فارسیان مطلق اسپ را اخته گویند و سبب ایش همین است که عموماً هر اسپ را اخته کنند۔ و (اخته خانه) قلب اضافت (خانهٔ اخته) بمعنی خانهٔ اسپان است که اصطبل باشد و این ظاهر است که اسپان وغیره را همانجا اخته کنند پس این را بمعنی اوّل مخصوص کردن درست نیست و از جمیع اسناد تصدیق معنی دوم می شود نه بجای ما معنی دوم اصل است و معنی اوّل مجاز آن۔

(اردو) (۱) وہ جگہ جہاں چارپائے اختہ کئے جاتے ہیں (۲) اصطبل (عربی اردو میں مستعمل) بقول امیر گھوڑوں کے باندھنے کا مکان طویلہ۔ یہ لفظ نہ بفتح الف صحیح ہے نہ بفتح بائے موحدہ (بلکہ بکسر اوّل و فتح طاء مہملہ ہے۔ مؤلف)

اخته کردن بینی | (مصدر اصطلاحی) بہ کسر نون اوّل بمعنی بریدن بینی است فارسیان مجازاً اخته کردن را بمعنی (بریدن) گرفته اند و معنی حقیقی (اخته) بجایش گذشت (حکیم شفائی ﻫ) گر کنند که بینی ترا تخته کنند ؛؛ هر دو رکه از و کنند یک لخته کنند ؛؛ تا کی بود این چهار رخانهٔ زنبیان ؛؛ خوب است که بینی ترا اخته کنند ؛؛ (اردو) ناک کاٹنا۔

اختیار | بکسر اوّل و تای فوقانی بقول بهار برگزیده و بمعنی مختار مجاز است و فرماید که بمعنی غلبه و قدرت و تصرّف با لفظ دادن و داشتن و کردن و گذاشتن و هشتن مستعمل۔ مؤلف گوید که این لغت عرب است بقول منتخب بمعنی برگزیدن و بخواهش خود دل برکاری

بستن - فارسیان این را بدون ترکیب با مصادر فرس بمعنی حاصل بالمصدر استعمال کنند (۱) قدرت و حکومت و (۲) بمعنی مختار یعنی برگزیده و برگزیننده (کذا فی منتهی الارب) و این مجاز باشد و نیز با مصادر متعدده فرس بمعنی مصدری هم که ورای این معانیست - آمده که در ملحقات ذکرش کنیم (انوری سلـ۵) هر کجا رای تو شد راسنی بکاری ٭ جنبش گردون طفیل اختیارت ٭ (وله سلـ۵) اختیار ملوک هفت اقلیم ٭ تاج دین خدای ابراهیم ٭ (شیخ نظامی سلـ۵) مونس خاص شهریار منم ٭ و رکنیزانش اختیار منم ٭ صاحب سواء السبیل گوید که این لغت ترکی هم هست بمعنی (۳) شیخ و بزرگ (انتهی) اگر این را تسلیم کنیم ضرورت معنی دوم که باسناد کلام شعرا پیدا کرده اند باقی نماند و معنی شعر بدرستی حاصل شود و صاحب کنز که محقق ترکی است فرماید که (اختیارق) در ترکی زبان بمعنی شیخوخة و کبر است و آق بمعنی صاحب (کذا فی لغات ترکی) پس معنی سوم در ترکی بحسب قول صاحب سواء السبیل درست بامعنی ضعیف است که دیگر محققین ترکی زبان از لفظ (اختیار) سکوت ورزیده اند (اردو) اختیار (عربی - اردو مین مستعمل) بقول امیر مذکر (۱) قدرت و حکومت (مومن سـ۵) اس آسمان کا رخ پهیر دون جد هر چاهون ٭ دیا هے کیا طپش دل نے اختیار مجهے (۲) مختار (عربی - اردو مین مستعمل) بقول صاحب آصفیه با اختیار - اختیار کیا گیا - چنا گیا - چهانٹا گیا (۳) بزرگ (فارسی - اردو مین مستعمل - بڑا عمر رسیده - معزز - شریف -

اختیار آمدن	استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که بمعنی گوارا شدن و عادت افتادن و پسند آمدن چنانکه سعدی شیرازی گوید (نثر) یکی را از دوستان گفتم

اتنا ع سخن گفتنم بعلت آن اختیار آمدہ است الخ"
(ارد و) گوارا ہونا - عادت پڑنا - پسند آنا - (ذوق
ے) کھانے پینے کی قسم کھائی ہے تجھ بن ہمنے شؔ
جو کہا تمنے سو کب ہمنے گوارا نگیا ؞

اختیار افتادن استعمال - صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ مراد ف
اختیار آمدن است کہ گذشت چنانکہ
سعدی شیرازی گوید (نثر) "سیاہ گوش را
گفتند ترا ملازمت شیر بچہ وجہ اختیار افتاد"
(ارد و) دیکھو اختیار آمدن -

اختیار بخشیدن استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ
دادن اختیار باشد وسپردن اختیار بدیگری
کہ ہر چہ خواہد بکند (صائب ے) دور نشاط
نقطۂ پرکار بستہ است ؞ مردانہ اختیار سر خود
بدار بخش ؞ (ارد و) اختیار دینا - بقول امیر
اقتدار دینا (فقرہ) انکو سرکار سے بڑا اختیار
دیا گیا ہے" آپ فرماتے ہین کہ اس جگہ
جمع کے ساتھ زیادہ بولتے ہین ہم عرض کرتے ہین
کہ (اختیار عطا کرنا بھی کہہ سکتے ہین -

اختیار بدست مختار (مقولہ) صاحبان
خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از محل استعمال
ساکت مؤلف گوید کہ فارسیان چون کسی را
از نشیب و فراز چیزی آگاہ کنند در ختم کلام
استعمال این کنند مقصود این باشد کہ ہرچہ با ما
ما بود ظاہر کردیم و آگاہ نمودیم آیندہ باختیار
شماست کہ بر ان عمل پیرا شوید یا برخلاف آن
روید (ارد و) یہی مقولہ فارسی اردو مین بھی
مستعمل ہے - امیر فرماتے ہین کہ کسی کو سمجھانے
اور نصیحت کرنے مین ختم سخن یون کرتے ہین
کہ ہمین سمجھانے سے سروکار تھا اب مانو نہ
مانو جو چاہو کرو مختار رہو اور بیشتر اس مقولہ کے
پہلے آیندہ کا لفظ ملا کے یون بولتے ہین
"آیندہ اختیار بدست مختار"

(۱) اختیار بردن استعمال ـ صاحب آصفی ذکراین کرده ازمعنی ساکت وسندی ازصائب پیش کرده (ـــہ) بیاض گردن او دست را زکار برد ؛ بیاض خوش قلم از دست اختیار برد ؛ مؤلف گوید که ازین سند مصدر ......

(۲) اختیار بردن از دست یا (اختیار از دست بردن) بمعنی بی اختیار کردن پیدا می شود (اردو) (۱) و (۲) بے اختیار کرنا اختیار سے لینا ـ بقول امیر حکومت اور اقتدار سلب کرلینا (فقرہ) رعایا ایسی نالاں ہوئی کہ چار ہی دن مین سارا اختیار ان سے لے لیا گیا ـ

اختیار بودن استعمال ـ صاحب آصفی ذکراین کرده ازمعنی ساکت مؤلف گوید که بمعنی حاصل بودن اختیار باشد (جلال شہرستانی ـــہ) ز آستان شریف تو گرفتادم دور ؛ گمان مبر که درین کارم اختیاری بود ؛

(اردو) اختیار رہنا ـ (رشک ـــہ) اے رشک اختیار رہا کوی یار مین ؛ ہم نے جسے وہان سے نکالا نکل گیا ؛

اختیار دادن استعمال ـ صاحب آصفی ذکراین کرده ازمعنی ساکت مؤلف گوید که مرادف (اختیار بخشیدن) که گذشت (حافظ ـــہ) دل برغبت می سپارد جان بچشم مست یار ؛ گرچه هشیاران ندادند اختیار خود بکس ؛ (عرفی ـــہ) گر بخون خوردن دہندم اختیار ؛ آنچه بستانم از آن خواهم گزید ؛ (ظهوری ـــہ) شد وکیل من نیاز آسوده ام ؛ اختیار خود بدست ناز ده ؛ (اردو) دیکھو اختیار بخشیدن ـ

اختیار داشتن استعمال ـ صاحب آصفی ذکراین کرده ازمعنی ساکت مؤلف گوید که با اختیار بودن و بدست داشتن اقتدار باشد (حافظ ـــہ) باری خیال یار ز پیش نظر مشو ؛ چون بر وصال یار نداریم اختیار ؛ (فغانی

شیرازی (ع) در گریه اختیار ندارم که دیده ام ؎
(ظهوری ؎) مردن و زیستن نمی دانم ؛
دیگری اختیار ما دارد ؛ (وله ؎) نظیر نهر نفسیم
صاحب اختیار چه گوئی ؛ هزار بار شنیدی که
اختیار ندارم ؛ (ارد و) اختیار رکھنا ۔ بقول
امیر قدرت وطاقت رکھنا ۔ حکومت حاصل
ہونا (آتش ؎) عجب ہے کیا کہ جو بت حال
برہمن پوچھے ؛ محال پر بھی خدا اختیار رکھتا ہے ؎
(قلق ؎) مال بھی بیشمار رکھتے ہو ؛ تم بڑا
اختیار رکھتے ہو ؛

(۱) اختیار رفتن | استعمال ۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت و از کلیم
ہمدانی سند آورده (؎) مار از کف اختیار
رفته ؛ جز باد بدست باد زن نیست ؛ مؤلف
گوید که ازین سند مصدر ۔۔۔۔۔۔۔

(۲) اختیار رفتن از کف | پیدا میشود
که لازم (اختیار بردن از دست) است که
گذشت و معنی این بی اختیار شدن باشد ۔
(ارد و) ہاتھ سے بات جاتی رہنا ۔ قابو سے
نکل جانا ۔ قبضہ و تصرف سے نکل جانا ظفر
؎) راز خلوت تم نہ جلوت میں بیان
کرنا ظفر ؛ ہاتھ سے جاتی رہے گی بات
ہاتھ آئی ہوئی ؛

اختیار شہر یار | استعمال ۔ باضافت
اختیار بمعنی اختیار کرده شهر یار است که مختار
و مقبول شهر یار باشد چنانکه انوری گوید (؎)
عالم علم و جهان جود محمود آنکه هست ؛ افتخار
روزگار و اختیار شهریار ؛ مخفی مباد که این متعلق
است بمعنی دوم لفظ اختیار که گذشت (ارد و)
مقبول بارگاہ سلطانی ۔ بادشاہ کا پسندیدہ ۔

(۱) اختیار فرمودن | استعمال ۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت و سندش
از حزین اصفهانی است (نثر) بدار القرار و
جوار رحمت آفریدگار رمقام اختیار فرمود ؛ مؤلف

گوید که مرادف (اختیار کردن) است که می آید
وازہمین سند ....

(۲) اختیار فرمودن مقام | بمعنی گزیدن
مقام پیدا می شود (اردو) دیکھو (۱) اختیار
کردن و (۲) مقام اختیار کرنا -

(۱) اختیار کردن | استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که
که استعمال این عام است یعنی (اختیار کردن
چیزی) بمعنی گزیدن آن چیز چنانکه ---

(۲) اختیار کردن پشیمانی | بمعنی پشیمان
شدن (صائب ع) زیاده توبه نمودن دلیل
بیخردیست ، چگونه عقل پشیمانی اختیار کند ، و

(۳) اختیار کردن چیزی بر چیزی | بمعنی ۱۳۵۶
ترجیح دادن یک چیز بر چیز دیگر باشد چنانکه
صائب گوید (ع) به حلم زینهار مکن تندی
اختیار ، تا هست پل بجا نرود در میان آتش
(وله ع) بر خموشی گفتگوی پوچ کردن
اختیار ، بهر کاغذ باد مصحف را مجزا کردن
است - و ---------

(۴) اختیار کردن کار | بمعنی مصروف
کار شدن (صائب ع) فردها بر ذمہ صاحب
کارپردازان تو ، از تن آسانی نکردی
اختیار کار حیف ، و ---------

(۵) اختیار کردن کوی | بمعنی گزیدن
کوی (ظهوری ع) در جنان آنچنان هوای
نیست ، سر کو اختیار باید کرد ، و -----

(۶) اختیار کردن گوشه | بمعنی عزلت
گزیدن (صائب ع) گوشۂ گمنامی کردیم
اختیار ، خویش را ایمن ز چشم شور اختر
ساختیم ، (اردو) (۱) اختیار کرنا - بقول آ
(ترک کرنا) کا ضد گوارا کرنا - (ناسخ ع)
چھوڑ کر اپنی تعلی کر تواضع اختیار ، رتبہ مسجد کے
منارے کا ہے کم محراب سے ، (۲) شرمندہ
ہونا - (۳) ایک کو دوسرے پر ترجیح دینا -

(۴) کسی کام کو اختیار کرنا۔ کام کرنا۔ کام میں مصروف ہونا (۵) کوچہ میں سکونت اختیار کرنا (۶) گوشہ نشین ہونا۔ گوشہ نشینی اختیار کرنا۔

(۱) **اختیار گذاشتن** استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت سندش از صائب اصفہانیست (ف) دشمن خانگی از خصم برونی بتر است ٭ اختیار سر خود را بزبان مگذاری ٭ مؤلف گوید کہ مجرد (اختیار گذاشتن) از اختیار دست بردار شدن است ولیکن از سند صائب

(۲) **اختیار گذاشتن بدیگری** پیدا میشود بمعنی اختیار خود را بدیگری سپردن (اردو) (۱) اختیار سے دست بردار ہونا (۲) اپنا اختیار دوسرے کے سپرد کرنا۔

(۱) **اختیار گرفتن** استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت سندش از صائب است (ف) ہوش از نظر بہ نرگس مستم گرفتہ اند ٭ چون ساغر اختیار ز دستم گرفتہ اند ٭

مؤلف گوید کہ اختیار گرفتن بمعنی حاصل کردن اختیار باشد ولیکن از سند آصفی مصدر

(۲) **اختیار گرفتن از دست کسی** بمعنی بی اختیار کردنش پیدا می شود (اردو) (۱) اختیار حاصل کرنا (۲) اختیار سلب کرنا۔

اختیار ماندن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی قائم بودن اختیار باشد (خان آرزو ف) نماند ہیچ جا ہیچ اختیار مرا ٭ سپردہ بدست تو روزگار مرا ٭ (اردو) اختیار باقی رہنا۔

اختیار نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ مرادف اختیار کردن است کہ گذشت (شاپور طہرانی ف) بعشق و عافیت شاپور مختارم چو کردا ز دو ٭ نمودم اختیار عاشقی بے اختیار خود ٭ (اردو) دیکھو اختیار کردن۔

اختیار ہشتن استعمال۔ صاحب آصفی

ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که
بمعنی سبب بے اختیار شدن است که هشتن
بمعنی فروگذاشتن آمده و فروگذاشتن اختیار بمعنی
از دست دادنش باشد (اسیر شهرستانی ع)
هرگز اسیر یکقدم از دل نمانده ایم ٭ تا اختیار خود
بغم و دست هشته ایم (اردو) بے اختیار هونا

اختیار ری دست افتادن مصدر
اصطلاحی - بمعنی قدرت یافتن و اختیار بدست
آمدن باشد صاحب سرگذشت آورده دو
وزیر هیچ می فهمد اگر اختیاری دست شما بیفتد
بیحرف مرزا سلیم هم پیش افتاده جای پدرش
را خواهد گرفت (الخ) (اردو) اختیار مین هونا
(فقرهٔ امیر) جو کچهه میرے اختیار مین هوگا
دریغ نکرونگا" (فقرهٔ مؤلف) آپکے اختیار مین هو تو
اسکو ایک منٹ کے لئے رہنے دین" اختیار ملنا بهی
که سکتے هین اور اختیار حاصل هونا بهی -

اخجسته بقول صاحبان برهان وجامع وسراج وناصری وهفت وشمس وانند بروزن
برجسته آستان درخانه را گویند صاحب رشیدی از لطیفی سند آورده (ع) خنک آن سگ
که بر در بسته باشد ٭ که بالینش از در اخجسته باشد ٭ مؤلف گوید که این مرکب
است از (اخ) که بمعنی خوش گذشت و (جسته) اسم مفعول از مصدر جستن پس (اخجسته)
بمعنی خوش بر آمده و این کنایه باشد از آستانه که از زمین بلندمی باشد (اردو) دیکهو آستان

اخچه بفتح اول وجیم فارسی بقول ضمیمهٔ برهان بروزن فنچه بحواله مؤید ونقل شرفنامه
بمعنی زر و طلاء و نقره و بحواله نقل قنیه بمعنی مُهری است از مس و در جای دیگر سکهٔ زر را
گویند و ترکان زر رایج را اخچه و اقچه نامند (الخ) وصاحب شمس گوید که فارسی است
بمعنی مُهر و درم از زر و نقره و بقول غیاث بمعنی ریزهٔ زر و روپیه گویند که بقاف نیز آمده و این لفظ

ترکی است صاحب کنز کہ محقّق ترکی زبان است فرماید کہ (اقچہ ـ بقاف) مائل بسپیدی
نقرہ ـ نقود ـ دراہم ـ وصاحب لغات ترکی (اقچہ) بمعنی سکّۂ نقرہ آوردہ پس اصل
این بقاف است ولغت ترکی (۱) کنایہ از سکّہ فضتہ ـ فارسیان بقاعدۂ خود قاف را بکاف
بدل کردہ (اکچہ) کردہ باشند وباز بقاعدۂ دیگر کاف را بخای معجمہ بدل کردند (اخچہ)
شد یا قاف را برخلاف قیاس (خای منقوطہ) کردند واین ہم تصرّف فارسیان
است کہ (۲) سکّہ نقرہ را عام کردند وبرای سکّہ طلا ومس ہم آوردند دیگر ہیچ حیف
است کہ سندی پیش نشد ـ صاحبان لغات ترکی (اخچہ) بخای معجمہ راذکری نکردہ اند
(اردو) (۱) نقرئی سکّہ (۲) طلائی سکّہ ـ تانبے کا سکّہ ـ مذکر ـ

اخدر بقول صاحب برہان وہفت واند بروزن صفدر (۱) برادرزادہ (۲) خواہرزادہ
راگویند صاحب ناصری وجامع بر معنی اوّل قانع مؤلف گوید کہ این مرکّب است از
(اخ) و (در) اخ لغت عربی است بقول صاحب منتخب بالفتح بمعنی برادر آمدہ و (در)
بقول برہان بالفتح ترجمۂ باب وکثرت ومرتبہ ونوع وجنس ودرون (الخ) پس فارسیان
مجازاً این را بمعنی پسر گرفتند کہ من وجہ بمقابلۂ خانہ یا کتاب مرتبۂ باب دارد وباعتبار
درجہ ومرتبہ بپدر بمرتبۂ دوم است وباعتبار نوع وجنس ہم باپدر یکرنگی دارد وباعتبار
معنی درون ـ جگرگوشہ ودلبند وجان پدر است باتی حال معنی حقیقی (اخدر) پسر برادر
ومعنی دوم یا اینکہ مجاز یست یا معنی دوم (اخدر) را مخفف (اختدر) گیریم واتّفاق ہردو
محقّقین عجمی صرف بر معنی اوّل است (اردو) (۱) بھتیجا (۲) بھانجا ـ (مذکر)

اخراج | بکسر اوّل بقول بہار (۱) برآوردن و فرماید کہ فارسیان بمعنی (۲) برآوردن گناہگار را از شہری یا دہی و بشہری یا دہی دیگر فرستادن و برآوردن شخصی از خانہ یا برطرف کردن و یا از نوکری استعمال کنند و بمعنی شخص اخراجی یعنی آنکہ او را از شہر یا دیہہ برآوردہ باشند مجاز است خان آرزو و چراغ ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ این مجاز معنی حقیقی است و استعمال این در فرس بدین معنی با مصادر مرکبہ بقاعدۂ فرس باشد کہ در ملحقات می آید۔ (اردو) اخراج (عربی اردو مین مستعمل) بقول امیر (۱) نکالنا۔ خارج کرنا (۲) شہر بدر کرنا۔ (ظفر سلہ) سودای سر زلف کا اخراج ہے مشکل ؛ یہ مادّہ ایسا نہین جو سر سے نکل جائے

اخراج شدن (۱) | استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ (۲) اخراج شدن از مکانی | بمعنی خارج کردہ شدن از جائی و جلاوطن کردہ شدن (سلیم سلہ) تاب یک افغان ندارد از نزاکت گوش گل ؛ زین چمن صد بلبل از بہر ہمین اخراج شد ؛ (ملا تشبیہی سلہ) و جب بیرون رفتن عقل از سر عاشق مپرس ؛ کرد تا فرمانی سلطان ز شہر اخراج شد ؛ و (۱) بمعنی مطلق برآمدن آمدہ (انوری سلہ) مومیائی ہمہ دانند گر اخراج شود ؛ ہر کجا پشہ بہ پہلو زند آیا بابیل ؛ (اردو) (۱) اخراج ہونا (مسرور سلہ) عشق کا دل مین عمل آج ہوا خوب ہوا ؛ صبر و آرام کا اخراج ہوا خوب ہوا ؛ امیر نے لفظ اخراج پر اسی مثال سے (شہر بدر کرنا) کے معنی پیدا کئے ہین ۔ (۲) خارج البلد ہونا۔

(۱) اخراج کردن | استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی برآوردن چنانکہ از سندش پیداست (ظہوری سلہ) وا شد بروی دل در حرف و

حکایتش ؂ اخراج حرف غیر زکام و زبان کنم ؂ مؤلف گوید که ازہمین سند مصدر -

(۲) اخراج کردن حرف از کام و زبان

بمعنی حرف اززبان برآوردن وترک کردن - (ارد و) (۱) نکالنا (۲) ذکرچھوڑ دینا - ترک کرنا -

اخراجی	بکسراول - بقول بہار کہ بر لفظ

اخراج ذکرکردہ آنکہ او را از شہر یا دیہہ برآوردہ باشند مؤلف گوید کہ کسی کہ جلاوطن شدہ باشد - یای نسبت را بر لفظ اخراج زیادہ کردند (سودانی ہ) آشفتہ زلف اوست ہرجا تا بیست ؂ دیوانہ چشم اوست ہرجا خوابیست ؂ زندانی آہ ماست ہرجا سوزیست ؂ اخراجی چشم ماست ہرجا آبیست ؂ (ارد و) خارج البلد کہ سکتی ہین یعنی شہر بدر - جلاوطن -

(الف) اخروش (الف) بقول صاحب برہان و رشیدی و جامع و ناصری و شمس
(ب) اخروشیدن بارای قرشت بر وزن خرگوش بمعنی خروش و شور و غوغا

صاحب سروری از منوچہر سند آرد (ہ) خوشی و شادی امروز بہ از دوش کنم ؂ بجیم دست زنم نعرہ و اخروش کنم ؂ صاحب رشیدی ذکر (ب) کردہ گوید کہ بہ معنی خروشیدن و شور و غوغا کردن است وبقول خان آرزو (در سراج) شور و فریاد کردن صاحب نوادر ذکر ہر دو کند و گوید کہ لغتی است از خروشیدن و خروش صاحبان شمس وانند و موارد ہم ہر دو را نوشتہ اند مؤلف گوید کہ (خروشیدن) اصل است و خروش حاصل بالمصدر آن فارسیان در اول این الف وصلی آوردہ (اخروشیدن) و (اخروش) کردہ اند (ارد و) الف خروش (فارسی - اردو مین مستعمل) بقول آصفیہ

مذکر بمعنی شور و غوغا - غل غپاڑہ (ب) شور کرنا - بقول آصفیہ غل کرنا - غوغا کرنا - شور مچانا (ناسخ ؎) دن حشر کا غربت نے مجھے دکھلایا - نالون نے خروش صور کا سنوایا ؛ (غافل ؎) جسمین دیوانے ترے شور مچائین جاکر ؛ کیون نہ صحراے قیامت وہ بیابان بن جاے ؛

اخرو کردن استعمال - صاحب سرگذشت استعمال این کردہ است و بمعنی (روی را ترش کردن بصدمۂ درد) آوردہ (نثر) آن سرکمان بلند شدہ تراق بزانوش می خورد - زانوش را گرفتہ اخرو کردہ می نشیند - الخ " مؤلف گوید کہ (اخ) بمعنی آواز ترحم و تاسف بجای خودش گذشت و از ہمین است (روی اخ کردن) و (اخرو کردن) کہ درین ہر دو (اخ) مجازاً بمعنی ترش و علامت ناگواری و آثار درد گرفتہ اند دارد و) منھ سکیڑنا - منھ بنانا - (آصفیہ)

اخریان بقول صاحب جہانگیری و ناصری و شمس با اوّل مفتوح ثانی زدہ و رای مکسور بمتاع و کالا بود و آنرا (آخریان) بممدودہ خای موقوف نیز خوانند کہ در ممدودہ گذشت (کمال اسمعیل ؎) چون مید ہی مرا تو عطایای بہ گزین ؛ خز بہ گزین چہ آرمت از اخریان شکر ؛ صاحب برہان و جامع گوید کہ قماش و اسباب و متاع و کالای برگزیدہ را گویند - مخفی مباد کہ اصل این اخریان است در عربی زبان تثنیۂ اُخری بمعنی آن دو چیز کہ در عہد آخرین یعنی در عالم دیگر معتبر است کہ مراد از اعمال نیک و بد باشد فارسیان این را بمعنی مطلق متاع و کالا استعمال کردند و بکثرت استعمال

در حرکات حروف هم تغیری شدلیب ولہجۂ بعض مقامات مقصوره را بمدوده بدل کردو نیز بعض محققین این را بمتاع برگزیده مخصوص کنند این هم تصرّف معنوی است۔ (اردو) متاع (عربی۔ اردو مین مستعمل) بقول آصفیہ (مذکر) پونجی۔ اثاثہ۔ آپ فرماتے ہین کہ اہل لکھنو مذکّر بولتے ہین اور اہل دہلی مونّث (نسیم لکھنوی ؎) کی گھر ریزی ہمارے آبلون نے لوٹ کر ؎ تھا متاع عمر جو دقف بیابان ہوگیا ؎ (ظفر ؎) بلا غارت گری آتی ہے ظالم تیرے غمزے کو ؎ متاع صبر وطاقت سب مری اک پل مین غارت کی ؎

اخرلیط بقول برہان بکسر اوّل وثالث وسکون ثانی وتحتانی وطای حطی گندنای صحرائی را گویند۔ قولنج بکشاید وبول براند بعربی کراث الکرم خوانند صاحب مؤیّد وہفت ہمزبانش وبقول صاحب اننداین لغت عربی است صاحب محیط برگندنا گوید کہ اسم فارسی است وکالوخ نیز وبعربی کرّاث وباصفہانی اتره وبخراسانی خاص وبیونانی فراسینا ونزد بعضی انجیده وبسریانی عطّارا وبرومی فقلوطا وبہندی گندنا مشہور است بستانی وبرّی وجبلی می باشد وبرگندنای دشتی فرماید کہ گرم در آخر سوّم وخشک در اوّل سوّم۔ حرّیف وبشدت مفتّح ومقطّع وجالی وبغایت مدربول وحیض۔ منافع بسیار دارد محققین لغت عرب از (اخرلیط) ساکت (اردو) گندنا۔ بقول صاحب آصفیہ اسم مذکّر ایک قسم کا سبزۂ خوردنی جو لہسن سے مشابہ ہوتا ہے عربی مین کُرّاث فارسی مین زبوده بھی کہتے ہین مزاجاً اوّل درجہ مین گرم۔ دوّم مین خشک آپ فرماتے ہین کہ (جو) لہس مین بونے سے جو سبزه پیدا ہوتا ہے اصل مین اسے گندنا کہتے ہین۔

اخسمه بقول صاحب جهانگیری و سراج و شمس و هفت و برہان باوّل مفتوح بمعنی آخسمه که در ممدوده گذشت صاحب جامع گوید که این مخفف (آخسمه) باشد بخیال ما این مرکّب است از (اخ) و (سم) و ہای نسبت - آخ که بجای خودش گذشت یعنی آوازیکه درحالت تأسّف می برآید و سم در عربی بمعنی زہر پس (اخسمه) چیزے باشد افسوسناک که منسوب است به سم که شراب را عقلا سم قاتل گفته اند برین دلیل که عادتش روبکثرت کشد وکثرتش انسان را بکشد و اگر آخ بمعنی خوش ہم گیریم جا دارد -
(اردو) دیکھو آخسمه -

(۱) **اخسی** صاحب برہان ذکر ہر سه لغت کرده گوید که (۱) بروزن مخفی
(۲) **اخسیک** نام قصبه ایست در ماوراءالنّہر در ناحیۂ فرغانه از بهترین آن
(۳) **اخسیکت** بلاد و نسبت بنمبر (۲) فرماید که بفتح سین دوّم و سکون کاف مرادف (اخسی) و بر نمبر (۳) نویسد که باکاف و تای قرشت بر وزن و معنی اخسیک - صاحب جامع ذکر او ۳ - کرده برای نمبر (۲) حوالهٔ برہان دہد - صاحب سروری بذکر ۲ و ۳ بر (۲) فرماید که ہمین است مولدِ (اثیر) صاحب رشیدی بذکر او ۳ گوید که قصبه ایست مولد اثیر و پای تخت عمر شیخ میرزا و بابر بادشاه و صاحب جہانگیری ہم بذکر نمبر ۱ ، قانع خان آرزو در سراج آورده که (اخسی) مخفّف (اخسیک) است و گوید که در سروری وغیره (اخسیک) به و سین و کاف تصحیف است و ہم فرماید که این پای تخت شیخ عمر میرزا پدر میرزا بابر شاه بود - صاحب ناصری بر نمبر (۱) نوشته که ہمان اخسیک و اخسیکت باشد

صاحب ہفت بر نمبر (۱) ہمزبان برہان و از ما بقی ساکت **مؤلف** گوید کہ اوّل وسوّم در ممدودہ ہم گذشت و نتیجہ تحقیق خان آرزو آنست کہ بجای نمبر (۲) بدون سین دوم (اخسیک) گیریم و نمبر (۱) را مخفف آن دانیم اگرچہ ما خذاین ہیچ بفہم نمی آید کہ فارسیان بچہ وجہ قصبۂ را بدین نام موسوم کردند ولیکن انیقدر صراحت جادارد کہ (سیس) بسین مہملہ اوّل و تحتانی و سین ثانی نام پادشاہ ماران است کہ بقول ہنود ہزار سردارد و گویند کہ او چتر و شنو بود و جہان بر یک سر از سرہای وی قائم (کذا فی الساطع) و فارسیان کاف نسبت یا تشبیہ بر آخر (سیس) آوردہ (سیسک) کردہ باشند و (اخ) کہ بمعنی خوش گذشت در اوّل این زیادہ کردہ (اخسیسک) بمعنی خوش مقامی گرفتند کہ منسوب بہ شاہ ماران است و بدینوجہ کہ ہمین شہر پای تخت پدر بابر شاہ بود بابا کرد سطوتش این نام نہادہ باشند و مبالغۃً مقصود آن باشد کہ بقای جہان از ہمین مقام است (واللہ اعلم) اندرین صورت نمبر (۲) اصل باشد و (۱) مخفف آن و در (۳) تحریفی شدہ ۔ (اردو) ایک قصبہ کا نام (اخسی) (اخسیسک) (اخسیکت) ہے ۔ جو ماوراء النہر مین واقع ہے اور بابر بادشاہ کا مولد ۔ (مذکر)

اخش بقول صاحب برہان وسراج وجامع وناصری بفتح اوّل وسکون خای معجمہ وشین قرشت قیمت وبہا و ارزش چیزی باشد صاحب انند صراحت کند کہ این لغت فارسی است **مؤلف** گوید کہ فارسی قدیم باشد و در ممدودہ ہم ذکر این گذشت (اردو) قیمت (مؤنث) دیکھو آخش ۔

(الف) اخیشج | بقول صاحب برہان (الف) بروزن تدریج (۱) بمعنی ضد و نقیض
(ب) اخشیک | و مخالف باشد و (۲) ہریک از عناصر اربعہ را نیز گویند و (ب)
باکاف بروزن (الف) مرادفش - صاحب ناصری ذکر ہردو کردہ صاحب جامع صراحت
کند کہ این ہردو مخفّف آن ہردو است کہ بالف ممدودہ گذشت صاحب شمس بر
(الف) نوشتہ کہ باخای موقوف و یای فارسی یک طبع از طبائع اربعہ کہ تبازیش عنصر گویند
و نیز ناہمتاو باخای موقوف و شین منقوطہ و یای مجہول بمعنی ضد و نسبت (ب) فرماید
کہ قصبہ ایست در ماوراءالنہر از مضافات فرغانہ مؤلف عرض کند کہ مقصودش از
یای فارسی - یای معروف است کہ فارسیان در تلفّظ یای مجہول را اصلا استعمال نکنند
و معنی اوّل اصل است و معنی دوّم مجاز بنا بر ضدّیت یکی با دیگری آنچہ صاحب شمس ب
را بمعنی قصبۂ گرفتہ است تسامح اوست کہ این باتّفاق اہل لغت با سین مہملہ گذشت از سلسلہ
حروف لغت می کشاید کہ سہو کتابت و تصرّف کاتب نیست - مخفی مباد کہ بخیال ما (خشیج)
اصل است بدون ہمزہ بہمین معنی و فارسیان الف وصلی در اوّل این آوردہ (اخشیج)
کردند و جیم عربی را بقاعدۂ خود با (کاف فارسی) بدل کردہ (اخشیگ) کردند - صاحبان لغت
بر (ب) صراحت کاف فارسی یا عربی نکردہ اند و بخیال ما چنانکہ بالا مذکور شد کاف فارسی
باشد و در ممدودہ (آخشیگ) بقول برہان بکاف فارسی گذشتہ است و این مؤیّد خیال
ما ست - لب و لہجۂ بعض مقامات مقصورہ را بممدودہ بدل کردہ (خشیگ) بدون الف
نیامدہ و این دلیل است بر اصلیت (خشیج) و حقیقت خشیج بجایش مذکور شود - صاحب

جهانگیری فرماید که آخشیجان و آخشیکان جمع این باشد چنانکه مجد همگر نظم کرده (ب) شنوده‌ام
لبی و بازموده کزره طبع ۞ باستحاله دگرمی شوند آخشیکان ۞ (اردو) دیکھو آخشیج۔

اخکسمه | بقول صاحب بحر عجم بضم همزه وسکون خای معجمه وفتح کاف تازی وسین مهمله
(ا) در ترکی چیزیست که زنان از کرباس دوزند و بر پشت ابرو بندند و شکل تیر ور آن
نقش کنند و آراسته از طاهر وحید سند آرد که در صفت قاش فروش گفته (ب) دل و دست
فرسوده این بیقرار ۞ ز اخکسمهٔ قاش او شد فگار ۞ فرماید که قاش در ترکی ابروست۔ بهار
ذکر (اوخ کسمه بواو) کرده گوید که بعضی از فضلا بنام ثانی نوشته اند لیکن از اشعار استادان
بمعنی کج ومحرّف مستفاد میشود و از باقر کاشی سند آورده (ب) باز پس دیدن او
نگاهی دارد ۞ که تواند بیک انداز زدن بر سپهی ۞ وگوید که تحقیق آنست که (اوخ کسمه نگاه)
بمعنی برگشته نگاه است و از زباندانان شنیده شده (انتهی) خان آرزو در سراج بر (اوخکسمه)
فرماید که در ترکی آوخ تیر را گویند درین صورت بمعنی قیقاج اندازی که تیر بازگشته زدن است
باشد و در شعر اوّل بدانوجه صحّت دارد که قاش خرپزه صورت کمان دارد و در شعر دوّم ظاهر
است (فقط) مؤلّف گوید که (اوق) بقول صاحب لغات ترکی به سکون واو و قاف
تیر را گفته اند و کسمه بالفتح در ترکی زبان پارچه را گویند (کذا فی کنز) و از لغات ترکی ثابت است
که قاش بمعنی ابروست پس فارسیان قاف را به خای معجمه بدل کردند اگرچه این بظاهر
خلاف قیاس است زیرا که بقاعدهٔ فارسی قاف به خای معجمه بدل نشود مگر بالعکس این
ولیکن ممکن است که فارسیان اوّلاً قاف را به کاف بدل کرده باشند و زان بعد کاف را

به خای معجمه و واو علامت ضمه را که در رسم الخط ترکی می آید حذف کردند و های نسبت بر آخر کسم آورده (اخکسمه) کردند که معنی (تیر منسوب بپارچه) و مراد از نقش تیر است که بر پارچه کنند و همچو پارچه را بکار عصابه و سربند استعمال نمایند هم در عجم و هم در ترک رواج دارد و این نقش را علامت شجاعت پسندی زنان خیال کنند و این قسم سربند مرغوب زنان ترک و عجم باشد پس طاهر وحید در شعر اوّل (اخکسمهٔ ابرو) پارچهٔ را گفته که برابر وبسته باشند یا مضمون بلیغ او صفحهٔ جبین را پارچهٔ قرار داده و ابرو را نقش تیر - پس معلوم میشود که این شعر در صفت زن قماش فروش است و صراحت (اخکسمهٔ نگاه) که در کلام باقر کاشی مذکور شد در ملحقات این کنیم - (اردو) قصابه - بقول آصفیه (عربی - اردو مین مستعمل) اسم مذکر - وه رومال جو عورتین اپنے سر سے باندھتی ہین - ہمارے اسکو ڈھاٹھو کہتے ہین مؤلف کہتا ہے کہ دکن مین کسابہ اور کساوہ مستعمل ہے - پس وہ قصابہ مراد ہے جسپر تیر و نکا نقش ہو -

اخکسمه اندازی (اصطلاح) بقول صاحب بحر عجم تیر بازگشتی زدن و صاحب انند نقل قول غیاث بهمین معنی کرده و صاحب غیاث این را بحوالهٔ چراغ هدایت آورده و صاحب چراغ این را نوشته بخیال ما (اخکسمه اندازی) نقابی بر روی انداختن است که بر آن نقوش تیر باشد - حیف است که سندی پیش نشد - ما بر لفظ (اخکسمه) به تحقیق معنیش سربند و عصابه را ذکر کرده ایم و درین اصطلاح لفظ (اندازی) متقاضی آنست که اخکسمه را بمعنی نقاب هم گیریم اگر سندی می بود تصفیه آن می شد با لی حال ما را بدون سند با معنی بیان کردهٔ بحر و برهان اتفاق نیست (اردو) منہ پر ایسا نقاب ڈالنا جس پر تیرونکا نقش ہو

صاحب رساله فرماتے ہین کہ نقاب اب علی العموم مونث مستعمل ہے -

اخکسمه نگاه (اصطلاح) بقول بہار که (بر او خ کسمه) نوشته بمعنی برگشته نگاه است سند این از باقر کاشی بر (اخکسمه) گذشت ما صراحت معنی و ماخذ (اخکسمه) ہمدر آنجا کرده ایم پس (اخکسمه نگاه) درین جا بتقدیم صفت بمعنی نگاہیکه شکل اخکسمه است و کنایه باشد از دزدیده نگاه یعنی نگاہی که بگوشهٔ چشم کنند - بدین وجه که این حرکت مصنوعی است فارسیان آنرا (اخکسمه نگاه) نام کردند (اردو) ترچھی نظر یا نگاه بقول آصفیه چشم خشم آلود - نگاه ناز معشوقانه انداز سے دیکھنا نیم نگاه - آپ ہی نے (کن انکھیون سی دیکھنا) کا ذکر کیا ہی بمعنی گوشہ چشم سی دیکھنا - آنکھ چرا کر دیکھنا

اخکلندو بقول صاحب سروری بفتح ہمزه و سکون خا و فتح کاف و سکون نون و ضم دال مہمله چیزی باشد از مس یا از چوب ساخته و سری گرد کوچک دارد و دو دسته بر آن نصب کنند و سنگ ریزهٔ بسیار در آن تعبیه کنند و چون آنرا می جنبانند آواز میدہد و طفلان را بآن مشغول می سازند - شمس فخری گوید (ر ۵) ظفر از رایت دلشاد باشد ۞ بسان طفلکان از اخکلندو ۞ و فرماید که در فرہنگ (اخلکندو) آمده که بجای کاف اوّل لام باشد - صاحب فرہنگ جہانگیری این را به لام سوم نوشته و ہمین شعر شمس فخری را بسند خود ہم آورده که در مصرع ثانیش (اخلکندو) بلام است و در نسخهٔ دیوان شمس فخری ہم ہمچنین یافته می شود - صاحب برہان بر (اخلکندو) فرماید که بفتح اوّل و لام و کاف و سکون ثانی و نون و دال ابجد مضموم بواو زده بازیچه باشد اطفال را و آن چنانست که چیزی بسازند مدوّر و درمیان خالی از مس یا از چوب بمقدار لیمون یا بزرگتر و در درون آن

سنگریزه ریزند و دستهٔ بر آن نصب کنند و بدست اطفال دهند۔ چون آنرا بجنبانند صدائی ازان
برآید و طفلان بدان مشغول شوند۔ فرماید که بکاف سوم هم بنظر آمده صاحبان رشیدی و هفت و
جامع هم ذکر این به لام سوم کرده اند مؤلف گوید که کندو بقول صاحب برهان بفتح اول
ظرفی را گویند مانند خم بزرگی که آنرا از گل سازند و پر از غلّه کنند و معرّب آن کندوج
است عجبی نیست که مولّدین عرب در اوّل این لفظ اقل آورده (اقلکندوج) نام این نهاده
باشند که قلیل ترین سبو و بعوض غلّه پر از سنگریزها می باشد تشبیهی با (کندوج) دارد یا کوچکی و فارسیان
قاف اقل را با خای معجمه بدل کردند چو (اقلسمه) و (اخلسمه) که گذشت و جیم علامت تعریب
را حذف کرده باشند (اخلکندو) شد یا اینکه بلفظ (اخ) که در عربی بمعنی برادر است کاف
تصغیر آورده (اخک) کردند بمعنی برادر کوچک و با (کندو) مرکّب کردند که بمعنی برادر کوچک ظرف
غلّه باشد والله اعلم۔ این قدر متحقق است که لفظ (کندو) باعتبار حقیقت آن تشبیهاً درین
اصطلاح داخل است و جزو اوّلش یعنی (اخک) یا (اخل) با او مرکّب شده مخفی مباد که (اخکم)
در فارسی زبان بمعنی چنبر آمده (که می آید) پس عجبی نیست که فارسیان بحذف میم (اخک)
را با (کندو) مرکّب کرده (اخلگندو) کرده باشند بمعنی ظرفی که چنبر نماست والله اعلم۔ واضح باد
که بر (اخکندو) هم ذکر این می آید و (آخلکنده) ممدوده بحذف واو آخر هم گذشت بخیال
ما آن مخفف (اخلگندو) باشد و ممدودهٔ اوّل نتیجهٔ لب و لهجهٔ مقامی است (اردو) جهنجهنا
دیکهو آخلکنده۔

اخکم | بقول صاحب سروری و ناصری بخای معجمه و کاف تازی بوزن مریم بمعنی

چنبر و غربال وغیره و بقول صاحب رشیدی چنبر دف و غربال وغیره که بتازی اطار گویند بالکسر (کذا فی السامی) مؤلف گوید که این لغت فارسی است (اردو) چنبر فارسی اردو مین مستعمل) بقول آصفیه (مذکر) سرپوش - گردہ - گھیرا -

اخلم کندو اصطلاح - بقول صاحب شمس بفتح الف وضم کاف عربی چنبر دف و غربال وغیره - و دیگر کسی ذکر این نکرد و نه سندی پیش شد مؤلف گوید که (اخلم) برون مریم بمعنی چنبر گذشت و کند و بمعنی ظرفی است گلی که برای حفاظت غله سازند و درینجا بمعنی مطلق ظرف پس چنبر ظرف نما را اخلم کند و توان گفت همچو دلو وغیر ذلک پس ایراد چنبر دف گرفتن خطاست (اردو) وه ظرف جو چنبر نما هو یعنی کشاده هو جیسے ڈول وغیره - مذکر -

اخلکندو بقول صاحب سراج بفتح اول و کاف تازی وضم دال وسکون نون دوم بازیچه ایست که از مس و چوب و امثال آن سازند و مس ریزه ها یا سنگ ریزه ها دران اندازند و بجنبانند تا طفلان بآواز آن مشغول شوند - فرماید که بعضی بجای کاف لام گفته اند و این اغلب که تصحیف باشد و قوسی (اشکلندو) نوشته به شین معجمه و کاف و لام بهمین معنی و در بیت فخری نیز که مستند جمیع فرهنگهاست بجای (اخلکند) و (اشکلندو) است (ع) ظفر از رایتت دلشاد باشد ؎ بسان طفلکان و اشکلندو ؎ مؤلف گوید که الله العجب چه تصرفها در لغت فارسی کرده اند و طرفه ماجراست که همان یک سند شمس فخری را به تبدیل حروف هر یک محقق بکام خود گرفته است یعنی همین یک شعر است که به سند (اخلکندو) گذشت و همین را بسند (اخلکندو) آورده اند که می آید و درین جا باستناد (اشکلندو) ذکر آن شد

اگر این تحریف نیست چه باشد۔ حاصل انیست که تحقیق خان آرزو اصل این (اخکندو) است
که بخیال ما مرکب باشد از (اخ) بمعنی خوش و (کندو) بمعنی ظرف معلوم که معنی لفظی
(اخکندو) ظرف خوش باشد و کنایه از (باریچهٔ معلوم) که در ہندی آنرا (جھنجھنا) گفته اند
ما این را تسلیم کنیم که فی الجمله تسکین بخش است از ماخذ۔ انچه خان آرزو ذکر تصحیف کند که بجای
کاف لام گرفته اند نتیجهٔ آن (اخلندو) است و کسی ذکر این نکرد پس تسامح در طرز بیان
اوست و انچه ذکر (اشکندو) ہم کرده است آنرا تصحیف بحت دانیم زیرا که لفظ (کندو)
که جزو لازمهٔ این لغت است برہم میشود و غیر از غلطی کتابت نباشد و سندی را که
برای این از شمس فخری آورده است ہمان است که بر (اخلکندو۔ بہرد و کاف) ذکرش
کرده ایم و ما فی الحقیقت این سند را متعلق به (اخلکندو۔ بلام و کاف) دانیم که می آید
زیراکه نسخهٔ دیوانش تصدیق آن می کند۔ پس آنانکه درہمین سند (اشکندو) نوشته مقصود
خود حاصل کرده اند مرتکب تصحیف اند دلیل ما این است که در دعوای شان لفظ (کندو)
برہم می خورد که جزو لاینفک این لغت است (اردو) دیکھو (آخلکند)

(الف) اخکوبه	بقول صاحب انند ہر سه مرادف یکدیگر بمعنی تکمهٔ کلاه و جامه و
(ب) اخکوجه	گوی گریبان و امثال آن باشد صاحبان سراج و شمس و ہفت
(ج) اخکوژنه	و برہان ذکر (ج) کنند بفتح زای فارسی و نون بروزن یکسوزنه

و صاحب ناصری باتفاق برہان گوید که بضم الف است و آنرا تبنده و تبندنیه ہم گویند
و صاحب سروری به فتح ہمزه و زای فارسی و نون آورده و صاحب جہانگیری صراحت میکند

که باوّل مفتوح وثانی زده وکاف عجمی مضموم و واو مجهول وزای عجمی مفتوح باشد
(فرید احول خوارزمی سـ۵) وزّدری فلک که مهر است ؛ انگوژنه کلاه او باد ؛ مو
گوید که در رهبر سه لغات (اخ) بمعنی خوش است که گذشت و در (الف) (کوبه) های
نسبت بمعنی منسوب به کوب باشد وکوب بقول برهان آله که فیلبانان استعمال کنند یعنی
(انکش) و اهل صنعت تکمهٔ گریبان از آهن یا غیر ذلک هم سازند که مشابه انکش باشد پس
انکوبه چیزی باشد خوش که نسبت دارد به کوب وکنایه از تکمهٔ گریبان وقبا ونسبت
(ب) عرض می شود که (کوچه) بجیم فارسی بمعنی راه تنگ آمده (کذا فی البرهان) وفارسیان
جیم عربی را بفارسی و بالعکس آن بدل کنند چون (کوج وکوچ) که بمعنی احول است
و های هوز در آخر این زیاده کرده اند پس (ب) بمعنی چیزی خوش که با راه تنگ نسبت
دارد) وکنایه باشد از حلقهٔ که گوی گریبان در رو داخل شود و مجازاً گوی گریبان را هم
گفته اند نسبت (ج) خیال ما انیست که اصل این (انکوزینه) بکاف عربی وزای
هوز بود یا (انگوژینه) به کاف فارسی وزای فارسی ـ بصورت اوّل بعد لفظ (اخ)
لفظ (کوز) است بمعنی پشت خمیده و در آخر آن کلمهٔ (ینه) که علامت نسبت است
زیاده کروند همچو پارینه ودیرینه وگنجینه وغیره پس معنی لفظی (انکوزینه) چیزی است
خوش که منسوب به خمیده پشت است وکنایه باشد از تکمهٔ گریبان وقبا که آن هم
خمیده پشت باشد وبصورت ثانی بعد لفظ (اخ) لفظ (گوژه) آورده اند که بمعنی
پیلهٔ ابریشم است وبحذف های آخر کلمه (ینه) بروزیاده کردند برای افادهٔ معنی نسبت

پس معنی لفظی (انگوژرینہ) چیزی خوش باشد کہ نسبت دارد باپیلۂ ابریشم وکنایہ باشد باتکمۂ قبا۔ ورہرد وصورت مبنیۂ بالاکثرت استعمال یای تحتانی حذف شد و (انگوژنہ) و (انگوژرنہ) باقی ماند حاصل اینست کہ اگر کاف راعربی گیریم زای منقوطہ راہم عربی گیریم نہ زای فارسی چنانچہ صاحب انند این را بہ زای ہوز (انگوزنہ) نوشتہ است و بصورت ثانی باید کہ بکاف فارسی وزای فارسی (انگوژنہ) خوانیم چنانکہ صاحب جہانگیری صراحت کردہ مخفی مبادکہ صاحب برہان بر کلمۂ (نہ) گویدکہ بہ فتح اوّل وخفای ثانی افادۂ معنی لیاقت کند چون شاہانہ وبزرگانہ مقصود برہان جزین نباشد کہ بر لفظ شاہان وبزرگان کلمۂ (نہ) آوردہ یک نون را حذف کردند وصاحبان قواعد فارسی برنیند کہ برلفظ شاہان وبزرگان ہای نسبت آوردند وبس۔ باقی حال اگر قاعدۂ مبینۂ برہان را جاری کنیم (انگوزنہ) مرکب باشد از لفظ (اخ) و (کوز) وکلمۂ (نہ) وبرہمین قیاس حقیقت (انگوژنہ) باشد دیگرہیچ (اردو) گُھنڈی۔ بقول صاحب آصفیہ کپڑے کی گول مول سلی ہوئی گولی جسے حلقہ مین لگاکر انگرکھے کا پردہ یا گریبان وغیرہ باہم ملا دیتے ہین۔ گوے گریبان۔ تکمہ۔ گوپک۔ ہم عرض کرتے ہین کہ آج کل کے رواج مین ٹوپیون مین بھی ایسی گھنڈیان لگاتے ہین (الخ) کانٹا۔ بقول آصفیہ ہک۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ یہ وہ مختصر سی چیز ہے جو اکثر پیتل سے بنائی جاتی ہے اور گھنڈی کے عوض لباس مین مستعمل ہے۔

تاریخ اختتام جلد سوم طبعزاد جناب مولوی میر نوازش علی صاحب

لمعہ تخلص یادگار شعلہ شہید مغفور

معین اہل قلم آصف اللغات بود
مؤید الفضلا قطرہ ایست از موجش
بسی لغات غریب آمدہ از وبوجود
بہ آب نطق عجم می دہد خبر در رہند
بحر بہ دو زبان کرد قطع حجت ہا

بلی خجستہ رقم آصف اللغات بود
محیط بحر عجم آصف اللغات بود
وجود بخش عدم آصف اللغات بود
عدیل ساغر جم آصف اللغات بود
مثیل تیغ دو دم آصف اللغات بود

ز لمعہ رقم سال طبع شد روشن
پسند اہل عجم آصف اللغات بود
(۱۹۱۰ع)

واجب العرض

بدینوجہ کہ ہم نے کل نسخہائے مطبوعہ کو پبلک کے لئے وقف کر دیا ہے اور اس کتاب کے حق تالیف کو بھی پبلک کی نذر کر دیا ہے اس لئے آیندہ اسکی ضرورت نہین خیال کی جاتی کہ ہر ایک نسخہ پر مؤلف کے دستخط رہین صرف بطور علامت سلسلۂ مطبوعۂ عزیز المطابع ہمنے آخر پر دستخط کئے ہین۔

[signature]

(مؤلف)

عزیز المطابع حیدرآباد